جلد اول

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً

الموسوم بہ ترجمۂ ملفوظات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ

الدر المنظوم

فی ترجمۂ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمائش زبدۃ السالکین جناب سید نور الحسن خان صاحب مجددی آفاقی [illegible]

در مطبع انصاری واقع دہلی بادارہ

مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

[illegible]

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا

جلد اول

اردو ترجمہ ملفوظات فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب

مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ المسمے بہ

الدُرّ المنظوم

فی ترجمۂ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمائش زبدة السالکین خلاصة المخلصین جناب سید ابو الحسن

خانصاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی

باداره مولوی محمد عبد المجید

حلیہ طبع پوشید

سنہ ۱۳۰۹ ہجریہ

نبویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ ثم الصلوٰۃ علی النبی والہ
وصحبہ الذین صاروا خلفا من بعدہ لہ ونالوا شرفا

حمد وثنا کے لائق وہی ارحم الراحمین ہے جسنے بمقتضائے رحمت عامہ ورافت تامہ
آدم ابو البشر کو اپنے اسمائے حسنے وصفات علیا کا مظہر بنایا لم یکن شیئا مذکورا
کی حضیض سے اٹھا کر فجعلناہ سمیعا بصیرا کے اوج پر پہونچایا نفخت فیہ من
روحی کا غازہ امتیاز بخشا وعلم آدم الاسماء کلھا کا تاج سر پر رکہا ثم عرضھم
علی الملائکۃ کی مجلس مین فضیلت علم کا اظہار فرمایا انی اعلم ما لا تعلمون لے
اجمال کافی الجملہ پتا دیا انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے مسند پر متمکن کیا اسکن
انت وزوجک الجنۃ کا محل رہنے بسنے کو دیا فکلا منہا رغدا حیث شئتما
کا اذن عام عطا فرمایا اس امر عام کو ولا تقربا ھذہ الشجرۃ کے نہی خاص
سے مقید کیا پہر بمقتضائے حکمتہائے گوناگون وشیونات بوقلمون فاکلا منہا
کا ظہور ہوا پہر اھبطا منہا کے خطاب سے انکو مشرف فرما کے سرزمین ہند کو

اُنکے قدوم فیض لزوم سے شرف بخشا خلافت و نبوت کا منصب عطا فرمایا اور
حسب ضرورت و حکمت وقتاً فوقتاً اُنکے اولاد امجادت انبیاء و رسل کو پیدا کیا
اور سلسلۂ ارسال رسل کو جاری ساری رکہا تاکہ بندے پستی جہل و نادانی
حیوانی سے نکلکر بلندی علم و دانائی و کمال انسانی پر پہونچین تحصیل معاش و
معاد کے اسباب کا ملکہ باحسن اسلوب و طرز مرغوب حاصل کرین پہر اس سلسلے کو
سیدالانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین حضور پر نور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ پر ختم فرمایا سارے کمالات انبیاے سابقین کے آپ کی
ذات اقدس آیات مین رکہی اور اُنکے سوا اور بہت کمال آپ کو عطا کئے ع
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔
شریعت سمحۂ سہلۂ بیضا آپکو عطا کی اگلی امتو نپر جو سختیان تہین اُنکو آپکی امت
مرحومہ سے دور کر دیا اسلئے آپکو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا خطاب
عنایت فرمایا آپ کے دین قویم سے سارے ملل و نحل کو منسوخ ٹہیرایا اب قیامت
تک نہ آپکے سوا کوئی نبی ہے نہ اسلام کے سوا کوئی دین ہے ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کریمۂ ومن یبتغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ اسکی دلیل ہے پہر آپکے بعد خلفاے راشدین و ائمۂ مہدیین
رضی اللہ عنہم اجمعین کے واسطے سے شجر اسلام کو اطراف و اکناف عالم مین برگ
و بار بخشا آفتاب توحید و ماہتاب سنت کو چمکایا شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم

ایک تو سید جلال الدین معروف بمخدوم جہانیان جہان گشت دوسرے سید
صدر الدین مشہور بشیخ راجو قتال جو کہ اپنے بڑے بہائی مخدوم مرقوم کے خلیفہ
ہوے حضرت مخدوم جہانیان نے اول خدمت مین شیخ رکن الدین نبیرہ
شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہما کی تربیت پائی پیران سہرورد کا
خرقہ پہنا بعد اسکے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوے وہانکے اکثر مشائخ کی صحبت
پائی جب مدینہ منورہ مین گئے تو واسطے زیارت کے روبروے روضۂ نبوی
کے حاضر ہوے وہان کے لوگون نے منع کیا کہ بیوقت ہے تم لوٹ جاؤ سید
جلال مین آکر کہڑے رہے اور کہا السلام علیک یا جدی لوگ مجہے آنے
نہین دیتے ہین روضۂ مبارک سے جواب آیا کہ علیک السلام یا ولدی
چہوڑ دو اور اسکو آنے دو اور مانع مت ہو کیونکہ میرا فرزند ہے مجاور لوگ اس
بات کے سننے سے بتعظیم پیش آئے مدینۂ منورہ کے بعض بزرگون نے حضرت مخدوم
کو صحبت مین تربیت پائی بعد معاودت کے مدینۂ مقدسہ سے حضرت علاء الحق
کی خدمت شریف مین بنگالہ کو تشریف لے گئے واسطے خاطر داری شیخ قطب عالم
کے چند روز وہان توقف فرمایا اُنسے نعمتین حاصل کین حضرت مخدوم کو یا حی
یا قیوم کا عمل یاد تہا آپکا مقبرۂ منورہ اچہ شریف مین ہے اولاد آپکی بہت ہوئی
سید شمس سید ماہ سید ناصر الدین سید بدر الدین انکی قبرین سکر بہکر ملک سندہ
زین سادات بخاری غزنہ و غور و کابل و لاہور و بنگالہ و دکن و قنوج و اوچہ

ملا
شل حضرت
امام باقر
رضی اللہ عنہ
شیخ نظام الدین
عبد اللہ مطری
شیخ مدینہ قدس سرہ
١٢

ومیان دوآب وپنجاب ودہلی وآگرہ مین آباد ہین تغلق محمد قطبی نے ملفوظ قطبیہ مین
ذکر کیا ہے کہ اقلیم ہندوستان کی سرکار وصوبجات سے کوئی سرکار وصوبہ سادات
بخاری سے خالی نہین ہے یہ لوگ مثل آفتاب کے ہین انتہی حضرت مخدوم قدس
سرہ کے فضائل ومناقب جید وبیشمار ہین علماء نے آپکے حالات واوصاف مین
کتب مستقل تالیف کیے ہین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبار الاخیار مین آپکا ترجمہ خوب تحریر فرمایا ہے چونکہ جامع العلوم جنکا یہ ترجمہ
ہے خود آپ کے کمالات وعلوم کا بیان وشرح ہے اسلئے یہان صرف بیان
نسب شریف پر اقتصار کیا گیا **اما بعد** خاکسار **ذوالفقار احمد نقوی**
عفا عنہ اللہ القوی عرض پرداز ہے کہ **سید علاء الدین علی بن سعد**
حسینی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف جامع العلوم سنہ [illegible] ہجری مین حضرت مخدوم قدس
سرہ کے مرید ہوئے جسوقت کہ دہلی شریف مین تشریف لائے پھر اوچہ شریف کو
واپس گئے سید موصوف کو خیال ہوا کہ مرید جب تک پیر کی صحبت مین ایک مدت
نہ رہے تب تک اُسکی ارادت کامل نہین ہوتی ہے اسلئے قصد کیا کہ اوچہ شریف
کو جائین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت مین رہین فیض صحبت حاصل کرین اس قصد
مین تھے کہ حضرت مخدوم قدس سرہ سنہ ۷۸۱ ہجری مین رونق بخش دہلی شریف
ہوئے قریب دس مہینے کے اقامت کا اتفاق ہوا سید موصوف نے اس مدت
کو غنیمت بار وہ سمجھا شب و روز اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اچھی طرح

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکھا چنانچہ اسکی تفصیل خود انہون نے
دیباجہ کتاب مین کی ہے اب مین انکی حسب وصیت دیباجے کو بلفظہ نقل کرتا ہون
تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہو جاے اور حق اداے وصیت سے
بھی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسمت
ارادۃ المخدوم بارادتہ وقضائہ ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من اصحابہ
ورفقائہ وشرفنی تشریف جائزۃ بکمال لطافہ واحسانہ والائہ ووفقنی تالیف
الفاظہ علی من نطق اقوالہ واحوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین
والہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی ابو عبد اللہ
علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و
استاذہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید
الجید الکامل المکمل الواصل الموصل الی المغنی ابو عبد اللہ جلال الدین
حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و
علی العالمین فتحہ وفتوحاتہ ہر چونکہ باشد بعد حمد خداوند وصلوۃ مصطفے صلے اللہ
تعالی علیہ میگوید بندہ ضعیف فقیر مؤلف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمۃ صحبتہ
وفقہ اللہ تعالی ازان افتادہ این فقیر دیدہ بود در بعض رسالہ کہ من وصل الی الشیخ
واقام عندہ اسبوعا او عشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی
ہر کہ پیوند کند بشیخے و باشد او یک ہفتہ و یا دہ روز متواتر یعنے پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچارہ کسی کہ این ہم حاصل نکرد و او دعوی دیگر چرا امہا شد بنا برین خواستم دراینجا مبارک
روم و صحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم دو در زمرہ مریدان در آیم بکرم حق تعالی ہم درین
عزم بودم کہ قدم مبارک شان شہر دہلی را مشرف گردانید صد ہزار شکر مر حضرت حق را
و بادشاہ مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت برادر حاصل کردم قولہ علیہ السلام
ان اللہ تعالی ملکا یسوق الاہل الی الاہل اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا یسوق
اہل الخیر الیہ او یسوقہ الی اہل الخیر فیر شدہ و بارہا از زبان گہر افشان سماع
دارم لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنی اعتبار نیست مر
گرفتن خرقہ را بلکہ اعتبار مر گرفتن صحبت پیر ست **ایضا** میفرمودند امام حسن
نوری نور اللہ مرقدہ میگوید ایاکم والعزلۃ فان العزلۃ مقارنۃ الشیطان وعلیکم
بالصحبۃ فان الصحبۃ رضاء الرحمن قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و
کونوا مع الصادقین ای صحبۃ الصالحین ہم قوم لا یشقی جلیسہم من اہتدی
بہم اہتدی ومن انکرہم ضل واعتدی وقولہ ایاکم ای احذروا یعنی حذر
کنید از گوشہ نشستن کہ گوشہ نشستن پیوستن بشیطان ست وقولہ وعلیکم بالصحبۃ
ای الزموہا یعنی لازم گیرید صحبت پیر را کہ صحبت خوشنودی رحمن ست زیرا کہ خدای تعالی
در قرآن امر کرد کہ اے مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان ایشان گروہے
اند کہ بدبخت نشود ہمنشین ایشان قولہ فان الصحبۃ خیر من العزلۃ زیرا نچہ رسول
علیہ السلام فرمود للمومن الذی یخالط الناس ویحمل اذاہم خیر من الذی لا

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکھا چنانچہ اسکی تفصیل خود اُنھون نے
دیباجہ کتاب مین کی ہے اب مین اُنکی حسب وصیت دیباجے کو بلفظہٖ نقل کرتا ہون
تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہو جاے اور حق اداے وصیت سے
بھی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسلک
ارادۃ المخدوم بارادتہ وقضائہ ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من صحابہ
ورفقائہ وشرفنی تشریف جائزۃ بکمال لطافہ واحسانہ والائہ ووفقنی تالیف
الفاظہ علی من نطق اقوالہ واحوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین
والہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی ابوعبداللہ
علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و
استاذہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید
الجید الکامل المکمل الواصل الموصل الی المغنی ابوعبداللہ جلال الدین
حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و
علی العالمین فتحہ وفتوحاتہ ہر چونکہ باشد بعد حمد خدا و ند وصلوٰۃ مصطفے صلے اللہ
تعالی علیہ میگوید بندۂ ضعیف فقیر مؤلف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمۃ صحبتہ
ورفقہ اللہ تعالی ازان افتادہ این فقیر دیدہ بود در بعض رسالہ کہ من وصل الی الشیخ
واقام عندہ اسبوعا اوعشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی
ہر کہ پیوند کند بشیخے و باشد او یک ہفتہ و یادہ روز متواتر یعنے پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچارہ کسی کہ این ہم حاصل نکرد و ادعوی دیگر حرام باشد بنا برین خواستم در اُنچہ مبارک
روم و صحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم و در زمرۂ مریدان در آیم بکرم حق تعالی ہم درین
عزم بودم کہ قدم مبارک شان شہر دہلی را شرف گردانید صد ہزار شکر مر حضرت حق را
و بادشاہ مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت مراد حاصل کردم قولہ علیہ السلام
ان اللہ تعالی ملکا یسوق الاھل الی الاھل اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا یسوق
اھل الخیر الیہ او یسوقہ الی اھل الخیر فیر شدہ و بارہا از زبان گہر افشان سماع
دارم لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنے اعتبار نیست مر
گرفتن خرقہ را بلا اعتبار مر گرفتن صحبت پیرست **ایضا** میفرمودند امام حسن
نوری نور اللہ مرقدہ میگویدا یاکم والعزلۃ فان العزلۃ مقارنۃ الشیطان وعلیکم
بالصحبۃ فان الصحبۃ رضاء الرحمن قولہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و
کونوا مع الصادقین ای صحبۃ الصالحین ھم قوم لا یشقی جلیسھم من اھتدے
بھم اھتدی ومن انکرھم ضل واعتدی وقولہ ایاکم ای احذروا یعنے حذر
کنید از گوشہ نشستن کہ گوشہ نشستن پیوستن بشیطان ست وقولہ وعلیکم بالصحبۃ
ای الزموھا یعنے لازم گیرید صحبت پیر را کہ صحبت خوشنودی رحمن ست زیرا کہ خدای تعالی
در قرآن امر کرد کہ اے مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان آیشان گروہے
اند کہ بدبخت نشود ہمنشین ایشان قولہ فان الصحبۃ خیر من العزلۃ زیرا نچہ رسول
علیہ السلام فرمود المومن الذی یخالط الناس ویحمل اذاھم خیر من الذی لا

یخالط یعنے مومن کہ بیامیزد بامردمان وتحمل کند برنجانیدن ایشان بہترست از
مومنی کہ نیامیزد زیرانکہ ہرکہ بامردمان بیامیزد وامر بمعروف کند ونہی منکر کند بعضے
قبول کنند وبعضے ابا آرند پس اورا رنجے حاصل شود وتحمل کند اورا دو ثواب باشد
یکے از امر معروف ونہی منکر دوم از تحمل وعزلت ذکر را از یاد رباند وصحبت ذکر را
یاد دہاند وعزلت پندار آرد وصحبت انکسار قولہ علیہ السلام الصحبۃ توثر یعنے صحبت
موثرست ہرچونکہ باشد نیک ویا بد لاسیما صحبۃ الشیخ خاصہ صحبت پیر خود کہ بیصحبت
بدان نرسد وازین صحبت نہ ہر صحبت مرادست بلکہ صحبت جلیس صالح مرادست
چنانکہ شیخ عوارف گفتہ است وحدۃ المرء خیر من جلیس السوء عندہ
وجلوس الخیر خیر من قعودہ وحدہ یعنی تنہائی مردم را بہترست از نشستن
نزدیک یار بد ونشستن نزدیک یار نیک بہترست از نشستن جاے نیک بہ تنہائی
ولھذا الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین صحبوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم واخذ وافوائدہ ورووا روایتہ وسموا صحابتہ چون التزام صحبت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کردند وفوائد گرفتند وراوی روایت شدند بدین خطاب مشرف
گشتند قولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ای باقوالھم
وافعالھم قولہ تعالی وبالنجم ھم یھتدون یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمود یاران من بمانند ستارگان اند ہر کدام ازین صحابہ اقتدا کنید راہ
بیابید وبالنجم الف ولام جنس ست یعنے بستارگان روندگان قافلۂ شب راہ

بیابند وگم نکنند از شهر این بمدت ده ماه از استقبال سنه ثمان ربیع الآخر روز یکشنبه
تا غایت هفدهم محرم روز سه شنبه سنه اثنین و ثمانین و سبعمائة بشرف ملازمت
صحبت مخدوم جهانیان حاصل شد الحمد لله علی ذلک و دو اعتکاف اربعین بخدمت
کرده آمد یکے اربعین ماه رمضان و دوم اربعین موسی علیه السلام چنانکه فوائد
آن در محل آن گفته آید ان شاء الله تعالی و جمع کردن ملفوظ مبارک بعد عنایت
حق جل و علا ازان افتاد که این فقیر دیده بود که بعضے مریدان ملفوظ پیران
خود جمع کرده بودند و دیگر آنکه هر کسے از علما و فقها تصنیفے و تالیفی دارند پس خواستم
تصنیفے و تالیفے جمع کنم هیچ تالیفے بهتر از ملفوظ ندیدم و در جمع کردن آن جد و اجتهاد
سخت کردم چنانکه یاران نزدیک میدانند منتظر مے بودم تا از زبان مبارک
چه بیرون آید از ادر قلم آرم چنانکه مرغ گرسنه منتظر طعمه مے باشد چونکه خدمت
قطب عالم در هر علم متبحر و متکلم بودند از هر علم جمع کردم برین فهرست علوم۔

علم قرات	علم تفسیر	علم احادیث	علم فقه	علم اصول فقه	علم فتاوی
علم احکام	علم کلام	علم معانی	علم خلافای عقائد	علم منطق	علم نحو
علم صرف	علم لغت	علم عروض	علم فضل	علم فرائض	علم حکمت
علم طب	علم نجوم مقداریکه فریضه‌ایست برای شناختن اوقات نماز				علم مناظره
علم دراست	علم معیشت	علم سلوک	علم توحید	علم معرفت	علم استدلال
علم مشاهده	علم اصول	علم اخلاق	علم احسان	علم تحمل	علم صفت سالک

ع
متعلق است
بعبارة لا انه
بصحبته
مع
شبانه روز
از دوی القعده
و دو از ذی الحجه
۱۲

علم لباس	علم تعویذ	علم دعوات ادعیه	علم اسمای اعظم و شرح آن		علم تربیت
علم ارشاد	علم تزکیه	علم تصفیه	علم مقامات	علم ترغیب	علم تحریض
علم اجتہاد	علم مذاہب	علم تخصیص	علم روایت	علم املاء	علم متاول
علم اجازت	علم کفایت	علم تعلم	علم طالب اجازہ بیعت بر شیخ		علم قطع علائق
علم علوم	علم ماہیت علوم	علم تصنیفات	علم تالیفات	علم نفسانی	علم روحانی
علم ماہیت بشر	علم ماہیت جن	علم ماہیت حیوانات	علم وصال	علم فراق	علم موہبت
علم خاصیت	علم تاثیرات	علم اخبار	علم آثار	علم تاثیر صحبت	علم خلوت
علم اعتکاف	علم مجاہدہ	علم مکاشفہ	علم سر مکاشفہ	علم اشتغال	علم ضیافت
علم وعظ	علم نصیحت	علم وصیت	علم وصاف	علم حقوق	علم استحقاق
علم قصص	علم حکایات مناسب	علم واقعات	علم معجزات	علم متابعت	علم سنت
علم مذاہب اربعہ	علم تحصیل	علم صحو	علم محو	علم ارادہ	علم حل مشکلات
علم دیانت	علم افادہ	علم ادراک	علم افہام	علم ساعات مستجاب	علم مصادر
علم اسرار	علم استار	علم اظہار	علم فکر	علم ملکوت	علم جبروت
علم لاہوت	علم تواضع	علم تکبر	علم افتقار	علم اختیار	علم اضطرار
علم حالات	علم وجد	علم فکرت	علم تجربہ	علم مقصود	علم جزئیات
علم عشق	علم محبت	علم شوق	علم ذوق	علم ترقی	علم اعمال قبول
علم اعمال جوارح	علم ایمان و اسلام	علم ماہیت ایمان و اسلام		علم ماہیت فرائض و نوافل	

علم ماهیت صوم	علم ماهیت تلاوت	علم ماهیت امر و نهی	علم ماهیت صلوات	علم ماهیت زکوات	علم ماهیت حج
علم تسبیحات	علم خوف	علم رجا	علم سفر	علم حضر	علم اراده
علم محبت	علم ولایت	علم تصرف	علم قطبیت	علم محبوبیت	علم توکل
علم تاکل	علم تشرب	علم صبر	علم شکر	علم نورانی	علم ظلمانی
علم احیا،	علم اماتت	علم رویت	علم من لدنی	علم سر قدر	علم قربت
علم بعدیت	علم تربیت	علم اربعینات	علم امانت	علم خلاف	علم اجماع
علم انفاق	علم مانع وصول	علم شریعت	علم طریقت	علم حقیقت	علم مجاز
علم اوراد	علم اذکار	علم مجالست	علم ادب	علم محاسبه	علم کرامت
علم استقامت	علم مکاسب	علم مواهب	علم علوی	علم سفلی	علم معرفت
علم ابتدا،	علم انتهاء	علم انابت	جملہ علوم ۱۸۸ علم		

حاصل این چند علم داخل ست در علم سلوک و سبب اظهار این ست که این علم
همه درین ملفوظ ظاهر ند ازین علوم چون در ذات آن صاحب علوم بود آن همه
جمع آوردم چنانکه در محل تاریخ هر یکے ازین گفته آید هر کرا ازین علوم مذکوره بهره
خواهد بود هم فهم خواهد کرد حق تعالی همه را فهم و ادراک بخشند آمین رب العالمین فی لفظ
ایضا را فرق نهادم بین الکلامین و تواریخ و اوقات بنا نهادم و ماه و هفته و
روزینه چون تهجد و بعد اشراق و بعد چاشت و بعد ظهر و بعد عشا مشقت کلی کردم
بحلاوت طعام و خواب از خود برگرفتم زحمت بسیار دیدم اکنون امیدوار رحمت

پرورد گار ہستم کہ برحمت بدل گرداند کہ نقش زحمت و رحمت یکے ست سیجعل الله
بعد عسر یسرا لفظ سین برائے تاکید ست سرانجام بگرداند خدا تعالی بعد دشواری
آسانی را چنانکہ صاحب جامع صغیر گوید ع تروح فانی قد تعبت بطمعہ ؛
وبت کمابات السلیم مسہلا ؛ ع نا بردہ رنج گنج میسر نمیشود ؛ مزد او برد
جان برادر کہ کار کرد ؛ قولہ تعالی وما اسالکم من اجران اجری الا علی
رب العالمین قولہ تعالی ان الله لا یضیع اجر المحسنین وقولہ تعالی ان الله
لا یضیع اجر من احسن عملا وقولہ تعالی وهل جزاء الاحسان الا الاحسان
وقولہ تعالی ومن جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالها قولہ علیہ السلام من سن
سنۃ حسنۃ فلہ اجرها واجر من عمل بها الی یوم القیامۃ قولہ علیہ السلام
اجرک علی قدر تعبک وچهار کتب قراءت کردم یکے در علم فقہ شریعت
و یکے در علم احادیث نبوی و دو در علم سلوک و طریقت حقوق پیرے بود و حقوق
استاذی نیز واجب شد حقین واجبین و چند کتب سماع کردم اول کلام الله تعالی
کتاب باریتعالی کہ نبیرۂ مخدوم اسمہ حامد میگذشت در علم احادیث مشارق
و مصابیح و اوراد و اربعین صوفیہ کہ مخدوم در مکۂ مبارک جمع کردہ بودند و در علم
فقہ منتفق و مجمع البحرین و چیزے قدوری و چیزے
هدایہ و در علم اصول فقہ چیزے حسامی و چیزے بزدوی
و در علم کلام چون عقیدۂ نسفی و قصیدۂ لامیہ با شرح و در علم تفسیر چون

مدارک ودر علم سلوک چون عوارف و تعرف و رسالهٔ مکیه
ورسائل دیگر و شرح چهل و یک اسمای اعظم و شرح
نود و نه نام هر دو شرح هم شرح کبیر و هم شرح صغیر و در علم اورادیه
اوراد شیخ الشیوخ و اوراد شیخ کبیر و اوراد خواجگان
چشت و اوراد مخدوم فوائد کتب همه جمع آورده ام مجمل تواریخ گفته
آید و این ملفوظ مبارک را بخلاصة الالفاظ جامع العلوم نام کردم و
بالله التوفیق و چیزیکه این فقیر بملازمت صحبت آن پیر برگزیده برگرفت هرگز در
هزار سفر حاصل نشود اگرچه سالهار ودوانچه یافتم هم در ملفوظ جمع آوردم برخود
نداشتم و تقصیر نکردم که اخیر الخیر الخیر المتعدی یعنی بهترین خیر آنست که بدیگرے
رسانند و چون مخدوم عالمیان را معلوم گشت و بضمیر منیر خویش دانستند که این فقیر
ملفوظ جمع می آرد چون فوائد و احادیث صحاح و مسائل غریب و یا اشعار عربی
و یا فارسی و انچه بدین مانند بودے روے مبارک بفقیر مے آوردندے و میفرمودند
که فرزند من بنویس بارها در مجلس مے نبشتم و یا آنکه چون در حجره می آمدم می نبشتم و چند
وصایا نبشتم که آنرا رعایت کنند **وصیت اول** آنکه هر که را ازین ملفوظ چیزے
مشکل افتد و حل آن نماند باید که بر کلبهٔ این فقیر جوار مسجد جامع دهلی قدیم ست از
فراشان مسجد مذکور بپرسد ایشان در حال خواهند نمود تا آن مشکل ازین فقیر حل شود
اگر حیات باقی باشد والا خدا تعالی آن مشکل را حل کند بفضله و کماله و کرمه **وصیت دوم** آنکه

ہر کہ این ملفوظ را مطالعہ کند باید کہ با طہارت باشد و تدبر و تفکر و حضوری دل لازم شمرد تا از کلمہ ازین کلمات ینابیع و فوائد کثیر پدید آید و ذوق آن معانی دریابد پس چنان باشد کہ صحبت صاحب ملفوظ مخدوم دامت برکاتہ بودہ باشد **وصیت سوم** آنکہ در شب و روز مطالعہ کند و خاندان خود را و آیندگان را ازین نصیحت بکند و بیاگاہاند و اگر سالک نباشد باید کہ پیش سالک بخواند و ہر عابد و متعبد را سالک نشمرد کہ مرتبۂ اول سالک قطع علائق ست ہر تعلقے کہ باشد چون ختم مقابر و درس مدارس و امامت مسجد و کتابت مکاتب و کسب مکاسب و تعلیم صبیان و عہدۂ دیوان چون قضا و احتساب و حجابت یعنی دربانی و تجارت و اجارہ و انچہ بدین ماند کہ ہمہ را تعلق گویند موانع سلوک اند چنانکہ بعضے مشائخ گفتہ اند انہ السالک ہو المتوکل علی اللہ و المستغرق بہ بصفۃ اصحاب الصفۃ قولہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ای ذاتہ رتبہ عالی ہمت کہ او برائے ذات او طاعت کنند نہ طمع بہشت و نہ خوف دوزخ قولہ تعالی ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ؎ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان ٭ کے سر درون گلخن دنیا در آورند ٭ قولہ علیہ السلام فی صفۃ اصحاب الصفۃ لا الی ضرع ولا الی ذرع یعنے این اصحاب صفہ نہ شیر دار بودندے یعنے گاؤ و گوسفند و نہ کشت و زراعت کردندے ہمہ وقت مستغرق بودندے **وصیت چہارم** آنکہ در شبانروزے مطالعہ کند و با خود دارد و یا یک وقت کند در شبانروزے کہ در آن

وقت این را مطالعه کند خاصه مرکسے را که فرزند مخدوم باشد و باید که خانه بخانه و
محلت بمحلت و هر که بطلبد برائے نسخ یعنے نوشتن بدهد و تقصیر نکند که غرائب و عجائب
بسیارست تا ایشانرا نیز فوائد حاصل آید که اخیر الخیر الخیر المتعدی که بهترین
خیر متعدی ست که بدیگرے برساند و اگر کسے برین فقیر بگزراند خوب باشد
زیرانچه این فقیر نیکو میداند که جمع آورده هست فوائد آن مناسب تقریر کرده
شود **وصیت پنجم** آنکه ازین دیباچه کم و بیش نکند تا بر صواب
افتد و این فقیر را بدعائے ثبات ایمان و عاقبت خیر کرم کند خدا یتعالے
ختم کار این فقیر با جمیع مسلمانان بر مسلمانی گرداند بمنه و کمال کرمه آمین رب العالمین
ع بماند سالها این نظم و ترتیب ٭ ز ما هر ذره خاک افتد بجائے
غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ٭ که هستی را نمی بینم بقائے ٭ مگر صاحبدلے
روزے برحمت ٭ کند در حق این سکین دعائے ٭ و ما توفیقی الا بالله
علیه توکلت و علیه فلیتوکل المتوکلون **تمام** ہوا دیباچہ اصل کتاب کا۔

سبب تحریر ترجمۂ جامع العلوم

بعض بزرگانِ دین نے ایک قلمی نسخہ جامع العلوم کا مہرورز کرم گسترجانِ
علم کانِ فضل امیر کبیر حضرت سیدنا **نواب سید محمد
صدیق حسن خان صاحب** مرحوم و مغفور کی خدمت شریف
مین ہدیۃً بھیجا خاکسار نے جسوقت اُسکو دیکھا تو بغایت پسند آیا ہر علم و فن

کی تحقیقات سے اسکو مملو پایا خصوصاً علم سلوک کے عجائب و غرائب
امور اسمین ایسے دیکھے کہ دوسرے کتب مین نہین دیکھے خاکسار
نے جناب نوابصاحب مرحوم سے عرض کیا کہ یہ کتاب مستطاب آپکے
جدامجد حضرت مخدوم قدس سرہ کی ملفوظات کی ہے اور ابھی تک
چھپی نہین ہے آپ پر حق ہے کہ چھپوادی جائے تاکہ خاص و عام کے
فیض سے مستفیض ہون اور مین جو عرض کرتا ہون مجھپر ایسا لوگ
کا حق ہے کیونکہ آپکا سلسلۂ پدری حضرت مخدوم تک پہونچتا ہے اور میرے
دادا کی والدہ بھی اسی خاندان عالی کی ہین آپ اگر اصل ہین تو مین
فرع ہون آپ گل ہین تو مین خار ہون ؎ جس گلستان
کے ہو تم گل تر تو خار اُس بوستان کے ہم بھی ہین تو وجہ
بیگانگی نہین معلوم تو جہان کے تم ہو وہان کے ہم بھی ہین تو اسپر
فرمایا کہ اسکی تلخیص کیجاے اُسکو ہم طبع کرادینگے مین نے عرض کیا
کہ یہ کتاب قابل تلخیص کے نہین ہے یہ تو دس مہینے کے شب و روز
کا روزنامچہ ہے ہر وقت جو امر پیش آیا وہی قلم بند کیا گیا ہے اسمین سے
جسقدر کم ہو گا اسی قدر اصل مطلب جاتا رہیگا خوبی اسکی یہی ہے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۹)

کہ پوری کتاب طبع ہو جاے غرضکہ اتنی بات ہو کر رگئی پہر اُنکی وفات کا حادثہ
جانگزا پیش آیا غفر اللہ لہ مغفرۃً ظاہرۃً و باطنۃً لا تغادر ذنبا بعد چند ماہ کے
ایک دن حضرت نوابصاحب مرحوم کے فرزند اکبر اخی مکرمی **سیّد
نور الحسن خانصاحب** طال بقاءہ و زاد قدرہ سے ملاقات ہوئی
باتون باتون مین ملفوظ کا ذکر نکلا تو انہون نے فرمایا کہ ہمنے مطبع انصاری مین ملفوظ
کا چہپوانا شروع کرایا تہا دو تین جزو اُسکے چہپے مگر ہمکو پسند نہ آئے اسلیے
اُسکا چہپوانا موقوف کر دیا مین نے کہا میان آپنے مجہسے فرمایا ہوتا تو مین اپنے
ہاتہہ سے ایک نسخہ اُسکا لکہتا اور حتی المقدور تصحیح و درستی کرتا پہر آپ اُسکو چہپواتے
تو بہتر ہوتا اسپر میان صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسکی فارسی بطرز قدیم ہے
اگر اردو زبان مین اسکا ترجمہ ہو جاے تو ہم اسکو چہپوائین چنانچہ یہ کام خاکسار
کے حوالے ہوا ہر چند اس کتاب کے اور نسخے تلاش کئے مگر میسر نہ آئے ناچار
نسخہ موجودہ پر قناعت کی گئی اگرچہ عدم تیسر نسخ دیگر اور قلت بضاعت و عدم لیاقت
اس کام سے روکتی تہی مگر اس کتاب نایاب کے اشاعت کا شوق و ذوق اُبہارتا تہا
پس بلحاظ الامر فوق الادب اور بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اوائل ماہ شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری
سے ترجمہ کرنا شروع کیا حسب امکان تصحیح و تہذیب کی ہر بات کا عنوان بخط جلی لکہا
تاکہ وہ بات جلد ملجاے دیکہنے مین خوشنما معلوم ہو جسجگہہ سمجہہ مین آیا وہان بعینہ عبارت
فارسی رہنے دی یا اصل کتاب کے موافق ترجمہ کر دیا تاکہ سمجہنے والا سمجہہ لے یا کوئی اور نسخہ

ملجاے تو اُسکو درست کر لے کیونکہ فہم وادراک کا تفاوت ضرور ہی ہوتا ہے اور استیلا اس النقص علی الکمال کا مشاہدہ ہر دم رہتا ہے غرضکہ اواخر ماہ صفر سنہ ہجری تک تحریر جاری رہی پھر بسبب بعض امراض و نیز امور دیگر لکھنا ملتوی رہا بدر الشریعہ شمس الطریقہ برہان الحقیقہ مصدر کرامات مظہر کشفیات مرجع خلائق ہادی طرائق کامل و مکمل واصل و موصل حجۃ الدنیا والدین متبع سنن سید المرسلین عالم ربانی عارف صمدانی سیدنا وشیخنا حضرت **پیر و مرشد مولانا فضل رحمن صاحب** متع اللہ المسلمین بطول بقائہ وافاض علینا سحائب فضلہ وعطائہ کی خدمت شریف مین اس کتاب کی اتمام و قبول کے دعا کے واسطے عرض کیا گیا تو آپنے دونون باتون کی دعا فرمائی چنانچہ حضرت صاحب قبلہ کی دعاے برکت اثر سے یہ ترجمہ بستم ماہ صفر سنہ ہجری کو تمام ہوا اور اسکا نام **الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم** رکھا گیا اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور جو سہو و خطا مجھسے اسمین ہوا ہو اُس سے درگزر فرماے اور عاقبت دارین و حسن خاتمہ روزی کرے ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی آمین یا رب العالمین ؎

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم
نا محو شود خیال باطل ز دلم
ہر کس بکسی و حضرتے می نازد
دشوار جہان بر دلم آسان میکن

وز فعل بد و خوی بد خود خجلم
؎ اللہ بطفر یاد من بیکس رس
جز حضرت تو ندارد این بیکس کس
امروز خوشم بدار و فردا با من

فیضے بدلم ز عالم قدس رسان
لطف و کرمت یار من بیکس بس
؎ افعال بدم ز خلق پنہان میکن
آنچہ از کرم تو می سزد آن میکن

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظات فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان

رضی اللہ عنہ المسمے بہ

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمۂ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن صاحب مجددی آفاقی

سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی

باداره مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ [illegible] ہجریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر وتمم بالخیر وصل علے سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
سید ابو عبد اللہ علاء الدین علی حسینی رحمہ اللہ تعالی مؤلف جامع العلوم ملفوظ حضرت مخدوم رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ سید السادات مخدوم جہانیاں سلمہ اللہ تعالی بکرم جل و علا شہر معظم دہلی مین
اُچہ مبارک سے اول بار ستہ ہجری مین تشریف لائے حق تعالے کی باعثہ ازلی سے اس
فقیر کے دل مین واقع ہوا اور سلسلہ و واسطہ کا جنبش مین آیا سال مذکور مین بروز عاشورا بعد ادائے
نماز ظہر یہ فقیر اور مولانا بدر الدین سلک بندگان مخدوم مین منسلک ہوئے اُس وقت
ایک عزیز خدمت مخدوم مین مشارق کا سبق پڑہتا تہا حدیث شریف
یہہ تہی قال علیہ السلام مَنْ قال لا الہ الا اللہ ومدّھا ھدمت
لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر یعنے جو شخص کلمۂ طیب کہے اور لائے
نفی مین مد کرے تو چار ہزار گناہ کبیرہ اُسکے دفتر سے دور کرین اور یہ تو ایک بار کہنا ہی باقی کا
اسی پر قیاس ہے بعد اسکے فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ اگر کسیکے اُسقدر گناہ نہون فلاھل
بیتہ وان لم یکن فلاقربائہ وان لم یکن فلاحبابہ وان لم یکن فلجیرانہ وان لم یکن فلاھل

محلته وان لم یکن فلاهل بلده وان لم یکن فلاهل دینه وان لم یکن رفع له درجة بمقدارها یعنے جس کسیکے چار ہزار گناہ کبیرہ نہون تو اُسکے گہر والون سے دور کرین اور اگر گہر والون کی بہی نہون تو اُسکے اقربا سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے دوستون یار ون سے دور کرین اورجو اُنکی بہی نہون تو اُسکے پڑوسیو نسے دور کرین اورجو اُنکی بہی نہون تو اُسکے محلہ والونسے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے شہر والونسے دور کرین اورجو اُنکی بہی نہون تو اُسکے اہل دین سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرین بمقدار اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مخلوق دیکہتا ہو تو تو اُسکی شرم سے ہرگز گناہ نکرے اور خدا یتعالی کہ خالق ہے اور ناظر ہے کیونکر گناہ یاد آئے بعد اسکے فرمایا کہ مینے ایک دیوانے سے یہ دو بیتین سُنی ہین

شرم مداری کہ گنہ میکنے ؞ نامۂ خود را چہ سیہ میکنے ؞ سگ نکند باسگ بیگانگان ؞ انچہ تو با حضرت حق میکنی ؞ اور حاضرین سے فرمایا کہ لکہو اور یاد کرو اس بات کی چند بار تکرار کی شاہزادہ ظفر خان خدمت مین حاضر تہا اُنے بہی لکہا اور اس فقیر نے دل مین لکہا بعد اسکے بندے کی طرف متوجہ ہوئے پوچہا کہ میرے فرزند تو کچہہ پڑہتا ہے اور کون علم پڑہتا ہے مینے عرض کیا اُن دنون یہ فقیر علم صرف و نحو کا شغل رکہتا تہا وہی عرض کیا خوش ہوئے اور فرمایا فقہ بہی پڑہتا ہے مین پڑہتا تہا اور ترتیب یہ تہی کہ سونے کے وقت دو آیتین آخر سورۂ بقر کی یعنی آمن الرسول بعد اُسکے تین بار استغفار اسطرح پڑہے استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه کہ حدیث صحاح ہے قال علیه السلام من قرأ قبل ان ینام آیتین من اخر سورة البقرة وثلث مرات استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم

ذات الله

واتوب الیه حفظ من الآفات والبلیات یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑہے
پہلے اس سے کہ سوئی دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کے اور تین بار استغفر اللہ الخ تو وہ آفتون بلاؤن سے محفوظ
رہیگا اور پچہلی رات کو زندہ رکہو اور تہجد ادا کرو اسلئے کہ بارہ رکعتین سنت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر فرض تہین قولہ تعالی فتہجد به نافلة لك ای ائدة لك علی خمس صلوات یعنی اللہ سبحانہ
نے آپکو خطاب فرمایا کہ اے محمد تو تہجد ادا کر اور معنی تہجد کے قیام بعد المنام ہین یعنے بعد سونے کے
اُٹہنا اسلئے کہ اللہ پاک نے تہجد گزارون کے وصف مین یون فرمایا ہے تتجافی جنوبھم
عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ای یتہجدون معنی تہجد کے یہ ہین کہ اُٹہنا بعد سونے
کے کہ یہ زیادہ ہے پانچ نمازون پر بعد اسکے اس فقیر نے قدمبوسی کی اور میرے برادر مولانا بدر الدین نے
بہی قدمبوسی کی اُسدن پانی بہت برسا تہا اور ہمارے پاس کچہہ وجہ تہی ہم گہر کی طرف روانہ ہوئے
اور نوبت نماز دیگر کی بجا رہی تہی ہمنے نماز دیگر بند چندن دریا مین ادا کی وہانسے روانہ ہوئے
بے وقت ہو گیا تہا ہم ڈرتے تہے کہ مبادا شہر کا دروازہ بند کردین دل مین اس فقیر کے ایک باعث
ہوا کہ مین کہتا تہا کہ ولایت مخدوم دہت برکاتہ سے زمین ہمپر کوتاہ ہو جاے تاکہ ہم جلد تر دروازے پر
پہونچ جائین الغرض واقعہ حال یہی تہا کہ حق جل وعلا کے فضل اور مخدوم کی برکت سے مغرب کے وقت دروازے
پر پہونچ گئے بیوقت ہو گیا تہا آخر وقت مین مغرب کی نماز ہمنے ادا کی برادرم مولانا بدر الدین نے کہا کہ اسوقت
چلین اب تو ہم شہر مین پہونچ گئے ہین چنانچہ وقت بجنے نوبت سونے کے ہم گہر کو پہونچ گئے اور جو کچہہ
کہ مخدوم نے فرمایا تہا ہم اُسکے ملازمت کرتے تہے یعنے وصیت مذکور کی اور اس فقیر نے علم مین
شروع کیا مخدوم کے نفس مبارک کی برکت سے یہ فقیر عالم ہو گیا الحمد للہ علی ذلک بعد ارادت

[illegible]

بندگی مخدوم دامت برکاتہ کے بماہ صفر سال مذکور خدمت مین شیخ بزرگوار شیخ خضر کے شب جمعہ کو
گیا نماز تسبیح بجماعت ادا کی اور حلقی مین ہمراہ یارون کے ذکر بلند کہا بحکم اس آیت شریفہ کے
قولہ تعالی یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین دوسرے یہ بات ہے کہ مین نے
سُنا کہ مخدوم جسجگہہ سنتے کہ فقرمین کوئی درویش ہے تو اُسکا قصد کرتے اور اُس سے ملتے بلکہ خرقہ پہناتے
اور بوکالت خرقہ پہنانے کے اجازت دیتے تہے بعد اسکے شیخ خضر نے اس فقیر سے پوچہا کہ مخدوم زادے
تمنے پیوند ارادت کا کہان کیا ہے یعنی تم کسکے مرید ہوئے ہو مین نے کہا کہ خدمت مین مخدوم جہانیان
شیخ قطب العالم سید السادات جلال الحق والشرع والدین کے فرمایا کہ وہ اور ہم ایک ہین تمکو چاہیے
کہ شب جمعہ وغیرہ مین ملازمت کرو تمہارے پیرون کا طریقہ ہے اس سبب سے بہر مین جمعے کی
راتو مین اور پیر کی - اور اور دونون پیرونکے جیسے دوشنبہ و چہارشنبہ اخراب مدت پانچ برس
تک جاتا تہا چنانچہ اُنکے ساتہہ محبت زیادہ ہوگئی چنانکہ ہر بار تا غایت درخانہ این فقیر می آیند
و در حق من لبرا نفاس بسیار و بزرگ گفتند یہ فقیر ماہ رمضان کے عشرۂ آخر مین مسجد مین
معتکف تہا ایک رات جمعے کی فوت ہوگئی جانا نہوا خادم سے فقیر کا حال پوچہا کہ وہ تو کوئی وقت
فوت نہین کرتا تہا خادم نے کہا کہ وہ معتکف ہے بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ وہ شیخ کا چراغ روشن
کریگا خادم آیا اور میرا ہاتہہ چوما اور کہا کہ تجہکو آج شیخ نے نفس کہا یعنے وہ بات مذکور مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین کس لائق ہون اور ایک دن شیخ نے یہ بہی کہا کہ اتنے آدمی نزدیک اُنکے
واسطے نماز و تسبیح و ذکر کے آئینگے چنانچہ وہ ہمیشہ آتے ہین نزدیک میرے بے ناغہ انشاء اللہ تعالے
اسیطرح ہووے اور ایک جمعے کے دن شیخ نے اس فقیر کو پوچہا کہ مین تمکو نمکدان دیتا ہون انشاءاللہ

تعالے مائدہ یعنی خوان بہی ہوگا و نیز شیخ خضر کے مریدونسے ایک مرید تہا اُسنے کچہہ خطا
کی تہی اس فقیر کو شفیع لایا مینے شفاعت کی فرمایا مینے قبول کی تم کل قیامت کو اتنے آدمیونکی
شفاعت کروگے اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ع وَمَرْجُوٌّ شَفَاعَتُهٗ اَهْلِ خَيْرٍ
لاصحاب الکبائر کالجبال ۃ یعنے نیک لوگونکی شفاعت امید رکہی گئی ہے واسطے کبیرہ گناہ والے جنکے
جنکے گناہ مثل پہاڑ و نکے ہونگے ایک دن شیخ نے اس فقیر سے یہ بہی کہا کہ اللہ تعالی تمکو سید السادات
سید جلال الدین کا خلیفہ کریگا واقعہ مذکور اسیطرح تہا الحمد للہ علی ذلک بعد اسکے ایک رات جمعے کی
راتونسے بندہ برسم قدیم گیا تہا حضرت شیخ جیسا کہ ذکر کرتے اور مشغول ہوتے تب بندے کو اُسوقت
مین دخل تہا کسی اور کو کمتر اُسی جگہہ حضرت شیخ نے پوچہا کہ تمہارا خاندان بہی صحت و سلامت سے
ہے عادت تہی کہہ بار پوچہتے تہے بعد اسکے فرمایا مخدوم زادے مینے سنا ہے کہ سید السادات شیخ
جلال الدین آتے ہین مینے پوچہا کہ آپنے کس سے سنا فرمایا میرے فرزند محمد نے کہا کہ وہ تو نزدیک
پہونچے ہین مینے اللہ تعالی کا شکر کیا بعد اسکے اتوار کے دن بعد اشراق کے اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر
سنہ ۷۸۱ کو مینے استقبال کیا اس فقیر نے اور اس فقیر کے بہائیون نے مولانا کبیر الدین و مولانا
شمس الدین و برادرم اسمعیل و سید بہوا و بشیر غرضکہ ہم سات یار بارادہ استقبال روانہ ہوئے اثنائے
راہ مین ہمنے سنا کہ حضرت مخدوم دامت برکاتہ گانون مین پہونچ گئے اور چند آدمی آتے اور کہتے تہے
کہ ہم ایک جگہہ آئے مین ہم پیشتر روانہ ہوئے اور اُنہون نے گانون مذکور مین منزل کی شہر سے سو تہہ
کوس ہے ہم خوش خوش روانہ ہوئے دشواری راہ کی آسان ہوگئی ہمنے غایت خوشی سے بعد اداے نماز
پیشین کے اُسی دن شرف پاے بوسی کا حاصل کیا اور اس فقیر کا بہائی بسلک بندگان منسلک

ہوگیا خاندان شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی مین خرقہ جایا اور وصیت مذکور کی بعد اسکے فرمایا مین نے
سنا ہے کہ خلق بارش مانگتی ہے اور ڈیڑہ مہینا برسات کا گزر چکا ہے اسطرح پر دعا فرمائی اللھم
انزل علی اھل ھذہ البلدۃ وبلاد المسلمین غیثا نافعا اور اول و آخر مین درود شریف پڑہا
یعنے اے اللہ تو اُتار اس شہر والونپر اور مسلمانون کے شہرونپر ایسا پانی کہ سودمند ہے اور فرمایا کہ کتاب
مین لکہا ہوا ہے شرط استجابۃ الدعاء ان یرفع الداعی یدیہ حتے یبدی ضبعیہ یعنے
قبولیت دعا کی یہ شرط ہے کہ دعا کرنیوالا اپنے دونو ہاتہہ اُٹہائے یہانتک کہ کشادہ کرے اپنے دونو
بغلونکو بعض لوگون نے کہا کہ اگر مخدوم دہت برکاتہ کے قدم مبارک آنے سے بارش برسی تو ہم کرامت
جانین اُنکی برکت و لایت اُسی دن پانی برسا حوض او بند آب یعنے تالاب پُر ہو گئے اور خلق خوش
ہوئی اور غلے کی گرانی اُتری بعد اسکے دیہہ مذکور سے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے گانون
مین ایک دوست تہا وہین منزل کی پیر کی رات کو بہت سے یار دوست وہان پہونچ گئے تہے اور اور
خلائق مسلمان اور مرید ہوتے تہے بعد تہجد کے وہانسے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے حظیرہ فیروز خان
مین نزول فرمایا اور اقامت کی نیت کی پیر کے دن چاشت کے وقت دسوین تاریخ ماہ مذکور کو مقیم ہو گئے
جمعے کے دن نماز ظہر جامع مسجد کو شک شکار مین ادا کی پہر لوٹ آئے فرمایا جو شخص کہ جمعے کے دن
بعد ادائے نماز عصر کے کسی سے بات نکرے اور جو ورد کہ آیا ہے اسکو تمام پڑہے اور بعد فارغ
ہونے کے ورد سے یا اللہ یا رحمن یا رحیم سورج ڈوبنے تک کہے جسوقت ڈوبجائے سجدہ مین
چلا جائے تو اُنکی حاجت پوری ہو جائے گی کتاب مین اسیطرح روایت ہے ایک آدمی نے جیسا
فرمایا تہا ویسا ہی کیا اور اس فقیر نے بہی کیا اس سے پہلے مین نے سنا تہا کہ مخدوم اسیطرح کرتے ہین

نما

تو یہہ فقیر بہی بلاناغہ کیا کرتا تہا الحمد للہ کہ زبان مبارک سے بہی سُن لیا سنیچر کی رات چودہوین
تاریخ ماہ ربیع الآخر کو یہ فقیر خدمت مین اُس پیر کے حاضر تہا بعد ادائے نماز عشا کے فرمایا کہ مین نے
چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے بعضے دس بارہ کم و بیش واسطون سے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک
پہونچتے ہین ولیکن مین نے ایک ایسا خرقہ پہنا ہے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے ایک واسطہ ہے وہ خرقہ مہتر خضر علیہ السلام کا ہے اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے پہنا ہے انشاء اللہ تعالے مین بعض یارون کو پہناؤنگا آپنے اُسدن ایام بیض کا روزہ رکہا تہا
بعد ادائے نماز خفتن طعام سے افطار کیا اور بعد فراغ کے فرمایا کہ اس بار بسبب سید شمس الدین
مسعود کے شہر مین آنا ہوا اور اُنکے طرف اشارہ کیا کہ مزاحم ہو کے لائے اور جو فتوح کہ پہونچتی ہے اُنکا
حصہ بہی کرتا ہون اور باقی واسطے وظیفے قرابت والون اور دوستون کے پہونچتی ہے بعض یارون
نے کہا سعادت یہ تہی کہ قدم مبارک اس شہر مین پہونچا کیونکہ اطراف کی خلق اور اس شہر کے
ہزارہا گناہگار شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہین اور واسطے ملاقات کے اوچہ مبارک کا ارادہ
رکہتے تہے سید نے کہا سچ ہے اسیطرح ہے بعد اسکے چاشت کے وقت فرمایا کہ دعاگو کی ہمشیر مین
کہا ہے کہ یہان تیرا آنا زیارت کعبہ سے بہتر ہے کیونکہ اتنے درماندون کی دینی دنیاوی حاجت
برآئیگی اور اتنے گناہگار توبہ کرینگے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ و مدینہ مبارک کے بعد ہند کی زمین عظمت والی
ہے جیسا کہ کتاب مین ہے اول ارض مسها قدم النبی ادم هی الهند و ادراک الخضر
علیه السلام فی الهند کثیر و کثیر الابدال فی الهند والحجر الاسود محاذی الهند وهو
افضل ارکان الکعبة یعنے جبکہ آدم علیہ السلام بہشت سے اُترے تو اول قدم اُنکا ہند مین

فضیلت ملک ہند

کوہ سراندیب پر پہونچا دوسرے خضر علیہ السلام کو ہند مین بہت پاتے ہین تیسرے ابدال ہند مین رہتے آئے ہین اور ان بچانو مین مشغول ہوتے ہین ہند مین یا نہین ہے کوئی اُنکے وقت کا مزاحم نہین ہوتا ہے چوتہے حجر اسود مقابل ہند کے ہے در میہ کعبے کے رکنو مین بہتر رکن ہے یعنے تینون رکنو نسے رکن ہند ایک معظم جگہہ ہے **بیسوین تاریخ** ماہ مذکور کو جمعے کے دن نماز جمعہ برابر رکاب سعادت کے کوشک نگار مین ادا کی گئی بعد اداے نماز خطیب و واعظ نے پاے بوسی کی۔

ذکر اُن باتونکا جنسے تقرب حاصل ہوتا ہے

آخر شب جمعہ مین فرمایا کہ ان چند چیزونکے چہوڑنے سے مقرب ہوتے ہین بترک الماکولات والمشروبات والملبوسات والمنکوحات والمنظورات والمباحات التی لیس فیہا حاجۃ یعنے چہوڑنا بہت کہانے کا اور بہت پینے کا اور اچہے پہننے کا اور چہوڑنا عورتونکی محبت کا اور ترک کرنا اُن مباح چیزونکا جنکے طرف کوئی حاجت نہین ہے کتاب سلوک مین ذکر کیا ہے ترک الحرام فریضۃ وترک المباح فضیلۃ وترک الحلال قربۃ یعنے حرام کا چہوڑنا فرض ہے۔

بیان جماعت نماز

اور مباح کا چہوڑنا فضیلت ہے اور حلال کا چہوڑنا قربت ہے اکیسوین ماہ مذکور پنجشنبہ کے دن چاشت کے وقت خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ مین سفر مین کبہی تو مصاحب ہوتا اور کبہی تنہا جاتا تہا جب وقت نماز کا آتا تو بسبب جماعت کے حیران ہوجاتا تہا کیونکہ جماعت مین چار روایتین ہین اور یہ نظم متفق پڑہی **ع** وبالجماعۃ الصلوۃ جیدۃ واجبۃ اوسنۃ مؤکدۃ وفرض عین اوکفایۃ علی حسب خلاف وردہ دہ عقلا والاصح انہ سنۃ یعنے کہتے ہین کہ جماعت فرض ہے حاضرین مجلس سے ایک شخص دانشمند تہا اُسنے کہا کہ نزدیک

امام داود طائی رحمہ اللہ کے فرض عین ہے، فرمایا ہاں اور بعض کہتے ہین کہ جماعت واجب ہے اور بعض نے کہا کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور یہی قول صحیح تر ہے جبکہ واقع اسطرح پر ہے تو مین حدیث پر عمل کرتا تہا کہ ثواب جماعت کا حاصل ہو جائے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الاثنان فما فوقہما جماعۃ قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ اثنان سوی الامام وقال الآخرون اثنان مع الامام یعنے دو نفر اور جو اُنسے زیادہ ہے جماعت ہے، امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دو نفر سوا امام کے اور دوسرے لوگ کہتے ہین کہ دو نفر مع امام کے اور اسلئے کہتے ہین کہ دو نفر جمع ہو گئے جماعت ہو گئی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صلے باذان واقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص کہ اذان و اقامت سے نماز پڑہے تو اُسکے ساتہ فرشتے نماز پڑہتے ہین پس مین نماز کی اذان کہتا اور اقامت کرتا تہا مین تکبیر کہتا دیکہتا تہا کہ ایک جماعت ابدال کی میرے ساتہ اقتدا کرتی ہے جسوقت مین نماز سے فارغ ہوتا تو وہ سب ابدال مجہسے مصافحہ کرتے تہے اس فقیر نے اپنے جی سے دلیل کی کہ حضرت مخدوم قطب عالم مین اس دلیل سے کہ ابدال قطب کا اقتدا کرتے ہین ٥ شرف ذات او ہمین بس است کہ رسول خدا برابر است

ذکر ختم

اور یہہ بہی فرمایا کہ ختم کو لازم کر دسورہ لم یکن سے آخر تک اور ہر سورت کے تمام پر اللہ اکبر کہنا چاہیے جیسے ابتدا بسم اللہ سے ہونی چاہئے اور یا ابن کثیر کے قول پر سورۂ والضحیٰ سے لے آخر تک تاکہ قرات باتفاق ہو جائے اور درمیان عشائین یعنے مغرب و عشا کے تین نفر سورۂ یٰس پڑہین اور اسطرف ایک جماعت پڑہتی ہے تین نفر بہی جماعت ہے، قول صحیح یہی ہے قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الاثنان فما فوقہما جماعۃ یعنے دو اور جو اس سے زیادہ ہے جماعت ہے جسوقت تمام کرین تو سو بار یا کافی کہین اُس شہر کے ساری آفتون بلاؤن سے محفوظ رہین اور یہ حضرت مخدوم کا معمول ہے۔

٦ - جو ہر یا کافی

بدرقۂ ایمان

یہ بہی فرمایا کہ بدرقۂ ایمان کا ہر پانچ نمازین اور ۳۳ آیتین ہین صبح و شام انکی ملازمت کرے کیونکہ اداء دین ہی ہے یہ معمول ہے

صلوٰة التوبہ

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات بعد عشا کے دو رکعت صلوٰة التوبہ کی ادا کرے اور واسطے ثبوت توبہ کے ہر رکعت مین پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد اسکے فرمایا کہ ہر نماز حاجت کے کہ جسکی قرات معین نہو اگر رات ہے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہی اور جو دن ہو تو سورۂ اخلاص دس بار پڑہے اور بعد فارغ ہونے کے دو رکعتون سے یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث مین مروی ہے فضیلت اس نماز و دعا کی بہی حدیث شریف مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما اراد اللہ تعالی ان یتوب علی آدم طاف بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوة حمراء فلما صلے رکعتین قام و استقبل البیت و قال اللھم انک تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا دائما یباشر قلبی و یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ما کتبت لی و رضاء بما قسمت لی فاوحی اللہ تعالی الی آدم انی قد غفرت ذنبک و لم یاتنی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی الا کشفت ھمومہ و غمومہ و نزعت الفقر من بین عینیہ و اتجرت لہ وراء کل تاجر و جاءتہ الدنیا وھی راغمة و ان کان لا یریدھا یعنے اللہ تعالی نے جسوقت چاہا کہ آدم صفی علیہ السلام کی توبہ قبول کرے تو انہون نے سات بار کعبۂ شریفہ کا طواف کیا اور کعبہ اسوقت ایک سرخ ٹیلہ تہا پس جب انہون نے دو رکعت نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کیا اور کہا الٰہی بیشک تو جانتا ہے میرے چہپے اور کہلے کو سو تو میرا عذر قبول کر اور تو جانتا ہے میری حاجت کو

سو تو مجھے میرا سوال دے اور تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے سو تو بخشدے میرے لئے میرے گناہ
الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون ایمان ہمیشہ رہنے والا کہ میرے دل مین ملا رہے اور یقین سچا یہانتک کہ مین
جان لون اس بات کو کہ ہرگز نہ پہونچیگی مجھے مگر وہی چیز جو تو نے لکھدی ہے اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا
ساتہہ اُس چیز کے جسکو تو نے میرے واسطے بانٹ دیا ہے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف آدم علیہ السلام کے تحقیق
بخشدیا مین نے تیرے گناہ کو اور نہ آئیگا میرے پاس تیری اولاد سے کوئی ایک کہ پکاریگا مجھکو جیسا کہ
تو نے مجھے پکارا یعنی یہ نماز و دعا مگر دور کرونگا مین اُسکے ہموم و غموم کو اور کھینچ لونگا محتاجی کو درمیان اُسکی دونو
آنکھون کے اور تجارت کرونگا مین واسطے اُسکے وراء ہر تاجر کے اور آئیگی اُسکے پاس دنیا اور دل مین رغبت
کرنیوالی ہوگی اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا یعنی یہ چار چیزین اُسکو عنایت ہونگی یہ بہی حضرت مخدوم کا معمول

ہر رات سو بار یا باقی کہے

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات سو بار یا باقی کہے اور اسطرح توسل کرے الٰہنا توسلنا بھذا الاسم الاعظم
ان تجعل اعمالنا مقبولۃ یعنے اے ہمارے معبود ہمنے توسل کیا ہے ساتھ اس نام بڑے عظمت والے کے
تو ہمارے عملونکو مقبول کر اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے اُسکے سارے اعمال رات
دن کے قبول ہونگے یہ بہی حضرت مخدوم کا معمول ہے اور اکثر وقت بعد عشا کے کہا کرتے تہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

آپ ٹوپی سے نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے حاضرین مین سے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ
یعنے ٹوپی پگڑی نہین ہے فرمایا کہ شیخ محمد عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ سب وقت ٹوپی پہنتے تہے
اور نماز ٹوپی سے پڑہتے اُنسے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ فقال العمامۃ للرجال و لست برجل

یعنے اُنہون نے فرمایا کہ پگڑی خاصہ مردونکا ہے اور مین مرد نہین ہون ایک شخص نے حاضرین
مین سے پوچھا کہ وہ تو واصلین مین سے تھے یہ کیا بات ہے فرمایا وہ تواضع وانکسار کرتے تھے یعنے
مین کون ہون کہ مردون سے ہُون دوسری یہ بات ہے کہ وصال کی کوئی حد ونہایت نہین
ہے ہرچند کہ جاتا ہے وہ آگے ہے پس بضرورت ایسا کہا یہ شعر عربی فرمائی **ع** لا شیٔ
عندی کل من طلب الدنا ؛ والقاھرون نفوسھم ابطال ؛ للطالبین تشابۃ برجالھم
والواصلون الی الحبیب رجال تر یعنے قائل کہتا ہے کہ جس کسینے دنیا طلب کی وہ میرے نزدیک
کچھ چیز نہین ہے شیر مرد وہی ہین جنہون نے اپنے نفوس کو توڑا ابطال جمع ہے بطل کی یعنی شجاع
اور طالبین حضرت قدس کو ایک مشابہت ہے ساتھ مردون کے اور جو لوگ طرف دوست کے
پہونچے ہوئے ہین مرد وہی ہین **ع** طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ؛ عاقل آنست کہ
اندیشہ کند پایان راہ **ستائیسوین** ماہ مذکور روز جمعہ کو خان جہان نے قدمبوسی کی اُسسے فرمایا
کہ کامون کو موافق شریعت کے عدل و احسان پر کرے نہ برعکس اسکے کیونکہ یہ وبال ہے وہ چلا گیا
بات مشغولی کے بیان مین تھی فرمایا کہ سالک کو چاہیئے ایسا مشغول ہو کہ وظیفہ اسکا کسی طرح
ترک نہوسے خلا وملا وجمع وتنہائی مین یعنے صحبت وخلوت دونون مین اپنے وظیفے کو ترک نکرے
خلق کو مثل جماد کے جانے جیسا کہ جماد کو کوئی ارادہ نہین ہے انکو بھی نہین ہے وہ نفع وضر نہین پہنچا سکتے
مگر حقتعالی کے ارادے سے بعد اسکے فرمایا کہ خلق کی جہت سے عمل و وظیفے کو ترک کرنا نہ چاہیے قال
بعض المشائخ الصوفیۃ رحمہم اللہ تعالی ترک العمل لاجل الناس ریاء یعنے لوگونکے واسطے عمل کا
چھوڑنا ریا ہے اسلئے کہ وہ انکو درمیان مین دیکھتے ہین اور یہ شرک خفی ہے بعض چلنے والے راہ

نہین جانتے ہین غلط کرتے ہین اور خلق کی جہت سے عمل چھوڑ دیتے ہین سالک کو تو چاہیے کہ ایسا مشغول
ہوئے کہ غیر حق دل مین نگزرے اور یہ منتہیون کا مجاہدہ ہے اسلئے کہ قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
فحرام علی حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی یعنے مومن کا دل محرم ہے اسرار الٰہی کا سوا اللہ تعالے کے حرم
پر حرام ہے کہ اُس حرم خدا مین غیر خدا عزوجل گھسے ع یا خانہ جاے رخت بود یا خیال دوست
یعنے یا تو گھر سامان و اسباب کی جگہہ ہو یا دوست کی خیال کی بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ کب حاصل ہووے
جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے کہا ہے الطھارۃ فصل و الصلوۃ وصل فمن لم یفصل فی الطھارۃ عن الکونین
لم یصل فی الصلوۃ الی صانع الکونین یعنے وضو کرنا جدا ہونا حدث و نجاست سے اور نماز ملنا ہے حضرت صمدیت سے
پس جو کوئی وضو کر نیمین دنیا و آخرت سے جدا نہوا یعنے اُسکی خاطر مین گذر گیا تو وہ نماز کے وقت مین صاحب
دنیا و آخرت کے طرف نہ پہونچیگا یعنے اُسکو اللہ عزوجل کے ساتھہ کچھہ حضور نہوگا اس باب مین ایک
حدیث شریف ہے قال علیہ السلام لا صلوۃ الا بحضور القلب یعنے آپنے فرمایا کہ نماز نہین ہے
مگر ساتھہ حضور دل کے اور جو کوئی چاہے کہ واصلین سے ہو جائے تو وہ اس وصیت کو نگاہ رکھے اور ہمیشہ
اللہ تعالے کو خود پر مطلع جانے اور یہ مجاہدہ منتہیون کا ہے بعد اسکے فرمایا کل عمل لا ثمرۃ لہ فی الدنیا فلا حظ
لہ فی الاخرۃ یعنے کوئی عمل ہو جبکہ دنیا مین پہل نہ دے تو عقبے مین کچھہ حصہ یعنے ثواب اُسکا نہوگا اور پہل
یہ ہے کہ اُسکا حظ ہو اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعنے
بیشک نماز باز رکھتی ہے حرام و مکروہ و نافرمانی سے۔

واسطے قبولیت عمل کے تقوی شرط ہے

بعد اسکے فرمایا کہ مین نے فتاوی مین اس عبارت سے دیکہا ہے مین کہتا ہون ہر عمل کہ ہے ساقط

ہے کرنے سے یہ نہین کہتا ہون کہ قبول ہوگیا کیونکہ واسطے قبولیت کے تقوی شرط ہے وشرائط التقوی عظیمۃ یعنے تقوی کی شرطین بڑی ہین اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالے انما یتقبل اللہ من المتقین یہ حصر ہے ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقی لوگونسے

شعر تن برون نماز دل بیرون ؛ کشتہ ایم ز بہ مہانی ؛ اینچنین حالت پریشان را ؛ شرم ناید نماز میخوانی ؛

بعد اسکے بندے نے التماس کیا کہ یہ چار عورتین حضرت مخدوم سے خاندان شیخ کبیر مین تعلق کرتے ہین یعنے مرید ہوا چاہتے ہین فرمایا کون کون بندے نے کہا والدہ اور دو بہنین اور بہابی فرمایا کہ تمہاری والدہ کو مین نے ساتہہ بہنا بے کے قبول کیا اور یہ تینون کہ چہوٹی ہین انکو ساتہہ دختری کے قبول کیا یعنے تمہارے مان بمنزلہ بہن کے ہے اور یہ تینون بمنزلہ بیٹیون کے ہوئین حسن خادم سے فرمایا کہ چار دامنی چار گز کی لا خادم لایا آپنے مونٹہہ مبارک پر انگوڈالا استعمال کیا تہوڑی دیر کے بعد بندے کو دیدین اور فرمایا کہ مینے اپنی طرف سے تجہکو وکیل کیا تین بار استغفار تلقین کر اور دامنیون کو پہنا دی مین نے قبول کیا۔

چوتہی تاریخ ماہ جمادی الاولے

کو جمعے کے دن ہمراہ رکاب سعادت کے جمعے کی نماز کو شک شکار مین ادا کی گئی اور یہ فقیر حضرت مخدوم کے عقب مین تہا بعد فراغ کے واعظ منبر پر چڑہا اور وعظ کہنے لگا مقری نے یہ آیت شریف پڑہی وانزلنا من السمآء مآء واعظ نے کہا کہ پانی تو ابر سے ہے آسمان کے ساتہہ مقید کرنا کیون ہے کہا کہ عرب مین جو چیز بلند ہوتی ہے اسکو سما کہتے ہین آپنے فرمایا اور اپنا مبارک چہرہ اس فقیر کی طرف کیا کہ یہ لغت مستخلص مین ہے السماء آسمان یہ واعظ منبر سے اوتر آیا اور قدمبوسی کی آپ وہان سے

لوٹے اور بندہ بہی ہمراہ رکاب کے لوٹا **آخر شب جمعہ مین** بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک
عزیز مولانا ضیاء الدین سنّامی رحمہ اللہ کی رشتہ دارون مین سے التماس تعلق کا خاندان مین شیخ
نجم الدین صنعانی کے کرتا تہا اس فقیر نے تعریف کی کہ مولانا ضیاء الدین کی قرابت والون مین سے ہے
فرمایا کہ مین نے اُنسے بہی خرقہ پہنا ہے اور اجازت پہنانے کی رکہتا ہون یعنی شیخ نجم الدین سے اُسکو خرقہ
دیا بعد اسکے اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ شمار کرو مین نے چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے
ہم شمار کرتے وہ فرماتے تہے **اول خرقہ** سیادت پناہی کا مخدوم والد سید کبیر رضی اللہ عنہ سے
ساتہہ جملہ آباء و اجداد کے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تک اور انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے پہنا **دوسرا** خرقہ شیخ بہاء الدین کا والد سے پہنا **تیسرا** خرقہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے انہون نے
خواب مین پہنایا اور مین نے بعینہ وہی ٹوپی بیداری مین اپنے سر پہ پائی مین نے اُسکو بحفاظت رکہا انکی
مان کے پاس سے **چوتہا** خرقہ شیخ نظام الدین رحمہ اللہ سے انہون نے بہی خواب مین پہنایا لیکن بیداری مین
سر برہنہ پایا **پانچوان** خرقہ شیخ قولم الدین خلیفہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے انہون نے اجازت نامہ اپنے
خط سے لکہکر دیا **چہٹا** خرقہ شیخ قطب الدین منور رحمہ اللہ کا اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکہکر دیا
ساتوان خرقہ شیخ نصیر الدین رحمہ اللہ سے **آٹہوان** شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ سے **نوان** خرقہ
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ سے **دسوان** خرقہ شیخ قطب عدن فقیہ بصّال رحمہ اللہ تعالے سے
گیارہوان خرقہ شیخ مرشد ابو اسحق گازرونی رحمہ اللہ تعالے سے **بارہوان** خرقہ شیخ امام الدین
برادر شیخ امین الدین علیہما الرحمۃ سے کہ انہون نے واسطے دعاگو کے خرقہ و عصا و مقراض و سجادہ رکہا تہا
تیرہوان خرقہ سید حمید محمد حسینی رحمہ اللہ سے **چودہوان** خرقہ شیخ معز شرف الدین محمود شاہ تستری

رحمہ اللہ تعالی سے یہ خلیفہ تھے شیخ شیوخ کی بہی ایک واسطہ ہین درمیان میرے اور شیخ شیوخ کے یہ شیخ یار تھے شیخ کبیر کے جسدن مین نے انکو پایا تو وہ ایک سو تیس برس کی عمر کی تھی **پندرہوان** خرقہ سیدی احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالی سے بعد اسکے فرمایا کہ وہ صوفی تھے مُولّہ نہ تھی لیکن ایک پوتا انکے پوتوں سے مجذوب ہو گیا تہا مُولّہ وہ تہا دیوانہ وہ لوگ اتباع اُسکا کرتے ہین اُسکا نام بہی دادا کا نام سید احمد تہا بعد اسکے فرمایا کہ مولہ بکسر لام خطای محض ہے نہ کہنا چاہئے کیونکہ یہ صفت ہے حق کی اسم فاعل ہے معنی اُسکے لہ کرنیوالا ہین اور مولہ بفتح لام اسم مفعول بمعنی ولہ کردہ شدہ کے ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی یہ کہنا چاہئے **سولہوان** خرقہ شیخ نجم الدین صنعانی رحمہ اللہ تعالے سے **سترہوان** خرقہ شیخ نجم الدین کبری رحمہ اللہ تعالی سے **اٹھارہوان** خرقہ مہتر خضر علیہ السلام ہے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی واسطہ ہین **انیسوان** خرقہ عمادالدین حسینی رحمہ اللہ تعالی سے **بیسوان** خرقہ شیخ نورالدین رحمہ اللہ تعالی سے یہ جزیرہ دریا مین تہے یہ سب بیس شیخ ہین قدس اللہ روحہم کہ مین نے سب سے خرقہ پہنا ہے اور مجہے کالت اجازت پہنانے کی کہتا ہون

پانچوین تاریخ ماہ مذکور

کو سنیچر کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا عقیدۂ نسفی کا سبق فرماتے تہے اُسکو صاحب منظومہ نے علم کلام مین تصنیف کیا ہے بات کرامت مین تہی الکرامة حق فتظہر الکرامة علی نقض خارق العادات فصاحب الکرامة یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء ویطوی الارض له والسماء وینظر الی العرش والکرسی واللوح والقلم وغیر ذالک من الاشیاء وینطق له الجمادات ویجئ له طعام الجنان والاثواب فی زمان قلیل یطوف بالمشرق والمغرب یرجع ویزور الکعبة فی مدة یسیرة

اصفہانی

ملفوظ شریف

ویرد البلاء بدعائه فهذا کله کرامات لواحد من امة النبی علیه الصلوٰة والسلام ولا یکون ولیا ما لو یکن متبعا لنبیه قولا وفعلا وحالا یعنے کرامت حق ہے سو کرامت ظاہر ہوتی ہے نفعنں علو تو کے پس صاحب کرامت کا ہوا مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے جیسے صحرا اور زمین و آسمان کی رگین واسطے اُسکے کھینچ دیتے ہین اور ذرا سی مسافت کر دیتے ہین یہانتک کہ زمین کعبی کی اُسکے نظر مین مثل مسجد محلے کے نزدیک ہو جاتی ہے چند قدم رکھتا ہے چلا جاتا ہے اور عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ اشیاء کو دیکھتا ہے آسمان کے طبقے مثل نردبان کے کر دیتے ہین پانون رکھتا ہے اوپر چلا جاتا ہے اور بہشت مین پہونچتا ہے کہانا کہاتا ہے پہر لوٹ آتا ہے اور جمادات یعنی غیر حیوانات جیسے پہاڑ پتہر ڈہیلے درخت دیوار اور مانند اسکے اُس سے باتین کرتے ہین اُسکے واسطے جنتون کا کہانا آتا ہے اور کپڑے آتے ہین اور زمانہ قلیل مین مشرق و مغرب کا گشت کر لیتا ہے اور لوٹ آتا ہے اور ذرا سی مدت مین کعبے کی زیارت کر آتا ہے اور اُسکے دعا سے بلا ٹل جاتی ہے پس یہ ساری کرامتین واسطے ایک کے ہین امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ولی نہین ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا پیرو نہو قول و فعل و حال مین بعد اسکے فرمایا **حکایت** کہ ایک مرد عزیز ہمارا یار تہا جب اُسکو بہوک لگتی تو لکڑی کا پیالہ دیوار مین ہاتہ اُسیوقت کہانے سے بہر جاتا اُسکو تناول کرتا تہا اور جسوقت کرامت والے کو حاجت ہوتی ہے تو بہشت کا کہانا پانی کپڑا اُسکو پہونچتا ہے تاکہ وہ فارغ دل ہووے اُسی ضمن مین **حکایت** بیان فرمائی کہ بعض یار دعا گو کے بہشت مین پہونچتے ہین اور بہشت کی نعمتین تناول کرتے ہین ایک دن میرے واسطے لائے مینے اُسکو کہایا اور اُچہ مین بہی لایا تہا خرمہ و نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک دادا دعا گو کے یعنی مخدوم سید جلال رحمہ اللہ کے ایک پیالہ لکڑی کا تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین

مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بہی ذکر مین مشغول ہوتا تہا شیخ صدر الدین رحمہ اللہ تعالی سے پوچہا کہ اندر حجرے کے
دوسرا سید کون ہے کیونکہ مین دوسرے کا ذکر بہی سنتا ہون شیخ نے کہا کہ اُنکے پاس ایک پیالہ ہے لکڑی کا وہ
ذکر کرتا ہے یہ ہے جماد کا بولنا اور زمانہ قلیل مین مشرق و مغرب کا گشت کرتا ہے اور لوٹ آتا ہے
بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن
علی کہودہری درویش مرید شیخ بہاء الدین رحمہ اللہ تعالے کا نزدیک اُنکے آیا اُسنے خانقاہ مین کچہہ بے ادبی
کی وہ بے ادبی یہ تہی کہ اُسنے کرامت کا اظہار کیا ایک روز شیخ بہاء الدین رحمہ اللہ تعالے سو رہے تہے
اور وہ پنکہے سے شیخ پر ہوا کرتا تہا اُسکے جی مین آیا کہ نماز نفل مین مشغول ہون اور اُسنے پنکہے کی طرف
اشارہ کیا وہ پہرنے لگا جسوقت شیخ بیدار ہوے تو دیکہا کہ پنکہا پہر رہا ہے اور علی درویش نماز مین مشغول ہے
شیخ نے کہا یا غفور یا غفور یا غفور انبیاء کو کرامت کا اظہار واجب ہے اور اولیاء کو چہپانا واجب ہے
اُسنے واجب کا ترک کیا شیخ اُس سے ناخوش ہو گئے اُسکو اُسیوقت بہوک نے آلیا جو کچہہ کہاتا سیر نہ ہوتا
تہا بہوک زیادہ ہوتی تہی اُسکے دل مین یہ بات پڑی کہ نزدیک شیخ جلال الدین کے جاؤن اور اپنا احوال
کہون جسوقت گیا تو اپنا احوال بیان کیا شیخ جلال الدین نے فرمایا ذرا بیٹہہ جا وہ بیٹہہ گیا اور خود مراقب
ہو گئے پہر سر اُٹہایا اُسیوقت ہاتہہ کہینچا اور کہانے پس خوردہ شیخ بہاء الدین کا کہالے اُسنے کہا لیا
اُسیوقت اچہا خاصا ہو گیا بہوک اُس سے جاتی رہی یہ ہے قطع مسافت کا زمانہ قلیل مین کہ زمین کوتاہ
ہو جاتی ہے جیسے کہ یہ دونو یکجا ہو گئے یعنے شیخ جلال الدین اور شیخ بہاء الدین رحمہما اللہ تعالے اور
ہاتہہ ڈالا اور طعام پس خوردہ لے آئے اُسوقت شیخ جلال الدین بنگالہ مین تہے اور شیخ بہاء الدین
ملتان مین بعد اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین اوچہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ

ایک دن سبق دے رہے تہے اور ہمیشہ سبق دیتے تہے اور دعاگو حاضر تہا اثنائے سبق مین مراقب ہوئے سر نیچا کر لیا ذرا دیر بہر سر اُٹھایا جو شاگرد کہ سبق پڑہتا تہا اُسنے کہا کہ مین اُسوقت پڑہونگا کہ آپ مراقبے کا سبب بیان فرمائین شیخ نے فرمایا تو تو پڑہ تو کہان درویشون کے کام مین پڑا ہے وہ نہین پڑہتا تہا بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ یہ متعلم لوگ عجب گروہ ہین شیخ نے فرمایا کہ اس درویش کے بعض معتقدون کا جہاز دریا مین غرق ہوتا تہا وہ لوگ اس درویش کو مدد لائے تو مین نے ہاتہہ ڈالا جہاز کو کہینچ لیا اور آستین بتائی وہ تر تہی یہ بہی قطع مسافت ہے کہ اپنی جگہہ مین بیٹھے رہے اور ہاتہ دریا مین لے گئے اور جہاز کو کہینچا بعض یار ونے تاریخ لکہہ لی بعد چند دنون کے اُس جہاز والے شیخ کی زیارت کو آئے اور قصہ بیان کیا تاریخ پوچہی تو واقعہ ویسا ہی تہا دوسری بات یہہ ہے کہ عرش و کرسی و لوح و قلم وغیرہ کی طرف اپنی جگہہ بیٹھے ہوئے نظر کرتے ہین بعد اسکے **حکایت** شیخ رکن الدین رضے اللہ عنہ کے بیان فرمائی کہ مین ایک دن اُنکی خدمت مین حاضر تہا ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور التماس بیعت کا کیا شیخ قبول نہین کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ تو کچہہ اور اپنا تزکیہ کر بعد اُسکے بیعت کرنا اور وہ بہت الحاح کرتا تہا برادر شیخ بدر شیخ اسلام مولانا عماد الدین اسمعیل نے کہا کہ مخدوم وہ الحاح وزاری کرتا ہے آپ قبول کرین شیخ نے فرمایا کہ مین کیونکر قبول کرون مین تو دیکہتا ہون عرش و لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ وہ چند وقت اور گناہ کریگا اور یہ بات ایسی بلند فرمائی کہ سب مجلس والون نے سن لی بعد اسکے مخدوم دامت برکاتہ روئے اور انکے رونے سے بعض یار بہی روئے کہ کیا بندے ہین ایسی چیزون پر اطلاع پاتے ہین عرش و کرسی و لوح و قلم اُنکے سر پر بمقدار ایک بالشت کے ہو جاتا ہے۔

بیان معنی کرامت

بعد اسکے فرمایا کرامت وہ ہے کہ عقل کو اُسمین مدخل نہو اور یہی جو مین تے کہا اگر پیغمبر ہے تو معجزہ کہتے ہین اور اگر درویش ہے تو کرامت کہتے ہین لیکن بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے کہ یہ اُسکی امت کا ولی ہوتا ہے اور اگر اُسکے مخالف ہے تو ولی نہوگا اول اتباع و پیروی ظاہر کی چاہیئے تا کہ اتباع ظاہر کی برکت سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے حاصل ہو جائے اگر اس مخالف مین کوئی چیز ظاہر ہووے تو دو حال سے خالی نہین ہے اگر وہ فاسق ہے تو اُسکو معونت کہتے ہین اور اگر وہ کافر ہے تو اُسکو استدراج کہتے ہین اور ایسا عالم مین بہت ہے۔

پندرہوین تاریخ ماہ جمادی الاولےٰ

منگل کے دن بعد نماز پیشین کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ذکر صبر کا نکلا فرمایا الصبر علی ثلثۃ انواع صبر العام و صبر الخاص و صبر اخص الخاص فاما صبر العام فحبس النفس علی ما تکرہ و صبر الخاص تجرع المرارۃ من غیر تعبیس و صبر اخص الخاص التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین طرح پر ہے ایک تو صبر عام کا دوسرا صبر خاص کا تیسرا صبر اخص الخاص کا سو صبر عام کا بند کرنا روکنا نفس کا ہے اُس چیز پر جسکو وہ ناخوش رکہے اُسکو دشوار معلوم ہو اور صبر خاص کا پینا ہے کڑوی چیزون کا بغیر ترش روئی کے اور صبر اخص الخواص کا لذت لینا مزہ اُٹہانا ہے بلا سے جیسا کہ حق تعالےٰ صبر سے حضرت ایوب علیہ السلام کی خبر دیتا ہے واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ

صابرا نعم العبد انه اواب یعنے ہمنے ایوب کو بلا پر صابر پایا وہ یہ تہا کہ ایک دن کیڑا
اُنکے بدن مبارک سے گر پڑا اُسکو پہر اپنے بدن مین رکہہ لیا قولہ علیہ السلام ان اشد البلاء
علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم علی الامثل فالامثل یعنے سخت تر بلا نبیون پر
ہوتی ہے پہر ولیون پر پہر امثل فامثل پر یعنے بعد ولیون کے پہر جو افضل و بہتر ہوتا ہے
اُسپر بلا کی سختی ہوتی ہے **ف** داری سر ما دگر نہ دور از بر ما ٭ ما دوست کشیم تو ندا ری
سر ما ٭ پہر آپ اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا یہ تین وجہ صبر کی جو مین نے بیان کین انکو
لکہہ لے یہہ غریب و نادر ہین۔

فائدہ اسم شریف المَلِکُ

ایک عزیز شرح نود و نہ نام کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بات اسجگہہ تہی الملک فرمایا
کہ جو کوئی ایک مجلس مین تین دن متواتر اس نام کو ہزار بار پڑہے وہ بادشاہ ہو جائے
مین نے عرب مین شرح عربی کا سماع کیا ہے بعد اسکے فرمایا اگر درویش صوفی ہو تو بادشاہی
دنیا کی اُسکو مطلوب نہو گی تو وہ اولیاء کا بادشاہ ہو جائیگا اور قطب ہو جائے گا بعد اسکے
فرمایا کہ اس شرح کے مؤلف نے یہ معنی کیون بیان نہ کئے اسلئے کہ ہر آدمی بادشاہی
کی طمع رکہتا ہے اسواسطے یہ معنی نہ کہے۔

فائدہ آب زمزم

ایک عزیز آب زمزم کا قمقمہ خدمت مین لایا فرمایا کہ آب زمزم جس حاجت کے واسطے پئین
وہ حاجت برآئے قولہ علیہ السلام ماء زمزم لما شرب لہ بعد اسکے فرمایا کہ اگر بہو کا پیئے

تو سیر ہو جائے دعاگو مکۂ مبارک مین جسوقت بہوکا ہوتا تو آب زمزم پی لیتا سیر ہو جاتا تہا
لیکن شرط یہ ہے کہ کہڑے ہو کر پئین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا میرے فرزند یہ فائدہ
الملک اور فائدہ آب زمزم کا مع حدیث صحاح کے جو مین نے بیان کیا لکھہ لے غریب ہے -

ذکر تولد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ پیدائش دعاگو کی شب برات مین ہے ۸۲۵ ہجری تو روہ دن ۸۹۱ کا تھا
کہ اس فقیر نے شمار کیا اور اُسوقت کہ آپنے یہ فرمایا آپ کی عمر ۶۷ برس کی تہی -

ذکر اذان کے وقت بات کرنے کا

بعد تہجد کے بدہ کی رات سولہوین ماہ جمادی الاولی کو بندہ خدمت مین حاضر تہا اور مؤذن
نے اذان کہی فرمایا کہ اگر ایک شخص حاضر ہے تو اُسپر انصات یعنے خاموشی واجب نہین ہے اگر بات کرے
تو روا ہے کیونکہ اُسنے فعل سے اجابت کی ہے کتاب مین مسئلہ ہے کہ اجابة الفعل اولی من القول
یعنے اجابت فعل کی اولی ہے اجابت قول سے **معنی مراقبہ** گفتگو مراقبے مین ہو رہی تہی
فرمایا کہ اصطلاح مشائخ کی ہے معنی مراقبے کے یہ ہین کہ المراقبة ملازمة العلم بان اللہ مطلع علیہ
یعنے مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کا جاننا کہ بیشک اللہ تعالے اُسپر مطلع ہے اُسکو دیکہتا ہے اور معنی
مراقبے کے لغت با یکدیگر چشم داشتن ہین مفاعلہ کا وزن ہے واسطے مشارکت کے بعد اسکے فرمایا
مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو پر رکہین اور بیٹھہ جائین بعضے گمان کرتے ہین اور نہین جانتے
ہین چاہئے کہ کسی حال پر ہو اللہ تعالی کو خود پر ناظر جانے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند من اس مسئلہ اجابت فعل اور فائدہ مراقبہ کو جو کہ مین لے بیان کیا ہے لکھہ لے -

بیان نفس اَمّارہ و لوّامہ

فرمایا کہ جو کچھہ نفس حکم کرے اُسپر راضی نہوئے وہ تو خود اَمّارہ بالسوٗ ہے اور فتنہ وہی ہے اَمّارہ فعّالہ ہے
امر سے واسطے مبالغہ کے یعنے بہت حکم کرنیوالا جیسے کہ لوّامہ لوم سے ہے یعنے بہت ملامت
کرنیوالا آور اَمّارہ بالخیر بھی ہے بعد تزکیہ کے بلکہ مینے سُنا ہے کہ واللہ روح سے بہتر ہوجاتا ہے
فرمانبردار ہوجاتا ہے بلکہ حق کا اسیر یعنے قیدی ہوجاتا ہے ؎ اسیر العدی یفدی اهلہٗ
وما لاسیر الغانیات فداء ٭ یعنی دشمنونکے قیدی کا تو فدا ہے اور مرغوب عورتونکے قیدی کا فدا نہین ہے
عدا جمع ہی عدو کی جیسے رجال جمع ہے رجل کی آور غانیات مرغوب عورتونکو کہتے ہین ۔

تکبیر و تسمیع مین جزم چاہیئے

فرمایا کہ اللہ اکبر مین حرف را کو جزم کرین اور سمع اللہ لمن حمدہ مین حرف ہا پر جزم کرین
اسلئے کہ حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام التکبیر جزم والتسمیع جزم خواجگان چشت رحمہم اللہ تعالی
کا مختار یہی ہے لیکن شیخ کبیر قدس اللہ روحہ نے بضم حرف ہا اختیار کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین دو
طریقے سماع رکہتا ہون آیک یہ ہے کہ جزم حاصل ہوجاتا ہی اسلئے کہ آخر واو ہے اور وہ مجزوم ہے دوسرا یہ
ہے کہ بعد ہر حرف کے ثواب ہے مکۂ مبارک مین ایک لاکہہ مدینہ منورہ مین ایک ہزار جامع مسجد مین پانسو محلے کے مسجد مین
پچیس اور انکے سوا بعد ہر حرف کے دس کا ثواب ہے بعد اسکے فرمایا کہ جزم بہی حاصل ہوجاتا ہی کیونکہ آخر حرف ہا کا
واو ہے اور مجزوم ہے اور حدیث پر بہی عمل ہوجاتا ہے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مین
مکۂ مبارک مین تہا ایک عزیز نے امامت کی اُسنے سورۂ فاتحہ مین مٰلکِ یوم الدین بغیر الف کے پڑہا قرارت ابوعمرو
پر جسوقت نماز سے فارغ ہوا تو شیخ مکہ حضرت عبد اللہ یافعی رضی اللہ عنہ حاضر تہے اُس امام سے فرمایا کہ شیخ محمد

قرلہ ۃ مالک یوم الدین یعنے تونے الف کو کیون حذف کردیا کہ ثواب ایک حرف کا ایک
لاکہہ ہوتا ہے اگر امام مالک یوم الدین الف کے ساتہہ پڑہتا تو مین ایک لاکہہ کا ثواب ایک
حرف سے پاتا بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکھہ لے مین نے لکھہ لیا

سولہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

بُدہ کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا میری طرف مونہہ کیا فرمایا
میری فرزند کچہہ سبق پڑہ مین نے عرض کیا کہ فقہ اکبر خدمت مین پیش کرون فرمایا مبارک
بعد اسکے فرمایا وہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تصنیف کی ہے مین نے عرض کیا جی ہان
پس مین نے شروع کیا ترتیب کلام کی ایمن تہی کہ ھذا الکتاب فقہ الاکبر ما صنفہ
سراج الامۃ وامام الملۃ ابوحنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ
قال لا تُکَفِّر احداً بذنب ولا تُخرِج احداً من الایمان وھذہ مسئلۃ مختلف فیھا
قالت الخوارج اذا ارتکب المؤمن کبیرۃ من الکبائر فانہ یکفر یزول عنہ الایمان
والخوارج قومٌ یُقِرّون بابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم ولا یقرون بعلی
رضی اللہ عنہ بل ینکرونہ وخلافتہ وقالت القدریۃ والمعتزلۃ یخرج
بالذنب الکبیرۃ من الایمان ولا یدخل فی الکفر ویکون بین الکفر والایمان
فاذا تاب تاب اللہ علیہ ای قبل توبتہ واذا رجع عنہا فانہ یدخل فی
حیز الایمان واذا مات قبل ان یتوب دخل فی حیز الکفر ویخلد فی النار

والقدریۃ قوم یقولون الخیر من اللہ والشر من الشیطان وھؤلاء ینکرون القدر و زعموا بوجود الٰھین و یقولون احدھما یزدان والاخر اھرمن وھو باطل واحتجت الخوارج والقدریۃ والمعتزلۃ ان الایمان یرفع بالکبیرۃ بقولہ تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اخبر اللہ تعالی انہ یخلد فی النار والخلود المطلق انما ھو للکافر بعد اسکے فرمایا میرے فرزند تو ترجمہ جانتا ہے مین نے عرض کیا کہ مخدوم سے جواہر معانی کا التماس کرتا ہون فرمایا کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ہم کافر نہ کہین کسیکو گناہ کرنے سے اور نہ باہر نکالین کسیکو ایمان سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے خارجی کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور زائل ہو جاتا ہے اُس سے ایمان خوارج جمع ہے خارج کی جیسے کہ موانع جمع ہے مانع کی یعنے وہ سنت وجماعت سے باہر نکل گئے ہین اور قول اُس گروہ کا باطل ہے اور وہ ایک گروہ ہے کہ اُنھون نے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کا اقرار کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اقرار نہین کرتے ہین بلکہ منکر ہین اُنکے اور اُنگی خلافت کے اور قدریہ ومعتزلہ کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گناہ کبیرہ کرے تو وہ ایمان سے باہر آجاتا ہے اور کفر مین داخل نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی درمیان کفر وایمان کے رہتا ہے اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ تعالی اُسکی توبہ قبول کرتا ہے اور مکان ایمان مین آجاتا ہے اور اگر بے توبہ مرجائے تو کفر مین داخل ہوتا ہے اور ہمیشہ آتش دوزخ کے عذاب مین رہتا ہے قول اس گروہ کا بھی باطل ہے اور یہ قدریہ ایک گروہ ہے عرب مین یہ کہتے ہین کہ خیر خدا

سے ہے اور شر شیطان سے اور تقدیرات کے منکر ہین اور یہ گروہ گمان کرتی ہین کہ خدا
دو ہین ایک تو یزدان نام دوسرا اہرمن نام اور یہ زعم اس گروہ کا باطل ہے اس قول
سے اللہ پاک کے انما اللہ الٰہ واحد اور اس قول سے انما الٰھکم الٰہ واحد یہ حصر ہے
ای لیس الٰھکم الا اللہ واحد یعنے نہین ہے معبود تمہارا مگر ایک معبود اور اس قول سے
اللہ تعالیٰ کے لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا ای غیر اللہ یعنی اگر ہوتی زمین
و آسمان مین اور معبود سوائے اللہ کے تو وہ دونو بگڑ جاتے اور یہ تینون گروہ یعنی خوارج و قدریہ
و معتزلہ کہتے ہین کہ گناہ سے ایمان اٹھالیا جاتا ہے اور اس آیت کریمہ سے حجت پکڑتے ہین
و من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ وہ
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور ہمیشہ دوزخ مین رہنا کافر ہی کے واسطے ہوتا ہے یہ گروہ اور
انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے اسی درمیان مین سید ابو بکر بدولی نے کہانے کا خوان لڑکون
کے ہاتھہ بہیجا خدمت مین حضرت مخدوم کے لائے فرمایا اذا جاء الطَّبَقُ رُفِعَ السَّبَق
یعنے جسوقت کہانا آجائے تو سبق اٹہا لین اور فرمایا کہ السبق بفتح الباء کما ان الطبق
بفتح الباء یعنی لفظ سبق بفتح بائے موحدہ ہے جیسے کہ طبق بفتح با ہے اور بجزم با خطا
ہے پس بندیکو اور یارانِ دیگر کو کہانی مین اصرار فرماتے تہے جب فارغ ہوئے تو شیخ
جمال الدین اچہوی رحمہ اللہ تعالے کی **حکایت** کا ذکر نکلا کہ وہ عام سبق پڑہاتے
تہے اور اگر کوئی جگہہ مشکل ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اور مشکل کو حل کر دیتے تہے اُنسے
پوچہتے کہ آپ نقل کہین تو فرماتے لکھہ نقل من اللہ تعالیٰ اور کسی کتاب مین نہ ہوتی عجب

علم تہا جو وہ رکہتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ عام سبق پڑہاتے تہے
یہانتک کہ اگر کوئی نحو یا صرف پڑہتا تو پڑہاتے تصریف جد ولی اُنکی تصنیف ہے اور شیخ
رکن الدین رضی اللہ عنہ سبق عوارف کا پڑہاتے اور شیخ بہاء الدین رضی اللہ عنہ اپنے خاندان
کو سبق پڑہاتے اور دادا دعاگو کی سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہ خلیفہ تہے
شیخ کبیر کے اور شیخ جمال الدین خلیفہ تہے شیخ عارف صدر الحق والدین کے قدس اللہ ارواحہم

ذکر حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ

اسی درمیان مین حکایت بیان فرمائی کہ شیخ نظام الدین رضی اللہ عنہ کے پاس جو کوئی
جاتا اُسکو کچھہ کہلاتے ایک شخص خراسانی دانشمند تہا شیخ کے پاس بار ہا جاتا تہا ایکدن
اُسنے کہا کہ مین ہر بار کہ تمہارے پاس آتا ہون تم کچہ کہلاتے ہو اور مین چند بار نزدیک
شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے گیا ہون اُنہون نے مجہے کوئی چیز نہین کہلائی شیخ نے فرمایا
کہ مین اس حدیث پر عمل کرتا ہون من زار حیا و لم یذق منہ شیئاً فکانما زار میتا
یعنے جو شخص کہ زیارت کرے کسی زندے کی اور نہ چکہے اُس سے کوئی چیز تو گویا اُسنے
زیارت کی کسی مردے کی بعد اسکے خراسانی دانشمند نے کہا کہ یہ حدیث شیخ رکن الدین
کو نہین پہونچی ہے کہ وہ عمل کرین شیخ نظام الدین نے اُس سے کہا کہ شیخ رکن الدین

ذکر ذوق

عمل معنوی کرتے ہین ذوق روحانی چکہاتے ہین اور ذوق دو طرح پر ہے ایک تو روحانی
اور دوسرا ذوق جسمانی ذوق روحانی وعظ و نصیحت ہے اور ذوق جسمانی اکل یعنے
کہانا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مکۂ مبارک مین اس حدیث کا بیان مشائخ سے سُنا
ہے کہ ذوق کہا اکل نہ فرمایا اسلئے کہ ذوق عبارت ہے چکہنے سے خواہ ذوق معنوی یعنی

روحانی ہو خواہ ذوق نفسانی یعنے جسمانی رہا اُکل سو اُس سے فی الجملہ کہا نامراد ہے چنانچہ
ایک دن خراسانی دانشمند نے شیخ رکن الدین سے کہا کہ مین نزدیک شیخ نظام الدین کے
تہا اُنہون نے کہا شیخ رکن الدین ذوق روحانی دیتے ہین اور مین ذوق جسمانی دیتا ہون
تو شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ برادرم نظام نے تواضع کی ہے کیونکہ اُنمین یہ دونو معنی ہین
وہ ذوق روحانی بہی دیتے ہین اور ذوق جسمانی بہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند من یہ دونون وجہین ذوق کی جو مین نے بیان کین لکہ لے۔

جو شخص ظہر ہمیشہ پڑہے وہ خضر علیہ السلام سے ملے

روز مذکور مین بعد اداے نماز ظہر بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ظہر یہ دس
رکعتین ہین تین سلام سے کیونکہ دن مین اولے یہ ہے کہ نفلی نماز چار رکعت پڑہین
جو کوئی ہمیشہ بے ناغہ ادا کرے وہ مہتر خضر علیہ السلام کو پائے وہ مکۂ مبارک مین ہر روز
صبح کی نماز میزاب کے نیچے ادا کرتے ہین اُسقدر مصلی اُنکا نامزد ہوا ہے اس نماز کے
پڑہنے والے کو خدا اُسی جگہہ لیجائے تا کہ اُنکو پائے یا یہ ہے کہ وہ ہندوستان مین جسوقت کہ
اولیاء کی زیارت کو آتے ہین تو اُنکو پائے اور چاہیے کہ بیٹہکر نہ پڑہے کہڑے ہوکر پڑہے
تاکہ دس رکعتین ہون ورنہ پانچ ہونگی اور اُسکے نامۂ اعمال مین اُسکا آدہا ثواب لکہینگے
قولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف صلوۃ القائم یعنے بیٹہے ہوے کی نماز آدہی
ہے نماز کہڑے کی ایک عزیز نے پوچہا حدیث صحیح مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میری ملاقات کرتا جواب فرمایا کہ اس حدیث مین مین نے
دو طریق سُنے ہین ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث ملاقات سے پہلے فرمائی ہے
دوسری وجہ یہ ہے کہ خضر نام ایک صحابی تہے اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ولایت انقطاع مین بہیجا تہا کچہہ زمانہ گزرا کہ وہ نہ آئے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انکی شان مین فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میرے پاس آتا یہ دونو وجہ مین نے مکہ و مدینہ
مبارک کے طرف سے سنی ہین ہرگز ہندوستان مین نہ سُنی تہین پہر اس فقیر کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا **دعائے فراخی رزق**
یہ بہی فرمایا کہ جو کوئی بعد پانچون نمازون کے ان تین کلمونکو کہے روزی اُسکی فراخ
ہوجائے حدیث شریف مین آیا ہے من قال دُبُرَ کل صلوۃٍ حُسْبِیَ الرَّبُّ
من المربوبین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرازق من المرزوقین
حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم وسع رزقہ
بعد اسکے فرمایا کہ یہ کلمہ عیالدارون کو کہنا چاہیئے مین بہی کہتا ہون اور میرا معمول ہے
پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند لکہہ لے کام آئیگا مین نے لکہہ لیا **ذکر دستار**
دستار لائے فرمایا کتنے گز ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ چہہ گز ہے فرمایا کہ دستار
طاق مسنون ہے **ذکر نام رکہنے کا** ایک عزیز آیا التماس کیا کہ بندے کے
گہر مین لڑکا پیدا ہوا ہے اُسکا نام رکہہ دیجئے فرمایا کہ حدیث مین ہے خیر الاسماء
ما حُمِّدَ وعُبِّدَ یعنے بہتر نام وہ ہین جنمین حمد و عبد کا ذکر ہو محمد یا محمود یا عبد یا حامد

یا احمد یا حماد ان ناموں مین سے رکہین یا عبد اللہ یا عبد الرحمن اور مثل اسکے نام رکہین کہ بہترین نام یہ ہین بہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین نے جو کہا لکہہ لے مین نے لکہہ لیا۔

فقرا اغنیا سے پہلے جنت من جائینگے

ذکر فقر و غنا کا نکلا فرمایا حدیث شریف مین ہے قوله علیه الصلوٰة والسلام فقراءکم قبل اغنیائکم بنصف یوم یدخلون الجنة یعنے آپنے فرمایا کہ تمہارے درویش تمہارے تونگرون سے آدہی دن پہلے جنت مین داخل ہونگے و ذلك الیوم خمسین الف سنة وکل یوم عند ربك کالف سنة مما تعدون اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور ہر دن اُسکا ہزار برس کا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیه وآلہ وسلم اونٹ پر سوار راہ مین جاتے اگر کوئی فقیر ہوتا تو اُسکے واسطے اُتر پڑتے اور اُسکو سلام کرتے عجب خلق ہے اگر سالک کسی راہ یا بازار مین گزر کرے تو جو فقیر گوشہ نشین ہو اُسکے پاس آتے اُسکی زیارت کرتے تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیه وآلہ وسلم کی متابعت ہو جاے بہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے مین نے لکہہ لیا **ایضا** عبد السلام گجراتی مولی الاسلام یاد کرتا تہا حق مین اُسکی دعا کی کہ تو مثل عبد اللہ کے ہو جائے انشاء اللہ تعالی تم جانتے ہو کہ عبد اللہ کون تہا مین نے کہا آپ فرمائین فرمایا کہ یہ عبد اللہ گجراتی زنار دار تہا وہ نزدیک دعا گو کے

اسلام لایا تہا تعلق بہی کیا تہا یعنے مرید بہی ہوا تہا دعاگو کی جماعت خانی میں
کلام اللہ کا حافظ ہو گیا اور احکام شریعت کے سیکہے بعد چندی دعاگو سے ا
احکام حج کے سکہاؤ مین حج کو جاؤنگا مین نے سکہا دیے حج کو گیا حج کرکے پہر لو
دعاگو کے آیا بعد چند دن کے دعاگو سے کہا کہ آپ مجہے اجازت دین تاک
کو جاؤن اپنے گہر والون اور قوم کو مسلمان کرون مین نے اجازت دیدی
ایک عزیز نے پوچہا کہ جس جگہہ تسبیح کے دعاؤن مین ذکر کثیر ہو تو کتنے بار
فرمایا کہ مین نے اسکو تین طرح سنا ہے کمتر تو ستر بار کہے اور اوسط بمقدار اعف
کہے یعنے تین سو ساٹہہ بار کیونکہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹہہ رگین ہیں
کی کوئی حد نہین ہے مگر معمول دعاگو کا بہی ستر ہے بس اس فقیر پر متوجہ ہو
لکہہ لے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا میرے فر
مین نے شروع کیا بات اسمین تہی کہ قالت الخوارج والقدریۃ والمعتز
ارتکب المؤمنُ کبیرۃً فانہ یخرج من الایمان واحتجت بقولہ ت
یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اخبر اللہ تعالی انہ
جہنم والخلود المطلق للکافر الا انا نقول لہم انما احتججتم بہذ
لمعاداتکم ومخالفتکم فلو ساعدتکم سعادۃً لما ابتدعتم وخالفتم
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین لان الصحابۃ ومن بعدہم من اہل الس
علی ان المراد من ہذہ الایۃ الاستحلال بالقتل وہکذا اقول رئیس المف

بیان ذکر کثیر

بن عباس رضی اللہ عنہما وھو ترجمان القرآن علی انا لا نسلم ان الخلود یعبر بہ عن الابد وانما یعبر بہ عن طول الزمان یقال خلد الامیر فلانا فی السجن ای اطال الحبس فیہ وقال اللہ تعالی خبرا عن بلعم ولکنہ اخلد الی الارض ای اطال فیھا ومال الیھا واطمأن بھا یعنی خوارج وقدریہ ومعتزلہ گروہ ہین عرب مین وہ کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کرتا ہے تو بیشک ایمان اُس سے نکلجاتا ہے اور اس آیت شریفہ سے حجت پکڑتے ہین یعنے جو شخص مار ڈالے کسی مومن کو عمداً یعنے قصداً نہ سہو سے کیونکہ سہو مین دیت ہے عمداً کی قید لگائی تاکہ سہو نکلجائے پس جزا اُس مار ڈالنے والے مومن کی عمداً دوزخ ہے ہمیشہ رہے دوزخ مین اللہ تعالی نے اُسکی خلود کی خبر دی اسلئے کہ اطلاق خلود کا خاص کافرون کے واسطے ہے اور مار ڈالنا مومن کا گناہ کبیرہ ہے قول اس گروہ کا عقلا و نقلا باطل ہے ہم یعنے اہل سنت وجماعت انکو جواب دیتے ہین کہ تمنے جو اس آیت شریفہ سے حجت پکڑی ہے سو صرف واسطے عداوت سنت وجماعت کے اور واسطے مخالفت اصحاب کرام کے کیونکہ صحابہ تابعین اہل تفسیر نے اسپر اجماع کیا ہے کہ مراد اس آیت کریمہ سے حلال جاننا قتل مومن کا ہے اور ایسا ہی ہے قول سردار مفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور وہ قرآن شریف کے ترجمان ہین ترجمان بروزن فعلان بمعنی فاعل مشتق ہے ترجمہ سے اور ترجمہ بیان کرنا ہے ایک زبان کا دوسری زبان سے یہ جواب تو نقلی تہا ہم عقلی جواب بہی دیتے ہین وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو نہین مانتے ہین کہ خلود کی تعبیر ابد سے کیجاتی ہے اُسکی

معنی خلود

معنی ترجمان

تعبیر تو طول مدت سے کیجاتی ہے محاورے مین کہتے بولتے ہین کہ قید کیا امیر نے فلان
کو قید خانے مین یعنے قید کو اُسمین طول دیا اور اللہ تعالی نے بلعم سے یون خبر دی کہ
وہ دیر تک رہا دنیا مین یعنی چار سو برس اور دنیا کی طرف میل کیا اور اُس سے قرار
وسکون وچین پکڑا تو وہ انکو بیہودہ لوگون سے ہو گیا جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎
گہ صوف شوق از برِ بلعم بُرون کشد ٭ گہ جامۂ صفا بسگ پاسبان دہد ٭ یعنے کتا
اصحاب کہف کا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فارغ ہونے تک حق مین اُس فقیر کے تھی ۔

شب پنجشنبہ سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

کو تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا حسن خادم سے واسطے کہانے
کے کوئی چیز مانگی غرضکہ قرص لائے اور ہمارے ساتہہ کہائے ایک عزیز نے اذان کہدی
ہمارے طرف متوجہ ہوئے پوچہا صبح ہو گئی اذان کا وقت ہو گیا ہمنے جواب دیا کہ صبح
نہین ہوئی ہے فرمایا کہ بے وقت نماز کے اذان کہنا درست نہین ہے اور اگر کہدین تو
اعادہ کرین اور قاضی امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ
وقت تہجد کے نماز کی اذان کہنا درست ہے تا کہ تہجد پڑہنے والے اُٹہین اور تہجد ادا کرین
اسواسطے کہ خبر مین آیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے وقت نماز کی اذان کہتے تہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جہت سے اسلئے کہ آپ پر تہجد فرض تہا لقولہ تعالے فتہجد
بہ نافلۃ لک الاذان للفرائض لا للنوافل یعنے اذان واسطے نماز فرض کے ہے نہ واسطے
نفل کے اور مجتہدین عام کہتے ہین کہ اذان نماز کی کہنا وقت تہجد کے روا نہین ہے مگر واسطے

ذکر اذان بے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تہجد آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اور اگر اذان
کہدی گئی تو پہر کہین کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ واسطے نماز صبح کے آور اذان کہتے تہے اسلئے
کہ ولا یجوز الاذان للصلوۃ قبل دخولہا ای قبل دخول وقتہا یعنے قبل دخول وقت کے
اذان درست نہین ہے کتابو نمین ہے الاذان فی الوقت لا فی غیرہ لان الاذان فی
الاوقات الخمس سنۃ وقیل واجبۃ والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے اذان وقت مین
ہے نہ غیر وقت مین آور پانچ وقتون مین سنت ہے بعض علما کہتے ہین کہ واجب ہے
صحیح قول یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اور بعض علما نے کہا ہے الصلوۃ بغیر الاذان
لا یجوز لمخالفۃ الفریضۃ والصحیح انہ یجوز ویکرہ لمخالفۃ السنۃ یعنے بعض کہتے
ہین کہ نماز بغیر اذان کے روا نہین ہے واسطے مخالفت فریضہ کے یہ قول صحیح نہین ہے
صحیح قول وہی ہے کہ نماز بے اذان کے مکروہ ہے قبول نہین ہوتی رد ہوتی ہے بسبب
مخالفت سنت کے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مکۂ مبارک و مدینہ شریف
مین صبح سے پہلے نماز کی اذان کہتے ہین جس وقت صبح نکل آتی ہے تو اعادہ کرتے ہین تاکہ
اس ثواب سے محروم نرہین حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلے باذان
والاقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص اذان و اقامت سے نماز پڑہتا ہے تو اسکے ساتہ
فرشتے نماز پڑہتے ہین اور نیہ وقت مین شرط ہے واسطے فریضہ کے نہ غیر وقت مین اسی
محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ موذن عالم چاہیئے تاکہ وقت و غیر وقت کو پہچانے اور
اسکی حدون کو نگاہ رکہے جواب فرمایا کہ کتب فتاوی مین ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا

یعنے لایق یہ ہے کہ موذن مفتی ہووے ایک عزیز نے پوچہا کہ مراد مفتی سے کیا ہے جواب
فرمایا کہ موذن اَعْلَم ہو یعنے خوب جانتا بوجہتا ہو یہ مراد ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند من یہ فائدہ لکہہ لے جو مینے کہا غریب ہے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا کہ
اُسطرف یعنے مکہ و مدینے مین سارے مُوذن اہل علم و محدث و مشائخ ہین موذن مدینہ مبارک
کے شیخ عبداللہ مطری رحمہ اللہ تعالی تہے بعد اسکے اُنکے اوصاف بیان فرمائے کہ کسقدر
بزرگوار اور میرے اُستاذ تہے دعاگو نے عوارف تمام ایک سال نزدیک اُنکے پڑہی ہے
جبکہ مین مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک چلّہ معتکف تہا تو وہ واسطے دعاگو
کے سحر کے وقت ایک ہاتہ مین کہانا اور دوسرے ہاتہ مین چراغ لاتے اور حجرے ہی مین
سبق پڑہاتے اسی محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ کوئی لڑکا نہین رکہتے تہے کہ
خود طعام و چراغ لاتے تہے فرمایا واسطے تعظیم دعاگو کے اور بسبب شفقت کے کہ جو وہ کہتے
تہے گہر سے نزدیک میرے آتے تہے انہون نے روضۂ مقدسۂ نبوی مین آواز سنا تہا کہ مین
سید ہون تو کہتے کہ تو تو سید ہے جسوقت اُنہون نے سُنا کہ میرے حق مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا ولدی لا تقصرین یدی زواری یعنے اے میرے
لڑکے تو مت کہڑا ہوا کہ میرے زیارت کرنیوالونکے تو اُس سے بہی زیادہ اعتقاد کیا اور
وہ اُسدن تہا کہ دعاگو نے نزدیک دیوار روضۂ مقدسۂ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سلام کیا اور اُسی جگہہ مشغول ہوگیا زیارت کرنیوالے میرے عقب مین بتکلف گزر کرتے تہے
مینے آواز جواب کا سنا کہ یا ولدی لا تقصرین یدی زواری مینے تحقیق کرلیا کہ آواز

موذن مدینہ منورہ شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالی

آواز از حجرۂ مقدسہ سرور عالم حضرت مخدوم قدس سرہ

حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یعنے تو کہڑا مت ہو آگے میرے زیارت
کرنیوالونکے مین اُس جگہہ سے پیچہے ہوگیا ایک عزیزنے پوچہا کہ شیخ مدینہ نے جسوقت یہ آواز
سُنا تو وہ حاضر تہے جواب فرمایا کہ وہ حاضر نہ تہے یہ بات اُنہون نے مکاشفہ سے دریافت
کی تو وہ آئے اور میرا ہاتہہ پکڑا اور ایک جگہہ لے گئے کہ تو یہان مشغول ہو اور سلام کرکہ
شیخ قطب عالم رکن الحق والدین اس جگہہ سلام کرتے اور مشغول ہوتے اور ہر شب جمعہ مین
حاضر ہوتے اور شب دوشنبہ مین بہی آتے اور مقام شیخ نصیرالدین رضی اللہ عنہ کا بتایا بائین جانب شیخ
رکن الدین کے رحمہ اللہ تعالیٰ دعا گو دونو شیخونکے مقام کے عقب مین مشغول ہوتا اور سلام کرتا تہا

جس شخص کی ولایت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ و شب عیدین کو مکہ مبارکہ و مدینہ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے

ایک عزیزنے پوچہا کہ شیخ نصیرالدین بہی حاضر ہوتے تہے جواب فرمایا
کہ ہان ان راتون مین جاتے ہین کتاب قوت القلوب مین ہے کل من
صحت لہ الولایۃ یحضر فی لیلۃ الجمعۃ والعیدین بمکۃ المبارکۃ ومدینۃ
المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ مکہ مبارکہ و مدینہ مشرفہ مین حاضر
ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اُوچہ مین ہے ہر شب جمعہ کو
خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے ایک عزیزنے پوچہا کہ وہ عورت زندہ ہے جواب فرمایا کہ
ہان بار ہا واسطے دعا گو کے نکّے کے قرص اور نبات مصری لاتی مین یارون کا حصہ
کرتا اور کہاتا تہا اور اُس عورت نے نزدیک والدہ لڑکون کے عوارف پڑہی ہے اور وہ

عاملہ ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُوچہ مین ایسا مرد بہی ہے جواب فرمایا کہ نادر ہے بہر پوچھا کہ دہلی مین بہی ہے جواب فرمایا کہ نادر و کم ہووے اور یہ شعر فرمایا ؎ آن زن که به از هزار مرد ست توئی ٭ وان مرد که از زنے خجل مانده منم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ مین نے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قطب سند ہین اور شیخ نصیر الدین قطب ہند جسوقت اُن دونون نے وفات پائی تو شیخ نے کہا ما بقی الشیخ فی السند و الهند یعنے سند و ہند مین شیخ نہین رہا آسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ نصیر الدین کی وفات مین مخدوم حاضر تہے جواب فرمایا کہ مین چاہتا تہا کہ حاضر ہوُن لیکن مین معتکف تہا بسبب اعتکاف ماہ رمضان کے حاضر نہ ہوسکا ولیکن شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ حاضر تہے دل دعا گو کو خبر دی کہ ما بقی الشیخ فی السند و الهند فَاَغْلِقِ الباب وصل من هنا صلوٰة جنازة انت معتکف یفسد الاعتکاف بالخروج فلا تخرج و الا اذهب بك دعا گو نے وقت اشراق کے اٹہارہوین ماہ رمضان کو مسجد مین ہمراہ یارون کے نماز جنازہ ادا کی ایک عزیز نے پوچھا کہ نماز میت غائب کی درست ہے جواب فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر درست ہے حجت یہ ہے کہ جسوقت نجاشی بادشاہ حبش نے وفات پائی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یارون سے فرمایا ان اخالکم قد مات فقوموا وصلوا علیہ حدیث صحاح ہے یعنے بہائیو تمہارے بہائی نجاشی نے وفات پائی ہے سو تم اُٹہو اور اُسکے جنازے پر نماز پڑہو لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

نماز بر میت غائب

پردہ اٹھا دیا تھا اور غائب مثل حاضر کے ہو گیا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ فی الجملہ
غائب تھا پس مین نے تاریخ وفات شیخ نصیر الدین کی لکھ لی واقعہ ویسا ہی تھا **ایضا** فرمایا
کہ محمد تقی بیابانی شیخ امین الدین گازرونی کا پوتا نہایت دانشمند مرد اور بخت فاسا تر
ہے اور اُوچہ مین وعظ بہی کہا ہے اور مقام ولایت مین پہونچا ہے سعادت اس شہر
کی ہے کہ وہ یہان پہونچا ہے ولیکن خلق سے بہاگتا ہے کوہ یا بیابان یا ویرانے مین
رہتا ہے اور عالم طیر بہی رکہتا ہے یہان میری زیارت کو آیا ہے اُوچہ گیا دعا گو کو
نہ پایا یہان آکر سنا کہ دعا گو اسجگہہ ہے ایک عزیز مجلس مین حاضر تہا عرض کیا کہ برکت
مخدوم کی ہے کہ وہ یہان آپ کے پابوسی کو آیا ہے **ایضا** فرمایا من اقال نادماً
اقال اللہ عثراتہ یوم القیامۃ یعنے جو شخص اقالہ کرے درگزر فرمائے کسی نادم سے
تو اللہ تعالی درگزر فرمائیگا اُسکی لغزشوں سے دن قیامت کو **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا
یاصریخ المستصرخین کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ معنے اُسکے یا غیاث المستغیثین
ہین یعنے اے فریاد کے پہونچنے والے فریاد چاہنے والونکے الصریخ فعیل بمعنے مصرخ
یعنے صریخ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے یعنے فریادرس

سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

جمعرات کے دن شیخ نظام الدین قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تہے جب بعد
ظہر کے کوٹے تو ہمپر متوجہ ہوئے فرمایا یارو مین آج شیخ نظام الدین کی زیارت کو گیا تہا
بعد زیارت کے ایک عزیز سے وعدہ تہا وہ آکر اپنے گہر لیگیا وہ ایک مہمان رکہتا تہا الغرض

ف: ذکر سماع

وہان ایک جمعیت تہی قوال گا رہے تہے بعض حاضرین شعر مجاز کی حقیقت سے تاویل
کرتے تہے جوکہ ممنوع ہے دعاگو نے قوالونکو بلایا اور کہا یہ چار بیتین کہو کہ بے تاویل
ہین مین نے تلقین کی وہ یہ ہین **بیت** بنمائے لقائے خود مہجور ۂ مشتاق توام نہ
طالب حور ۂ من عاشق دوستم نہ فردوس ۂ من تشنۂ ساقیم نہ کافور ۂ شیدائے تو
ہر کجاکہ عاقل ۂ رسوائی تو ہر کجاکہ مستور ۂ گرمی کشی بکش بیکبار ۂ تا چند ز خویش دایم

ف: مضطرب الحق

دور ۂ اس فقیر نے آخر مصرع کو پوچہا اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی و نحن اقرب الیہ من
حبل الوریدیعنے ہم قریب ترہین طرف بندے کے جان کی رگ جان سے جواب فرمایاکہ
اقرب علما و قدرۃً یعنے بالعلم و قدرت نزدیک تر ہے آور اسجگہہ مراد طلب وصال ہے
جوکہ نہایت دور و دراز ہے بعد اسکے فرمایاکہ مناسب اسکے یہ بیت عربی ہے **بیت**
وکلت الی الحبیب امری کُلُّہٗ ؛ ان شاء احیانی وان شاء اتلفا ؛ یعنے مین نے اپنا

ف: رویت الہی بالقلب

سارا کام دوست کو سونپ دیا ہے وہ چاہے جلائے چاہے مارے **ایضا** فرمایا عن
علی کرم اللہ وجہہ انہ قال لا اعبد ربی ما لم اراہ اعنی بالقلب یعنے حضرت امیرالمومنین
علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایاکہ مین نہین پوجتا ہون اپنے رب کو جبتک
کہ مین اسکو نہ دیکہون یعنے دل سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندان چار بیتونکو
جو مین نے کہین مع بیت عربی اور اس مقولہ امیرالمومنین رض کے سبکو لکہلے واسطے حجت کے

ف: ترک نماز قصداً

اسلئے کہ غریب ہے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع کیا کلام مسمیٰ
تہا فان قیل روی عن النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال من ترک الصلوۃ متعمدا

فقد کفر وقال فی خبر اٰخر الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ قلنا تاویل الخبر
کتاویل الاٰیۃ علی ما بینا ای من الاستحلال علی ان الایمان لا یرفع بالکبیرۃ بدلیل
قوله تعالیٰ ان جاءکم فاسق بنبأ ای بخبر فتبینوا امر من التبین فی نبأ الفاسق
وعلی قراءۃ فتثبتوا امر بالتثبت فلو صار کافرا او مرتدا لنهی عن قبول شهادته
وحادثة ماعز ایضا تدل علیه لما اقر بالزنا بین یدی رسول الله صلی الله علیه
واٰله وسلم فلو صار مرتدا لامر بقتله ولا یسترجعه الی حال الاسلام والمعنی فیه
وهو ان الایمان محله القلب والمعاصی محلها الاعضاء وهما فی محلین مختلفین فلا
یتنافیان یعنی اگر کوئی سائل کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا کہ جو شخص متعمدا نماز کو ترک کرے وہ مقرر کافر ہو گیا اور دوسری حدیث مین
یون فرمایا ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے ترک نماز ہے تو ہم اُس سائل کو جواب
دینگے کہ اگر وہ ترک نماز کو حلال جانے یا فرض نہ جانے یا ساقط وغیر ساقط نہ پہچانے
تو کافر ہو جائیگا ورنہ فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے
رہے امام شافعی رحمہ اللہ سو انکے قول پر تارک نماز کافر ہے بسبب انہین حدیثون کے
تم جان رکھو کہ اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ ایمان مومن سے مرفوع نہین ہوتا ہے
بسبب گناہ کبیرہ کے اور اسپر آیت مذکورہ دلیل و تمسک کرتی ہین کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تبین کرو یا تثبت
کرو بنابر دوسری قرارت کے اور اگر فاسق مرتد یا کافر ہو جاتا تو آپ ضرور اُسکے

قبول خبر سے نہی فرماتے اور حادثہ ماعز کا بہی اس عدم کفر پر دلالت کرتا ہے ماعز
ایک شخص کا نام تہا جبکہ اُسنے روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زنا کا اقرار کیا
سو اگر وہ کافر یا مرتد ہو جاتا تو ہر آئینہ آپ اُسکے قتل کا حکم دیتے لیکن آپ نے زنا کی
حد کا حکم دیا جب وہ مرگیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اگر وہ مرتد یا
کافر ہو جاتا تو آپ ہرگز انا للہ وانا الیہ راجعون نہ فرماتے اور فی النار والسقر کہتے
معنی آمین یہ ہین کہ ایمان کا محل دل ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اولئک کتب
فی قلوبھم الایمان اور محل معاصی کا جوارح واعضا ہین پس یہ دونو باہم متنافی
نہوگئے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی -

اٹھارہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی شب جمعہ

کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا **حکایت** بیان فرماتے تہے کہ خضر
نام میرا ایک دوست ہے سیوستان مین رہتا ہے اور دعاگو سے کچہہ قرابت بہی ہے
مجہسے تعلق پیوند رکہتا ہے یہ گروہ لانکاہ چاہتے تہے کہ عالم اباد مین بغاوت کرین اُس
ولایت کے لوگ دعاگو کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو آئے اور عالم اباد کے باہر بیٹھے
تو وہ جسوقت تجہے دیکہینگے تو بہاگ جائین گے اور خوف کرینگے ورنہ شب خون ماریں گے
مین نے قبول کیا غرض کہ مین رات کو ہمراہ یارون کے باہر آیا حصار کے باہر اُترا دہ نہ آئے
دعاگو واسطے تہجد کے اُٹہا تہجد پڑہ رہا تہا کہ اس اثنا مین ایک عزیز پیالہ شربت بہرا ہاتہ
مین لایا اور میرے ہاتہ مین دیا اُس سے خوشبو آتی تہی اور کہا کہ مین فرشتہ ہون اللہ تعالی کے

حکم سے آیا ہون اور یہ بہشتی شربت ہے خضر نام تیرا دوست بیہوش پڑا ہے اُسکو دے
تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور مجھے اس حال سے خبر نہ تہی مین نے جی مین کہا اور تحقیق کرلیا
کہ یہ آدمی نہین ہے رات کو دروازے بند کر دیئے ہین مین نے یقین کرلیا کہ یہ آنیوالا فرشتہ
ہے اور یہ بہشتی شربت ہے اللہ تعالی نے واسطے معونت و مدد خضر کے بہیجا ہے مین نزدیک
خضر کے گیا تو دیکہا کہ وہ بیہوش پڑا ہوا ہے مین نے اُسکو اُٹہایا اور اُس شربت کی پیالے
سے اپنے ہاتہ سے پلایا وہ ہوشیار ہوگیا پہر مین پیالہ ہاتہ مین لیکر لایا مین نے دیکہا کہ وہ
آنیوالا ہنوز کہڑا ہے مین نے کہا اے عزیز خدا تو یہ پیالہ پہر لیجائے گا اُسنے کہا کچہہ حکم
نہین ہے لیجاؤن یا چہوڑ جاؤن مین جاتا ہون مین نے کہا تو ابہی ایک چیز کر حضرت صمدیت
مین التماس کر کہ یہ حق مین خضر کے استدراج نہو وہ آگے سے غائب ہوگیا پہر اُسی وقت
آگیا مین نے پوچہا کیا جواب لایا کہا حکم ہوا ہے کہ ہنوز باقی رکہتا ہے یعنے ہنوز تہجد باقی
ہے استدراج نہین ہے بعد اسکے مین خضر کے پاس گیا تو دیکہا کہ اُسنے نیا وضو کیا ہے
اور جو تہجد کہ باقی رہا تہا وہ ادا کرتا ہے اثناے تہجد مین اُسکو کسی چیز کا مکاشفہ ہوا وہ
بیہوش ہوگیا وہ عالم تہا جانتا تہا کہ اغما یعنی بیہوشی وضو کی توڑنیوالی ہے بعد اسکے
مین نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تو بیہوش ہوگیا تہا یہ شربت جو تو نے میرے ہاتہ سے
پیا تو جانتا ہے کیا تہا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے کہا کہ یہ شربت بہشت کا
تہا کہ تو نے پیا اور ہوشیار ہوگیا اور خود مجہکو اس حال سے خبر نہ تہی فرشتہ بصورت
آدمی شربت لایا تہا اور کہا کہ خضر کو پلا جب یہ مین نے اُس سے کہا تو اُسپر گریہ و لرزہ ہوگیا

یعنے وہ رونے اور کانپنے لگا کہ مبادا استدراج ہو مین نے اُس سے یہ کہا کہ ہنوز باقی ہے تاکہ ڈرتا رہے اور بیخوف نہو جائے مین نے نہ کہا کہ یہ ہوگا ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ زندہ ہے جواب فرمایا کہ زندہ ہے ابتک ویساہی استقامت پر ہے اُسکا باپ کچہہ روٹی رکہتا تہا جب اُسکے باپ نے انتقال کیا تو اُنسے وہ روٹی ترک کردی اور کبہی مجہسے نکہا کہ میرے واسطے کچہہ کر ابتک ویساہی متوکل ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ **ایضا** ایک عزیز پیوند کرتا تہا یعنے مرید ہوتا تہا اُسکو طاقیہ یعنے ٹوپی پہناتے تہے اُسنے ہاتہ مارا فرمایا مت لے اس لیئے کہ اول پہنانا طاقیہ کا ہاتہ سے پیر کے ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ اول اپنے ہاتہ سے پہناتے تہے **ایضا** آخر شب جمعۂ مذکور کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرج مائدہ کے بات اُس طرف کی ضیافت مین نکلی جو کہ ہوتی ہے فرمایا کہ ضیافت اس بلاد کی کچہہ نہین ہے ضیافت اُس طرف کی جو ہوتی ہے تو کیا کیا الوان و اقسام کے کہانے اور اوراچار آگے لاتے ہین کہ یہان ہرگز نہین ہوتے جسوقت کہ دعاگو کو واسطے ضیافت کے بلاتے تو میرے سارے دوستون کو صوف دیتے اور تکریم بہت کرتے تہے اُس طرف ایک دن بیس دسترخوان کہانے کے واسطے دعاگو کے آتے برابر یار تہے کہاتے تہے اور کہانا فاضل باقی رہتا تہا مین خلق خدا کو بلا دیتا اور مسکینونکو کہلاتا تہا

له بعض نسخ ظرف دعاگو خوان ۱۴۰

او نیسوین تاریخ ماه جمادی الاولی

سنیچر کے دن بعد اداے اشراق ایک عزیز آیا اور رقعہ واسطے خواست یعنے سوال کے طلب کیا

حسن خادم نے کہا کہ مین سوال کے واسطے نہین دیتا ہون فرمایا کاتبون یعنی منشیون سے کہدو
وہ رقعہ لکھدین اور یہ حدیث فرمائی جو کہ صحاح سے ہے قال علیہ السلام من فتح
بابَ مسئلةٍ فتح الله له سبعین باباً من الفقر یعنے جو شخص کہولے ایک دروازہ واسطے
سوال اپنے کے یعنے واسطے تکدی گداگری کے تو کہولتا ہے الله واسطے اُسکے ستر دروازے
محتاجی کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من اس حدیث کو لکہہ صحاح سے ہے
مین نے لکہہ لی بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہو سنیچر کا دن ہے پس مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واجبٌ لقوله تعالی یامرون بالمعروف
وینهون عن المنکر والخطاب بمعنی الامر وهذه مسئلة مختلف فیها بیننا
بین الجبریة الاتری ان الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واجبٌ واحتجت
بقوله تعالی لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم قلنا الاٰیة فی نفس المضرة وبه
نقول فان مضرة المعصیة لا تعد وغیر العاصی قوله تعالی ولا تزر وازرة
وزر اخری فاما وجوب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر فبالاٰیة الثانیة وهی
قوله تعالی تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر الخطاب بمعنی الامر قد امر الله
تعالی یعنے امر بمعروف ونہی منکر یعنے نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے باز رکہنا واجب ہے
اسلئے کہ الله تعالی نے قرآن شریف مین امر فرمایا ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو اور بدی سے
باز رکہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہے درمیان اہل سنت وجماعت کے اور درمیان
جبریہ گروہ کے کہ وہ امر بمعروف ونہی منکر کو واجب نہین جانتے ہین اور اس آیت شریفہ سے

حجت کرتے ہین کہ لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم یعنے نقصان نہ پہونچاے گا تمکو وہ
شخص کہ گمراہ ہوا ہے جسوقت کہ تم راہ یاب ہو ہم اُنکو یون جواب دیتے ہین کہ یہہ آیت
شریفہ نفی مین نفس مضرت کے ہے کہ مضرت معصیت کی غیر عاصی سے تجاوز نہین
کرتی ہے یعنے اُسکا ضرر عاصی ہی کو پہونچتا ہے غیر کو نہین پہونچتا اس لئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اور نہین اُٹھاتا ہے نفس گنہگار بوجہہ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرے کو
نہین پہونچتا ہے رہا وجوب امر المعروف ونہی منکر کا سو وہ دوسری آیت سے ہے
وہ آیت یہ ہے تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر یعنے تم نیکی کا حکم کرو اور بدی
سے باز رکہو یہہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا**

داماد خ

اسی درمیان مین سید رفیع الدین ومعین الدین سید ابوبکر بدولی کے بیٹے اور داماد مخدوم
زادہ محمود نے التماس کیا کہ قدم مبارک ہمارے گہر مین لائین قبول کیا فرمایا کہ سلام کہین
اور چلین یا تمہارے گہر مین کہین اُنہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے جیسا کہ ہم ہر

ذکر سلام بر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز بعد چاشت کے کہتے ہین اور ہمکو فرمایا کہ تم اس طرح کہو السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ
السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین
السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک
یا شفیع المذنبین صلے اللہ علیک وعلی جمیع اخوانک من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وعلے جمیع اصحابک الطاہرین واھل بیتک الطیبین المطہرین

وازواجک امہات المؤمنین واولیاء امتک المقربین واشہد انک قد بلغت الرسالۃ
وادیت الامانۃ ونصحت لامتک وجاہدت عدوک وعبدت ربک حتے
اتاک الیقین جزاک اللہ عنا خیراً ما جزی نبیاً عن امتہ بعد اسکے صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین پر اس طرح سلام کہے السلام علیک یا امیر المؤمنین ابابکر الصدیق
رضی اللہ عنک جزاک اللہ عنا خیرا ما جزی صاحب النبی عن امتہ السلام
علیک یا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنک جزاک اللہ خیرا
ما جزی صاحب النبی عن امتہ السلام علیک یا امیر المؤمنین عثمان بن عفان
رضی اللہ عنک جزاک اللہ عنا خیرا ما جزی صاحب النبی عن امتہ السلام
علیک یا امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنک جزاک اللہ عنا خیرا
ما جزی صاحب النبی و ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الذین
رضیت عنہم ان تغفر لی وتقضی حاجتی بعد اسکے اس طریق سے توسل کرے
الٰہنا توسلنا بنبیک وحبیبک محمد صلی اللہ علیہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین
والصدیقین والشہداء والصالحین واصحابہ وخلفائہ واہل بیتہ وازواجہ
واولیاء امتہ الذین رضیت عنہم ان تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین
الیک بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا اور کبھی کبھی اسپر زیادہ کرتے اور کہتے تھے وان
تختم امورنا بالایمان وان تجعل عاقبتنا بالخیر وان تقضی حوائجنا وحوائج
المسلمین المشروعۃ وان تعافینا وتعافی مرضانا ومرضی المسلمین بفضلک

ف توسل بحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وکرمت یا مولانا وسیدنا بعد اسکے اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند
من لکھو اور یاد کرو اور ہر روز بعد اشراق یا چاشت کے قیلولی سے پہلے کہو بلاناغہ
کیونکہ مین بہی بے ناغہ کہتا ہون مین نے قدمبوسی کی اور لکہا **ایضا** روز شنبہ مذکور
اُنیسوین ماہ جمادی الاولے کو بعد ادای ظہر یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا
فرمایا کہ اُسطرف گازرون ومکہ ومدینۂ مبارکہ مین اور دوسری جگہون مین بہی چار
مدرسے چار مذہب کے بنا کرتے ہین کسی کو اَوْراد نہین دیتے ہین اور نہ بتاتے ہین جبتک
کہ اُسکو علم نہین ہوتا ہے اور اگر جاہل ہے تو آنے والے سے پوچہتے ہین کہ تو کون مذہب
رکہتا ہے وہ ان چار مذہبون سے جس مذہب کا کہتا ہے اُسکو اُسی مذہب کے مدرسے مین بہیجدیتے
ہین اور کہتے ہین کہ علم پڑہ جسوقت وہ فقیہ ہوگیا تو اُسکو اَوْراد یاد کرنے کا حکم دیتے ہین
اسلئے کہ اَوْراد بمنزلۂ عمل کے ہے جبتک کہ علم نہو عمل کو کیا جانے اختلاف و اجماع
واتفاق کو کیونکر پہچانیگا بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ لا تکن من جہال الصوفیۃ
فانھم لصوص الدین وقطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان گلیم پوشون سے
مت ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ قال
سید الطائفۃ جنید البغدادی قدس اللہ روحہ لیس العبرۃ للخرقۃ وانما
العبرۃ للحرفۃ یعنے خرقہ پہننے کا اعتبار نہین ہے بلکہ اعتبار حرفہ وپیشہ کا مراد ہے پہر
یہ بیت فرمائی **بیت** از دست دوست بیادگار دروے دارم کان رد بصد
ہزار درمان ندہم **ع** درمان طلبان در داد محرومند **ع** درد ابالش ای

ذکر مدارس مذاہب اربعہ

قول حضرت جنید رضی اللہ عنہ

برلورد ردرا ہو اسی اثنا مین ایک دانشمند واسطے زیارت کے آیا بات بارقت کہی السلام علیک
یا سید الدین و یا استاذ الثقلین جواب سلام کا دیا اور تعظیم و تکریم بہت کی وہ بیٹہہ گیا
اور شروع کیا کہ مین بیچارہ ضائع رہا ہوا ہون آپ میری دستگیری کرو مین نے سارا علم
پڑہا ہے کچہ نفع اُس سے نہین پایا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ٭ جواب فرمایا
کہ سالکان طریقت نے مقامات رکہے ہین اُنپر رہنا چاہئے تا کہ دل روشن ہو جائے
اُس آدمی کو کہ یہ طلب درکار ہوئی البتہ وہ پہونچیگا مناسب اسکے یہ بیت عربی فرمائی

بیت لو لو ترد نیل ما ارجو فاطلبہ ٭ من جہد کفیک ما علمتنی الطلبا ٭

یعنی اگر تو نہ چاہتا پانا اُس چیز کا جسکو مین طلب کرتا ہون تو تو ہرگز اُسکی طلب دل مین ڈالتا

ذکر سلوک و سیر

بعد اسکے فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے سلوک جانا ہے اجساد یعنے جسم سے اور سیر جانا ہے
دل سے ان دونو مرتبون اور مرتبے بہی ہین ہر چند کہ بیشتر جاتا ہے مقصود کو پہونچتا ہے اور
اسکو وصال کہتے ہین پس سالک ہے دل غائب کے خلق حاضر سے بات سنتے ہین بیت غائب
ز خود بدوست باقی ہا این طرفہ کہ نیستند وہستند ٭ بعد اسکے فرمایا کہ جب ایسے ہوتے ہین
تو صاحب ولایت ہو جاتے ہین اُنکے واسطے سے خلق کی حاجت برآتی ہے. جیسے کہ شیخ کبیر
سند کی ولایت رکہتے تہے اور شیخ قطب الدین بختیار رضی اللہ عنہما ولایت ہند کی
جسوقت کہ شیخ قطب عالم رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما نے وفات پائی تو
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری دامت برکاتہ نے دعاگو کو لکہا کہ ما بقی الشیخ فی السند و الہند

یعنے سند و ہند مین شیخ نہ رہا پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا فرزند من یہ فواید جو
مین نے کہے مع نظم عربی کے سبکو لکہ مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے
شروع کیا بات آمین تہی کہ قوله علیه السلام واعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك
وما اخطأك لم یکن لیصیبك وهذه مسئلة مختلف فیها بیننا وبین المعتزلة
والقدریة فهم ینفیان ارادة الله ومشیئته عن فعل العبد اذا کان معصیة فهم
یقولون معصیة العاصی وکفر الکافر لیس بمشیئة الله تعالى وارادته لانه اذا
اراد معصیة العاصی وکفر الکافر ثم عذبه علیهما کان ذلك جورا منه وحاشا
ان یوصف الله تعالى بالجور والظلم عن هذا سمونا اهل الجور وسموا انفسهم
اهل العدل قلنا لهم هذا من عقلکم وجرأتکم على الله تعالى حیث غلبتم
ارادة المخلوق على ارادة الخالق بل ارادته غالبة ومشیئته نافذة ای جاریة
ولا یجوز ان لا تکون معصیة العاصی وکفر الکافر بارادته لانه بین لهم طریق
الهدى والضلالة ویحدث الاستطاعة ثم المذهب الصحیح هو مذهب اهل
السنة والجماعة قلنا افعال العباد على وجهین منها ما هو طاعة ومنها ما هو معصیة
فالطاعة بمشیئة الله تعالى وارادته وقضائه وحکمه ورضائه وامـره
والمعصیة بهذا کله دون رضاه وامره فان قیل قوله تعالى ما اصابك من
حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك قلنا انا لا نضیف الشر
الى الله تعالى مراعاة للادب عند الانفراد ولکنا نضیف عند الجملة قوله تعالى

اختلاف اہل سنت و معتزلہ در ارادہ و مشیت الٰہی

قل کل من عند اللہ وان کان حصول ذلک من العبد بتخلیق اللہ ایاہ جب
سبق اس فقیر کا یہان پہونچا تو یہ بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ۵ مرید الخیر و
الشر القبیح ؛ ولکن لیس یرضی بالمحال ؛ قبیح صفت شر کی ہے ای شرعا وسمی الشر المحال
شرعا لا طبعا اے بالشر اے بالکفر والقبائح والمعاصی وہو مرید لہا بانہ غیر مضطر فی ایجادہا
بل اوجدہا اختیارا الحکمۃ بلیغۃ تحتہا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جان اور آگاہ ہو کہ جو کچھ تیرے نام پر لکھ لیا ہے وہ تجھسے نہ چوکے گا تجھے پہونچیگا اور جو
تیرے نام پر نہین لکھا ہے وہ تجھسے چوکے گا تجھے نہ پہونچیگا جیسے رزق وفراخی وتنگی
وصحت ومرض اور جو اسکے مانند ہے بہلائی برائی سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان
ہمارے اور معتزلہ وقدریہ کے وہ کہتے ہین کہ ارادہ حقتعالے کا خیر مین ہے شر مین نہین ہے
اور کہتے ہین کہ اگر معصیت عاصی کی اور کفر کافر کا بارادہ حق تعالی ہو پہر وہ عاصی وکافر
کو انپر عذاب کرے تو یہ اُس سے جور وستم ہوگا حالانکہ خدا یتعالی جور وظلم سے منزہ وپاک
ہے اسی جہت سے وہ اہل سنت وجماعت کا نام اہل جور رکہتے ہین اور خود کو اہل عدل
کہتے ہین قول اس گروہ کا عقلا ونقلا باطل ہے ہم اس گروہ کو یون جواب دیتے ہین
کہ یہ جو تم کہتے ہو تمہاری کم عقلی وبے ادبی ودلیری سے ہے حق تعالی پر اسلئے کہ تمنے
غالب کر دیا ارادۂ مخلوق کو خالق کے ارادے پر حالانکہ حق تعالی اس سے منزہ وپاک ہے
کہ خالق کے ارادے پر مخلوق کا ارادہ غالب کیا جائے بلکہ اُسی کا ارادہ غالب ہے اور اُسی کی
خواست وچاہ نافذ وجاری وروان ہے اور یہ بات روا نہین ہے کہ معصیت عاصی کی

اور کفر کافر کا اُسکے ارادے سے نہو کیونکہ اُسنے تو رستہ ہدایت وراستی و گمراہی و بے راہی
کا واسطے لوگونکے بیان کر دیا ہے اور استطاعت کو پیدا کر دیتا ہے پہر صحیح مذہب سنت و
جماعت کا ہی مذہب ہے اور دوسرا مذہب باطل سنت وجماعت مذہب والے کہتے ہین کہ
افعال بندون کے دو طرح پر ہین یا تو طاعت معبود کی ہے یا معصیت ہے سو طاعت تو
اللہ تعالی کی چاہ وارادہ وقضاء وحکم ورضاء وخوشنودی وامر وفرمان سے ہے اور معصیت
اُسکے چاہ وارادہ وقضاء وحکم سے ہے مگر خوشنودی وامر وفرمان اُسکا نہین ہے پہر اگر
کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس آیت کے ما اصابك من حسنة الخ کے کیا ہین تو ہم
جواب دینگے کہ نسبت شر کی طرف بارگاہ پاک اللہ تعالے کے نکرنی چاہیئے واسطے رعایت
ادب کی نزدیک انفراد کے یعنے جبکہ شر تنہا ہو لیکن ہم نسبت کرتے ہین شر کی وقت جملے کے
قول ہے اللہ تعالی کا قل کل من عند اللہ یعنے ہر چیز اللہ کے نزدیک سے ہے گو حصول شر کا
بندے سے بتخلیق الٰہی ہے بعد اسکے بیت مذکور قصیدۂ لامیہ کی پڑہی یعنی کفر و معاصی و
بُرائیان حق تعالی کی خوشنودی سے نہین ہین لیکن ارادہ اُسکا ہے باین معنی کہ وہ کفر و
معاصی کے پیدا کرنے مین مضطر نہین ہے بلکہ اُسنے باختیار اُنکو موجود کیا ہے واسطے حکمت بلیغہ
کے جو کہ اُنکے نیچے ہے بعد اسکے فرمایا ایک حکمت یہ ہے کہ اُسنے دوزخ پیدا کیا ہے اُسکو بہرنا
چاہیئے واسطے اُسکے دوزخی پیدا فرمائے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من ان
فائدون کو جو مین نے کہے لکہ لے مین نے لکہہ لئے یہہ ساری ترتیب آغاز سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

فائدہ صلوۃ حرز

فرمایا من صلی صلوۃ الحرز بعد الاوابین و بعد الاشراق و قرأ فی الرکعۃ الاولی
اٰیۃ الکرسی مرۃ و قل یاایھا الکافرون مرۃ و فی الرکعۃ الثانیۃ لوانزلنا الی اٰخر
سورۃ الحشر مرۃ و قل ھو اللہ احد ایضا مرۃ فاذا فرغ یقرأ ھذا الدعاء و یصلی
علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اولا و اٰخرا اللّٰھم اکسر شھوتی عن کل محرم
وازو حرصی عن کل ماثم وامنعنی عن اذی کل مسلم حدیث مین اسی قدر ہے
و مسلمۃ دعا کو نے زیادہ کیا ہے حفظہ اللہ من الذنوب اللازمۃ والمتعدیۃ
یعنے جو شخص صلوۃ حرز پڑہے بعد فراغ اوابین کے او بعد فراغ اشراق کے اور پڑہے پہلی
رکعت مین آیۃ الکرسی اور قل یاایہا الکافرون ایک ایک بار اور دوسری رکعت مین
لوانزلنا آخر سورہ حشر تک اور سورہ اخلاص ایک ایک بار جب نماز سے فارغ ہو تو یہ
دعائے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بہیجے اللہ تعالی اُسکو
لازم و متعدی گناہو نسے محفوظ رکہیگا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ لازمہ و متعدیہ
کیا ہے فرمایا ذنوب لازمہ وہ ہین جو کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہین یعنی
وہ معصیت جو کہ درمیان بندے اور خدا کے ہے آور متعدیہ وہ گناہ ہین کہ اُنسے لوگون
کی معصیت ہو یعنے کسیکو رنجیدہ کیجائے غیبت سے یا فساد سے اور مانند اسکے اللہ تعالی
اُنسے اُسکو محفوظ رکہیگا بعد اسکے فرمایا وازو امر کا صیغہ ہے زاویہ سے یعنے گوشہ و کونا
بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نماز حرز کا لکہہ لے غریب ہے

تجھکو اور تیرے یاردن کو کام آئیگا مین نے لکھہ لیا بعد اسکے دعاؤن کا ذکر چلا۔

دعای علم

فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ قدس اللہ سرہ نے روایت کیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو بعد ہر فرض کے پڑہے تین بار وہ عالم و مجتہد ہو جائے مین جو عالم و مجتہد ہوا اسی دعا کے برکت ملازمت سے اور دعا گو بعد ہر فریضہ کے متصل پڑہتا ہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِکَ عَلٰی طَاعَتِکَ بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطے تقویت دین کے مروی ہے

دعاے تقویتِ دین

بعد ہر فریضہ کے تین بار پڑہے اور دعا گو بعد ہر فریضہ کے پڑہتا ہے اول و آخر مین درود پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ یعنے اے اللہ تو مجہے قوی کردے اپنی راہ مین

دعاے اداے قرض وغیرہ

بعد اسکے فرمایا کہ یہ دعا بہی واسطے اداے قرض وغیرہ کے مروی ہے تین بار صبح و شام پڑہے اور بعد تہجد کے بہی اول و آخر مین درود پڑہے دعا گو نے اسپر مواظبت و ہمیشگی کی ہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یعنی اے اللہ تو میری کفایت کر ساتہہ تیرے حلال کے تیرے حرام سے اور غنی و بے پروا کردے مجکو اپنے ماسوا سے

دعاے غنا

بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطے غنا کے مروی ہے بعد تہجد کے تین بار پڑہے اول و آخر درود شریف پڑہے اور دعا گو بہی پڑہتا ہے اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ

وَیَا مُجِیبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ
رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ یعنے اے اللہ اے کہولنے والے ہم کے اور اے
لہولنے والے غم کے اور اے قبول کرنیوالے بیقرارون کے دعا کی اے بڑے مہربان دنیا و
آخرت کے اور بڑے رحم کرنیوالے اُن دونوکے توہی مجہپر رحم کریگا سو تو مجہپر رحم کر ایسا رحم کہ
وہ مجہے بے پروا کر دے تیرے ماسوا کی رحمت سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من
تم ہی لکہہ لو اور یاد کر لو مین نے لکہہ لیا۔

صلوة الحاجة بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

شب یکشنبہ مین سونے کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا کہ بعد ہر
فریضہ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت اور بہی سنت ہین ولیکن اوراد شیخ کبیر مین
دوسرا طریق ہے لیکن دعاگو نے صحاح کی حدیث پائی ہے طریق یہ ہے من صلی اربعا
بعد فریضة العشاء ورکعتین وینوی السنة متابعا لرسول اللہ یقرأ فی الرکعة الاولی
آیة الکرسی ثلاث مرات وفی الثانیة الاخلاص ثلاث مرات وفی الثالثة الفلق
ثلاث مرات وفی الرابعة الناس ثلاث مرات واذا فرغ یسجد ویقول فی سجدته
سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِیْ
لَا یَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجَلُ سُبْحَانَ الْغَنِیِّ الَّذِیْ لَا یَفْتَقِرُ ثُمَّ یقول فی
سجدته یَا رَحِیْمُ عشرین مرة قضیت حوائجه فقالت الصحابة رضوان اللہ علیہم
اجمعین ظبنا هذه الصلوة قضیت حوائجنا وسمی ذلك صلوة الحاجة یعنے جو شخص کہ

بعد فریضۂ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت سنت پڑہے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی
تین بار دوسری مین سورۂ اخلاص تین بار تیسری مین سورۂ فلق تین بار چوتہی مین سورۂ
ناس تین بار اور جسوقت نماز سے فارغ ہو تو سجدہ کرے اور اپنے سجدے مین کہے یعنی دعاے
مذکور پڑہے اور بیس بار یا رحیم سجدے ہی مین کہے تو اُسکی حاجتین پوری ہون پس صحابہ
نے کہا کہ ہمنے اس نماز پر مداومت کی ہماری حاجتین پوری ہوگئین اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت
بہی کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن تم اس نماز سنت حاجت کو ہمیشہ
پڑہو اور لکہو تا کہ تمہارے یارون کو بہی فائدہ ہوئے خاصکر اُس شخص کو جو کہ شیخ کبیر
قدس سرہ سے تعلق رکہتا ہے۔

ذکر اول و آخر ہاتہہ دہونے کا کہانے سے

اُسی رات داماد و بہانجا و خلیفہ شیخ سعد حرمپوش کا اور مولانا ختنہ مع فرزندان واسطے
زیارت کے آئے اس فقیر نے گزارش و تعریف کی فرمایا فرزندمن لاؤ کہان ہین ا مین لایا
اُنہون نے قدمبوسی کی اور اپنے لڑکونکو بیعت کا تعلق کرایا اُنکو خرقہ پہنایا اسی اثنا مین
دسترخوان لائے فرمایا کہ کہانے سے اول ہاتہہ دہونا مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے اور
دعاگو کہانے سے اول ہاتہہ نہین دہوتا ہے اوسطرف مین نے مشائخ کو دیکہا ہے کہ کہانے
سے اول ہاتہہ نہین دہوتے ہین مین نے پوچہا حکمت کیا ہے جواب پایا کہ حتی یبقی الفقر
اور یہ مذہب فقرا کا ہے چونکہ درویشونکو صدق با فتقار ہے اسلئے ہمنے اختیار نہ کیا بعد صرف
دسترخوان کے یہ دعا اسطرح پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ

مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَلَا تَسْتَعْمِلْنَا فِیْ مَعْصِیَتِکَ
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ لِاٰکِلِیْہِ وَلِمَنْ سَعٰی فِیْہِ وَاٰتِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ الْخَیْرَ وَالْبَرَکَۃَ فرمایا کہ
لمن سعی فیہ کیون کہتے ہین یعنے جس نے اس کہانے مین سعی و یاری و مدد کی ہے وہ بہی
آجاے بعد اسکے طشت و آفتابہ لاے ہاتہہ دہوتے تہے اور ہاتہہ دہلانیوالے کو یہ دعا دیتے
تہے کہ طَھَّرَکَ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وبرأک من العیوب فرمایا کہ ہاتہہ دہلانے والے کو یہ دعا دینی
مروی ہے بعد اسکے خواجہ حسن خادم سے کہا کہ کچہہ شیرینی لا اور سب یارون کو بانٹ
مجہے تنہا مت دے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام ملعون من اکل
وحدہ وضرب عبدہ ومنع رفدہ ای عطاءہ الرفد العطاء یعنے ملعون ہے وہ
شخص جو تنہا کہاے اور اپنے غلام کو مارے اور اپنے عطا کو باز رکہے یعنے بخل کرے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جو شخص اپنے غلام کو مارے وہ ملعون کیون ہو فرمایا کہ غلام کا مارنا
درست نہین ہے مگر واسطے نماز یا اُس کام کے جو خیر ہے وہ اُسمین تقصیر کرے ایک
سیلی مار دے بعد اسکے فرمایا جو شخص کہ تونگر ہے اوسکو وسعت ہے وہ عطا منع کریگا
ملعون ہوگا بعد اسکے پوچہا کہ جب وہ مسلمان ہے تو لعنت اُسکے حق مین کیونکر ہوگی جواب
فرمایا کہ ہمکو لعنت کرنا بجا ہے ولیکن شارع کو چاہیے والشارع ہو اللہ و رسولہ یعنے خدا
اور اُسکا رسول شارع ہین اُنکو لائق ہے اور اس لعنت سے مراد لعنت محض نہین ہے
جو کہ حق مین کافر کے ہوتی ہے لیکن مراد لعنت سے یہ ہے کہ اُسکو رحمت عام سے نصیب
نہوگا نہ یہ کہ اُسکو رحمت سے نصیب ہی نہین ہے طرد رحمت ہو۔

دوگانۂ شکر طعام

بعد اسکے اُٹھے اور فرمایا کہ دوگانہ شکر طعام کا ادا کرون اُدہر متوجہ ہوئے فرمایا تم بہی ادا کرو کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من نام ولم یصل رکعتین شکر النعمۃ اللہ یقسو قلبہ یعنے جو شخص دوگانہ شکر طعام کا ادا نہین کرتا ہے اور سو رہتا ہی تو اُسکا دل سخت و سیاہ ہو جاتا ہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئی فرمایا فرزندمن یہ حدیث جو مین نے کہی اسکو لکہہ لے مین نے لکہہ لی پہر مخدوم اپنے وثاق مین اور یہہ فقیر اور یاران دیگر اپنے اپنے وثاق مین گئے الحمد للہ علے ذلک۔

اکیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

پیر کے دن بعد اشراق کے بندہ خدمت مین حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی فان قیل ما معنے قولہ تعالے ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك قلنا معناه ان لا نضيف الشر الى الله تعالى بالانفراد مراعاة للادب وان كان حصول ذلك من العبد بتخليق الله تعالى اياه وهذا ان الاضافة على نوعين اضافة التحقيق واضافة الكرامة فاضافتها للتحقيق مثل قوله تعالى ولله ملك السموات والارض واضافة الكرامة مثل قوله تعالى رسول الله ناقة الله والطاعة والمعصية خارجتان عن اضافة التحقيق لان ذلك مذهب الجبرية فبقيت اضافة الكرامة فالطاعة مكرمة مرضية يجوز اضافته الى الله تعالى بالانفراد

والمعصیة لیست بمرضیة الله تعالی لا یجوز اضافته الی الله تعالی بالانفراد ولکنھا
تضاف عند الجملۃ قوله تعالی قل کل من عند الله فان اشکل علیکم ھذا فاعتبروه
بالاعیان ای بالذوات فانه لا یقال یا خالق الخنازیر والحیات والعقارب
مراعاۃ للادب والله تعالی خالق کل شئ یعنے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس
آیت کریمہ ما اصابک الآیہ کے کیا ہین تو ہم جواب دینگے کہ اس آیت شریفہ کی یہ معنی ہین
کہ نسبت شر کی تنہا طرف خدا تعالی کے نکرے واسطے رعایت ادب کے اگرچہ حصول شر کا
الله تعالی کے ارادے سے ہے اور یا اسلئے ہے کہ اضافت دو طرح پر ہے اضافت تحقیق اور
اضافت کرامت سو اضافت تحقیق مثل اس قول الہی کے ہے ولله ملک السموات والارض
یعنے الله کے واسطے ہے ملک آسمانون اور زمین کا اور اضافت کرامت کی جیسے رسول الله
وناقۃ الله یعنے الله کے رسول اور اونٹنی الله کی یہ اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی تھی رہی
طاعت ومعصیت سو یہ دونو اضافت تحقیق سے خارج ہین اسلئے کہ یہ مذہب جبریہ کا ہے
پس رہی اسجگہہ اضافت کرامت سو طاعت پسندیدہ بارگاہ الہی ہے اوسکی اضافت طرف
الله سبحانہ کے درست ہے اور معصیت پسندیدہ حضرت رب العزت نہین ہے تنہا اضافت
اسکی طرف الله پاک کے روا نہین ہے لیکن وقت جملے کے اضافت ہو سکتی ہے اس طریق
پر کہ ہر چیز نزدیک سے الله تعالی کے ہے پہر اگر تمپر یہ بات مشکل ہو تو تم اسکو اعتبار کرو ساتہ
اعیان کے یعنے خوب غور کرو کیونکہ یون نہین کہتے ہین کہ اے پیدا کرنیوالے سورون کے
اور سانپون کے اور بچھوون کے بپاس ادب حال آنکہ الله تعالی ہر چیز کا خالق ہے یہ ساری

ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

سالک کو چاہیئے کہ تصحیح توبہ کرے

کل معاصی سے احتراز فرمائے یہ اول مرتبہ ہے اور آخر مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا سے ترکیہ
کرے یہ توبہ منتہی لوگونکی ہے اور درمیان ان مرتبونکے اور مرتبے ہین کہ حال یعنے وارد ہوتے
ہین طرف سے اللہ تعالی کے اور یون چاہیئے کہ انسے گزر جاے انپر ٹھہر نرہے اور یہ ایک
وقت ہے مثل بجلی لونکنی کے کا لبرق اللامع اور جو رہجاتا ہے وہ حدیث نفس ہے آگے نہین
جاتا ہے سالک کو چاہیئے کہ آگے جاے گزرجائے تاکہ اپنے مقصود کو پہونچے مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرید تہا شیخ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا اس مرید پر چار سال
حال وارد ہوتا تہا اس مرید نے کچھہ نہ کہایا تہا اسکو شوق یا ذوق آیا تہا اس مقام مین اس سے
بہوک قطع ہو گئی تہی اسکے پیر کو اس حال کی خبر ہوئی کہا بیچارہ ترقی سے رہگیا ہے اسوقت
کہانا منگایا ایک لقمہ اپنے ہاتہہ سے اس مرید کے موںہہ مین دیا بہوک لگی اس مقام سے بعد
چار سال کے ترقی ہوئی **ایضا** فرمایا کہ شیخ معین الدین گازرونی کا بہانجا محمد متقی نزدیک
میرے آیا ہے کسقدر متستر ہے خلق سے بہاگتا ہے جنگل مین رہتا ہے جمعے کے راتون کو
دعاگو کے پاس حاضر ہوتا ہے وہ مقام ولایت کو پہونچا ہے اور طیر بہی رکہتا ہے اس ولایت کی
سعادت ہے کہ قدم اسکا یہان پہونچا ہے چند سال ہوئے ہین اور خواجہ جنید ملتانی اور ملا
نظام الدین مفتی نے اس سے تعلق کیا ہے فرمایا خوب آیا تو اور کو تو ال خدمت مین حاضر تہا
سب نے کہا کہ سعادت اس ولایت کی یہ ہے کہ مخدوم کا قدم مبارک پہونچا ہے اور وہ نزدیک

مخدوم کے آیا ہے ورنہ وہ کیون آتا **ایضاً** ایک سید خدمت مین حاضر تہا پوچہا قولہ علیہ السلام اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یعنے تم تعظیم کرو میرے فرزندون کی نیکونکو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور بدون کے واسطے میرے فرمایا مین نے سُنا ہی کہ حدیث صحیح ہے موضوع نہین ہے،

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

ایک عزیز نے پوچہا کہ ٹوپی سر پر رکہکر نماز پڑہنا کیسا ہے فرمایا روا ہے ولیکن ننگے سر بعض نے مکروہ کہا ہے اور بعض نے مکروہ نہین کہا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ بادستار نماز پڑہے مناسب اسکے حکایت مذکور بیان فرمائی یعنی حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کی جو کہ پیشتر گزر چکی ہے بعد اسکے فرمایا کہ سنو سالک جبتک دُنیا و آخرت کی لوث سے پاک نہو وین تب تک مقام وصال مین نہ پہونچین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصحو فیہ قدس اللہ اسرارھم الطہارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ جب وہ ایسے ہوجاتے ہین تو اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اسی دنیا مین عین ذات و اللہ مین قسم کہاتا ہون تاکہ تم استوار رہو یعنے یقین کرو اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین بہشت مین مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ قال علی رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی ما لم اراہ ای بعین القلب یعنے مین نہ پوجون اپنے رب کو جبتک کہ مین اُسکو نہ دیکہون یعنے دل کی آنکہہ سے اُنکی حضوری معلوم ہے جو کہ وہ نماز مین حقتعالیٰ کے ساتہہ رکہتے تہے اسلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ارحنا یا بلال بالاقامۃ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت کر مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ ایک عورت ہے سند کی دعاگو کے پاس آئی اور کہا دعا کرمین کچہہ دیکہتی ہون حجاب ہوجائے مین نے پوچہا تو کیا دیکہتی ہے کہا عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ وغیرہ کا مجہپر مکاشفہ ہوا ہے مین کیا کرونگی مبادا کہ استدراج ہو مین تو خدا کی ذات کو چاہتی ہون اُسنے سندی زبان مین کہا زہے عالی ہمت یہ بیت پڑہی

مرا ہمتے بس بلند روزی کن ؛ کہ من از تو ہمین ترا میخواہم ؛ اور دعاگو یہ بیت بعد تہجد کے پڑہتا ہے اور اول آخر درود شریف کہتا ہے اسلئے کہ دعا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے شیخ بہاء الدین کو واقعہ یعنے خواب مین دیکہا کہا سید بیٹہہ جا مین بیٹہہ گیا کہا تو بعد تہجد کے صلوٰۃ الحاجۃ پڑہتا ہے اور کوئی دعا مت کر مگر یہی دعا اور اول آخر درود بہیج اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ لَدَیْكَ وَالْوَاصِلِیْنَ اِلَیْكَ اُسدن سے پہر دعاگو یہی دعا پڑہتا ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من تم بہی بعد تہجد کے یہ دعا اور یہ بیت پڑہو اور لکہو کہ طلب عالی ہمتون کی ہے مین نے قدمبوسی کی

دعا بعد تہجد

ایضا ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا پوچہا تو کیا نام رکہتا ہے اُسنے کہا محمد فرمایا حدیث صحاح ہے من سمی باسمی او حرف من حروف اسمی فھو مغفور یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا نام میرا ہووے یا کوئی حرف میرے نام کے حرفون سے ہووے یعنے میم یا حا یا دال تو وہ بخشا ہوا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ سب جو مین نے کہا یعنے وصال و ادعیۂ تہجد اور یہ حدیث لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

فضیلت نام [illegible] محمد

ایضا روز مذکور دوشنبہ اکیسوین ماہ جمادی الاولی	

اختلاف اہل سنت و روافض و شیعہ در تبری و تولی صحابہ رضی اللہ عنہم

کو بعد ادا ے نماز پیشین کے یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا یہ مسئلہ تہا ولا نتبرأ احدا من اصحاب
رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم وهذا بیننا و بین الروافض لانهم یتبرؤن
من اصحاب الصحابة الا عن علی رضی الله عنه فنرد علیهم بقوله علیه السلام
اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم وان ابیتم غویتم فالاخبار فی فضائلهم
کثیرة یطول ذکرها هنا ولا نوالی احدا من الصحابة دون احد وهذا بیننا
وبین الشیعة لانهم ولوا علیا علی جمیع الصحابة وهذا اقرب من مذهب الروافض
ایضا وقد بینا فساده یعنے ہم بیزار نہین ہوتے ہین کسی صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت و جماعت اور درمیان رافضیون کے
کیونکہ وہ بیزار ہین صحابہ سے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو ہم اُنپر رد کرتے ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے کہ آپنے فرمایا میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین
سے جس کسی کا تم اقتدا کروگے راہ پاوٴگے اور اگر انکار کروگے تو گمراہ ہوگے جیسے کہ رات کے
چلنے والے قافلے ستارون سے راہ پاتے ہین پس اخبار یعنے حدیثین اُنکے فضائل مین
بہت ہین جنکے یہان ذکر کرنے مین طول ہے اور نہ دوست رکہتے ہین ہم ایک کو صحابہ سے
اور دشمن رکہتے ہین دوسرے کو یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت و جماعت اور
درمیان گروہ شیعہ کے اسلئے کہ وہ دوست رکہتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دشمن
رکہتے ہین دوسرون کو اور یہ مذہب قریب ہے رافضیون کے مذہب سے اور ہم سارے صحابہ کو

دوست رکہتے ہین اور کسی ایک صحابی سے بیزار نہین ہوتے ہین اور اُنکا اقتدا کرتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

عقل نور ہے

ایضاً ذکر عقل کا نکلا فرمایا کتاب مین ہے کہ اَلعَقلُ نُورٌ فی بَدَنِ الآدمی یضیئُ بہٖ طَرِیقٌ یبتدأُ بہ من حیثُ ینتہِی اِلَیہ درکُ الحواسِ فیبتدِی ای فیظہرُ المطلوبُ للقلب فیدرکُ القلبُ بتاملہٖ یعنے عقل ایک نور ہے آدمی کے بدن مین کہ روشن ہوتا ہے اُس سے ایک رستہ جسکی ابتدا ہوتی ہے اُس جگہ سے کہ جہان دریافت حواس کا منتہی ہوتا ہے پس ظاہر ہوجاتا ہے مطلوب اسطے دل کے سو دل دریافت کرتا ہے اسکو سوچتا ہے مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ اصل کتاب مین اسکا ترجمہ یون ہے عقل نوریست در تن آدمی روشن میکند بدان رہ از ابتدا و انتہا یعنی از آغاز کار تا پایان کار اگر اینچنین کنم اینچنین شود در یافت حواس شود و اگر این نباشد مجنون گویند مغلوب العقل ع عاقل آنست کہ اندیشہ کند پا یا نرا ۰ پس ظاہر میشود بدان عقل مطلوب دل پس در می یابد آنرا دل بتامل انتہی بعد اسکے فرمایا کہ سالکون کو کہ خدا تعالی نے مکاشفہ دیا ہے وہ اُس نور کو سرکی آنکہ سے بہی دیکہتے ہین کہ اُس نور کو عقل کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارے اصحاب مین یہ فائدہ عقل کا جو مین نے کہا لکہ لے غریب ہے ۔

حفظ زبان

ایضاً زبان کی نگاہ رکہنے کا ذکر نکلا مناسب اُسکے یہ بیت عربی فرمائی س

اِحْفَظْ لِسَانَكَ لَا تَقُوْلُ فَتُبْتَلٰی ۔ اِنَّ الْبَلَآءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ ۔ یعنے تو اپنے زبان کو نگاہ رکھہ نہ کہے تو کہ مبتلا ہوجاے کیونکہ بلا بولنے بات کرنے کے ساتہہ مقرر کی گئی ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح کی ہے قوله علیه السلام من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه ای مالا ینفعه ولا یضره یعنی حسن اسلام مرد سے چہوڑنا ہے مالا یعنی کہنے کا یعنی جو چیز کہ اسکا کہنا اسکو فائدہ نہ دے اور زیان بہی نہ پہونچاے اگرچہ اسکا کہنا مباح ہو تو اسی قدر وہ چیز کیون نہ کہے کہ اُسپر اُسکو ثواب ملے یعنے ذکر و تسبیح و تلاوت قرآن و تعلیم و امر بمعروف و نہی از منکر اور مثل اسکے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نگاہداشت زبان کا اور حدیث مع بیت عربی کے لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

صاحب شغل کو دستار و مصلی دین تسبیح نہ دین

ایضاً ذکر اسکا کہ اگر صاحب شغل کو دستار و مصلی دین لیکن تسبیح نہ دین اسلئے کہ دینا تسبیح کا عزلت ہے تسبیح طلب ورد و بیشان بے تعلق کے ہے کیونکہ وہ شغل دنیا کی تارک اور شغل آخرت کی عامل ہین مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن صاحب شغل نزدیک دعاگو کے آیا اور کہا کہ دعا کرو تاکہ شغل مجہسے دور ہوجاے مین نے اسکو تسبیح دیدی وہ اُس شغل سے معزول ہوگیا یہ مجرب ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر صاحب شغل صالح ہو تو اُسکو تسبیح دین یا نہین جواب فرمایا کہ نہ دین مگر اُسوقت کہ وہ طلب کرے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لے کام آئیگا۔

دعاے شیرینی

ایضاً شیرینی لائے حسن خلوم سے فرمایا کہ یارون کو بانٹ دے بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت شیرینی
کہائین تو یہ دعا پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پڑہتے تہے اللھم
ارزقنا حلاوۃ الایمان اس فقیر سے فرمایا فرزندمن یہ دعا ملفوظ مین لکہہ مین نے لکہہ لی

ذکر نماز چاشت و ظہریہ و تہجد وغیرہ

ذکر نماز چاشت کا نکلا فرمایا کہ نماز چاشت کی بارہ رکعت ہے اس باب مین حدیث صحاح
ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتے عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا
فی الجنۃ یعنی جوشخص پڑہے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہرروز تو بناوے اللہ تعالی واسطے
اُسکے ہرروز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا مراد اس سے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہین
نہ یہ کہ وہ سنت ہین اگر مراد سنت ہوتین تو یوم ولیلۃ رات دن کی قید لگاتے کیونکہ بارہ رکعت
سنت کی رات دن مین ہین بعد اسکے فرمایا یارو تم جانتے ہو کہ واسطے پڑہنے والے اس نماز
کے کتنے محل بنا ہوتے ہین جبتک کہ وہ جیتا ہے اور چاہئے کہ کہڑے ہو کر پڑہے مگر بعذر
کیونکہ چہہ رکعتین ہونگی لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے نماز
بیٹہے کی آدہی ہے کہڑے کی نماز سے از روے ثواب کے بعد اسکے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ چار ہزار
رکعت رات دن مین پڑہے اگر نہ پڑہ سکے تو دو ہزار رکعت رات دن مین ادا کرے یہ بہی اگر نہو سکے
تو ہزار رکعت رات دن مین پڑہے اور جو یہ بہی نہو سکے تو دو سو رکعت رات دن مین پڑہے
اور اگر یہ بہی نہو سکے تو سو رکعت رات دن مین پڑہے کم نہ کرے کہ یہ اقل ہے ورنہ سالک
نہو گا دعا گو اسوقت پیرانہ سالی مین سو رکعت رات دن مین پڑہتا ہے خارج سنت و تحیت

سالک کو چاہئے کہ چار ہزار رکعت رات دن مین پڑہے

مسجد و شکر طہارت و شکر طعام سے بعد اسکے فرمایا تم شمار کرو تاکہ مین کہون دس رکعت
اشراق کی بارہ رکعت چاشت کی چار رکعت زوال کی بارہ رکعت بعد ظہر کے
دوگانہ حفظ ایمان کا دس رکعت ظہر یہ چھبیس رکعت میان مغرب و عشا دو رکعت
بعد سنت مغرب کے ہدیۂ رسول بیس رکعت نماز اوابین چار رکعت بعد
فراغ اوابین دو رکعت احیاء قلب دو رکعت صلوۃ حرز آٹھ رکعت
بعد عشا دو رکعت حفظ ایمان دو رکعت صلوۃ التوبہ چار رکعت وتر سے پہلے
انکو سنت وتر کہتے ہین چار رکعت اس طریق سے کہ تین رکعت وتر اول رات مین
واسطے کسی مصلحت کے پڑہتا ہون از جہت فوت و یا موت اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر
پڑہتا ہون انکی تشفیعا للوتر کی نیت کرتا ہون یہ شفعہ دو رکعت کا مع ان تین رکعتون کے
چار رکعت ہو جاتا ہے لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم اور جب
واسطے وتر کے اٹھتا ہون تو بعد تہجد کے پڑہتا ہون اور دو رکعت بعد اسکے نہین پڑہتا ہون
لقولہ علیہ السلام اجعلوا الوتر آخر صلاتکم وتر آخرین نماز ہے پس اسی سے ختم کرنا چاہیے
اگر کوئی نماز بعد اسکے ادا کیجائے تو مسنون یہ ہے کہ اعادہ کرے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک رات مین تین بار وتر پڑہا ہے ایک بعد عشا کے متصل دوسرا
جب آپ گھر مین تشریف لاتے تو کچھ نوافل پڑہتے پھر وتر ادا فرماتے تیسرا جس وقت آپ
تہجد کے واسطے کھڑے ہوتے تو پھر وتر پڑہتے تاکہ وتر پر ختم ہو جائے اور بیس رکعت وقت
تہجد کے دو رکعت اول شکر احیاء لیل کی اور بارہ رکعت تہجد کی اور دو رکعت صلوۃ السعادۃ

کے اور دو رکعت سعادۃ الاولاد کے اُس آدمی کے واسطے کہ جسکی اولاد ہو ورنہ بعوض اُسکے صلوۃ الغنا پڑہے ہفت بار انا اعطیناک پڑہے دونون رکعتون مین اور دو رکعت صلوۃ الحاجہ مجموع ہمنے شمار کیا تو سو رکعتین ہوتی ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن چاہیے کہ ان سو رکعتون پر مواظبت کر وادر ہمیشہ ادا کر واور ملفوظ مین لکھو تاکہ یارون کے بہی کام آئے پس مین نے لکھا۔

ایضا شب سہ شنبہ بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مائدہ یعنے کہانے کا خوان لائے خرچ کیا یعنے کہانا کہالیا بعد خرچ مائدے کے فرمایا کہ دوگانہ شکر نعمت کا پڑہو کہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من اکل الطعام ولم یصل رکعتین شکرا لنعمة الله ثم نام یقسو قلبه یعنے جو شخص کہانا کہاتا ہے اور دو رکعت شکر نعمت اللہ کی نہین پڑہتا ہے پہر سو جاتا ہے تو اُسکا دل سیاہ و سخت ہو جاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض محدثین نے اسکو عاشر کہا ہے ہر بار کہ کہائین دو رکعت شکر نعمت کے پڑہین اور بعض کہتے مین کہ یہہ بات رات مین ہے پس بہتر یہ ہے کہ ہر بار کہ کہانا کہائے دو رکعت پڑہ لیتا کہ اتفاق ہو جائے پہلی رکعت مین یہ آیت والٰهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم الله لا اله الا هو الحی القیوم پڑہے اسلئے کہ ان دو نو آیتون مین اسم اعظم ہے اور اس دوگانۂ شکر نعمت مین یہی دو آیتین مروی ہین لیکن اوراد شیخ کبیر رضی اللہ عنہ مین دوسرا طریق ہے جیساکہ ہے اور یہ معمول دعا گو کا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن

دوگانہ شکر نعمت طعام

یہ فائدۂ شکر نعمت کا اور حدیث لکہنے لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

بائیسوین ماہ جمادی الاولی

اختلاف درمیان ایمان و اسلام

منگل کے دن اشراق کے وقت یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے منیر اس فقیر کے طرف
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا کلام اسمین تہا ثم اختلفوا فی الایمان
والاسلام قال بعضہم ہما واحد لقولہ تعالی ان الدین عند اللہ الاسلام
ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وقولہ تعالی فما وجدنا فیہا غیر بیت
من المسلمین فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین قال بعضہم ہما متفاوتان لقولہ
تعالی ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمومنات وقولہ تعالی قالت الاعراب امنا
قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا الا ان الاصح ما قال ابو المنصور الماتریدی رحمہ اللہ
رئیس اہل السنۃ والجماعۃ ان الاسلام معرفۃ التکالیف من الصلوۃ والصیام وغیرہما
ومحلہ الصدر لقولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ
والایمان معرفۃ اللہ تعالی بالآیات البینۃ ومحلہ القلب لقولہ تعالی ولکن اللہ
حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم واولئک کتب فی قلوبہم الایمان والقلب
داخل الصدر والمعرفۃ محلہ السر وہو داخل الفؤاد یعنے اہل سنت و جماعت نے
اختلاف کیا ہے ایمان و اسلام مین بعض نے کہا ایمان و اسلام ایک ہے جیسے کہ اللہ تعالے
نے خبر دی ہے قصۂ لوط علیہ السلام سے کہ ہمنے نہ پایا اُس شہر مین سوا ایک گہر کے مسلمانون
سے سو نکالا ہمنے اُس شخص کو جو کہ تہا اُسمین مومنین سے یعنے خاندان لوط علیہ السلام پس

انکو اسلام کے ساتھہ یاد کیا اور ایمان کے ساتھہ بہی تو اسلام و ایمان دونوں ایک ہوئی اور بعض نے کہا ایمان و اسلام متفاوت ہین ایک نہین ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمؤمنات سو مسلمانونکا علحدہ ذکر کیا اور مومنون کا علحدہ اور درمیان دونو کے واو عطف کا ذکر فرمایا یعنی جو کہ مغایرت پر دلالت کرتا ہے اور اسلئے کہ اللہ تعالے نے اعراب یعنے بدوے جنگلی لوگون سے یون خبر دی ہے کہ وہ بولے کہ ہم ایمان لائے حکم ہوا کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے ولیکن تم تو کہو کہ ہم اسلام لائے ایمان اسکو کہتے ہین جو کہ طوع و رغبت سے ہو اور اسلام اسکو کہتے ہین کہ ڈر سے تلوار و قید اور اسکے مانند کے ہو یعنے اپنے گردن رکھہ دی مطیع و منقاد ہو گئے پس ایمان و اسلام دونو متفاوت ہوے مگر صحیح تر وہ قول ہے جو کہ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی رئیس اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ اسلام پہچاننا ہے تکالیف کا یعنی اوامر کا جیسے فرائض و واجبات نماز و روزہ وغیرہ اور محل اسلام کا سینہ ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ یعنے کیا پس وہ شخص کہ کہولدیا اللہ نے اسکے سینے کو واسطے اسلام کے سو وہ روشنی پر ہے طرف سے اپنے پروردگار کی اور ایمان پہچاننا ہے اللہ تعالی کا کہلی کہلی نشانیون سے جیسے کہ بندہ اپنے آپ مین دیکہے اور کہے کہ اسنے مجہے پیدا کیا ہے اور یہ وہی قول ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنے جسنے اپنے نفس کو پہچانا اسنے اپنے رب پروردگار کو پہچانا اور آسمان و زمین مین نظر کرے اور ان چیزون مین جو کہ آسمان و زمین مین ہین کہ انکا کوئی صانع بنانے والا ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا

ما خلقت ھذا باطلا یعنے وہ فکر کرتے سوچتے ہین خلق و پیدائش آسمانون اور زمین مین کہ اے رب ہمارے تو نے اسکو بیکار پیدا نہین کیا ہے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الف سنۃ یعنے ایک گہڑی کہ باریتعالی کی صنع وکاریگری مین تفکر کرین بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے کیونکہ یہ تفکر اُسکے اعتقاد و یقین کو زیادہ کریگا اور جگہ ایمان کی دل ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم یعنے ولیکن اللہ تعالی نے محبوب کر دیا ہے طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اُسکو تمہارے دلون مین اور دل سینے کے اندر ہے اور معرفت کا محل سر ہے اور سر فواد کے اندر رہے جسوقت سبق فقیر کا یہان پہونچا تو مین نے پوچھا کہ درمیان قلب و فواد کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ قلب نیچے اور فواد بالاتر ہے ولیکن ایک دوسرے کے ساتھہ متصل ہے اور سر ان سے بالاتر ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من لکہہ لے

بعض اولیاء کامل اللہ سبحانہ کو اور عرش وغیرہ کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین

ایضا روز مذکور مین یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سبق رسالہ کا فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ بعض اولیاء کامل و واصل اُنکی ذات کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اور بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم وغیرہ اُنکو نظر آتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک درویش واصل نے کہا ہے رایت اللہ قبل کل شیٔ یعنے مین نے اللہ کو ہر چیز سے پہلے دیکہا ہے ایک عزیز نے پوچہا یہ کیونکر ہے جواب فرمایا کہ غیرت در شک کرتا ہے اگرچہ اشیا

نظر مین آتے ہین وہ لوگ ترک النظر الی الکل کرتے ہین تاکہ ان اشیار کے خالق سے وصال
پائین تو ان سب کو بطفیل اُسکے دیکہین نہ یہ کہ اُسکو بطفیل ان اشیار کے دیکہین نرے
علو ہمت اس بات کا سر یہ ہے مثلاً اگر کوئی شیفتہٗ معشوق ہو جائے تو وہ سب سے ترک نظر
کرلیتا ہے یہانتک کہ اُس سے ملجائے اور مراد پالے پہر سارا لبساط آراستہ اُسکی ملک ہوجاتا ہے
جبکہ دوست ہاتہہ آگیا ؎ آب حیات من ست خاکِ درِ کوی دوست ؎ در دو جہان
خرمی ست مادمی وروے دوست ؎ جیسے اگر کوئی بادشاہ کو دیکہتا ہے تو سارے امرار
و وزرار کی طرف نظر نہین کرتا ہے۔

بعض اولیا غیب کی آواز سُنتے ہین

بعد اسکے فرمایا کہ بعض اولیار اللہ تعالی کی آواز سنتے ہین اسلئے کہ یہ آواز پیدا ہوجاتی ہے کہ
ھذا افعل او لا تفعل یعنے ایسا کر ایسا مت کر اور وہ جواب بہی دیتے ہین کہ یہ کروان یا نکرون
جیسا کہ شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالی یہ مرتبہ رکہتے تہے وہ آواز سُنتے تہے اگر کوئی
شخص اُنکے واسطے فتوح لاتا وجہ شبہہ سے تو آواز سنتے کہ یہ حرام ہے لیکن مین نے تیرے واسطے
حلال کردی اسی درمیان مین اس فقیر و یاران دیگر پر متوجہ ہوئے پوچہا کوئی بیگانہ تو نہین
ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین وقت خلوت کا تہا فرمایا کہ تم میرے بہائی ہو
سنو ایک دن دعا گو ہمراہ یارون کے ملتان سے اوچہہ کو جاتا تہا ایک عزیز کہانا پکا ہوا
خوان مین رکہا ہوا لایا یار لوگ بہوکے تہے خوش ہو گئے مین نے آواز سنی کہ یا عبدی لا تأکل
من ھذا الطعام فانہ حرام یعنے اے میرے بندے تو اس کہانے سے مت کہا کیونکہ وہ

حکایت شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ

حکایت حضرت مخدوم [illegible]

حرام ہے مین نے یقین کرلیا کہ کوئی چیز شبہہ کی ہے پس مین نے اُس سے پوچہا تو کون ہے اُسنے
کہا مین طباخ یعنے باورچی ہون مین نے کہا تو کسواسطے لایا ہے کہا مین التماس کرتا ہون مین نے
کہا کیا ہے کہا آپ میرے واسطے منت کرین تا کہ محصول دکان کا مجہسے تہوڑا لین مین نے
کہا سبب حرام کا یہی سر تہا مین نے اُس سے کہا کہ تو اپنا کہانا لیجا مین نے اُسکو پہیر دیا اور کہدیا
کہ یہہ رشوت ہے اور رشوت حرام ہے ولیکن مین تیری منت کردونگا۔

بعض محبوبان الٰہی کو بہشت کا کہانا پینا لباس پہونچتا ہے

ایضاً ذکر اسکا نکلا کہ بعض محبوبان خدایتعالی کو طعام و شراب و لباس بہشتی پہونچتا
ہے تا کہ بفراغ خاطر مشغول ہون مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ ان دنون
مین کہ دعاگو مکے مین مجاور تہا ایک عزیز جبل ابو قبیس مین حجرہ رکہتا اُسکا دروازہ بند کرکے
اُسی جگہہ مشغول ہوتا تہا دعاگو سے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تو جا اُسکو
دیکہہ اور اُسکی زیارت کر مین پہاڑ پر چڑہا اُسکے حجرے مین گیا دستک دی اُسنے اندر سے کہا
من علی الباب یعنے کون ہے دروازے پر مین نے کہا سیدی انا ولد رسول اللہ افتح
علی الباب حتی ازورک یعنے اے میرے سید مین ہون فرزند رسول کا تو دروازہ کہول
تا کہ مین تیری زیارت کرون اُسنے اُسیوقت دروازہ کہول دیا دعاگو سے مصافحہ کیا اور
کافور سے بہی زیادہ تر سفید قرص مجہکو دئے مین لے آیا مین نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی
کے ساتہہ کہائے شیخ نے فرمایا یا سیدی ہذا خبز الجنۃ یعنے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے
کہا اے میرے سید یہ جنت کی روٹی ہے اور کچہہ واسطے مخدوم والد دامت برکاتہ کے لوجہہ

مین لایا یہ قرص نبات مصری سے بہی زیادہ تر شیرین تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عزیز اُسی جگہہ
نماز شروع کرتا اور پڑہتا تہا کعبہ اُس جگہہ سے دکہائی دیتا ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تنہا
پڑہتا تہا جواب فرمایا کہ جماعت کے ساتہہ جبکہ امام خانہ کعبہ مین شروع کرتا تو وہ بہی شروع
کرتا پہر پوچہا کہ فاصلہ تہا اور تنہا اُسجگہہ نماز جماعت کے ساتہہ کیونکر ہوتی ہے جواب فرمایا
کہ مین نے اُس سے زبان عربی مین پوچہا وہ فارسی نہین جانتا تہا یا سیدی کیف تصلی
من ھنا و بینک وبین الکعبۃ فاصلۃ طویلۃ کبیرۃ قال انا فی مذھب المالک و ذلک
فی مذھبہ یجوز یعنے اے میرے سید تم یہان سے کس طرح نماز پڑہتے ہو حالانکہ درمیان
تمہارے اور کعبے کے فاصلہ دراز ہے کہا مین مذہب امام مالک رحمہ اللہ تعالی مین ہون
اور یہ اُنکے مذہب مین جائز ہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک عورت بہی حجرۂ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشغول ہوتی تہی اُسکے واسطے بہی طعام و شراب و لباس بہشتی
پہونچتا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم نے اُس عورت کو دیکہا ہے جواب فرمایا کہ ہان
مین نے اُس عورت کو دیکہا ہے وہ طواف خانۂ کعبہ مین آتی تہی **ایضا** فرمایا کہ ایمان
تین قسم ہے ایک تو ایمان استدلالی وہ یہ ہے کہ آسمان مین نظر کرے کہ یہ ایسا ہی معلق
بے ستون اور جائے بلند ہے اور نشیب بہی رکہتا ہے اسکا کوئی خالق ہے پس ایمان لائے
اور یقین کرے دوسرا ایمان تقلیدی ہے کہ اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر پہونچی
ہو پس ایمان لے آئے جیسا کہ قصیدہ مین ہے ؎ وایمان المقلد ذو اعتماد ٭ بنص
اخبار عوال ٭ یعنے ایمان مقلد کا نص و اخبار عالیہ سے معتبر ہے تیسرا ایمان شاہدتی ہے

جبکہ نظرِ ولی کی بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ اس سب کا
پیدا کرنیوالا ہے جسوقت مرتبہ ایسا ہوجاتا ہے تو مجاہدے سے ذاتِ خدا کو دل کی آنکھہ سے
دیکھتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین
جاھدوا فی طلب وصالنا لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ ہمارے وصال کے طلب مین
سعی و کوشش کرتے ہین تو مقرر ہم انکو اپنے وصال کی راہین بتا دیتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ عمل مین عجب کو دخل نہو یون جانے کہ جو مین کرتا ہون اللہ تعالی کی توفیق سے کرتا ہون
اس فقیر کے طرف متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن یہ فوائد جو مین نے کہی انکو لکھہ لے غریب
ہین **ایضا** فرمایا فرزندمن سبق پڑہ قیلولی کا وقت نزدیک ہوتا ہے مین نے شروع
کیا ترتیب اسمین تہی قولہ تعالی اللہ نور السموات والارض ای منورھما وقیل منور السموات
بالنجوم وذلک قولہ تعالی وزینا السماء الدنیا بمصابیح وقولہ تعالی وزینا السماء
الدنیا بزینة الکواکب ای النجوم والارضین بالھدایة وقیل نور السموات بالملائکة
والارض بالانبیاء والاولیاء وقیل نورھما بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل
نورہ کمشکوة فیھا مصباح المصباح فی زجاجة الآیة جعل الصدر بمنزلة مشکوة
والمشکوة کوة غیر نافذة والقلب بمنزلة الزجاجة وھی القارورة والفؤاد بمنزلة
المصباح وھو السراج والسر بمنزلة الشجرة وداخل السر موضع خفی وھو موضع
نور الھدایة ولا صنع للعبد فیہ شیٔ ای فی موضع خفی ثم ان اللہ تعالی اذا اراد
ان یھدی عبدہ یلقی نورہ فی الموضع الخفی فیتلألأ ای یتلامع وھو نور التوحید

فائدہ عجیب

فائدہ بیان اسرار آیت اللہ نور السموات والارض

وذلک قوله تعالی یهدی الله لنوره من یشاء ثم یتلألأ النور الی السر فیقوم للعبد
فعل التوحید فیوحد الله تعالی ویتبرأ من الاصنام ثم لا یسکن ذلک النور حتے
یتلألأ الی الفؤاد فیقوم له فعل المعرفة فیصیر العبد عارفا الله تعالی بجمیع صفاته
وذلک نور المعرفة ثم یتلألأ ذلک النور الی القلب فیقوم له فعل الایمان وذلک
نور الایمان ثم یتلألأ ذلک النور الی الصدر فیقوم له فعل الاسلام وهو نور الاسلام
ثم ینتشر ذلک النور الی الاعضاء فینقاص العبد ای یتباعد بالاجتناب عن المعاصی
والائتمار بالاوامر وذلک نور التقوی فامر الله العبد فاجابه العبد لذلک فصار
مؤمنا تقیا فدخل تحت قوله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم فاذا صار بهما
امور اربعة التوحید والمعرفة والایمان والاسلام فاذا اجتمعت فی ذاته ذلک
الاربعة صار دینا وذلک قوله تعالی ان الدین عند الله الاسلام یعنی الله تعالے
روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ روشن کرنیوالا آسمانونکا ہے
ستارون سے دلیل اسکی یہ قول ہے اللہ پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو چراغون سے اور
قول اللہ پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ستارون کی زینت سے اور زینت دینے والا
زمین کا ہے سیدہی راہ بتانیوالون سے جیسے کہ رات کے قافلے والے ستارون سے راہ پاتے ہین
ویسے ہی بسبب سیدہی راہ بتانیوالونکے غرقاب ظلمات دنیا سے دین کی راہ پاتے ہین
بعض نے کہا کہ آسمانونکو تو اُسنے فرشتون سے روشن کیا اور زمین کو انبیاء واولیا سے اور
بعض نے کہا کہ آسمان و زمین دونونکو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشن کیا مثل اوسکی

روشنی کی ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اسمین ایک چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل مین ہے
شیشے کی اور قندیل ایسا ہے جیسا ستارہ چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ ایک درخت برکت والے
زیتون سے کہ وہ نہ شرق مین ہے نہ غرب مین مگر زمین مکہ اللہ تعالی نے سینے کو مثل طاق
کے اور دل کو مثل شیشے کے اور فواد کو مثل چراغ کے اور سر کو مثل درخت زیتون کے ٹھیرایا
اور اندر سر کے ایک چھپی جگہہ ہے اور وہ نور ہدایت کا محل ہے اور اس چھپی جگہہ مین بندے
کے لئے کچھہ صنعت و کارگیری نہین ہے وہ اسی کے دست قدرت مین ہے پہر جسوقت اللہ تعالے
چاہتا ہے کہ اپنے بندے گمراہ کو سیدہی راہ بتائے تو اُس چھپی جگہہ مین جو کہ سر کے اندر ہے
اپنا نور ڈالتا ہے پس وہ نور چمکنے لگتا ہے یہ نور توحید کا ہے اور یہ وہ قول ہے اللہ پاک کا
کہ ہدایت کرتا ہے اللہ اپنے نور کی جسکو چاہتا ہے پہر وہ نور چمکتا ہے طرف سر کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے بندے کے فعل توحید کا پس وہ اللہ کی توحید کرتا ہے اللہ کو ایک کہتا ہے اور
بتوں سے بیزار ہوتا ہے پہر وہ نور ساکن نہین رہتا ہے یہانتک کہ چمکتا ہے طرف فواد کے تو قائم
ہوتا ہے واسطے بندے کے فعل معرفت کا پس بندہ عارف ہو جاتا ہے اللہ تعالی کا ساتھہ
جمیع صفات اُسکیکے اور یہ نور ہے معرفت کا پہر وہ نور چمکتا ہے طرف دل کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے اُسکے فعل ایمان کا اور یہ نور ہے ایمان کا پہر چمکتا ہے طرف سینے کے تو قائم ہوتا ہے
اُسکے واسطے فعل اسلام کا اور یہ نور ہے اسلام کا پس بندہ واسطے اُسکے گردن رکہتا ہے
یعنے خدا کا مطیع و منقاد ہو جاتا ہے پہر وہ نور طرف عضا کے منتشر ہوتا ہے تو بندہ پرہیز کرتا ہے
گناہون سے اور احکام الہی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ نور ہے تقوی کا پس اللہ تعالے

بندے کو حکم کرتا ہے تو وہ قبول کرتا مانتا ہے بسبب اُس نور کے پہر وہ بندہ مؤمن متقی ہوجاتا ہے
تو وہ اس قول الہی کے نیچے داخل ہوتا ہے کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے متقی تر تمہارا ہے
پس اب یہان چار امور ہوگئے توحید و معرفت و ایمان و اسلام پس جب اُسمین یہ چار
باتین جمع ہوگئین تو وہ دین ہوگیا مذہب اہل سنت و جماعت مین اور یہی معنی ہین اس
قول الٰہی کے کہ دین جو ہے نزدیک اللہ کے سو وہ اسلام ہی ہے یہ ساری ترتیب آغاز
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر صوف یعنے کمل کا

ایضاً ذکر صوف کی فضیلت کا نکلا فرمایا کہ اکثر پیغمبر علیہم السلام صوف پوش ہوئے ہین
اور صوف گلیم یعنے کمل کو کہتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہی صوف پہنا
تہا اور گدہے پر بدون زین کے سوار ہوتے تہے قولہ تعالی یاایھا المزمل قم اللیل
الا قلیلاً یعنے اے محمد گلیم پوش تو کہڑا ہو رات مین مگر تہوڑا اور صحابہ و اصحاب صفہ سب
گلیم پوش ہوئے ہین اسلئے کہ پوشش اُسوقت کے نیکبختون کی یہی تہی اور اگر اصحاب صفہ
واسطے کسی مصلحت کے باہر نکلتے تو کپڑے عاریتی ایک دوسرے کے پہن لیتے تہے تاکہ نظر خلق
مین تونگر دکہائی دین خلق جانتی تہی کہ وہ تونگر ہین لیکن وہ فقیر تہے قولہ علیہ السلام
ان اللہ یحب الفقیر الغنی التقی النقی یعنے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے فقیر تونگر
پرہیزگار پاک کو چنانچہ اللہ عزوجل نے انہین اصحاب صفہ کی صفت کی اپنی کلام مجید مین
پیغمبر علیہ السلام کو خبر دی ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعو

التکلف

ضربا فی الارض یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف ای لتکلف تعرفھم
بسیماھم لا یسئالون الناس الحافا ای لحاحا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُسطرف عجب
بات سُنی کہ ہندوستان مین نہ سُنی تہی الحافا اے حیاء من اللہ تعالیٰ یعنے نادان لوگ
ان درویشون اصحاب صفہ کو تونگر جانتے تہے اسلئے کہ وہ خود کو بتکلف خلق کی نظر مین
تونگر دکہاتے تہے اے محمدؐ تو اُنکو پہچانتا ہے اُنکے سیما سے کہ وہ فقیر ہین نہین مانگتے ہین
لوگون سے اسلئے کہ شرم کرتے ہین خدا سے مثلاً اگر اسوقت بادشاہ مجازی کا کوئی غلام ہو
وہ ہرگز دوسرے سے جو کہ اُس سے کم رتبہ ہے نہ مانگےگا شرم کریگا اور فخر کریگا اگرچہ وہ
سب سے زیادہ تر فقیر ہو خاصکر وہ تو بندگان خاص بادشاہِ حقیقی کے ہین یعنے تو پہر وہ
کیونکر سوال کرینگے جیسے کہ کسی قائل عربی نے خوب رباعی کہی ہے ؎ ولا تطلب
من الدنیا نصیبا ؂ سوی خبز الشعیر وکوز ماء ؂ ولا تلبس لباسا دون صوف ؂
لان الصوف لُبس الانبیاء ؂ ؎ با نانِ جوین بساز و با پارہ دلق ؂ بار محنتِ
خود بہ نہ بارِ محنتِ خلق ؂ بعد اسکے خوان لائے خرچ کیا یعنے طعام تناول فرمایا دوگانہ
شکر کا ادا کیا اور نماز چاشت کی ادا کی متابعاً لرسول اللہ علیہ السلام نیت فرمائی با ب۔
مین نماز کے ایک فائدہ بیان فرمایا کہ نماز مین بعد سجدہ ثانیہ کے زانو پر ہاتہہ رکہین اور
اُٹہین لیکن جسوقت قعدہ سے اُٹہین تو ہاتہہ کی مٹھی باندہکر اُٹہین جیسا کہ دعا گو ہمیشہ
کرتا ہے تم دیکہتے ہو اور دعاگو نے یہ طریقہ محدثون اور حنفی مذہبون سے دیکہا ہے مین نے
پوچہا تو جواب فرمایا کہ یہ طریق مسنون ہے اسلئے کہ قعدہ سے زانو پر ہاتہہ رکہکر اُٹہنا

فا [illegible]

دشوار ہے اُسوقت سے مین ایسا کرتا ہون اور یہ بات مین نے فقہ مین بھی پائی ہے فاذا اطمأن ساجداً کبر واستوی قائماً علی صدور قدمیہ اور نکھا اذا قام من القعدۃ الاولی قام علی صدور قدمیہ مین نے کسی جگہہ نہین پایا بعض نہین جانتے ہین اسلیئے پہلے قعدے سے ہاتھہ زانو پر رکھکر اُٹھتے ہین چاہیئے یون کہ پہلے قعدے سے مٹھی باندہکر اُٹھین پھر اس فقیر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا ای بھائیو تم بھی ایسا کرو جیساکہ یہہ دعاگو کرتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکھہ لے پس مین نے لکھہ لیا

ذکر واردات

ایضاً ذکر واردات کا نکلا فرمایا کہ وارد حال کو کہتے مین بتشدید لام حلول سے جو کہ سالک مین پیدا ہوتا ہے سالک کو چاہیئے کہ حال کا مالک ہووے مملوک حال کا نہو جائے لان السالک الکامل الذی یملک حالہ لا الحال یملکہ یعنے اسلیئے کہ کامل سالک وہی ہے جو کہ اپنے حال کا مالک ہوتا ہے نہ حال اُسکا مالک ہوتا ہے یعنے کمال یہی ہے کہ حال کو اپنے قبضے مین رکھے حال کا تابع نہو جائے اسجگہہ اس فقیر نے پوچھا کہ جو شخص رقص کرے یہ بھی حال ہے جواب فرمایا کہ رقص حال کا باعث ہے چاہیئے کہ تحمل کرے حال کا مالک رہا کرے اور اگر تحمل نکریگا تو مملوک حال کا ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ منصور حلاج کی بیان فرمائی کہ اُنکو اللہ کی طرف سے حال وارد ہوا ایک دن وہ وعظ کہتے تھے اثنائے وعظ مین آواز سنی کہ من یفدی لنا روحہ فقال الحلاج انا الحق ای انا الثابت بفداء روحی مشائخ عصر جنہون نے اُنکے مارڈالنے کا فتوی دیا اُسکا

کلہ قال الفقہا رحمہم اللہ کی نیتہ العاجز ... (marginal note, partly illegible)

ذکر منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

سر بہیہ تہا اور یہہ آیت پڑہے قوله تعالى لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون اے
لن تنالوا لقاء الله حتى تهدوا ارواحكم الى الله تعالى یعنی تم ہرگز نہ پہونچوگے دیدار خدا کو
یہانتک کہ ہدیہ کرو اپنے روحونکو طرف الله تعالی کے وہ اپنے قول پر جمے رہے کہ انا الحق بت
ببفدار نزوحی اور ایک قول پر منصور الله کی طرف سے حکایت کرنیوالے تہے الله کا نام
لیتے تہے اور یہ درست ہے اور ایک قول پر وہ اپنے وجود سے فانی ہوگئے تہے اور ساتہہ
وجود ذات محبوب کے باقی جیسے کہ مجنون سئل المجنون الرفاعی ما اسمك قال لیلی یعنے
کسینے مجنون سے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے کہا لیلی خود کی خبر نہ تہی اُسکے تمام اعضا کو اُسکے
محبوب نے لے لیا تہا یہ بیت عربی پڑہی شعر انا من اهوى ومن اهوى انا نحن
روحان حللنا بدنا یعنے مین وہ ہون کہ جسکو چاہتا ہون اور جسکو چاہتا ہون وہ
مین ہون ہم دو جانین ہین کہ ہمنے ایک بدن مین حلول کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منصور
حلاج نے جو کہ انا الحق کہا سکر سے نہ تہا بلکہ وہ تو مالک حال کے ہوگئے تہے اگر سکر ہوتا تو
ایک کلمے پر نہ رہتے بلکہ کلمات شتے یعنے متفرق پریشان باتین کہتے جیسے دیوانے بکتے
ہین اُنکے قتل کا یہی بہید تہا کہ وہ ایک چیز پر مستقیم رہے یہانتک کہ جان دیدی جبکہ
امام ہمام قاضی ابو یوسف رحمہ الله تعالی نے پوچہا کہ من انت قال انا الحق یعنے تو کون
ہے کہا مین حق ہون ہرچند اُنسے پوچہا تو وہ انا الحق ہی کہتے تہے پس امام ابو یوسف
اور سارے امامون نے اُنکے قتل کا فتوی لکہا اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ مارنا منصور
کا صواب پر تہا یا غلط پر جواب فرمایا کہ دونو قولو نپر صواب تہا علماے ظاہر کے قول پر

اسلئے کہ علمار نے اُسکی تکفیر کی اور کہاکہ وہ کفر کا کلمہ کہتا تہا اور اُسی پر جما ہوا تہا اور قول
مشائخ پر اسواسطے کہ دعوے کیا انا الحق کہا یعنے انا الثابت بقدار روحی لیس دونو قول پر
قبل اُسکا برصواب تہا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد وارداتکے
اور تینون قول باب مین منصور کے اور بیان آیت مذکور کا اور نظم عربی جو مین نے
بیان کی سب کو لکھ لے مین نے لکھہ لیا **ایضا** روز مذکور مین ظہر کے وقت اس
فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من سبق پڑہو ترتیب اسمین تہی ینبغے للمؤمن ان لا یشك
فی ایمانه ولا یقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی قال تعالی انما المؤمنون الذین
آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا ای لم یشکوا قال لله تعالی اولئك هم المؤمنون
حقا ومن قال انا مؤمن ان شاء الله تعالی فانظر لای حال استثنے للحالة الماضية
وهو ان یقول کنت مؤمنا ان شاء الله امس ام استثنی للحالة التی هو فیها
فیقول انا مومن ان شاء الله تعالی الساعة فقد کفر بهاتین اللفظتین وان
استثنی للحالة المستقبلة وقال اکون غدا مؤمنا ان شاء الله جاز ذلك
ولکن ذلك القول منه بدعة لان النبی صلے الله علیه واٰله وسلم قال من
لم یکن مؤمنا حقا کان کافرا حقا یعنے مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان مین شک نکرے
اور یون نہ کہے کہ مین مومن ہون انشاء الله تعالی اسلئے کہ الله تعالی نے فرمایاہے مومن
وہی لوگ ہین کہ جو ایمان لائے ساتہ الله کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا وہی لوگ
ہین مومن سچے پکے اور جو شخص کہے کہ مین مومن ہون انشاء الله تعالی تو تو دیکہہ اُنے

لا استثنا فی ایمان

کونسی حالت کا استثنا کیا ہے اگر گزری حالت کے واسطے استثنا کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ یون کہے کہ مین مومن تھا انشاء اللہ کل گویا اُسنے استثنا کیا ہے واسطے اُس حالت کے
کہ جسمین وہ ہے پس کہتا ہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ اس گھڑی مین تو وہ مقرر ان
دونون حال مین ان دو لفظون کے سبب سے کافر ہو گیا بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ
کے مذہب پر جائز ہے کیونکہ اُنکے مذہب مین ان شاء اللہ واسطے شک کے نہین ہے بلکہ
واسطے تبرک کے ہے اور اگر استثنا کیا ہے واسطے آیندہ حالت کے اور کہا کہ مین ہوؤنگا
کل مومن انشاء اللہ تو یہ جائز ہے اور یہ ہمارے مذہب پر بہی روا ہے ولیکن کہنا اس کلمے
کا اُس سے بدعت ہے کیونکہ کسی صحابی نے عہد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین کہا،
اور نہ تابعین مین سے کسی نے کہا اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو شخص مومن استوار پکا نہوگا تو وہ پکا کافر ہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک
حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر اسم اعظم

ایضا اس فقیر پر اور یاران دگیر پر متوجہ ہوئے فرمایا بارش کیسی ہے ہمنے عرض کیا کہ
بارش سخت ہے گہر گرتے ہین حوض اور تالاب ٹوٹ گئے اور بند فتح خان کا اور بند نائب
باربک کا اور ایک دوسرا بند تینون ایک ہو گئے اور بند نائب باربک کا ٹوٹ گیا رستہ بسیاب کا
چلتا ہے اور پانی حوض خاص علائی کا چشمے کے راہ سے جاتا ہے کہ کبہی نہ گیا تہا فرمایا کہ آج
منگل کا دن ہے ورد یا حی یا قیوم کا ہزار بار ہے اور یہ اسم اعظم ہے اسکو ہزار بار کہین ہزار بار

کہا اور دعا بارش روکنے کی فرمائی اسطرح اور اول و آخر درود شریف پڑہا الھنا توسلنا بھذین الاسمین الاعظمین حوالینا لا علینا یعنے اے معبود ہمارے ہمنے توسل کیا ہے ساتہہ ان دونو ناموں بڑے کے تو ہمارے گرد اگر برسا اور ہمارے اوپر مت برسا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت بارش بہت ہوتی اور رکتی نہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے الھی حوالینا لا علینا۔

ذکر قیلولی کا

ایضاً ذکر قیلولی کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام قیلوا فان الشیطان لا یقیل یعنے تم قیلولہ کرو یعنے دوپہر کو سوؤ اسلئے کہ شیطان قیلولہ نہین کرتا ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیطان کو نیند ہے جواب فرمایا کہ شیطان کو نیند ہے فرشتے کو نیند نہین ہے اسلئے کہ شیطان فرشتوں سے نہین ہے جن سے ہے لقوله تعالے واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه اور خلقت جن کی آگ سے ہے جیسے کہ شیطان نے کہا ہے قوله تعالی خلقتنی من نار وخلقته من طین وقال تعالی خلق الجان من مارج من نار والجان خلقناه من نار السموم بعد اسکے فرمایا کہ جن مومن بھی ہوتے ہین اور کافر بھی اور اولیا بھی ہوتے ہین اور فاسق بھی جیسے آدمی ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جن کے اولیا بھی ہوتے ہین جو کہ ارشاد کرین جواب فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین طواف خانہ کعبہ مین جن سے ایک ولی مرشد کو پایا اور اُس سے مصافحہ کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مسلمان جنوں کو دیکھا ہے

شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالی کے پاس سبق پڑھتے تھے دن مین تو آدمیون کو سبق
دیتے تھے اور رات مین جنون کو پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من مین نے جو
یہ فوائد کہے ہین انکو لکھ لے مین نے لکھ لئے۔

ذکر سلام کا

ایضا فرمایا کہ جسوقت گھر مین آئین تو سلام کرین قولہ تعالی فاذا دخلتم بیوتا
فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقولہ علیہ السلام
السلام قبل الکلام قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم
حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا ای اہل البیت اور جب مسجد مین آئین تو بھی سلام
کرین کیونکہ مسجد بھی گھر ہے قول ہے اللہ تعالی کا کہ یا ابراہیم طہر بیتی اور قول ہے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ المسجد بیت اللہ والمسجد بیت کل تقی اسلئے کہ گھر مولی
اور بندے کا ایک ہے اللہ تعالی مکان سے منزہ و پاک ہے لیکن اضافت واسطے کرامت
مکان کے ہے جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ع وذاتا عن جہات الست خالی ۔ اور
اگر گھر مین یا مسجد مین کوئی نہو اور خالی ہو تو روایت کیا گیا ہے کہ اسطرح کہین السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین بعد اسکے فرمایا اگر لونڈی ہو تو بھی سلام کرین اس
محل مین تبسم کیا کہ بے بیون کے ڈر سے لونڈی کو سلام نہین کر سکتے اسلئے کہ وہ یون کہین
کہ تو خاطر داری کرتا ہے جبتو لونڈی کو سلام کرتا ہے لیکن دعا گو نے کے کے بے بیونکو
دیکھا ہے کہ وہ خاوندون کو حکم دیتے ہین کہ تم جوان لونڈی سے خلوت کرو تاکہ وہ دوسری جگہہ

حرام نہ کرین کیونکہ زنا ساری کتب منزلہ مین اور ساری امت انبیاء ورسل مین حرام ہے زنا قریب مرتبۂ شرک کے ہے قولہ تعالی الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المومنین یعنے بدکار نکاح نکریگا مگر بدکار عورت یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نہ نکاح کریگا اُس سے مگر بدکار مرد یا مشرک اور حرام ہے یہ ایمان دارون پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ الزنا یخرب البنا یعنے زنا خراب کرتا ہے بناے اسلام کو اور قول ہے آپکا کہ زنی واحد یحبط عمل سبعین سنۃ یعنے ایک زنا ستر برس کی عمل کو ناچیز کر دیتا ہے خبر مین آیا ہے کہ ان الزنا تؤثر الی اربعین بیتا یعنے شومی زنا کی چالیس گھر تک اثر کرتی ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد زنا و سلام کے جو مین نے کہے لکھہ لے مین نے لکھہ لئے زنا بالف مقصورہ ہے مہموز نہین ہے جیسے کہ سنا یعنے روشنی یہ بہی مثل زنا کے بالف مقصورہ ہے۔

زنا مقصور ہے مہموز نہین

فضیلت سنت عصر

ایضا سنت عصر کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی اربعا قبل العصر لن یلج فی النار یعنے جو شخص چار رکعتین فرض عصر سے پہلے پڑہے وہ ہرگز دوزخ کی آگ مین داخل نہو گا بعد اسکے تعین قرات سنت عصر کا بیان فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے من صلی اربعا قبل العصر وقرأ فی تلک الاربع سورۃ العصر غفر لہ ومن قرأ فی الرکعۃ الاولی سورۃ اذا زلزلت الارض وفی الثانیۃ والعادیات

وفی الثالثة القارعة وفی الرابعة التکاثر صار محبوبا ورأی ربه جل وعلا یعنے جو شخص
کہ پڑہے چار رکعتین سنت عصر کی پہلے فرض عصر سے اور پڑہے چارون رکعتو نمین سورہ عصر
تو وہ بخشا جائیگا اور جو شخص پڑہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین العادیات
اور تیسری مین القارعہ اور چوتہی مین سورہ تکاثر تو محبوب خدا ہو جائیگا اور اپنے رب کو
دیکہیگا اس جگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ اس بندے نے شرف الدین سے سنا ہے کہ جو شخص
ان سورتونکو وقت عصر مین پڑہے تو وہ لقاے خداے تعالے کو دیکہے جواب فرمایا صحیح
ہے اور اختیار شیخ کبیر کا اوراد مین اسی طرح ہے اور بہتر ہے اگر وقت تنگ ہو تو سنت
کی دو رکعتین بہی آئی ہین بعد اسکے فرمایا بعد فریضہ عصر کے بیٹہے اور ذکر کرے بہت
فضیلت ہے اور حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من صلے صلوة العصر ومکث فی
مصلاه حتی تغرب الشمس فکانما حج حجتین تامتین وکانما اعتق ثمانی رقاب
من ولد اسمعیل علیه السلام ومن صلی الفجر ومکث فی مصلاه حتی تطلع الشمس
وصلی رکعتین فکانما حج حجة تامة واعتق اربع رقاب من ولد اسمعیل علیه السلام
یہان اس فقیر نے پوچہا اول النہار للدنیا واخره للاخرة جواب فرمایا کہ جزا مین کریگا
یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز پڑہے اور اپنی نمازگاہ
مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ سورج ڈوب جائے تو گویا اُسنے دو حج پورے کئے اور گویا آزاد
کئے اُسنے آٹہہ بردے اولاد اسمعیل علیه السلام سے اور جو شخص صبح کی نماز پڑہے اور اپنے
مصلے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ آفتاب طلوع ہو اور دو رکعتین پڑہے تو گویا اُسنے ایک

پورا حج کیا اور چار بردے آزاد کئے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ایک عزیز نے پوچھا اس سے
کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ اگر اسمعیل علیہ السلام کی اولاد قید مین گرفتار ہو جائین پس وہ اونکو
چھڑائے یہ مراد نہین ہے کہ اسمعیل علیہ السلام غلام تہے اگرچہ وہ لونڈی سے تہے کیونکہ کنیز زادہ
غلام نہین ہوتا ہے جبکہ وہ لونڈی اپنے میان سے اُسکو جنے یہ بات فقہ مین ظاہر ہے
اذا ولدت الامة ولدا من مولاها صارت ام ولده وعتقت ويحرم بيعها ولا
تخرج من ملك المولى حتى يجوز وطيها واستخدامها یعنے جس وقت لونڈی اپنے میان سے
بچہ جنے تو وہ میان کی ام ولد ہو جاتی ہے یعنے اسکے بیٹے کی مان اور آزاد ہو جاتی ہے اور
اُسکا بیچنا حرام ہوتا ہے اور وہ میان کی ملک سے نہین نکل جاتی ہے یہانتک کہ اُس سے
وطی کرنا اور اُس سے خدمت لینا درست ہے جسجگہ کہ بطفیل بچے کے لونڈی ام ولد ہو جائے
تو بہر بطریق اولی حضرت اسمعیل علیہ السلام کہ اُنکی مان ہاجرہ رضی اللہ عنہا لونڈی تہین
کسی کی ملک نہونگی یہ قصہ دراز ہے ایک بادشاہ تہا اُسنے بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو
بظلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیلیا تہا اللہ تعالی نے اُنکو محفوظ رکہا تو اُس بادشاہ
نے اُنکو بی بی ہاجرہ دی اور کہتے ہین کہ بی بی ہاجرہ حضرت صالح علیہ السلام کی صاحبزادی
تہین انکو بظلم لیلیا تہا یہ لونڈی نہ تہین خاصی پیغمبر کی بیٹی تہین حضرت اسمعیل علیہ السلام
کے حق مین یہ اعتقاد نکرنا چاہئے کہ وہ غلام تہے وہ تو خود پیغمبر مرسل تہے پیغمبر غلام نہین
ہوتے ہین قوله تعالى واذكر في الكتاب اسمعيل انه كان صادق الوعد وكان
رسولا نبيا وكان يامر اهله بالصلوة والزكوة وكان عند ربه مرضيا جیسا کہ

قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے **س** وما کانت نبیا قط انثی ۱؎ ولا عبد وشخص ذو
افتعال ۱؎ یعنے تین آدمی ہرگز رتبۂ نبوت کو نہین پہونچتے ہین ایک تو عورت کیونکہ مستورہ
پردہ دار ہے اور نبوت مین اظہار شرط ہے تاکہ خلق کو خبر دے اور اسی لئے بادشاہی
عورت کی جائز نہین ہے لا یجوز الملک للمرأۃ ولا للعبد سیما النبوۃ یعنے عورت و
غلام کی بادشاہی درست نہین ہے خاصکر پیغمبری یعنے وہ تو بغایت عالی مرتبہ ہے وہ
کیونکر جائز ہونے لگا اور غلام بہی پیغمبر نہین ہوتا ہے اور نہ بدکار پیغمبر ہوتا ہے کہ نبوت
سے پہلے فاسق ہوا ہو بلکہ نبوت سے پہلے سارے پیغمبر نیک مرد ہوئے ہین بعد اسکے
اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیثین اور فضیلت سنت عصر مع فوائد کے جو مینے
کہے ہین لکہ لے پس مینے لکہہ لئے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مینے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی روی عن الامام الضحاک رحمۃ اللہ علیہ انہ قال جاء رجل الی ابن
عباس رضی اللہ عنہما وقال یا ابن عباس اقول انا مؤمن من اللہ ان شاء اللہ
فقال بن عباس صارت بلا ولد املک اتؤمن باللہ ورسولہ وبما جاء من اللہ
قال نعم فقال ابن عباس قل انا مؤمن حقا ثم قرأ ہذہ الآیۃ انما المومنون الذین
آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا اولئک ہم المؤمنون حقا ای لم یشکوا فی اللہ ولا فی
رسولہ ولا فی شیئ جاء من اللہ علی ان الاستثناء یبطل الایمان انہ لو قال ہو اللہ
ان شاء اللہ وہل تقوم الساعۃ ان شاء اللہ فانہ یصیر کافرا بلا خلاف قلنا ما لا
یجوز بالعربیۃ فکذلک لا یجوز بالفارسیۃ الا تری انہ لو قال لامراتہ انت طالق

ان شاء الله او قال لعبدہ انت حر ان شاء الله او قال علی کذ الفلان ان شاء الله او
قال بعت او اشتریت ان شاء الله لا یکون علیه شیٔ ویبطل بالاستثناء جمیع الکلام
فکذا ھنا یبطل به الایمان یعنے امام ضحاک رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ انہون نے
کہا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف آیا اور کہا اے ابن عباس مین کہون
کہ مین مومن ہون انشاءاللہ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بے بچے ہو جاے تیری مان کیا
تو ایمان لایا ہے ساتھہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے اور ساتھہ اُس چیز کے جو آئی ہے طرف سے
اللہ تعالی کے اُس آدمی نے کہا ہان تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تو یون کہہ کہ مین مومن
ہون استوار یعنے سچا پکا انشاءاللہ مت کہہ کہ یہ شک سے ہے یہ آیت کریمہ پڑہی یعنے اللہ تعالے
نے فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جو ایمان لانے ساتھہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک کیا
وہی لوگ ہین مومن سچے پکے یعنے شک نکیا اللہ مین اور نہ اُسکے رسول مین اور نہ اُس چیز
مین جو اللہ کی طرف سے آئی یعنے کتابین اور فرشتے یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا یعنے انشاءاللہ
کہنا ایمان کو باطل کر دیتا ہے اگر اُسنے کہا کہ اللہ ہے ان شاءاللہ اور کیا قیامت قائم ہوگی
انشاءاللہ اور کتابین ہین انشاءاللہ اور پیغمبر ہین انشاءاللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہین
انشاءاللہ تو وہ بلا خلاف کافر ہو جائیگا ہم کہتے ہین کہ جو چیز عربی مین جائز نہین ہے تو وہ
اسیطرح فارسی مین بہی جائز نہین ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر اُسنے اپنی عورت سے کہا کہ
تو طالق ہے انشاءاللہ یا اپنے غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے انشاءاللہ یا کہا کہ مجہپر اسقدر ہے واسطے
فلان کے انشاءاللہ یا کہا مین نے بیچا یا خریدا انشاءاللہ تو اُسپر کوئی شی نہو گی یعنے نہ تو عورت

طلاق پڑیگی نہ غلام آزاد ہوگا نہ اقرار ہوگا نہ بیچنا ہوگا نہ خریدنا ہوگا یہ سب کلام حشو بیکار
ٹھہریگا اور استثنا سے سارا کلام باطل ہوجائیگا پس یہان بہی اسیطرح بسبب استثنا کے
ایمان باطل ہوگا بعد اسکے فرمایا وقال الشافعی قدس سرہ لو قال رجل انا مومن انشاء اللہ
للشک یکفر و لو قال للتبرک یجوز ولا یکفر یعنے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر
کوئی شخص انا مومن انشاء اللہ شک کے واسطے کہے تو کافر ہوجائیگا اور اگر واسطے تبرک کے
کہے گا تو جائز ہے اور کافر نہوگا یہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے
تہی **ایضا** فرمایا کہ جسجگہہ جو کوئی بیٹہہ جائے اُسکو وہانسے نہ اُٹہائین اور اگر وہ بزرگ ہو
توصدر اُسی جگہہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ جمال الدین اچہوی رحمۃ اللہ تعالےٰ
کی بیان فرمائی کہ حسب دستور کسی جگہہ جاتے تو صف نعال مین بیٹہتے مین نے دیکہا ہے کہ صدر اُسی جگہہ
ہوجاتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ایسا ہی کرتے اور جس جگہہ
جو کوئی بیٹہتا اُسی جگہہ رہتا اُسکو اُٹہاتے نہ تہے اور یہ تین قسم ہے فقرا کے یہان حلقہ کہتے ہین
چہوٹا بڑا فقیر غنی بوڑہا جوان جسجگہہ بیٹہے اُسی جگہہ بیٹہا رہے اور یہ مسنون ہے مجلس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسیطرح تہی کیونکہ آپ فقیر تہے اور فقرا متابعت اختیار کرنے مین
حلقہ کرتے ہین اور علماء کے یہان محفل ہے کہ مُعرّف ہر ایک کو بتدریج صدر پر بٹہادے
اور امراء و اغنیا کے یہان مجلس ہے یہان بہی بسبب مجلس کے بتدریج ہے شغل یا مال کے انداز سے
پر صدر پاوے ان سب سے درویشون کا حلقہ بہتر ہے بلا تکلف۔

ایضاً بدہ کی رات تیئسوین ماہ جمادی الاولےٰ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی سوار پر سجدہ تلاوت کا
واجب ہو جائے تو وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ اُتر پڑے اور سجدہ کرلے کیونکہ وہ واجب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ نفل مین نہ اُترے اور سوار کے واسطے قبلے کی طرف مونہہ کرنا بہی شرط
نہین ہے فقہ مین مذکور ہے ومن کان خارج المصر یتنفل علی دابتہ یجوز الی ای جہۃ
توجہت دابتہ یومی ایماءً وھذا قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وعلیہ الفتوی و
قال محمد رح یجوز ویکرہ ان کان فی المصر وقال ابو یوسف رح یجوز ولا یکرہ وان کان
فی المصر ویقول ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکب الحمار فی المدینۃ وصلی النوافل
بالایماء یعنے جو شخص شہر کے باہر ہو اپنی سواری پر نفل نماز پڑہے تو جائز ہے کسی طرف اسکی
سواری مونہہ کرے یعنے جس طرف اُسکی سواری مونہہ کرے اشارہ کرے نماز پڑہی جائے
یہ قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور اسی پر فتوی ہے لیکن نزدیک حضرت
امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالی کے اگر سوار اندر شہر کے نماز نفل اشارے سے پڑہے
تو جائز ہے مگر مکروہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک بغیر کراہت کے جائز
ہے اگرچہ شہر مین ہو دلیل انکی یہ روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار
ہوئے مدینے مین اور اشارے سے نفلی نماز پڑہی بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند
من اس مسئلے کو لکہہ لے جو مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا **ایضاً** حسن خادم سے فرمایا کہ
نبات مصری لاؤ مجکو اور یارون کو بانٹو وہ لے آئے مصری بہت تہی کچہہ بچی فرمایا جسچیز کو
واسطے خدا کے نکالتے ہین تو پہر اُسکو اندر نہین لیجاتے خادم سے فرمایا کہ مجہے دوسرے دن سے

ونا دے اور مسکرائے اور فرمایا کہ صاحب صدر کو دوگنا دینا چاہیے اسلئے کہ کوئی آنیوالا
لائے اور یا کسی کو نہ پہونچا ہو تو اسمین سے دیوے یہ مخدوم کا معمول ہے **ایضاً** اسی بات تہجد کے وقت
یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات امین تہی کہ سالک کے واسطے دو چیزین ہین
ایک تو صحو مراد اس سے ہوشیاری ہے دوسری محو اور یہ مستی ہے پس سالک کو چاہیئے کہ
ہوشیار رہے تاکہ جوارح و اعضا ر کے عمل سے نہ گرجائے کمال یہ ہے اور جو کچھ کرے دل مین
نہ لائے کہ مین کرتا ہون اسلئے کہ یہ بات پندار لاتی ہے اللہ کی طرف سے توفیق جانی اگر
توفیق نہ ہوتی تو بندہ کیا کر سکتا اور خود کو درمیان مین نہ دیکھے اور طاعت
مین مست ہو کہ خود سے خبر نہ رہے دنیا و آخرت کہ دون ہے اوسکی کب خبر رہے گی مناسب
سکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن اہل بیت حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گہر مین
حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دیکہا کہ آگ لگی ہے اور آپ سجدے مین
پڑے ہین جب آگ نہ رہی تو سر اُٹہایا پوچہا مخدوم یہ کیا وقت سجدے کا تہا آپ کو تو چاہیئے
کہ آگ بجہاؤ جواب فرمایا کہ محبوب کی اشتیاق کی آگ نے مجہکو ایسا مست کیا کہ دنیا کی آگ
سے خبر نہ تہی اور حضرت مخدوم نے یہ دو بیتین عربی کی مناسب اس معنی کے فرمائین
ان محبة الرحمن اسکرنی ٭ وهل رایت محبا غیر سکران ٭ بالنار خوفنی قوم فقلت
لهم ٭ النار ترحم من فی قلبه نار ٭ یعنے بیشک رحمن کی محبت نے مجہکو مست کر دیا اور
آیا تو نے دیکہا ہے کسی دوست کو کہ وہ محبوب سے مست نہو ایک گروہ نے مجہکو آگ سے ڈرایا
تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے بندہ محب

جبکہ مشاہدہ ومناجات باری تعالی مین ہوتا ہے تو اُسوقت اگر اُسکا ہاتہہ آگ مین گر جاے
تو اُسکو کچہہ درد والم نہین ہوتا ہے جیسے کہ ایک عاشق گرفتار کی **حکایت** بیان کرتے
ہین کہ ایک روز عاشق اپنے معشوقہ کے زیر بام تہا کہ اُس معشوقہ نے دریچہ بام سے طلوع کیا
اُسجگہہ سے ایک اینٹ عاشق صادق کے سر پر گرے سر پہوٹ گیا اور خون بہنے لگا اُسکو
کچہہ درد نہوا بلکہ اپنی خبر نرہی جسوقت وہ معشوقہ اُسکے دیکہنے سے غائب ہوگئی تو وہ عاشق
گہر مین آیا اُس سے پوچہا کہ تجہے کیا ہو گیا ہے کہ تیرا سر پہٹ گیا اور خون بہ رہا ہے اور تیرا
سارا بدن بہرا ہوا ہے اُس عاشق نے قسم کہائی کہ واللہ مجہکو اس حال سے خبر نہین ہے
کیونکہ اندہیری رات عاشقون کے نزدیک مثل دن کے ہے اور روز مثل نوروز کے جہان
کہ عشق مجازی ایسا ہو تو پہر خاصکر عشق حقیقی کا کیا کہنا ہے بعد اسکے فرمایا لا وجد
لمن لا ورد له فرمایا کہ وجد اندوہ وعشق ہے لغت مین دعا گو نے اُسطرف عرب مین سنا ہے
یعنے اندوہ عشق نہین ہے واسطے اُس شخص کے کہ جسکے واسطے ورد نہین ہے کیونکہ ورد
باعث وجد کا ہے اور یہ شعر پڑہا ؏ ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ وَبَقِيتُ
فِي خَلْقٍ كَجِلْدِ الْأَجْرَبِ یعنے وہ لوگ چلدیے کہ جنکے اطراف و اکناف حمایت مین زندگی
بسر کیجاتی تہی اور مین رہگیا ایک خلق مین کہ وہ مثل کہال خارشی اسلے اونٹ کے ہے

تیئیسوین ماہ جمادی الاولی بدہ کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا رسالے کا سبق فرماتے تہے بات اُسمین تہی
کہ سالک کو چاہئے کہ مغرور نہو کیونکہ یہ عجب ہے اپنے وقت کو بہی درمیان مین نہ دیکہے

آگے وجود موجود سے فانی ہوجائے اور بوجود موجود محبوب باقی جبکہ یہ مرتبہ ہوجاتا ہے تو
واسمہ ذات خداکو دل کی آنکھہ سے دنیامین عیان دیکھتا ہے اور آخرت مین اُسکے دل کی
آنکھہ سر کے آنکھہ کے ساتھہ یکسان ہوجائیگی ظاہر و باطن دونو مساوی ہوجائینگے جیسا
کہ قائل نے کہا ہے ؎ فانی ز خود و بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛
بعد اسکے فرمایا کہ ایسے مرد کم ہین انپر شیطان راہ نہین پا سکتا ہے قولہ تعالی ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین الآیہ ای لیس لک علیہم
حجۃ ولا سبیل الا من الغاوین یعنے اسہ تعالے نے فرمایا کہ اے ابلیس مقرر تو میرے
مخلص بندونپر راہ نپا سکے گا مگر تو اُس شخص پر راہ پا سکے گا کہ جو تیری پیروی کریگا گمراہون سے
اور بیشک دوزخ جاے وعدہ ہے تیرے پیرؤن کی عاصی بہی شیطان کے پیرو ہین اور کفر بھی
معصیت ہے اور دوزخ کے سات دروازے ہین کہ ہر دروازے مین ہے ایک جزء قسمت کیا
ہوا اور منافق نیچے سے نیچے درکے مین رہینگے قولہ تعالی ان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار جسوقت شیطان نے اسہ تعالی سے اس آیت کی ندا سنی تو کہا کہ مین سب کو گمراہ کرونگا
اور قسم کہائی مگر تیرے مخلص بندونکو مین اُنکے نزدیک کیا وقت ضائع کرون اسلئے کہ وہ تو
ثابت قدم ہین قولہ تعالی کانہم بنیان مرصوص یعنے گویا وہ دیوار ہین سیسہ پلائی
ہوئی اور دوسری جگہہ اپنے طرف اضافت کی ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات
کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار حرف استفہام بمعنی نفی کے ہے یعنے
اسہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نکرینگے مومن صالح بندونکو مثل مفسدون کے اور نکرین گے

ھم متقیونکو مثل بدکارونکے اور دوسری جگہہ بہی اپنی طرف اضافت کی اور اپنی
عنایت و حمایت مین گردانا ہے جس کسی کو کہ خداوندا اپنے طرف اضافت کرے اور اپنی حمایت
و عنایت اُسپر ڈالے تو شیطان وغیرہ کب اُسپر غالب ہو سکینگے قولہ تعالی یثبت اللہ الذین
اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ یعنے ثابت کہتا ہے اللہ اون
لوگونکو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین آؤ شیطان
کا مکر خود ضعیف و کمزور ہے قولہ تعالی ان کید الشیطان کان ضعیفا جب شیطان
لعین نے یہ سب سنا تو قسم عرض کی قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم
المخلصین قال فالحق والحق اقول لاملأن جھنم منک و ممن تبعک منھم
اجمعین یعنے شیطان نے کہا قسم ہے تیرے عزت کی اے خدا ہر آئینہ مین سارے آدمیونکو
گمراہ کرونگا مگر اُنمین سے تیرے مخلص بندونکو اللہ تعالی نے فرمایا تو نے سچ کہا اور مین سچ کہتا ہون
ہر آئینہ بہرونگا دوزخ کو تجہسے اور تیرے سارے پیرون سے الاغواء الاضلال لغۃً یعنی
لغت مین اغوا بمعنی اضلال ہے یعنے گمراہ کرنا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من
اس فائدے کو لکہہ لے جو مین نے کہا غریب ہے **ایضا** مین نے سبق شروع کیا ترتیب اسمین
تہی کہ ینبغی ان لا یخالف الجماعۃ لان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال لا یجتمع
امتی علی الضلالۃ و علیکم بالسواد الاعظم ای الزموا و من یفارق جماعۃ المسلمین
ولو یرھا حقا فھو ضال مبتدع لان حفظ الجماعۃ من سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم و حفظ سنتہ فریضۃ بدلیل قولہ تعالی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اے

اطیعوا اللہ فی الفرائض و اطیعوا الرسول فی السنن و قال تعالی فی موضع اخر ما اتاکم الرسول
فخذ وہ و ما نہاکم عنہ فانتھوا و اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حفظ الصلوۃ
بالجماعۃ و راٰھا واجبۃ فمن لم یحفظ الصلوۃ بالجماعۃ واجبۃ فھو مبتدع حق
بھذہ الایۃ و بھذہ الحجۃ فھذہ کفایۃ لمن کان لہ ادنی عقل و درایۃ یعنے چاہیے
کہ جماعت کی مخالفت نکرے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہی کہ جمع نہوگی امت میری ضلالت
و گمراہی پر اور فرمایا لازم پکڑو تم بڑے شہر کو اور قریوں گانوؤن مین ساکن مت ہو کیونکہ
شہر مین بنیاد اسلام کا ہے اور جو شخص جدا ہو وے مسلمانوں کی جماعت سے اور اسکو
واجب نہ جانے اور اُسکا اعتقاد نکرے کہ جماعت واجب ہے تو وہ گمراہ و بدعتی ہے آور
بدعت اُس نئی چیز کو کہتے ہین کہ صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اُسکو نہ کیا ہو اور اُسکو کرین
صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جماعت کے ملازم رہے ہین اسلئے کہ حفظ جماعت کا
ایک سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے سنتوں سے اور آپکی سنتوں کا نگاہ رکھنا فریضہ
قطعی ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے امر فرمایا ہے کہ تم فرمانبرداری کرو اللہ کی اُسکے فرائض مین
جو کہ اُسنے فرض کئے ہین جیسے ایمان و نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد و غسل جنابت وغیرہ
اور اطاعت و فرمانبرداری کرو رسول کی اُسکی سنتوں مین جیسے نماز بجماعت و تراویح و نکاح
و غسل جمعہ و دو عید و احرام وغیرہ آور جو چیز دیوے تمکو رسول تو تم اُسکو لو اقوال و احوال و افعال
سے یعنے گفتار و کردار و رفتار آور جس چیز سے تمکو منع کیا پس اُس سے باز رہو منہیات و مکروہات
و بدعات و تحریمات وغیرہ سے آور تو جان لے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے نگاہ رکھا ہے

نمازکو ساتھہ جماعت کے ادا اُسکو واجب سمجہا ہے پس جو شخص کہ حفظ نماز بجماعت کو واجب
اعتقاد نکرے تو وہ پکا بدعتی ہے اس آیت اور اس حجت سے پس یہ کفایت ہے اوس
شخص کے لئے کہ جسکو ادنی عقل و درایت ہے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق
مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا کہ جسوقت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دیدار کی
درخواست کی تو ندا سُنی کہ تو دنیا مین نہ دیکہیگا لیکن مین پہاڑ پر تجلی کرتا ہون تو دیکہہ جب
دیکہا تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جیسے کہ اللہ سبحانہ کلام مجید مین
اپنے پیغمبر کو خبر دیتا ہے ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی
ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک وانا اول المؤمنین کتاب
مین ایک سوال ہے کہ جب موسی علیہ السلام پیغمبر برحق تہے اور انکو معلوم تہا کہ دنیا مین سر
کی آنکہہ سے رؤیت نہین ہے مگر دل کی آنکہہ سے تو انہون نے کیون درخواست کی اس کا
جواب دو طرح دیا ہے ایک یہ ہے کہ اُنہون نے جانا کہ اللہ سبحانہ نے جبکہ اپنے کلام سے مشرف فرمایا
ہے تو شاید دیدار بہی روزی کرے دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ حق تعالی کے ساتھہ کلام کرنے
مین ایسے مستغرق ہوئے اور دل کی آنکہہ سے دیکہتے تہے اور وقت اُنکا خوش ہوا تو اُس
استغراق مین جانا کہ یہ خوشی دنیا مین نہین ہے شاید مین بہشت مین گیا ہون اس لئے
درخواست کی اور یہ ندا سُنی کہ اے موسے تو مجہے دار دنیا مین نہ دیکہیگا سر کی آنکہہ سے
تو وہ استغراق و بیہوشی سے ہوش مین آئے اور سوچے کہ مین دنیا مین ہون کہا مین نے

درخواست موسی علیہ السلام رویت [illegible] پروردگار

توبہ کی اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالیٰ کا کہ فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک و انا اول المؤمنین اور اس سر مین ایک غریب نکتہ ہے اُسکو کم کوئی جانتا ہے کہ تبت الیک کہا تبت عنک نہ کہا یعنے مین نے بازگشت کی طرف تیرے نہ تجھسے بعد اسکے فرمایا فرزند من حکمت سر کی یہ تہی کہ جب تک ہمارے پیغمبر محمد حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکھین تب تک کوئی نہ دیکھے جبکہ خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو معراج عنایت فرمائی تو وہ رات مین تہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام رسم دوستون کی یہ ہے کہ راز دوستون سے رات کو کہتے ہین جسوقت کہ اغیار نہون جیساکہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ شب و شاہد و شمع و شراب و شیرینی ہ غنیمت ست چنین شب کہ دوستان بینی ہ شاہد بمعنی حاضر ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور آپکو واسطے دیدار کے بلایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلے فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رأی افتمارونہ علی مایری ولقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی عندھا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرۃ مایغشے مازاغ البصر و ماطغی لقد رأی من ایات ربہ الکبری و ھو ای محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم ثم دنا ای قرب یعنے جبکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر لیگئے تو آپنے قرب پایا درمیان ذات باریتعالیٰ اور درمیان حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدار گوشۂ کمان بلکہ گوشۂ کمان سے بہی نزدیک تر تہا اور جسوقت آپ اوپر جاتے تہے تو کسی چیز کی طرف نظر نہ کی نہ طرف بہشت کے نہ دوزخ کے نہ اُنکے سوا

اوُر کی طرف نہ بائین دیکہا نہ دائین اور آس سے پہلے دل کی آنکہہ سے دیکہا جیسا کہ خبر مین ہے کہ سبق البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین یعنے سبقت کے دل کی آنکہہ نے سر کی آنکہہ پر اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین اور بصر آنکہہ کی بینائی کو کہتے ہین اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا ما زاغ البصر و ما طغی مانفی کا ہے ای لو سبق البصر علی البصیرۃ یعنے سابق ہوئی بینائی چشم سر کی دل کی بینائی پر سر کی آنکہہ کو نیچے ڈالا اور دل کی بینائی سے دیکہتے تہے جب خداوند تعالی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ادب دیکہا تو دوسرے بار بہی دکہایا اور یہ معنی ہین اس قول الہی کے کہ و لقد راٰہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری یعنے البتہ مقرر دیکہا آپنے اللہ تعالی کو دوبارہ تو بعد اسکے فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کوئی بیگانہ ہے مین نے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین جو کہ خدمت مین رہتے ہین فرمایا تم میرے بہائی ہو کہ صحبت مین دعا گو کے رہتے ہو تم جان لو کہ جو کوئی ایسا ادب نگاہ رکہتا ہے تو واللہ وہ دنیا مین خداوند کو دل کی آنکہہ سے عیان دیکہتا ہے نماز وغیرہ مین اور ہمیشہ مستغرق رہتا ہے یہ بات کئی وقت اس فقیر پر مشکل ہوئی تہی اس دن حل ہو گئی مین نے نماز مین مخدوم کو دیکہا ہے کہ یاد دلاتے تہے ایک رکعت دو رکعت اور خود بہی جب فارغ ہوتے تو پوچہتے کہ مین نے کتنی رکعتین پڑہین اور یارون سے فرماتے کہ تم یاد دلاؤ نماز مین یہی بہید تہا کہ جو اوپر مذکور ہوا زبان گہر ربار گہر نشان سے حل ہو گیا ورنہ اتنے پیران کہن سال نیک سیرت نماز پڑہتے مین اور کچہہ بہی نہین بہولتے

ذکر عقبات سالک

ایضاً فرمایا کہ ایک عقبہ یعنے گہاٹی یہی بے ادبی ہے کہ المصلے بصلوته یصیر صالحا وبحفظ الادب یکون مقربا ومحبوبا یعنے مومن نماز سے صالح ہوجاتا ہے اور ادب نگاہ رکہے تو مقرب ومحبوب بنجاتا ہے اور یہ وہی قول ہے آپ کا کہ المصلے یناجی ربه یعنے نماز گزار مناجات وسرگوشی کرتا ہے اپنے پروردگار سے وعنه علیه الصلوة والسلام لو علم المصلے مع من یناجی ما التفت فی غیره یعنے آپنے فرمایا کہ نماز پڑہنے والا راز کہتا ہے اپنے خداوند سے اگر وہ جان لے کہ کس سے راز کہتا ہے تو ہرگز التفات نہ کرے طرف دنیا کے نہ آخرت کے اور نہ طرف اسچیز کے جو اُن دونو مین ہے ؎ تن درون نماز ودل بیرون ؛ گشتہا میکند بہمانی ؛ اینچنین حالت پریشانرا ؛ شرم ناید نماز میخوانی ؛ قوله علیه السلام لا صلوة الا بحضور القلب عندنا هذا نفی فضیلة لا نفی الفریضة وعند الشافعی رحمه الله تعالی نفی الفریضة وعندنا حضور القلب مقدار ما شرع فی الصلوة وقال الله اکبر بعد حضور القلب وعند الشافعی رحمه الله تعالی علیه تمام الصلوة یعنے حضور صلے الله علیه وآله وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے نماز مگر بحضور دل با خداوند ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے اور نزدیک امام شافعی رحمه الله تعالی کے نفی فریضہ کے ہے اُنکے نزدیک حضور دل کا پورا نیت سے سلام تک فرض ہے اور ہمارے نزدیک اُسوقت ہے کہ نیت کرکے تکبیر کہے نماز مین داخل ہوجائے بعد اسکے فرمایا کہ عقبات سالک کے مثل عقبات مسافر کے ہین جب تک اُنسے نہ گزر جائے مقصود کو نہ پہونچے چنانچہ دعاگو ایکدن

عقبات سالک کو عقبات مسافر

سفر مین ایک عقبہ یعنے گہاٹی پر پہونچا دور و دراز پہاڑ تہا دو دن مین اوپر چڑہا اور دو دن
نیچے اترا اس سفر مجاز مین بہی عجب گہاٹیان ہین معنے عقبہ کے بیان فرمائے کا اَلْعَقْبَۃُ بُرٌ
مشکل العبنی بر در از عربی کو کم کوئی جانتا ہے اُس معنی کو بہی عقبہ کہتے ہین جب تک کان پہونگہاٹ
گزر نہ کر جاے تب تک اپنے مقصود کو نہ پہونچے نہایت یہی صال ہے اور یہ وہی قول
ہے اللہ تعالی کا وان الی ربک المنتھے یعنے مقرر تیرے رب کی طرف منتھی ہے یعنے اُسی
تک پہونچتا ہے اور شروع گہاٹی دنیا ہے کہ آگے آتی ہے سالک سے کہتی ہے اور اُسکو
فریفتی ہے کہ اے فلان تجہکو مجہہ مین پیدا کیا ہے اور تو مجہہ مین رہتا ہے تو کہان جاتا ہے
تو لوٹ آ تو خوب غور کر کہ کہانے پینے لطیف میوے زیبا جامے پرائے اور سیم تن عورتین مجہہ مین
موجود ہین تو تو کہاں کہان جاتا ہے ع غم فردا مخور خوش باش جانے؛ اور یہ وہی
قول ہے اللہ پاک کا کہ فلا یغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور اور قول حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ الدنیا اسحر من ھاروت وماروت[ل] یعنے اے بندو مغرور و
فریفتہ نکرے تمکو دنیا و شیطان اور ہماری درگاہ سے تمکو دور ڈالے اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ دنیا ساحرہ یعنے جادوگرنی ہے باز گردو خراب شود
اور اگر اللہ تعالی کی عنایت بندے مین آجائے تو بزبان حال اُسکو یون جواب دے کہ ای
دنیا تیرے کہانون اور میودن کی لذت موہنہ مین ہے جسوقت نیچے اُتر گئی تو معلوم ہے کہ
وہ نجاست غلیظ ہو جاتی ہین اگر وہ کپڑے پر یا بدن پر پہونچ جاے تو دہونا واجب ہو
اور تیرا لباس چند روز معدود ہے اور تیری شرابین فضیحت و رسوا کرنیوالی ہین اور تیری

[ل] یعنے ہاروت وماروت سے بہی زیادہ جادو کرنے والی ہے ۱۲

بستمن عورتین فانی ہین بلکہ ساری دنیا فانی اور بندہ ہی فانی ہے اور یہ آیت کریمہ بزبان
حال پڑہی واضرب لھم مثل الحیوٰۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات
الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح اور دوسری جگہہ یون ارشاد فرمایا ہے کہ انما
الحیوٰۃ الدنیا لعب و لھو و زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما و فی الاخرۃ عذاب
شدید و مغفرۃ من اللہ و رضوان آی فی الاخرۃ عذاب شدید لمن اختار الدنیا
ومال الیھا واحبھا واطمأن بھا و مغفرۃ و رضوان من اللہ لمن ترک الدنیا وطلقھا
ولا ینظر الیھا لان الدنیا مطلقۃ الانبیاء و مطلقتھم حرام علی غیرھم قال
وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ وجدت فیما انزل اللہ تعالی علی الکلیم موسی علیہ السلام
من احب الدنیا ابغضہ اللہ ومن ابغضھا احبہ اللہ ومن اکرم الدنیا اھانہ اللہ ومن
اھانھا فقد اکرم اللہ یعنے تو بیان کر واسطے اُنکے مثل زندگی دنیا کی جیسے پانی کہ اوتارا
ہمنے اُسکو آسمان سے پس ملگئی اُس سے روئیدگی زمین کی پہر وہ ہوگئی ریزہ ریزہ کہ اوڑاتے
ہین اُسکو ہوائین نہین ہے زندگی دنیا کی مگر لعب و لہو یعنے بازیچہ اور زینت و تفاخر درمیان
تمہارے اور فخر ایک دوسرے کا زیادتی مال و اولاد مین جیسے بارش کا پانی کہ اُس سے روئیدگی
اُگے تعجب مین ڈالے اُسکی روئیدگی لوگونکو کہ کیا سبز ہے بعد چند روز کے یک جاے زرد
پڑجاے بعد اُسکے خشک ہوجاکے ناپید ہوجاے اور آخرت مین سخت عذاب ہے اُس شخص کو
کہ جو دنیا کو اختیار کرے اور طرف اُسکے میل کرے اور اُسکو دوست رکہے اور اُس سے

جین پکڑے اور مغفرت ورضوان اُس شخص کے لئے ہے کہ جو اُس کو چھوڑ دے اور اُسکو طلاق
دیدے اور طرف اُسکے نظر نکرے کیونکہ وہ پیغمبرون کی طلاق دی ہوئی ہے اور وہ اُسمین
رہے ہین اور اُسکو خوب دریافت کیا ہے پھر اُسکو ترک کر دیا ہے اور شریعت مین حکم ہے کہ
پیغمبر کی مطلقہ غیر کو ہمیشہ حرام ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مین نے اُسکو مین
پایا ہے جسکو اللہ تعالی نے موسی کلیم علیہ السلام پر اوتارا ہے کہ جو شخص دوست رکھے دنیا
کو تو دشمن رکھے اُسکو اللہ تعالی اور جو شخص دشمن رکھے دنیا کو تو دوست رکھے اُسکو اللہ اور
جو شخص کہ تعظیم کرے دنیا کی تو ذلیل کرے اُسکو اللہ اور جو شخص ذلیل کرے دنیا کو تو تعظیم
کرے اُسکی اللہ تعالی نزدیک اُسکے دنیا کا کچھ وزن وقدر نہین ہے جیسا کہ کسی قائل
نے کہا ہے ~~شعر~~ زاہر زد مال را اگر عزتی بودے فرستادے بسوی عیسے وموسے
بقارون نہ فرستادے ؛ خداوند تعالی نے مذمت دنیا کی اور اُسکے طلب کرنیوالون کی
اپنے کلام مین بہت کچھ فرمائی ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی
الدنیا وما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق یعنے بعض لوگ دنیا چاہتے ہین تو ہم اُنکو دنیا دیتے
ہین لیکن آخرت مین اُنکے واسطے کچھ حصہ نہین ہے اور فرمایا ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ
منہا ومن یرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشاکرین یعنے اور جو شخص چاہے
ثواب دنیا کا تو ہم اُسکو دینگے اُس سے اور جو شخص چاہے ثواب آخرت کا تو ہم اُسکو دینگے
اُس سے اور عنقریب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اور فرمایا منکم من یرید الدنیا ومنکم من
یرید الاٰخرۃ یعنے بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض تم مین سے آخرت چاہتے ہین

اور فرمایا استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ یعنے دوست رکھا انہون نے زندگی دنیا کو آخرت

پر اور فرمایا من کان یرید العاجلۃ عجلنا له فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا له جہنم یصلاہا

مذموما مدحورا و من اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا وہو مؤمن فاولئک کان سعیہم مشکورا

یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے دنیاے عاجلہ کو دنیا کو عاجلہ اسلئے کہتے ہین کہ گزرنیوالی ہے تو

ہم جلدی کرتے ہین واسطے اسکے دنیا مین جو چاہتے ہین واسطے اُس شخص کے کہ ہم ارادہ

کرتے ہین پہر کرتے ہین واسطے اُسکے جہنم کہ وہ اُسمین پیٹھیگا مذمت کیا ہوا کہدیرا ہوا اور جو

شخص آخرت چاہتا ہے اور اُسکے لئے سعی کرتا ہی جو سعی اُسکی ہے اور وہ مومن ہے تو وہی لوگ ہین کہ

اُنکی سعی پسندیدہ ہے یہان اگر کوئی سائل سوال کرے کہ سالک کے واسطے تو آخرت کی

طلب قصور ہمت ہے تو جواب دینگے کہ قصور ہمت نہین ہے کیونکہ وعدہ لقا کا آخرت مین ہے

چنانچہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ ممان در گلخن دنیا سوے گلشن گذر یکدم ٭ اگر بوی

نگلت باد سوے گلزار شو آخر ٭ جب تک کہ باغ مین نہ جائین بوی گل نہ پائین پس آخرت

گلزار ہے اور رویت بمنزلہ گل کے ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ وجوہ یومئذ

ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اُسدن تر و تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھتے

یعنے مومنین اور لفظ وجہ بمعنی ذات کے بہی آیا ہے جیسے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کل

شیء ہالک الا وجہہ ای ذاتہ یعنے ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر اُسکی ذات مراد یہ ہے

کہ مومن اُسدن بہشت سے دیدار لایزال حقتعالی کا دیکہین گے احادیث صحاح مین آیا ہے

کہ آپنے فرمایا ہے انکم سترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون

برؤیته یعنے بیشک تم دیکھوگے اپنے رب کو دن قیامت کے بہشت سے یون نہ کہین کہ
بہشت مین کیون کہ یہ کہنا خطاہے یعنے اسلئے کہ یہ مکان چاہتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ مکان
سے متعالی ومنزہ وپاک ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو چاند کو چودہوین رات مین کہ ازدحام
نہین کرتے ہو اسکے دیکھنے مین یہ تشبیہ تمثیل نہین ہے لانہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم
لیکن یہ تمثیل ہے عیان مین جیسا کہ تم اس چاند کو عیان دیکھتے ہو ویسا ہی اللہ تعالی کو
عیان دیکھوگے یعنے تم اسکو بلا کلفت دیکھوگے کسی طرح کی زحمت وکشمکش نہوگی جیسے
چودہوین رات کا چاند کہ بلا تکلف ہر شخص اسکو اپنی جگہہ دیکھتا ہے **ایضا** فی
صحیح مسلم عن صھیب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تبارک وتعالی تریدون شیئا
ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار فیکشف
الحجاب فما اعطے شئ احب الیھم من النظر الی ربھم یعنے صحیح مسلم مین حضرت صہیب رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت
جنت والے جنت مین داخل ہوچکینگے تو اللہ تبارک وتعالی فرمائیگا کیا تم چاہتے ہو کوئی چیز
کہ مین تمکو زیادہ دون تو وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے چہرون کو سفید نہین کر دیا
کیا تو نے ہمکو جنت مین داخل نہین کر دیا اور ہمکو آگ سے نجات نہین دیدی پس وہ پردہ اٹھادیگا
تو نہین دی گئی کوئی چیز کہ محبوب تر ہو انکو دیکھنے سے طرف اپنے رب کے **ایضا** فی کفایۃ
الشعبی قال علیہ السلام اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار یکون لاھل الجنۃ

کل جمعۃ ضیافۃ من اللہ تعالیٰ وفی آخر تلک الضیافۃ یکرمھم اللہ تعالیٰ بالنظر الیہ
کما یشاء یعنے کتاب کفایت شعبی مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسوقت بہشت والے بہشت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو مقدار ہر جمعے
مین واسطے جنت والونکے ایک ضیافت و مہمانی ہوگی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اور آخر مین
اس ضیافت کے مکرم و مشرف کریگا انکو اللہ ساتہہ دیکہنے کے طرف اپنے جیسا کہ چاہیگا
یعنے اپنے دیدار فائض الانوار سے انکا اکرام فرمائیگا قصیدۂ دلامیہ مین مذکور ہے ؎
یراہ المؤمنون بغیر کیف ٭ وادراک وضرب من مثال ٭ فینسون النعیم
اذا رأوہ ٭ فیا خسران اھل الاعتزال ٭ یعنے جسوقت اسکے جمال جلال کو دیکہینگے
تو نعیم بہشت عنبر سرشت کو فراموش کرینگے اور متحیر ہو جائینگے اور یہ شعر پڑہنے لگینگے جو کہ
کسی قائل نے کہے ہین ؎ منم یارب بدین دولت کہ روی یار می بینم ٭ فراشش
سرو سیمینش گل بر یار می بینم ٭ چہ کارے کردہ ام یارب کہ این پاداش می بینم ٭ چہ از
من رو چہ آمد کہ این مقدار می بینم ٭ چہ خلوت درمیان آمد نخواہم شمع و کاشانہ ٭
تمنائے بہشتم نیست چون دیدار می بینم ٭ عجب می آیدم زخود کہ ہر شب بگمان افتم ٭ کہ ستم
یا بخوابم یا رخ دلدار می بینم ٭ اور فرمایا اللہ پاک نے من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلا یعنے جو شخص کہ آہین یعنے دنیا مین اندہا ہے تو وہ آخرت مین اندہا
ہے اور زیادہ تر گمراہ ہے از روے راہ کے اور جگہہ دنیا طلب کرنیوالون کی یون مذمت
فرمائی قال الذین یریدون الحیوۃ الدنیا یالیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ

لذو حظ عظیم وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن آمن دعمل
صالحا ولا یلقیھا الا الصابرون یعنے کہا اون لوگون نے کہ جو چاہتے ہین زندگی دنیا
کو اے کاش واسطے ہمارے ہوتا مثل اُسچیز کے کہ جسکو قارون دیا گیا وہ تو البتہ بڑے حظ
والا ہے حدیث صحاح مین ہے کہ لو کان لبنی آدم وادیان ذھبا لتمنوا الثالث یعنے اگر
ہون واسطے بعض بنی آدم کے جو کہ طالب دنیا ہین دو خزانے سونے کے تو ہر آئینہ وہ تیسرے
کی تمنا کرین اور کہا اُن لوگون نے جو کہ علم دئے گئے یعنے اہل و انش نے دنیا کی طلب کرنیوالونسے
کہ خرابی ہو تمہاری ثواب اللہ کا یعنے ثواب لقا کا بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو ایمان لایا
اور نیک کام کیا یعنے اللہ تعالی کی ملاقات و دیدار کا ثواب مومن صالح کے واسطے بہتر ہے
اور دوسری جگہہ محبین دنیا کی یون مذمت فرمائی کہ الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی
الآخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا اولیٓک فی ضلال بعید یعنے جو
لوگ کہ دوست رکھتے ہین زندگی دنیا کو آخرت پر اور باز رکھتے ہین اللہ کی راہ سے اور چاہتے
ہین اُسکو ٹیڑھا وہی لوگ ہین دور گمراہی مین اور جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے
فرمایا کہ تم محبین دنیا کے مال و اولاد سے تعجب نکرو فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم
انما یرید اللہ لیعذبھم بھا فی الحیوۃ الدنیا یعنے تمکو تعجب بین نڈالین اُنکے مال اور
اُنکی اولاد اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اُنکو اُنسے عذاب کرے زندگی دنیا مین کیونکہ دوزخ
جگہہ ہے عذاب کی اور دنیا کا طالب سب وقت عین عذاب مین ہے۔ اور دوسری جگہہ اُن
لوگون کی مذمت فرمائی جو کہ وصال و لقاء الہی کو طلب نہین کرتے ہین ان الذین لا یرجون

لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمأنوا بھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون اولئک مأوٰھم النار بما کانوا یکسبون یعنے بیشک وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے ہین ہمارے لقا کی اور راضی ہوئے زندگی دنیا سے اور چین پکڑا اُس سے اور وہ لوگ کہ جو ہماری نشانیون سے غافل ہین وہی لوگ ہین کہ انکی جگہہ دوزخ ہے بسبب اُسکے جو کرتے تہے اس باب مین ایک حدیث صحاح کی ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کرام کے کسی راہ مین تشریف لئے جاتے تہے وہان ایک بکری مردار پڑی ہوئی تہی چہرہ مبارک اصحاب کی طرف کیا اور فرمایا والذی نفسی بیدہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذہ الشاۃ علے اھلھا ولو کانت الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقے کافرا منھا شربۃ ماء یعنے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے دست قدرت مین جان محمد کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دنیا خوار تر ہے نزدیک اللہ کے اس مردار بکری سے نزدیک اُسکے مالکون کے اور اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُس سے گھونٹ بہر پانی سرد دوسری جگہہ آپنے فرمایا کہ الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یعنے دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ من احب دنیاہ اضر باٰخرتہ ومن احب اٰخرتہ اضر بدنیاہ یعنے جس شخص نے دوست رکہا اپنی دنیا کو تو نقصان پہونچایا اُسنے اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو تو ضرر پہونچایا اُسنے اپنی دنیا کو فاثروا ما یبقے علے ما یفنے سو تم اختیار کرو اُس چیز کو جو باقی رہیگی اُس چیز پر جو فنا ہوگی جیسا کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ لو کانت الدنیا مثل الجنة بنعیمها لکن مع الفناء والجنة مثل الدنیا
بحطامها لکن مع البقاء فالعاقل الذی یختار البقاء لاسیما الامر علی العکس یعنی اگر
دنیا مثل جنت کے ہو مع اسکے نعیم کے لیکن نقش فنا کا اسپر لکھا ہوا اور اگر بہشت مثل دنیا کے
ہو مع اسکے ٹہیرو ڈہیلے کے لیکن نقش بقا کا اسپر لکھا ہو تو عاقل وہی ہے جو کہ بقا کو اختیار
کرے گو ٹہیرو ڈہیلا ہی کیون نہو خصوصا جبکہ کام برعکس ہو یعنے ساری دنیا سنگ و
کلوخ و فانی ہے اور بہشت سب کا سب تنعم و نعمت با بقا ہے اور یہ بیت پڑہے جو کہ
کسی قائل نے کہی ہے ؎ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل * عاقل آنست
کہ اندیشہ کند پایان را * ؎ الا یا طالب الدنیا الدنیہ * فلا تتعب فما خلقت
صنیعہ * ولها نت لها منام * واخرها لراغبها منیہ * دعوا الدنیا الدنیہ
واتقوها * حدود الله راعوها رعوها * فان متاع دنیاکم قلیل * نصحت
لکم لعلکم تمیلوا * یعنے ہوشیار ہو اے طلب کرنیوالے دنیاے ذلیل و خوار کے تو
اسکے طلب مین مت تہک کیونکہ وہ گوارا اور اچہی بچی پیدا نہین کی گئی ہے پس اول اسکا
تو واسطے اسکے طالب کے ایک نیند ہے سر مین اور آخر دنیا کا واسطے اسکے رغبت کرنیوالے
کے موت ہے تم دنیاے خوار کو چہوڑو اور اس سے بچو اور اللہ تعالے کے حدون کی رعایت
کرو اور انکو نگاہ رکہو یعنے اسکے اوامر کو بجا لاؤ اور اسکے نواہی سے باز رہو پس بیشک برتنا
تمہاری دنیا کا قلیل ہے مین نے تمکو نصیحت و پند کی کہ تم طرف اسکے میل مت کرو اور
فرمایا اللہ پاک نے یا قوم انما هذه الحیوة الدنیا متاع وان الاخرة هی دار القرار

یعنے اللہ پاک نے کسی نبی سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میرے لوگو یہہ
زندگی دنیا کی تو ایک برتنا ہے اور بیشک گہر قرار کا وہ آخرت ہی ہے اور فرمایا من
کان یرید حرث الاٰخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوءتہ منہا
وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے آخرت کی کہیتی تو ہم زیادہ
کرتے ہین اُسکی کہیتی مین اور جو شخص چاہتا ہے کہیتی دنیا کی تو ہم دیتے ہین اُسکو اُس سے
اور نہین ہے واسطے اُسکے آخرت مین کوئی حصہ اور دوسری جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا فاعرض عمن تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیٰوۃ الدنیا
ذلک مبلغہم من العلم یعنے اے نبی تم اعراض کرو اُس شخص سے کہ جنے مونہہ پہیرا
ہمارے ذکر سے اور نہین ارادہ کیا مگر زندگی دنیا کا یہہ ہے مبلغ انکا علم سے یعنے انکا منتہائے
علم یہی ٹہیرا کہ انہون نے دنیا کے سوا اور کچہہ نہ چاہا آخرت سے کچہہ کام نہ رکہا سو تم اُس سے
مونہہ موڑو درگزر کرو اور جگہہ یون فرمایا کلا بل تحبون العاجلۃ وتذرون الاٰخرۃ
یعنے ہرگز یون نہین بلکہ تم دوست رکہتے ہو دنیا کو اور چہوڑتے ہو تم آخرت کو پہر اس فقیر
پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد مذمت دنیا اور احادیث و اشعار جو مین نے کہے
سب کو لکھہ لے۔

ذکر صلوۃ اوّابین وغیرہ

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے میرے بہائیو تم ایک چیز
غریب سنو اور لو بارہ رکعت **اوّابین** کی بعد نماز مغرب کے اُمین لنبی قرارت ہو جو کہ

اورادمین مذکور ہے لیکن مین نے اسطرف مشائخ سے عجب بات سُنی ہے کہ اگر کوئی شخص
بوڑھا کمزور ہو تو وہ آیتین جو کہ تہجد مین مروی ہین ان بارہ رکعتو نمین وہی پڑہے اور
ظہر یہ دسؔ رکعت مین بعد ظہر کے بہی انہین آیتونکی قرارت مروی ہے اور یہ دعا گو کا
معمول ہے اس طریق سے کہ دو رکعت **صلوٰۃ الفردوس** کی پہلی رکعت مین ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم اور دوسری رکعت مین ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی
الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور دو رکعت **صلوٰۃ النور** کی پہلی رکعت مین
ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری
رکعت مین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوہاب اور دو رکعت **صلوٰۃ الاستجاب** کی پہلی رکعت مین ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطأنا تا آخر سورہ بقر اور دوسری مین ربنا اٰمنا فاکتبنا مع الشاھدین
اور دو رکعت **شکر اللیل** کی پہلی رکعت مین ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک
فقنا عذاب النار اور دوسری رکعت مین ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی
للایمان تا ابرار اور دو رکعت **سراج القبر** کی پہلی رکعت مین ربنا انک جامع
الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور دوسری مین ربنا واٰتنا ما وعدتنا
علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد اور دو رکعت **حفظ ایمان**
کی پہلی رکعت مین ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا
علی القوم الکافرین اور دوسری مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم یہ ہے بیان بارہ رکعت تہجد کا کہ اوراد مین آیا ہے اور ظاہر یہ کی دس رکعتون مین بہی وہی دس آیتین پڑہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فائدے لکہہ لے غریب ہین۔

بیان نماز چاشت

ایضا نماز چاشت ادا کرتے اور فرماتے تہے کہ نماز چاشت کی سنت ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹہہ رکعتین پڑہی ہین یہ آپکا فعل ہے اور قول بارہ رکعت کا ہے آپنے فرمایا ہے من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے جو شخص پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر دن ایک محل جنت مین جتنی اُسکی عمر ہو اور ہر روز پڑہے تو اُتنے ہی محل پائیگا فرمایا یعنے حضرت مخدوم قدس سرہ نے کہ آٹہہ رکعت مین نیت سنت کی کرے متابعاً لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار رکعت اخیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض بعد اسکے فرمایا کہ مینے اُسطرف دیکہا ہے کہ آٹہہ رکعت پڑہتے ہین یارون نے پوچہا کہ بارہ رکعت کیون نہین پڑہتے جواب فرمایا کہ مطلوب اُنکا پاداش یعنے اجر نہین ہے وہ تو واسطے متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹہہ رکعت پڑہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ فرزند من اس فائدے کو لکہہ لے غریب ہے۔

نماز ہر نیک وبد کے پیچہے جائز ہے

ایضا فرمایا سبق پڑہو ترتیب یہ تہی کہ اعلم ان الصلوۃ جائزۃ خلف کل بر وفاجر

خلافاللروافض فانهم لا یصلون خلف الفاجر وانما تجوز الصلوة خلف کل بر
وفاجر اذا لم یکن مبتدعا لان الصلوة خلف المبتدع لا تجوز ومن لم یر الصلوة
جائزة خلف کل بر وفاجر فهو مبتدع قال حدثنا ابو الحسن قال حدثنا
ابو محمد قال حدثنا ابو القاسم قال حدثنا ابو یعقوب قال حدثنا یحیی بن
عبد الغفار قال حدثنا خلف بن ایوب قال [illegible] منذر بن علی عن حماد
عن عبد الرحمن عن محمد بن عبد الله عن مکحول الشامی رضی الله تعالی عنهم
انه قال لاصحابه فی مرض موته اربع لم احدثکم بها عن النبی صلی الله علیه واله
وسلم فاحدثکم الیوم فقال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا تکفروا
اهل قبلتکم وصلوا علی کل میت اهل قبلتکم وصلوا خلف کل بر وفاجر وجاهدوا
مع کل امیر یعنے توجان لے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے برخلاف روافض کے
کہ وہ پیچھے بدکار کے نماز نہین پڑھتے ہین اور سوا اسکے نہین کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و
بد کے جبکہ وہ بدعتی نہو کیونکہ نماز پیچھے بدعتی کے جائز نہین ہے لیکن فاسق کے پیچھے مکروہ ہے
وقال مالک رحمه الله تعالی لا یجوز تقدیم الفاسق یعنے نزدیک امام مالک رحمہ اللہ تعالے
کے امامت فاسق کی جائز نہین ہے اور جو شخص کہ نہ دیکھے اور اعتقاد نکرے کہ نماز جائز
ہے پیچھے ہر نیک و بد کے تو وہ مبتدع ہے اور جیسے روافض و خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ
و جہمیہ و دہریہ سوا انکا اقتدا کرنا ہی درست نہین ہے یہ لوگ بدمذہب ہین اور مکحول شامی
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنے مرض موت مین اپنے یارون سے کہا کہ چار باتین

ہین کہ مین نے تمکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکی حدیث نہین کی سو مین آج تمکو حدیث
کرتا ہون پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم تکفیر مت کرو اپنے
اہل قبلہ کی یعنے انکو کافر مت کہو اگرچہ وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو اوپر ہر مردے
اہل قبلہ اپنے کے گو وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو پیچہے ہر نیک و بد کے اور لڑو
دشمنونسے ہمراہ ہر امیر کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی

ایضا دعای بارش وامساک آن

ایک خلق شہر سے آئی اور کہا کہ بارش کی کثرت سے گہر ویران ہوگئے اور فتح خان کے
حوض کا بند اور نائب باربک کا بند اور ایک اور بند تینون ایک ہوگئے نائب باربک کا
بند تو ٹوٹ گیا پانی مثل لب آب کے جاتا تہا اور حوض خاص علائی طرف چشمۂ آب کے
جاتا تہا کبہی ایسا نہین ہوا تہا فرمایا کہ جسوقت پانی نہین برستا تہا تو دعا گو کے مزاحم
ہوتے تہے کہ پانی برسنے کی دعا کرو اور اب جبکہ بارش ہوئی تو دعا گو سے پانی روکنا
طلب کرتے ہین حوصلہ کم رکہتے ہین صبر نہین ہے بندے کو تو چاہئے کہ سب وقت مثل
خاموشون کے رہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے کرتا ہے
اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور مخدوم نے پانی روکنے کی دعا کی جب کہ
یہ فقیر ہمراہ یاران دیگر کے استقبال کو گیا تو ایک خلق نے فریاد کی کہ ایک مہینا برسات
کا گزر چکا ہے گانؤن مین منزل دو منزل شہر سے ایک قطرہ تک نہین برسا پانی برسنے
کی دعا اس طریق سے فرمائی اور اول وآخر درود شریف پڑہا کہ اللھم اغثنا اللھم

انزل علینا علی اهل هذا البلد و بلاد المسلمین غیثا نافعا مخدوم دام برکاتہ کی برکت سے اُسی دن پانی برسا پانی بامراد ہوا۔

بدہ کے دن بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو ایک خلق نے بارش رکنے کی دعا کا التماس کیا فرمایا آج بدہ کا دن ہے ہزار بار اسم اعظم کا ورد ہے یا ذا الجلال والاکرام جب تمام کیا تو پانی روکنے کی دعا اس طریق سے کی کہ اللهم حوالینا ولا علینا اللهم علی الآکام والظراب وبطون الاودیة ومنابت الشجر فاقامت یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پانی روکنے کی دعا اس طرح فرماتے کہ اے اللہ تو ہمارے گرداگرد پانی برسا نہ ہم پر اے اللہ بلندیون پر اور پہاڑون پر اور ندیون پر اور درختون کی جڑون پر پس پانی ٹہیر گیا آمین قصہ بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رجل دخل فی الجمعة ورسول الله صلی الله علیه واله وسلم قائم یخطب قال یا نبی الله هلکت المواشی وانقطعت السبل فادع الله ان یمسکها عنا فرفع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یدیه فقال اللهم حوالینا ولا علینا الی آخر الحدیث اور اول وآخر درود شریف پڑہا اور فرمایا کہ یہ دعا مروی ہے جب بارش بہت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ دعا پڑہتے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ندفرمودند فرزندمن دعاے نزول باران و امساک باران بنویس غریب است **ایضا** فرمایا کہ بدہ جمعرات جمعہ کو روزہ رکہنا چاہیئے اور واسطے قضاے حوائج کے معتکف ہونا چاہیئے آج مین چاہتا تہا کہ روزہ رکہون رات کو مینے کچہ سحری نہین کی ورنہ روزہ رکہہ لیتا بعد اسکے

فرمایا آج بدہ کا دن ہے نماز احزاب دایت کی گئی ہے اُسکو واسطے رفع مہمات کے پڑہون کیونکہ نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے برطریق نماز تسبیح پہر فرمایا کہ مولانا سراج الدین امام شہر مین گئے ہین دو تین دن ہوئے انشاء اللہ تعالی آتے ہین آج کہلا ہوا ہے امامت طریقے پر کرتے ہین اور اوراد شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی کو نگاہ رکہتے ہین درویش آدمی ہین اسی ذکر مین تہے کہ مولانا سراج الدین امام پہونچے سلام کیا سلام کا جواب دیا فرمایا اسی وقت مین تمکو یاد کرتا تہا عرض کیا کہ مین پانی کی جہت سے رہگیا آج ٹہیر گیا تو خدمت مین حاضر ہوا۔

ذکر داڑہی مین کنگہی کرنے کا اٹہائیسوین ماہ جمادی الاولی پیر کے دن

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ریش مبارک مین کنگہی کرتے تہے اس اثنا مین ایک فائدہ بیان فرمایا کہ جب داڑہی مین کنگہی کرے تو بہوون سے شروع کرے بعدہ مونچہون اور داڑہی مین کرے کیونکہ بہوین سابق اور اصل ہین اور داڑہی و مونچہ بعد بلوغ مرد کے ہے والاصل مقدم علے الفرع یعنے اصل فرع پر مقدم ہے سبب تعظیم کا یہ ہے کہ بہوین شکم مادر مین ہوتی ہین اسی جہت سے بوڑہون کی حرمت و تعظیم واجب ہے کیونکہ وہ مقدم ہین قال علیہ الصلوۃ والسلام البرکۃ مع الاکابر یعنے آپنے فرمایا ہے کہ برکت بڑون کے ساتہ ہوتی ہے و قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا ای لیس من متابعینا یعنے آپنے فرمایا کہ جو شخص بزرگی نرکہے بزرگونکی اور مہربانی

نکرے چہوٹو نبر یس) وہ نہین ہے ہمسے یعنے وہ ہماری پیروی کرنیوالونسے نہین ہے۔

ذکر مقامات سالک

ایضا فرمایا کہ سالک کے دو مقام ہین ایک ابتدا دوسرا انتہا مقام ابتدا صحیح کرنا توبہ کا ہے اور یہ دو طرح ہے ایک تو شریعت وطریقت کے معاصی سے توبہ کرے جیسے حرام و مکروہ و مالایعنی یعنے بیفائدہ وامور اور بے ادبی واخلاق بدان سب سے توبہ کری دوسرے ماسوی اللہ سے توبہ کرے اور مقام انتہا تمکین مع اللہ ہے اور وہ وصول مقصود ہے اور درمیان ان دونو مقام کے چند مقام اور ہین وہ آدمی انکو جانتا ہے کہ جسمین یہ سعی موجود ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ کسی چیز کی طرف ملتفت ہونا چاہیے نظر دنیا کے عقبے کے کیونکہ عاقل کو یہ تقاضا یعنے لائق نہین ہے کہ وہ محدث مین مشغول ہو اور محدث وہ چیز ہے کہ اُسکا اول عدم مین ہو اُسکو وجود مین لائین دنیا و آخرت محدث ہے خداوند قدیم اُنکو وجود مین لایا ہے اور قدیم مراد اُس چیز سے ہے کہ اُس کا اول و آخر نہو یعنے وہ ہمیشہ موجود ہو ذات باریتعالی کی ہمیشہ موجود ہے وینبغی للعاقل ان یختار القدیم ویذر المحدث ولیس العاقل من یشتغل بالنعیم و یغفل عن المنعم وقیل فی قولہ تعالی ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ ای شغلنا ہم بما لا یعنیہم حتے اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن شہود المنعم نہے اللہ تعالی نبیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن صحبۃ الذین اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن المنعم فانہم ضعیف الہمم اشتغلوا بالنعمۃ عن شہود المنعم یعنے عاقل کو یہ لائق

ہے کہ قدیم کو اختیار کرے اور اقبال و توجہ فرمائے یعنے اللہ تعالیٰ قدیم ہے اور محدث کو چہوڑدے جو کہ غیر قدیم ہے اور وہ شخص غافل نہین ہے جو کہ نعمت مین مشغول ہوا ور نعمت کے دینے والے یعنے باریتعالی سے غافل ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگون کی صحبت سے اپنے پیغمبر کو منع فرمایا ہے کہ اُنکے ساتہہ صحبت نرکہین اسلیئے کہ وہ سست ہمت ہین کہ وہ نعمت کے ساتہہ مشغول ہوگئے اور نعمت دینے والے سے جو کہ صاحب نعمت ہے غافل ہوگئے یہہ ویسی بات ہے کہ صاحب نعمت طرح طرح کی نعمت ایک شخص کے آگے مہیا کرے اگر وہ شخص غافل ہے تو وہ سر نیچا کر کے نعمت کے ساتہہ مشغول ہوگا سر نہ اُٹہائیگا اور صاحب نعمت کی طرف مونہہ نکرے گا وہ صاحب نعمت کہیگا کہ یہ شخص کم عقل ہے کہ اسنے کچہہ بہی طرف میرے التفات نکیا کیونکہ صاحب اس نعمت کا تو مین ہون جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے رباعی

اہل نظر کہ عالم تحقیق دیدہ اند ؎ عشق ترا بملک دو عالم خریدہ اند ؎ چندین ہزار دلبر زیباست در جہان ؎ تا ترک ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند ؎ صاحب بصیرت کا کام نہین ہے کہ ہمسے بیگانہ ہونا اور ہوئی سے آشنا پس روے مبارک بر بن فقیر آورد ند فرمودند فرزندمن این فائدہ کہ گفتم بنویس مایۂ اصل سالک ست ۔

اونتیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی منگل کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا شیخ خضر نے عرضداشت خدمت مین بہیجی اور اس فقیر نے بیش کی کیفیت یہ تہی کہ اس فقیر کو بادلقوہ زحمت دیتی ہے بسبب اُسکے خدمت سعادت مین آنا نہین ہوتا ہے پوچہا فرزندمن دو شیخ خضر جو کہ شیخ رکن الدین کے مرید ہین

مین نے عرض کیا جی ہان دعا کی اور تعویذ دیا آور اُس عرضداشت مین ذکر اس فقیر کا اور
اس فقیر کے بہائیونکا بہی تہا تو پوچہا کہ شیخ خضر سے تیری ملاقات ہوتی ہے مین نے عرض
کیا جی ہان **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ اعلم
ان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم حفظ الصلوۃ بالجماعۃ ورأھا واجبۃ فمن لم یر
حفظ الصلوۃ بالجماعۃ واجبۃ فھو مبتدع یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ
رکہتے نماز کو ساتہہ جماعت کے اور اُسکو واجب دیکہتے پس جو شخص نہ دیکہے حفظ نماز بجماعت
کو واجب تو وہ اہل بدعت یعنے بدعتی ہے بعد اسکے فرمایا کتاب فقہ مین ہے کہ جماعت
مین چار قول ہین قیل فرض عین وقیل فرض کفایۃ وقیل واجبۃ وقیل سنۃ مؤکدۃ
والاصح ذلک آور یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی ہے ٭ وبالجماعۃ الصلوۃ جیدۃ ٭
واجبۃ اوسنۃ مؤکدۃ ٭ اوفرض عین اوکفایۃ علے ٭ حسب اختلاف فادر وہ
فاعقلا ٭ اور ایک قول پر فرض ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ قول پر امام داود طائی قدس
سرہ کی جماعت فرض ہے فرمایا کہ اُنکے قول پر فریضہ ہے وتمسک بھذہ الاٰیۃ قولہ تعالے
واركعوا مع الراکعین یعنے امام داود رح نے اس آیت سے جماعت کے فرض ہونے پر تمسک
کیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور تم نماز پڑہو ساتہہ نماز پڑہنے والونکے امام داود طائی
منجملہ میرے پیرون کے ہین ہمارا خرقہ طرف اُنکے پہونچتا ہے اور یہ پیر ہین امام معروف کرخی
رضی اللہ عنہ کے اور مرید ہین امام حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے اُنکا قول ہمکو الیق یعنے لائق تر ہے
فرمایا کہ اگر کوئی تارک جماعت ہوجائے اور گوشے مین بیٹہہ رہے تو ہرگز ایسا آدمی کوئی

حفظ نماز کی بجماعت واجب ہے

چیز نہو گا بلکہ دنیا و آخرت مین معاقب ہو گا نعوذ باللہ منہ اس باب مین بہت سی حدیثین
وعید کی ہین **ایضا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الجماعۃ ملعون
یعنے جماعت کا تارک ملعون ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور کی نماز ظہر مین یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ ظہر یہ دس رکعت ہین جو کہ بعد ادائے ظہر کے مروی ہے مشائخ اوسطرف کے
یہ آئین جو تہجد مین آئی ہین پڑہتے ہین اور مین بہی پڑہتا ہون اور دو رکعت استحباب
مین یہ دو سورتین بہی مروی ہین پہلی رکعت مین سورہ قدر اور دوسری مین سورۂ
کوثر یہ بہت آسان ہے پس روی مبارک برین فقیر و یاران دیگر آوردند فرمودند فرزند
من بنویس **ایضا** فرمایا کہ مشائخ کو مکاشفہ ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایک لحظہ ہو
دیکہی ہوئی کو بن دیکہا کرتے ہین بلکہ اول حال دیگر میشود یعنے پہلا حال دوسرا ہو جاتا
ہے اگر دیکہا ہوا رہجائے تو وہ حال ہوتا ہے انکو اسپر مبتلا نہونا چاہئے اسلئے کہ وہ شاغل
بن جاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم منبر پر وعظ فرما رہے تہے کہ اس درمیان مین مکاشفہ ہوا چہرۂ مبارک یارون
کے طرف کیا اور فرمایا سلونی اخبرکم مادمت فی مقامی یہہ حدیث صحیح مشارق
مین ہے یعنے تم مجہسے پوچہو جو چاہو مین تمکو اُسکی خبر دونگا جب تک کہ مین اس مقام
یعنے منبر پہ ہون ایک صحابی اپنے پانونپر کہڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ
دمشق کو گیا ہے وہ کب آئیگا آپنے فرمایا یہ ہے وہ قافلہ دروازۂ مدینہ پر پہونچا ہے

ابہی دروازے پر آئے گا مین دیکہہ رہا ہون واقعہ اُسی طرح تہا بعد اُسکے فرمایا کہ اُسطرف دعاگو کو اہل مکاشفہ نے وہ جگہہ دکہائی کہ جہان شیخ جمال الدین اجہوی رحمہ اللہ تعالیٰ دریا مین وضو کرتے اور عدن مین فقیہ بصّال کی ملاقات کرتے تہے اپنے عہد مین بڑے بزرگ تہے **ایضا** فرمایا پانچ چیزین ہین عالم غیب سے کہ سوا خدا ی تعالی کے اور کوئی اُنکو نہین جانتا ہے جیسا کہ خود اُسنے اپنے کلام مجید مین اُنکو بیان فرمایا ہے قولہ تعالےٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام و ما تدری نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنے بیشک نزدیک اللہ کے ہے علم قیامت کا کہ کب آئے سبب قیامت کے پوشیدہ رکہنے کا یہ تہا کہ اپنے کلام مین فرمایا ہے ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی کل نفس بما تسعی یعنے بیشک قیامت آنیوالی ہے مین اُسکو پوشیدہ رکہتا ہون تاکہ بدلا دیا جائے ہر نفس ساتہہ اُس چیز کے جو وہ سعی کرتا ہے جلد یعنے اگر مین علم قیامت کا ظاہر کردیتا تو سب لوگ بیدار ہوجاتے اور اُسدن کے منتظر رہتے اور عمل زیادہ کرتے مخلص کی قدر نہ بڑہتی مخلص وہ ہے کہ قیامت و اہوال قیامت سے بالغیب خائف ہو اور یقین کرے قیامت کے علم کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور کوئی پیغمبر علیہ السلام نہین جانتا تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا قل انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ھو ثقلت فی السمٰوٰت والارض لا تاتیکم الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولکن اکثر الناس

ذکر شیخ جمال الدین اجہوی رضی اللہ عنہ

بیان علم غیب

لا یعلمون یسئلک الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله وما یدریک لعل
الساعة تکون قریبا اور فرمایا یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها فیم انت من ذکرٰها
الی ربک منتهٰها اور جگہہ فرمایا ہے قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون
ان انا الا نذیر مبین وعنده علم الساعة دوسری چیز علم غیب کی یہہ ہے کہ وہ اوتارتا ہے
مینہہ کو کوئی نہین جانتا ہے کہ پانی کب برسیگا تیسری چیز یہہ ہے کہ جانتا ہے اُس چیز کو جو
رحمون مین ہے نر ہے یا مادہ نیک ہے یا بد مرد ہے یا نامرد بدبخت ہے یا نیکبخت صالح ہے
یا فاسق ایک ہے یا دو وہی جانتا ہے اگر دوسرا جانے اور اُسکو معلوم ہو جاے تو وہ
اُسکو دوست نہ کہے پیٹ سے دور کر ڈالے چوتھی چیز یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی نفس
کہ کل کیا کریگا اور اگر کہے کہ کل ایسا کرونگا تو انشاء اللہ کہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مت کہہ کسی چیز کو کہ بیشک مین کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہو
پانچوین چیز یہہ ہے کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ کون زمین مین مریگا اور کہان دفن ہوگا یہہ
پانچ چیزین علم غیب ہین انکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کوئی
چیز کہتا ہے یا کوئی دکھاتا ہے تو اُسکو غیب تصور مت کر اوسکو کشف کہتے ہین اگر تیرا وہ
مرتبہ ہوجائیگا تو تو بھی دیکھے گا ولیکن تو کب دیکھ سکتا ہے تو تو دنیا مین ملوث ہوگیا ہے
اور جس چیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اگرچہ بظاہر غیب معلوم ہوتی ہے فکل ما
یعلم المخلوقات لیس بغیب لقوله تعالی لا یعلم الغیب الا اللہ وقوله تعالی

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ . اور خود اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ مین نہین کہتا ہون تمسے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین تمسے کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون مین تو اُسی چیز کا اتباع کرتا ہون جو میرے طرف وحی کیجاتی ہے مین دعوی نہین کرتا ہون کہ کذب ہو قولہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو وقولہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون یعنے جس چیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اُسکو کشف کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نہین جانتا ہے غیب کو کوئی مگر اللہ تعالی یعنے آسمان والے فرشتے نہین جانتے ہین اور زمین والے آدمی وجن وپری نہین جانتے ہین اور جو کوئی زبان سے کہے کہ مین غیب جانتا ہون تو وہ کافر ہو جاے جن وپری کے غیب نہ جاننے کی یہ آیت کریمہ دلیل ہے قولہ تعالے فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منساتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین یعنے جسوقت کہ ہمنے حکم کیا سلیمانؑ پر موت کا تو وہ مرگئے اور وہ عصا پر تکیہ لگائے ہوئے تہے اونکی ہیبت سے دیو پری وحوش وطیور سب کام مین لگے تہے کسی کو قدرت نہ تہی کہ اُنکے پاس جاے دیکہے کہ مردہ ہین یا زندہ آگاہ نہین کیا اُنکو اُنکے

مرنے پر مگر زمین کے کیڑے نے کہ وہ اُنکے عصا کو کہاتا تہا یعنے اُس کیڑے نے اُنکے عصای
مبارک کو کہالیا اور سودہ کر دیا تو وہ گر پڑے یہ جب وہ گر پڑے تو جنون نے یہ بات جان لی
کہ وہ اگر غیب دان ہوتے تو عذاب خوار کرنیوالے مین نہ ٹہیرتے جو کہ اونکو سلیمان علیہ السلام
کے ہاتہہ سے پہونچتا تہا اور کوئی پیغمبر غیب نہین جانتا ہے اللہ ہی کے نزدیک کنجیان
غیب کی ہین نہین جانتا ہے اُنکو مگر وہی اور آپ کو خطاب فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم تم کہدو کہ مین مالک نہین ہون واسطے اپنی جان کے سود کا نہ زیان کا
مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا اور مجہکو برائی نہ لگتی نہین
ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا واسطے اُن لوگونکے جو ایمان لاتے ہین
پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این بیان علم غیب بنویس
غریب است **ایضاً** ذکر کشف قبور کا نکلا فرمایا اُن دنون مین کہ دعاگو کہ مبارک مین
تہا تو شیخ عبداللہ یافعی قدس اللہ سرہ نے دعاگو کو قبرین دکہائین اور فرمایا ھذا ملتانی
و ھذا اوچی من بلادک وھذا خراسانی وھذا ھندی وھذا
مصری وھذا شامی وھذا عراقی وھذا بغدادی ومثلہ یعنے قبرون کی طرف
اشارہ کیا کہ یہ شخص ملتان کا ہے اور یہ اوچہ کا ہے تیرے بلاد کا اور یہ خراسان کا ہے
اور یہ ہندستان کا ہے اور یہ مصر کا ہے اور یہ شام کا ہے اور یہ عراق کا ہے اور یہہ
بغداد کا ہے اور مثل اسکے مکاشفہ سے کہتے تہے اُس جگہہ لاتے ہین کہ جو آدمی اُسکے
لائق ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین

قدس اللہ سرہ پیر کے دن واسطے زیارت اپنی والدہ کے جاتے اور اُنکی والدہ کا دفن ملتان
مین اُس جگہہ ہوا تہا کہ جسکو پیران تیتری کہتے ہین تیتری خطا ہے متواتری کو کہتے ہین غرضکہ
روز سہ شنبہ کو خانقاہ سے باہر آئے دعاگو اور دعاگو کے اُستاد مولانا نورالدین دونون
ہمراہ رکاب چلے مقام مذکور مین والدہ کی زیارت کی اُس جگہہ سے ذرا پیچھے آئے چار تکبیرین
نماز جنازے کی کہین ہمنے بہی اقتدا کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ شیخ سے پوچہو کہ یہ
چار تکبیرین کیا تہین اُنہون نے کہا کہ میری حد نہین ہے یعنے میرا منصب نہین ہے کہ
مین پوچہون ہم اسمین تہے کہ شیخ ہماری طرف اپنا موںہہ لائے اور فرمایا تم جانتے ہو اِسجگہہ
مولانا شمس الدین کو دفن کیا ہے پائنتی میری والدہ کے اُسجگہہ ایک نشان بہی کیا آخر
چند زمانے کے بعد جس جگہہ کہ اونکو اُنکے لڑکون نے دفن کیا تہا وہان سیلاب پہونچا
تو اُنہون نے چاہا کہ اُنکو قبر سے باہر نکالین دوسری جگہہ دفن کرین دعاگو نے منع کیا
کہ اُنکی قبر کو مت کہودو اُنہون نے دعاگو کا کہنا نہ سُنا قبر کہولی تو دیکھا کہ وہ قبر مین نہی
مناسب اسکے دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ خادم دعاگو اخی علی بدر حسن اُسوقت
مین کہ اُسنے انتقال کیا دفن اُسکا مدینۂ مبارک مین تہا روضہ حضور مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے گنبد کے پیچھے دفن کیا دعاگو نے نشان بہی کیا اور زیارت بہی کی پہر مین
اُسکی قبر کے پاس نہ گیا اسلئے کہ اُسکو تو اوجہہ سے مدینے مین لیگئے بعد اُسکے فرمایا کہ مین نے
یہہ بات حدیث صحاح مین پائی قولہ علیہ السلام ان للہ تعالی ملائکۃ یقال لھم
نَقَلَۃ یَنقُلُونَ المیتَ من مکانٍ الی مکانٍ یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے کے

کئی فرشتے ہین کہ اُنکو نقلہ کہتے ہین وہ نقل کرتے ہین مردے کو ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند و فرمودند فرزند من این حدیث بنویس صحبت تمام ست۔

ایضا بدہ کی رات غرۂ ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فائدہ استقبال قبلہ کا بیان فرمایا کہ کتاب مین ہے القبلۃ بین المغربین والنجم القطب یکون علی اذنہ الیمنیٰ ویکون یمین المصلی حصتان وفی یسارہ حصۃ واحدۃ یعنے قبلہ درمیان دو مغرب کے ہے مغرب اقصے گرمی کے اور مغرب اقصے سردے کے پس دو حصون کو دائین طرف چہوڑے اور ایک حصے کو بائین جانب اور ستارہ قطب بنا گوش پر ہے ایضا فرمایا ینبغی للمصلی فی الصلوۃ ان یفعل ثلثۃ افعال علی طریق الاستحباب احدھا اذا بلغ السعال یضع یدہ علی فمہ والثانی اذا دخل الثوب فی المقعد یخرجہ والثالث اذا عری رجلہ یسترہ وھذا اذا کان اخوہ المسلم فی عقبہ یعنے نماز پڑہنے والے کو نماز مین تین چیزین مستحب ہین ایک یہہ ہے کہ جسوقت جمائی آئے تو ہاتہہ موںہہ پر رکہے تاکہ شیطان اندر نہ جائے جمائی نماز مین مکروہ ہے اگر موںہہ کو کہلا ہوا رکہے دوسرے یہہ ہے کہ اگر کپڑا دبر مین چلا جائے تو اُسکو نکال لے تیسرے یہہ ہے کہ وقت قعدے کے اگر پانون برہنہ ہوجائے تو اُسکو کرتے کے دامن سے ڈہانکدے اور یہ اُسوقت ہے کہ برادر مومن پیچہے بیٹہا ہو تاکہ وہ کفِ پا کو برہنہ نہ دیکہے جیسا کہ دعا گو

کرتا ہے اور یہ معمول مخدوم ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند و فرمودند فرزند
من این فائدہ بنویس و بگیر یدشاب باشد **ایضاً** تفسیر اس آیت کریمہ کی بیان فرمائی
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای اتنا فی الدنیا
سلامۃ الایمان و فی الاخرۃ لقاء الرحمن وقنا عذاب الفرقان والھجران وھو اشد
من عذاب النیران یعنے دے ہمکو دنیا مین سلامتی ایمان کی اور آخرت مین دیدار
رحمن کا اور نگاہ رکہہ ہمکو عذاب ہجران سے یعنے فراق وجدائی سے پہر فرمایا کہ عجیب معنی
ہین کسی تفسیر مین نہین ہین پس روی مبارک برین فقیر آورد ند و فرمودند فرزند من
تفسیر این آیہ وسہ چیز کہ مصلی را مستحب ست وتقریر ازان قبلہ گفتم جملہ بنویس **ایضاً**
شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات ذکر مین تہی
فرمایا کہ ذکر علانیہ بہتر ہے یا خفیہ بہتر ہے دونو حدیث صحاح مین ثابت ہین قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام افضل الذکر الذکر الخفی اور ذکر خفی اُسکو کہتے ہین کہ زبان بند کرے اور
دل سے کہے نہ یہ کہ آہستہ کہے لفظ خفی کا اضداد سے ہے بمعنی سر و جہر دونو کے آیا ہے
سماع اسکا مراد نہین ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور خفیہ مین عدم علم ہے اور
علانیہ متعدیہ ہے دوسرے کو پہونچاے مذاکرہ ہوتا ہے جیسے کہ حدیث صحاح ہے کلمات قدسی
مین ہے من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء
خیر منہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کوئی
یاد کرے مجہکو آہستہ وتنہا تو مین بہی اُسکو یاد کرون آہستہ وتنہا اور جو کوئی یاد کرے مجہکو

مجمع مین تو مین بہی اُسکو یاد کرون مجمع مین عرش سے تحت ثرے تک ساتہہ مقرب
فرشتون کے بہتر اُس سے کہ اُسکو خفیہ مین یاد کرون بعد اسکے فرمایا کہ علانیہ مین نہکانا
شیطان کا ہے کہ جہانتک ذکر کی آواز سُنی جاے وہانتک شیطان کی ولایت و حکومت
نہووے کہ وہ نزدیک ہو جیسے کہ اذان ہے کہ جہانتک سُنی جاتی ہے وہانتک شیطان
نہین آسکتا ہے اور وہ بہی ذکر ہے ذکر جہر مکروہ نہین ہے اگر مکروہ ہوتا تو اس مدح پر
ممدوح نہوتا اور ذاکر مثاب نہوتا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس نص سے مسئلہ ذکر
بعد ادائے مکتوبات کے باجتہاد استنباط کیا ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ پانچون وقت
بعد ادائے فرائض حلقی مین کہڑے اور بیٹہے ذکر کرین لقولہ تعالی فاذا قضیتم الصلوۃ
فاذکروا اللہ قیاما و قعودا ای ادیتم الصلوۃ یہان قضا بمعنی ادا ہے لان الاداء
تسلیم عین الواجب والقضاء تسلیم الواجب ویستعمل احدھما مکان الاخر
استعارۃً یعنے اسلئے کہ ادا سپرد کرنا عین واجب کا ہے اور قضا سونپنا ہے واجب کا
اور ہر ایک اُن دونو مین سے بجاے دوسرے کے مستعمل ہوتا ہے بطور استعاری کے
اور الصلوۃ مین الف و لام عہد کا ہے یعنے جسوقت تم نماز فرائض ادا کر چکو تو ذکر کرو
خدائیتعالے کا کہڑے اور بیٹہے اول قیام فرمایا پہر قعود کا ذکر کیا تو اول کہڑے ہو کر ذکر
کرین بعد اُسکے بیٹہہ جائین روایت کیا گیا ہے کہ ۳۳ بار کلمۂ لا الہ الا اللہ مد سے کہین
جیسا کہ مین نے یارون کو تلقین کیا ہے نفی کو بائین جانب سے سیدہی جانب پر مارے
وہانتک کہ سانس یاری دے پہر اثبات بائین جانب کو کرے اور دو صفین کرین ۳۳ بار

اُسطرف اور ۳۳ بار اسطرف بعد فراغ کے صاحب صدر رہانہہ دعا کے واسطے اُٹھائے
اور یہ دعا پڑہے اللھم احینا مع الذاکرین امتنا مع الذاکرین و احشرنا
مع الذاکرین واحملنا مع الذاکرین المقربین والواصلین ربنا توفنا مسلمین
والحقنا بالصالحین مع محمد وآلہ اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
اور آخر درود شریف پڑہی بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند
من این طریق ذکر و ہر دو حدیث در باب ذکر و بیان آیہ کہ گفتم بگیرید و بنویسید صحبت
تمام ست بعد اسکے فرمایا کہ اُسطرف گازرون مین کیا خوب رسم ہے کہ پانچون وقت بعد
پانچون نمازون کے ذکر بلند کہتے ہین اور حلقہ کرتے ہین جیسا کہ مین نے کہا اور صبح کی نماز
مین بعد اشراق کے دعا کو بہی اوجہہ مین چند زمانہ کہنا تہا پانچون وقت جب مین اُسطرف
سے آیا تو مخدوم والد قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ تو کثرت ذکرت والہ ہو جائیگا اور پہاڑ
و صحرا مین رہیگا بعد اسکے مین نے اپنے طرف سے وکیل کر دیا اب تک اوجہہ کی خانقاہ مخدوم
مین وہی ذکر کرتا ہے فرمایا کہ چند زمانے سے میرے دل مین ہے کہ یہان بہی کسی کو وکیل
کر دون تا کہ پانچون وقت حلقون مین یارون کے ساتہہ ذکر کیا کرے سید صدر الدین محمد
کو وکیل کر دیا اسی اثنا مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے افضل الاشیاء لسان ذاکر
وقلبٌ خاشع و زوجة تعینہ علی ایمانہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ بہترین چیزون کی تین چیزین ہین زبان خدا کی یاد کرنیوالی اور دل خدا سے
ڈرنیوالا اور بی بی کہ مدد کرے مرد کی اُسکے ایمان پر یارون نے پوچہا کہ بی بی کا مدد

ذکر کیفیات صلاح مومنین بر زن و مرد

رنا کیا ہے جواب فرمایا کہ اعانت ایمان کی یہ ہے کہ عورت واسطے مرد کے صلاحیت مین کوشش
رسے اور اسباب صلاحیت کا واسطے اُسکے موجود رکہے جیسے سردی مین گرم پانی تاکہ سردی
مرد کو کاہلی مین نہ لائے اور اگر مرد سو جاے تو اُسکو وقت پر جگا وے اور کہے کہ نماز پڑہو
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ لڑکون کی مان تہجد کے وقت مجہسے پہلے اٹہتین
جسوقت کہ وہ تہجد تمام کر چکتین تو بعد اُسکے دعا گو کو بہی بیدار کر دیتین بی بی ایسی چاہیے
پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
آمین تہی واعلم ان المومن لا یکفر بالذنب ولا یخرج من الایمان والدلیل علیہ
قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحًا سماہم مومنین وان
صدر منہم الزنا وشرب الخمر وغیر ذلک وکذا لما نہی اللہ عبدہ آدم عن اکل الشجرۃ
وقربانہا فلما اکل الشجرۃ قال وعصی آدم ربہ فغوی ولم یقل وکفر آدم وکذا لما
شرب ہاروت وماروت الخمر وہما بالزنا اختارا عذاب الدنیا علی عذاب الاخرۃ
ولم یکفرا فکذلک لم یکفر احد بالذنب یعنے جان تو کہ مومن گناہ سے کافر نہین ہوتا ہی
اور ایمان سے نہین نکلتا ہے ولیکن فاسق ہو جاتا ہے جیسے کہ کافر اگر ساری نیکیان
کر ڈالے تو وہ کفر سے باہر نہین آتا ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے مومنو
تم توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ نصوح اُنکا نام مومن رکہا اگرچہ اُنسے زنا و شراب پینا وغیرہ
صادر ہووے اور اسیطرح جبکہ اللہ تعالی نے اپنے بندے آدم علیہ السلام کو درخت
کے کہانے اور اُسکے پاس جانے سے منع فرمایا تو جسوقت آدم نے اُس درخت کو کہا لیا

تو فرمایا کہ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی سو وہ بہک گیا اور یون نہین فرمایا کہ آدم
کافر ہوگئے اور اسی طرح جسوقت ہاروت ماروت نے شراب پی لی اور زنا کا قصد کیا
تو اُنہون نے دنیا کے عذاب کو آخرت کے عذاب پر اختیار کیا اور وہ کافر نہوئے سو
اسی طرح گناہ سے کوئی کافر نہین ہوجاتا ہے جب سبق اس فقیر کا اس آیت مین پونہچا
کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا تو فرمایا کہ نصوح بروزن فعول ہے واسطے مبالغے کے
اسکی وجہ اشتقاق کی تین طریقے ہین جو مین نے سنے ہین نصوح من النصح الی الخلوص او
من النصح وھو الوعظ او من النصاحۃ وھی الخیاطۃ یعنے نصوح مشتق ہے نصح سے
جو بمعنی خلوص ہے یا نصح بمعنی وعظ سے یا نصاحت بمعنی خیانت سے یعنے سینا پس معنی
توبۂ نصوح کے یہ ہوئے کہ تم توبہ خالص کر دیا توبہ وعظ و نصیحت کرنیوالی اور گناہ سے
باز رکہنی والی کر دیا توبہ دین کی پارہ گیون کی سینے والی کرو معنی یہ ہین اور جو شخص
یہ کہتا ہے کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا تو یہ کفر ہے اسلئے کہ اگر اسجگہہ یہ معنی ہوتے
تو نصوح مضاف الیہ مجرور اور توبہ مضاف ہوتی عبارت یون ہوتی کہ توبوا الی اللہ
تَوْبَةَ نَصُوْحٍ اور یہ کسی قرأت شاذ مین بہی نہین آیا ہے تو واللہ یہ حق کی کہے ہوئی کو
بدلنا ہے اور بدل ڈالنے مین اللہ تعالی نے یون فرمایا ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ
فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور یہان نصوحا توبہ کی صفت ہے اور توبہ موصوف
ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مین ایک دن مجلس وعظ مین تہا واعظ
نے اس آیت کا بیان کیا اور کہا کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا قصہ شروع کیا

مین نے اُس واعظ سے کہا کہ تو کافر ہو گیا تو کلمۂ شہادت کہہ اُسنے ایسا ہی کیا اور وہی تین معنی
جو مین نے بیان کئے اُس سے کہے پہر یارون کے طرف متوجہ ہوئے فرمایا تمنے بہی یہ معنی
کسی واعظ سے سُنے ہین بعض نے کہا کہ مین نے سنے ہین فرمایا کفر ہے واعظون کو یہہ
معنی تلقین کرنے چاہئین جو مین نے کہے بہتر ہو گا ورنہ وہ غلط کرتے ہین توبۃ نصوحا
فعول من المبالغة للناصح وقیل واثقة وقیل صادقة وقیل خالصة من تفسیر
الامام النسفی والتوبة النصوح للمبالغة فی النصح التی لا یکون التائب معہا
معاودا للمعصیة وقال الامام الحسن البصری رضی الله عنه توبة نصوح
ہی ندامة بالقلب والاستغفار باللسان والترک بالجوارح واضمار ان لا یعود
نصوح فعول ہے نصح سے بعض کہتے ہین توبۂ نصوح توبۂ عہد کی ہوئی کو کہتے ہین کہ کوئی
معصیت نہ کرے اور بعض کہتے ہین توبہ نصوح توبۂ صادق ہے عکس کاذب اور بعض نے
کہا کہ توبہ نصوح توبۂ خالص ہے خلاف نفاق کے اور توبۂ نصوح مبالغہ ہے نصیحت مین
یعنے وہ توبہ کہ اُسکا تائب معصیت کی طرف پہرنے کی نیت نہ کرے حضرت امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ نصوح پشیمانی ہے دل سے اور بخشش مانگنا ہے زبان سے اور
چہوڑنا معصیت کا ہے اعضا سے یعنے اپنے وجود کو معصیت و نافرمانی سے نگاہ رکہے
اور پوشیدہ رکہنا ہے دل مین کہ معصیت کی طرف عود نہ کرے اور یہ عربی **رباعی**
پڑہی الٰہی کم رکبت علی الخطایا ٭ فہب لی توبة قبل المنایا ٭ ندمت ندامة
ارجو الیکا ٭ سیغفر زلتی رب البرایا ٭ پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن

یہہ بیان توبۂ نصوح کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے اسکو ملفوظ مین لکھہ لے تاکہ دوسرونکو فائدہ حاصل ہو چشم مبارک مین آنسو بہر لائے اور یارون نے بہی موافقت کی یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

دعاے بردہ گریختہ

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی کا غلام بہاگ جائے تو مردی ہے کہ یہ دعا پڑہے اول واٰخر درود کہے یا جامعَ الناس لیوم لا ریب فیه اِجْمَعْ علیه اٰبِقَه اور اگر لونڈی ہو تو بتاء تانیث اٰبِقَتَهٗ کہین اور اگر بہت سے غلام بہاگ گئے ہون تو اُدابِقَهٗ بجمع کہین جیساکہ دعا گو کہتا ہے یہ دعا معمول مخدوم ہے پس روی مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بنویس این دعا را **ایضا** ایک سید عربی پونہچا اُسنے ساٹہہ حج کئے تہے اور ایک سو بیس برس کی عمر تہی کعبہ مکرمہ کا مجاور تہا زبان عربی مین کہا فارسی نہین جانتا تہا انی اجئ الیك من العرب لاشتیاقك یا اجل ویا شیخ قطب العالم حضرت مخدوم نے فرمایا تقبل الله منك انا اخ لکم وکم من رجل جاؤا معکم سید نے کہا جاء معی ثلاثة نفر انا والغلام والجاریة والمرکب عین لی الجرة والعلوفة مادمت معك حضرت مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا اور مزاح یعنے خوش طبعی فرمائی یا سید جاریتك شابة سید نے کہا نعم فرمایا نحن نشتری الجاریة انت شیخ وھی شابة سید نے کہا لا یا سیدی تقضی الحاجة وقتا یعنے سید عربی نے کہا کہ مین آتا ہون طرف تمہارے عرب و مجاور کعبہ

سے واسطے تمہارے اشتیاق کے لیے سید بزرگ آور اے قطب عالم مخدوم نے فرمایا اللہ تمسے قبول کرے مین تمہارا بہائی ہون تمہارے ساتہہ کتنے آدمی آئے ہین کہا مین ہون اور لڑکا ہے اور لونڈی ہے اور سواری ہے تم میرے واسطے حجرہ و وظیفہ مقرر کرو جب تک کہ مین تمہارے ساتہہ ہون مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا حسن خادم کو طلب کیا علوفہ وحجرہ معین کر دیا اور مطائبہ کیا کہ تمہاری لونڈی جوان ہے کہا ہان فرمایا ہم تمہاری لونڈی کو خرید لین گے تم تو بوڑہے وضعیف ہو گئے ہو اور وہ جوان ہے کیونکر رہیگی کہا نہین وقت حاجت کے کام آتی ہے۔

تیسری جمادی الآخرہ جمعہ کے دن

بعد نماز کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مخدوم کو پیٹ کی تکلیف تہی طبیب ملک سے فرمایا کہ تم اچہے آئے کو توال نے کچہہ دوا بہیجی یہ طبیب ہندو تہا اُس سے کہا یھدیک اللہ یعنے اللہ تجہے راہ راست دکہائے اور مسلمانی روزی کرے فرمایا فتاوی مین ہے سوال المریض للطبیب جائز وان کان کافرا یعنے پوچہنا بیمار کا طبیب سے درست ہے گو وہ کافر ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس۔

نماز حفظ ایمان

ایضا فرمایا حدیث صحاح مین ہے من صلی یوم الجمعة اربعَ رکعاتٍ علی الدوام ویقرأ فی کل رکعة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة مقیما کان او مسافرا سواء

كان فى أول ذلك اليوم او فى آخره فاذا فرغ يقول لاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم مأئة مرة حفظ الله ايمانه یعنے جوشخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین ہمیشہ اور پڑہے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار مقیم ہو یا مسافر یہہ شرط نہین ہے کہ وہی آدمی پڑہے جسپر جمعہ واجب ہے برابر ہے کہ اول دن مین ہو یا آخر دن مین پہر جب فارغ ہوجائے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلے العظیم سو بار کہے اللہ تعالے اُسکے ایمان کو نگاہ رکہیگا

نماز تسبیح بجماعت

ایضا فرمایا کہ شب جمعہ کو نماز تسبیح بجماعت سنت ہے لاغیر ہا اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب جمعہ کو نماز تسبیح ہمراہ اصحاب کے بجماعت پڑہی ہے پس شب جمعہ کو سنت کی نیت کرے متابعا لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلا للفرائض۔

نیت نماز

ایضا فرمایا کہ نیت نماز کی یون کرین کہ متوجہا الی جهة عرضة الكعبة اسواسطے کہ مین نے کتاب مین پایا ہے ينبغ للمصلے ان ينوى جهة عرضة الكعبة لان الكعبة تحول لزيارتها الاولياء یعنے اسلئے کہ کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فوائد بنویس غریب ست

ایضا فرمایا سیر مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ عنہا کو لڑکپن مین حبشیون کا تماشا دکہاتے تہے آپنے اسلئے منع

نماز کی نیت کا بیان اور حبشیون کا تماشا

نہین کیا کہ وہ بالغ نہ تہین درست ہے کہ مردون کو دیکہین اسجگہہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت
یا لڑکی کپڑے کی صورت سے کہیلے جو کہ لڑکیان بصورت آدمی کپڑے سے بناتے ہین تو
اُنکو منع نکرین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو منع نہین فرماتے تہے بلکہ عورتین اور لڑکیان پڑوسیون کی آتین اور گڑیون سے
کہیلتی تہین فرمایا اگر کوئی اسجگہہ سوال کرے کہ جس گہر مین صورت ہو تو اُسمین نماز مکروہ
ہے اور فرشتے نہ آئین پس آپ کیون منع نکرتے تہے تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ مراد اس
صورت سے صورت معبودہ مراد ہے اور کپڑے کی صورت کو کوئی نہین پوجتا ہی ہندوستان
کے کفار بہی نہین پوجتے ہین اسلئے منع نکرین اور اُنکا دور کرنا نہ چاہیئے اور نماز اُنکے برابر
مین مکروہ نہین ہوگی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ عرب مین حافظ عورتین ہین دو رکعت
تراویح ماہ رمضان مین ختم کردیتی ہین وہان ایک ہندوستانی کے لڑکی پیدا ہوئی تہی
وہ حافظ ہوگئی ہے مین نے اُسکو دیکہا ہے اُسنے ختم شروع کیا اُسکی مان اور ایک اور
عورت نے اُسکا اقتدا کیا مین نے سُنا کہ اُسنے اول رات تو شروع کیا جب آخر رات
ہوئی تو مین نے سُنا کہ وہ سورۂ عم پڑہ رہی ہے **ایضا** ذکر اس آیت کا کلا ونفخ
فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ما شاء اللہ یعنے جب صور
مین پہونکین گے تو ہلاک ہوجاوینگے جو لوگ کہ آسمانون مین ہین اور جو لوگ کہ زمین مین
ہین مگر جسکو اللہ تعالی باقی رکہے اور وہ چہہ چیزین ہین جیسا کہ خبر مین ہے یبقی اللہ تعالے

فا بکراہت جائز

یوم اهلاك الخلائق ستة وهي العرش والكرسي واللوح والقلم والجنة والنار والميزان یعنے باقی رکھیگا اللہ تعالی جسدن کہ خلائق کو ہلاک کریگا چھہ چیزونکو اور وہ عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ ہین اعتقاد اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ وہ چھہ چیزون کو فانی نہین جانتے ہین خلافا للمعتزلة بدمذہب کہتے ہین کہ یہ چیزین بہی فنا ہوجائینگی یہ قول اس آیت وخبر سے باطل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان این آیہ کہ تقریر کردم بنویس حجت تمام ست

ایضا تحصیل صرف ونحو ولغت کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من تعلم العربية ليسهل عليه علم الشريعة فكانما عبد الله مائة عام لم يعصه طرفة عين یعنے جو شخص کہ علم عربیت یعنے صرف ونحو سیکہے تاکہ علم شریعت یعنے علم فقہ واصول فقہ اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس اللہ تعالی کی عبادت کی کہ طرفة العین اُسکی نافرمانی نہ کی ہو پس کون عبادت اس سے بہتر ہوگی کہ وہ علم عربیت کو حاصل کرے ورنہ وہ ماضی ومستقبل وامر ونہی وفاعل ومفعول ومبتدا یا خبر مبتدا کیا جانے تو وہ معنی فقہ کے غلط کریگا اور خطا کہیگا پس خطاے عظیم ہوگی قولہ علیہ السلام علموا صبيانكم النحو فان النصارى قد كفروا بترك تشديد واحد علموا دو مفعول چاہتا ہے مفعول اول تو صبیان ہے اور مفعول ثانی نحو ہے یعنے آپنے صحابہ وتابعین کو فرمایا کہ تم اپنے بچون کو علم نحو سکہاؤ اسلئے کہ ترسا ایک تشدید کے ترک سے کافر ہوگئے وہ ترک تشدید یہ تہا کہ اللہ تعالی نے انجیل شریف مین فرمایا انا الله

عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ فنا نہ ہونگے

فضیلت صرف ونحو ولغت

الذی وَ لَدْتُ عیسےٰ بتشدید لام معنی یہ ہین کہ مین نے عیسےٰ کو پیدا کیا اور بغیر تشدید کے
معنی یہ ہونگے کہ مین نے جنا عیسےٰ کو متعدی کو لازم کرتے ہین اور یہ کفر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ
بی بی بچون سے منزہ و پاک ہے قولہ تعالی قل ھواللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم
یولد و لم یکن لہ کفوا احد یعنے تم کہدو اے محمدؐ کہ وہ خدا ایک ہے خدا بے نیاز ہے
نہ جنا اُسنے کسی کو اور نہ اُسکو کسی نے جنا اور نہ تہا اور نہ ہوئے اُسکا ہمسر کوئی۔

معنی توفیق

ایضا توفیق کے معنے فرمائے کہ التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب
یعنے توفیق کرنا ہے فعل بندی کو موافق واسطے رضا خداوند کے پس توفیق خیر مین ہے
اسلئے کہ رضا اُسکی خیر مین ہے شر مین نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند
فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضا تواضع و محبت صلحا

فرمایا کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ ڈولی پر سوار جاتے تو دونو
ہاتہہ باہر کھینچکر فرماتے کہ شاید کسی بخشے ہوئے کا ہاتہہ میرے ہاتہہ سے لگ جائے تو مین
بہی بخشا ہوا ہوجاؤن لیکن مین نہین کرسکتا ہون کمزور ہوگیا ہون میرا ہاتہہ سخت پکڑتے
ہین تو ایذا بہونچتی ہے باوجود اسکے بہی تحمل کرتا ہون اسلئے کہ امام اعظم رضے اللہ عنہ نے
فرمایا ہے ؎ احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا
یعنے مین صالحون نیک مردون کو دوست رکہتا ہون اور مین اُنمین سے نہین ہون

شاید اللہ تعالی صالحون کی برکت سے مجھے بھی صلاحیت روزی کرے۔

ذکر خفی

ایضا فرمایا ذکر خفی دل و جان سے ہے نہ زبان سے اور عکس اسکا ذکر جہر ہے او ذکر دل سے واصل تر ہے۔

بیان بحق فلان کا

ایک عزیز نے پوچھا کہ بحق فلان کہین جواب فرمایا کہ باین معنی کہین کرماً وعدلاً لا وجوباً لان الالوھیۃ تنافی الوجوب جیساکہ قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے **ع** وما ان فعل اصلح ذو افتراض ۞ علی الہادی المقدس ذی الفعال ۞ یعنے کوئی چیز اللہ تعالی پر واجب نہین ہے مگر بطریق کرم وعدل جیساکہ اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے رزق اسکا اسلئے کہ حرف علی وجوب کا تقاضا کرتا ہے جیسے کہ کہتے ہین علی کذا لفلان یعنے مجھپر واجب ہے کہ مین فلان کا کام ایسا کرونگا فقط مین بحق کہنا عوام کے واسطے منع ہے کیونکہ وہ جانینگے کہ ایسا واجب ہے وہ نہ سمجھینگے رہے خواص سو انکو بمعنی مذکور کہنا درست ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ بطریق کرم ہے نہ بطریق واجب دعاگو کو واقعہ مین کہا ہے کہ تو توسل کر بحق الشیخ الکبیر ان تفعل کذا وکذا ایں دولت مبارک برین فقیر آورد ندفرزند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑھو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تھی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ

بیان سنن ہی

قال سبعةٌ من الهدی وفیهن الجماعة فمن خرج منهن فقد خرج من الجماعة لا تشهدوا اهل القبلة بالکفر ولا بالشرک ولا بالنفاق وذروا اسرائرهم الی الله تعالی وصلوا علی من مات من اهل القبلة واشهدوا الصلوات الخمس والجمعة والجماعة مع کل امام برّ او فاجر وجاهدوا عدوکم مع کل خلیفة ولا تخرجوا علی ائمتکم بالسیف وان جاروا وادعوا لهم بالصلاح والعافیة ولا تدعوا علیهم بالهلاک والعقوبة وخالفوا الاهواء فان اولها واخرها باطل وهذا کفایة لمن کان له ادنی عقل ودرایة یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ساتھ چیزین راہ راست سے ہین اور انمین سنت وجماعت ہے پس جو شخص اُنسے نکلا تو وہ نکل گیا سنت وجماعت سے اوّل یہ ہے کہ تم گواہی مت دو اہل قبلہ پر کفر کی اور نہ شرک کی اور نہ نفاق کی اور چھوڑ دو اُنکی پوشیدہ باتون کو طرف اللہ تعالی کے دوسرے یہ ہے کہ نماز پڑہو اُس شخص پر جو مر جاوے اہل قبلہ سے تیسرے یہ ہے کہ حاضر ہو پانچون نمازون مین اور جمعہ وجماعت مین تنہا مت پڑہو ساتھ ہر امام نیک وبد کے چوتھے یہ ہے کہ لڑو اپنے دشمن سے ساتھ ہر خلیفہ کے اور اپنے اماموں پیشروں پر تلوار مت نکالو مراد اس سے والیان ومقطعان ہین اگرچہ وہ جور وستم کرین پانچوین یہ ہے کہ صلاح وعافیت کے واسطے اُنکی دعا کرو اور ہلاک وعقوبت کی بد دعا اُنپر مت کرو چھٹے یہ ہے کہ علیحدہ و دور ہو جاؤ ہواؤ ن خواہشون نفس سے کیونکہ پوجنا ہوا کا بمنزلہ پوجنے معبود کے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے افرایت من اتخذ الهه هواه

یہ ہوا شرک ہے یعنے اللہ تعالے تو خیر و نیکی کا حکم کرتا ہے اور ہوائے نفس شر و بدی کا حکم دیتی ہے جو شخص ہوائے نفس سے باز رہتا ہے تو اُسکی جگہہ بہشت ہوتی ہے اسلیئے کہ شریک کا مخالف ہوا اور جو شخص برعکس اسکے ہوا تو اُسکی جگہہ دوزخ ہوتی ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اللہ مالک نے حضرت داود علیہ السلام کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا کہ یاداؤدُ انا جعلناک خلیفۃً فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ان الذین یضلّون عن سبیل اللہ لھم عذابٌ شدیدٌ بما نسوا یومَ الحساب یعنے اے داود مقرر ہمنے تجھکو خلیفہ کیا زمین مین سو تو حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق وراستی کے اور پیروی مت کر ہوی کے کہ وہ گمراہ کردے تجھکو اللہ کی راہ سے اور دور ڈالدے بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین اللہ کی راہ سے اور پیروی ہوا کی کرتے ہین اُنکے واسطے ہے سخت عقوبت بسبب اسکے کہ بہول گئے وہ روز حساب کو یعنے روز قیامت کو مناسب اسکے یہ بیت فرمائی ہے من ملک النفس فحرٌ ماھو ٭ والعبد من یملکہ ھواہ ٭ یعنے جو شخص مالک نفس کا ہے آزاد وہی ہے اور غلام وہی شخص ہے کہ جسکی مالک اُسکی ہوا ہوئی ہے ہے حرص و ہوا دو بندہ دارم ٭ من بر سر ہر دو بادشاہم ٭ تو بندۂ بندگان مائی ٭ از بندۂ بندگان چہ خواہم ساتوین چیز یہ ہے کہ بدیون کی مخالفت کرین اور نیکیان اختیار فرمائین اسلیئے کہ اول و آخر بدیون کا باطل ہے اور یہ بات کافی ہے اُس شخص کو کہ جو ادنی اعقل و دانش

رکہتا ہے پس روسے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست۔

ذکر تحمل و برداشت

ایضا ذکر تحمل کا نکلا فرمایا ان یوماً جاء فقیر سائل الی امیر المؤمنین حسین ابن علی رضی اللہ عنہما و توقع منہ شیئاً فوقف الحسین رضی اللہ عنہ فشتم الفقیر لامیر المؤمنین فقال الحسین یا فقیر قد مللت من فقرک فنا ھر لی فی بیت المال لک فانشد ؎ نحن الجبال الراسخات ؛ لا تزجیھا الریاح العاصفات ؛ یعنے ایک دن کوئی فقیر سائل نزدیک امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے آیا اور اُنسے کسی چیز کی توقع کی تو حضرت حسین نے کہا کہ تو توقف کر یہانتک کہ کوئی چیز پیدا ہو فقیر نے اُنکو گالی دی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے فقیر تو اپنے فقر سے آشفتہ و پریشان ہوگیا ہے میری ماہوار جو بیت المال مین ہے وہ مین نے تجہے بخشی وہ فقیر شرمندہ ہوگیا پہر حضرت امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیت مذکور پڑہی یعنے ہم بڑے جمے ہوئے پہاڑ ہین ہمکو سخت چلنے والی ہوائین نہین ہلاتی ہین تزجی ای تحرک الازجاء الاحراک یعنے تحمل و برداشت ہمارا وظیفہ ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا کہ سادات کو اپنی دادا کی پیروی کرنی چاہیئے غصہ نکرنا چاہیئے پہر یاران بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ جیسا میرا فرزند سید علاء الدین مرد حلیم ہے اور ساکت باادب اور دعاگو کی صحبت کا ملازم رہتا ہے اور دو اعتکاف اربعین ہمارے ساتہ

سبب غضب سادات

کے اپنے دادا کا متابع یعنے پیرو ہے فرمایا کہ سادات کا مزاج مختلف کہانسے ہے مین نے
اُس طرف کے محدثون سے پوچہا تو یہ جواب سُنا کہ مزاج مختلف اس سبب سے ہے کہ بعض
سادات غیر کفو کی عورتون سے نکاح کرتے ہین گانؤن کی لڑکیون اور لونڈیون سے بچے
جناتے ہین اُنکے رگ جنبش مین آتی ہے مزاج مختلف اس سبب سے ہے مناسب تحمل کے
حکایت شیخ جمال الدین اوچہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ بغایت متحمل تہے
ایک دن اون بزرگوار کے پاس سیاح قلندر آئے وہ اُنکے واسطے نان وروغن لائے قلندر
لوگ خفا ہوئے اور سیخین کہینچین اور کہا کہ تو ہمارے واسطے بکری کا گوشت اور یخنی وقرص
وسالن نہین لاتا ہے نان وروغن لاتا ہے شیخ بمعذرت پیش آئے کہ اے درویشو جو کچہ
موجود تہا وہ مین تمہارے آگے لایا اُنہون نے نہ سُنا شیخ نے اُسی وقت پگڑی اوتار لی اور
سر اُنکے آگے رکہدیا اور کہا تم مارو جب اُنہون نے ایسا تحمل دیکہا تو لوہے کی سیخین اُنکے
ہاتہون سے گر پڑین سب کے سب پانؤن پر گر پڑے پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ تحمل امیر المومنین حسین رضے اللہ عنہ وشعر عربی بنویسید
کہ سادات غضوبات را نصیحت باشد **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین قصیدۂ لامیہ
پڑہا بیت اس باب مین تہی ؎ مُرِیْدُ الخَیرِ والشرِ القبیحِ ؛ ولکن لیس یرضے
بالمحالِ ؛ ای بالشر وھو الکفر والمعاصی سمے الشر بالمحال لانہ محال الشرع لا
العقل قولہ تعالی ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا
یرضہ لکم وقولہ الاخر ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم

اسم سبحانہ خیر وشر سے راضی ہے اور شر سے ناراض

الکفر والفسوق والعصیان حاصل یہ ہے کہ رضا اللہ تعالی کی خیر مین ہے شر مین نہین
ہے قولہ تعالے بئس الاسم الفسوق بعد الایمان یعنے برا نام ہے فسق بعد ایمان لانے کے

ذکر ابدال

ایضا ذکر ابدال کا نکلا فرمایا البُدَلا ءجمع البدیل کالحکماء جمع الحکیم سمے
بدیلا لانہ یُبْدَل مقامہ بعد وفاتہ غیرہ الی یوم القیامۃ ولیس ھذا المعنے
فی الشیخ لانہ مرشد یعنے ابدال کو ابدال اسلئے کہتے ہین کہ بدل کیا جاتا ہے اُسکے مقام
مین دوسرا بعد اُنکی وفات کے قیامت تک آبدال صوفیہ ہین دیوانے نہین ہین ولیکن
خلق سے گریزان و پنہان رہتے ہین اور یہ معنی شیخ مین نہین ہین اسلئے کہ وہ مرشد ہے
درمیان خلق کے ارشاد کرتا ہے وہ قایم مقام پیغمبرون کے ہے کہ وہ خلق کے درمیان
مین رہے ہین اور راہ حق دکہاتے تہے قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی
بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ یہ میری راہ ہے مین
بُلاتا ہون طرف اللہ کے بینائی دل پر ہون مین اور میرے پیرو آپ کے پیرو مشائخ ہین
کہ علم وعمل کے ساتہہ خلق کی تربیت کرتے ہین **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ اگر کوئی
روزہ دار کسی مجلس مین جا پڑے اور نہ کہائے تو اُسکو ثواب ہے حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ السلام الصائم اذا اُکل عندہ استغفر لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون
اُکِل فعل ماضی مجہول ہے یعنے جس وقت کہ نزدیک روزہ دار کے کہانا کہائین تو بخشش
مانگتے ہین اُسکے واسطے فرشتے جب تک کہ نزدیک اُسکے کہائین اسلئے کہ اُسکا دل تو کہانا

کہانے کی طرف میل کرتا ہے اور وہ اُسکو باز رکہتا ہے **ایضا** یہ حدیث شریف فرمائی
کہ من اشتغل بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای من اشتغل بما لا ینفعہ فاتہ ما ینفعہ
یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشغول ہووے ساتہہ ایسی چیز کے
کہ نفع نکرے اُسکو تو فوت ہو جائیگی اُس سے وہ چیز کہ اُسکو نفع کرے مراد اس سے یہ ہے
کہ مباح کے کرنے مین نہ ثواب ہے نہ عقاب بلکہ رخصت ہے پس اُس چیز مین مشغول ہو کہ
اُسمین ثواب ہے تاکہ یا اُسکے سبب سے فوت نہو جائے اور یہ مسنون و مستحب کا کرنا ہے
یعنے مباح کے عوض مسنون و مستحب کیون نہ کرے کہ ثواب پائے۔

فائدہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین

ایضا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین مائۃ
مرۃ کل یوم استغنی بھا ودخل الجنۃ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص کلمہ مذکور ہر روز سو بار کہے تو وہ تونگر ہو جائے اور جنت مین داخل ہووے
یہ معمول دعاگو کا ہے مین ہر روز پڑہتا ہون اس فقیر کو فرمایا کہ تم بہی ہر روز سو بار پڑہا

سی و سہ آیہ

ایضا فرمایا کہ سی و سہ آیہ کو رات مین پڑہے اسلئے کہ شیخ کبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے اوراد
مین ہے اور حدیث صحیح ہے کہ من قرأ ثلثۃ وثلاثین آیۃ من القرآن فی منزلہ اذا وقف
قافلۃ امر اللہ الملائکۃ ان یحفظونہ من شر الشیطان والسارق یعنے جو کوئی
پڑہے تینتیس آیتین قرآن کی اپنے گہر مین اگر چہ آئے قافلہ ہو جائے اور جو کوئی قافلے

مین پڑے ہے تو حقتعالی فرشتون کو حکم ہے کہ وہ اُسکو اس سے نگاہ رکہین کہ راہزن و چور مضرت کا ارادہ کرین لوہے کا قلعہ اُنکے گرد بنادین ایسا کہ وہ معاینہ کرین پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من شما ہم سی و سہ آیت را ملازمت کنید

ثواب پرورش یتیم

ایضا یہ حدیث شریف فرمائی کہ قولہ علیہ السلام انا وکافل الیتیم فی الجنۃ کھاتین معی لشار الی السبابۃ والوسطے یعنے آپنے فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا کہ دیانت سے نگاہ رکہے بہشت مین ایک جگہہ ہونگے اور دو انگلیون سے اشارہ فرمایا یعنی کلمے کی اور بیچ کی انگلی

نگاہداشت حیوانات

ایضا ایک بکری چلاتی تہی یارون نے پوچہا کہ شاید یہ بیچاری بکری بہوکی ہے یا پیاسی دہن بستہ ہے یعنے بات نہین کرتی ہے کہ اپنے حاجت کا اظہار کرے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ظلامۃ الدابۃ اشد من ظلامۃ الانسان یعنے ظلم کرنا دابہ کا جیسے گہوڑا و جانور و اونٹ و خچر و گدہا وغیرہ سخت تر ہے آدمیون کے ظلم کرنے سے آدمی اگر بہوکا یا پیاسا ہو یا کوئی حاجت رکہتا ہو یا کسی نے اُسپر ظلم کیا ہو تو وہ کہہ سکتا ہے بیچارے حیوان دہن بستہ ہین کوئی نہین جانتا ہے کہ بہوکے ہین یا پیاسے یا کوئی درد رکہتے ہین فرمایا کہ مین اسی جہت سے اپنے پاس سواری نہین رکہتا ہون اگرچہ سواری پر [illegible] نہین ہے ایک شخص نے پوچہا کہ ڈولی مین سوار ہونا کیا ہے فرمایا کہ آیا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند

فرزند من این فائدہ بنویس۔

سلوک وسیر وطیر

ایضا فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے اور طیر ہے سلوک تو عبادت بدنی ہے اور سیر صفا اور پاک ہونا دل کا ہے اور طیر صفت ہے روح کی اگر اُسکو حق کے ساتھہ محبت ہوجائے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کہ مایۂ سالک ست

مجتہدین

ایضا فرمایا کہ مجتہدین مین حق ایک ہے اور وہ نزدیک اللہ کے ہے قیامت کو ظاہر ہوگا اگرچہ خطا ہو مواخذہ نہوگا اسلئے کہ اجتہاد سے تہا اس باب مین ایک حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام المجتهد يخطی و يصيب فان اصاب فله كفلان من الاجر و ان اخطأ فله كفل من الاجر یعنے مجتہد اگر دین مین خطا کرے تو بہی صواب پر جائے اگر وہ بر صواب تہا تو اُسکے مسئلہ اجتہاد کے دو ثواب ہونگے ایک تو اجتہاد کا دوسرا بر صواب ہونیکا اور اگر مسئلے مین خطا کی تو اُسکا ایک اجر ہوگا جہت اجتہاد سے پہر اُس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ چارون مذہب پر باتفاق عمل کرو فرائض وسنن مین جہان کہ ممکن ہو جیسا کہ تمنے فقہ مین پڑہا ہے مین نے عرض کیا کہ کچہ اُس سے بیان فرمائیے تاکہ دل مین مستحکم بیٹہہ جائے فرمایا تو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ فرض ہے امام ومقتدی دونو پر اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ مع ختم سورت واجب ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین قولہ علیہ السلام لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب

وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتہہ الحمد کے اور ساتہہ ملانے ایک سورت کے
ہمراہ اُسکے اسی جہت سے دعاگو نے امام کو کہدیا ہے کہ نماز جہریہ مین درمیان فاتحہ وسورت
کے وہ دعا پڑہا کرے جو کہ عوارف مین مروی ہے فاتحہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر
فرض ہے مقتدی پر تو دعاگو بہی اسکو خوب پڑہلیتا ہے یہانتک کہ امام دعا پڑہتا ہے اور
اس سب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے اور استماع وانصات بہی
ہوجاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر مسح سر کی نیت شرط ہے اور امام
مالک رحمہ اللہ کے قول پر مسح تمام سر کا فرض ہے کا طلاق قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر دو چیزین وضو توڑنیوالی ہمارے قول سے زیادہ
ہین ایک چیز یہ ہے کہ ہاتہہ یا بدن اپنی شرمگاہ کو پہونچ جاے برابر ہے کہ شہوت سے ہو یا
بغیر شہوت کے اور اسی طرح اگر ذکر کو کف دست سے پکڑے تو وضو ٹوٹ جاے اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اگر وہ دونو چیزین شہوت سے ہون تو وضو ٹوٹ جاے اور ہمارے
قول پر نہ ٹوٹے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن اسمین کوشش کرو کہ فرائض
مین باتفاق چارون مذہب کے عمل کرو تاکہ جس مذہب کا آدمی آئے اقتدا کر سکے وکیف
یُقبل تطوع امرءٍ حتی لا یکمل ویتم فرائضہ اتفاقا یعنے کیونکر قبول ہو نفل آدمی
کی یہانتک کہ تمام نہو جائین فرائض اُسکے باتفاق چارون مذہب کے فرزندمن
این فائدہ بگیر یدیہ

سماع ودف وطبل

ایضا فرمایا کہ سماع مین اختلاف ہے لیکن ضرب دف چارون مذہب مین حرام ہے
مگر نکاح مین قولہ علیہ السلام اَعْلِنُوا النِّكَاحَ ولو بالدف یعنے تم ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ
ساتھہ دف کے ہو اور یہ ہمارے بعض اصحاب کا اختیار ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالے
کا بہی اختیار ہے اور طبل بجانا درست نہین ہے مگر لڑائی کے وقت درست رکہا ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ قافلے کے چلنے مین بہی درست ہے تاکہ راہ بہولا ہوا طبل کی آواز پر
آجائے اور پہونچ جائے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس
ایضا فرمایا الحزن بالفتح اندوہگین کردن من باب سمع یسمع و باسکون اندوہگین
شدن من باب حَسَنَ یَحْسُنُ **ایضا** فرمایا کہ درمیان دفع ورفع کے فرق ہے
دفع تو اس چیز کا ہوتا ہے کہ جسمین عدم ہو اور رفع اس چیز کا ہوتا ہے کہ اسکا وجود ہوا ہو
این فقیر را فرمودند بگیر بند **ایضا** فرمایا کہ اگر کہانے مین عبادت کی نیت ہو تو حجاب
نورانی خالص ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتہہ اور کوئی نیت ہو تو ایسا [illegible] کہ اسکے ساتہ
کوئی دہوان ہو **ایضا** فرمایا کل طرۂ ابرشم کا دعاگو نے اسطرف رافضیون سے سنا ہے
وہ کہتے ہین پورا ریشمی کپڑا پہننا زمانہ قلیل مین درست ہے انکا یہ قول باطل ہے اہل سنت
وجماعت کہتے ہین کہ اعتبار لبس یعنے پہنے کا ہے نہ زمانے کا یعنے اصل پہننا محض حرام
ہے خواہ زمانہ قلیل ہو یا کثیر اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ السلام ھذان
مُحرَّمان لذکور امتی وحِلٌّ لاناثہم یعنے آپ نے فرمایا کہ یہ دو حرام کئے گئے ہین میری
امت کے مردون کو اور حلال کئے گئے ہین اونکی عورتون کو اور اشارہ فرمایا طرف سونے

حزن

خوردن

ذکر [illegible] ریشم بر مردان

اور ریشم کے پس یہ دو قسمیں عالم میں بیچنے مردہ ہیں فقیر را فرمود غرض فائدہ بنو پس

ذکر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یعنے چال چلن برتاؤ کا ذکر نکلا کہ آپ اچھی چیز کو اختیار نہ فرماتے تھے یعنے اگر دو کپڑے یا اور کوئی سامان واسباب لاتے ایک قیمتی ہوتا اور دوسرا اسہل یعنے غیر قیمتی تو آپ سہل کو اختیار فرماتے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن یعنے اچھے کو قبول فرماتے تو امت کہتی کہ ہمارے پیغمبر نے تو اچھا اختیار کیا ہے ہم بھی اُنکی متابعت وپیروی کرتے ہیں مناسب اسکے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز مین دنیا وآخرت کی خیر ہوتی اُس سے احتراز فرماتے یعنے وہ کام کہ اُسمین دنیا وآخرت کی مشارکت ہوتی تو جس کام مین کہ محض خیر آخرت کی ہوتی اُسی کو اختیار فرماتے پس درویش کو اسی طرح چاہئے تا کہ اپنے پیغمبر کی پیروی کرے جو چیز کہ محض آخرت کی ہو اُسی کو اختیار کرے [illegible] فرمائی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال اوچھوی قدس اللہ سرہ ایک تنگ بازار مین واسطے کپڑے کے بھیجتے اُسکی چادر لاتے پگڑی وکرتا وغیرہ بھی اُس سے پہنتے اگر لوگ کہتے کہ آپ کچھ چاندی اور دو تا کہ ہمین کپڑا اچھا لے آئین تو فرماتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی پہنا ہے۔

ایضاً فرمایا کہ اُس [illegible] جو شخص بیعت کرتا ہے یعنے مرید ہوتا ہے تو چند روز ذکر کا حکم دیتے ہین اور [illegible] اُسی شخص کو دیتے ہین کہ جو اُسکے لائق ہوتا ہے اور جو ویسا نہین ہوتا ہے تو اوراد کا حکم کرتے ہین تا کہ بیکار نہ رہے جیسے کہ دعا

حکم کرتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ کے ایک امیر واسطے پیوند کے آیا اور توبہ کی شیخ نے اسکو ٹوپی دی ایک درویش اُس جگہہ حاضر تہا کہا کہ ایسے آدمی کو ٹوپی دیتے ہین وہ تو دنیا کے کام مین مشغول ہے شیخ نے جواب فرمایا کہ اے عزیز اگر وہ بسبب ایک ٹوپی کے گناہ سے باز آئے اور اُسکی جہت سے بخشا جائے تو کس لئے مین اُسکو ٹوپی ندون **ایضاً** فرمایا کہ جب مُستراح یعنے پاخانے مین جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث وقال علیہ السلام اذا دخل الخلاء یعنے اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے جن مردون اور جن عورتون سے اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمون کو فرماتے جبکہ پاخانے مین داخل ہوتے یہ لوگ اسجگہہ مین واسطے ایذا دینے آدمی کے حاضر ہوتے ہین جب وہ یہ کلمے کہہ لیتا ہے تو اللہ تعالے اُنکے شر سے اُسکو محفوظ رکہتا ہے اور وہ کوئی نکبت وتکلیف اُسکو نہین پہونچا سکتے اور یہ کلمے پاخانے کے دروازے کے آگے کہین اور پاخانے مین چلے جائین اور چاہئے کہ مونہہ اور پیٹہہ قبلے کی طرف نکرین اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام لا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا فی الخلاء ولکن شرّقوا او غرّبوا انما قال ذلک فی المدینۃ لاغیر یعنے تم قبلے کی طرف مونہہ مت کرو اور نہ پیٹہہ کرو پاخانے مین ولیکن مشرق ومغرب کی طرف کرو آپنے یہ حدیث مدینہ شریف مین فرمائی ہے اسلئے کہ مدینے مین قبلہ بائین جانب ہے مقصود اس حدیث شریف سے

آداب بیت الخلاء

یہ ہے کہ قبلے کی طرف مُنہہ اور پیٹھہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ اُسطرف مونہہ اور پیٹھہ کرنا مکروہ ہے جیسے کہ کتاب متفق کی نظم ہے **ع** یکرہ نحو القبلۃ التخلی ؛ ھکذا البول و مدّ الرجل ؛ یعنے قبلے کی طرف پاخانہ پہرنا مکروہ ہے اور اسی طرح پیشاب کرنا اور پانون دراز کرنا یعنی یہ دونو ہی مکروہ ہین فقہ مین ذکر کیا ہے یکرہ الاستقبال والاستدبار الی القبلۃ فی الخلاء وقیل لا یکرہ الاستدبار یعنے مکروہ ہے مونہہ کرنا اور پیٹھہ کرنا طرف قبلے کے پاخانے مین اور بعض نے کہا کہ پیٹھہ کرنا مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب پاخانے مین جائین تو بایان ہاتہہ بائین گال پر مثل غم زدون کے رکہین باین خیال کہ طعام ایسا پاک و عزیز تہا گناہ کی شومی سے بنجاست مغلظہ ایسا پلید ہو گیا کہ اگر کپڑے یا بدن سے لگ جاے تو اُسکا دہونا واجب ہو جائے پہر فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کے فضلے سے بدبو نہین آتی ہے بلکہ خوشبو آتی ہے دعاگو نے یہ بات تحقیق و یقین کی ہے چنانچہ مروی ہے کہ پس افگندۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کئی کوس تک خوشبو آتی تہی پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این دعاے درآن مستراح بنویس غریب ست۔

ایضاً سر منڈانا

ایک عزیز نے سر منڈانے کا التماس کیا فرمایا جسوقت کوئی چاہے کہ سر منڈائے تو جورو سے اجازت لے اسلئے کہ بعض عورتین گانون وغیرہ کی ہوتی ہین اُنکو اچھا نہین لگتا ہے اور اور اگر جورو نہین رکہتا ہے تو اُسوقت مان سے اجازت لے اسلئے کہ شاید کوئی بیٹی منڈے

فضلۂ انبیاء و اولیاء سے خوشبو آتی ہے

سکراتے جاتے تھے **ایضا** فرمایا کہ خاندان سہروردیون مین عورتون کو چار گز کی دامنی دیتے ہین جیسے کہ عورتون کی رسم ہے اور خانوادۂ چشت مین ایک گز کی دیتے ہین اس سبب سے کہ جامۂ طاقیہ ہے بس چاہیئے کہ سرین ہی ہووے اور دامنی کتف یعنے مونڈھے مین پڑتی ہے اور جب سرمین ڈالین تو اُسی ایک کپڑے کو مونہہ کے نیچے لاکر باندہ دین **ایضا** فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے بارانی مبارک ایک درویش کو دی تہی ایک عزیز نے اُس سے خرید لی اور خدمت مین لایا حضرت حسین نے فرمایا کہ جو چیز ہمنے واسطے رضائے خدا کے اوتار ڈالی تو پھر ہم اوسکو نہین پہنتے ہین **ایضا** قدس اللہ سرہ کے معنے بیان فرمائی ای اسکنہ فی حظیرۃ القدس وھو اعظم منازل فی الفردوس یعنے اللہ اُسکو حظیرۂ قدس مین بسائے اور وہ بڑی منزل ہے فردوس مین **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ ضریح کے کیا معنے ہین جواب فرمایا الضریح القبر یعنے ضریح قبر کو کہتے ہین **ع** ان الطریق الی الحبیب لعامرٌ خَابَ الجَبَانُ وفازتِ الاَبطَالُ یعنے مقرر رستہ طرف دوست کے ہر آینہ آباد ہے کاہل وسست رہگئے اور مرد پہونچ گئے کہ اُنہون نے آبادی کا رستہ لیا فرمایا کہ دعا گو اس بیت کو شجرون مین لکھوا تا ہے **ایضا** فرمایا ان فقیرا جاء یوما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسولَ اللہ انی احبک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالفقیر استعد للموت یعنے ایک فقیر ایک دن خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا یا رسول اللہ بیشک مین آپ کو دوست رکھتا ہون

ذکر دامنی

پوشاک دادہ را واپس گرفتن

معنی قدس اللہ سرہ

معنی ضریح

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توآپنے فرمایا اے فقیر توجا موت کے واسطے تیاری کر **ایضا** فرمایا فرزندمن سبق پڑہ
مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی کہ ینبغی للمؤمن ان یعلم ان التوفیق مع الفعل مستویان
لا من قبلہ ولا من بعدہ فمن قال قبل الفعل فھو جبری ومن قال بعدہ فھو
قدری واعلم ان العبد قد اعطی قوۃ العمل فکلف بذلک حتی یلزم علیہ
ولم یعط قوۃ التوفیق لانہ صفۃ الرب عز وجل فالقدری یقول الخیر والشر منی
ولیس من اللہ تعالی فیہ فعل والجبری یقول الخیر والشر من اللہ تعالی ولیس لی فیہ فعل فالقدری لضاف الربوبیۃ
الی نفسہ والجبری لضاف العبودیۃ الی اللہ تعالی واعلم ان من کان غرضہ وقصدہ وعزمہ ومرادہ
الطاعۃ وطلب رضاء اللہ تعالی یجد التوفیق ومن کان غرضہ وقصدہ وعزمہ
ومرادہ المعصیۃ ومافیہ غضب اللہ تعالی لا یجدہ ذلک قولہ تعالی والذین
جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین یعنے مومن کو چاہیئے کہ
جانے کہ توفیق ساتہہ عمل کے برابر ہے نہ آگے نہ پیچھے اور معنی توفیق کے سازوار یعنے موافق
کرنا ہے لغت مین وفی الاصطلاح جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے معنی
توفیق کے اصطلاح مین کرنا بندے کے فعل کا ہے موافق رضائے خداوند تعالے کے اور
جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے آگے ہے اُسکو جبری کہتے ہین اور وہ ایک
گروہ ہے بدمذہبون کا عرب مین اور جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے پیچھے ہے
وہ قدری ہے یہ گروہ بہی بدمذہب ہے پس قدریہ اضافت یعنے نسبت ربوبیت
کی طرف اپنے نفس کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بہلائی برائی ہمسے ہے اور اللہ تعالی کا

اُسمین کوئی کام نہین ہے یعنے وہ خدا کے طرف سے نہین ہے اور اُسنے پیدا نہین کیا ہے اور جبریہ کہتے ہین کہ خیر و شر یعنے بہلائی برائی خدا سے ہے اور اُسمین ہمارا کوئی کام نہین ہے یعنے منکر ہین بندے کو فاعل مختار نہین جانتے ہین یہ گروہ جبریہ کا اضافت یعنے نسبت عبودیت کی طرف اللہ تعالی کے کرتا ہے آن دونو گروہ کا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے جان کہ اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ جس شخص کے غرض و مقصود و ارادہ و مراد حق کی طاعت و فرمانبرداری اور خداوند تعالی کی طلب رضا ہے تو وہ تو اللہ تعالی کے طرف سے توفیق پاتا ہے اور جسکی غرض و مقصود و ارادہ و مراد معصیت و نافرمانی حق کی ہے اور وہ چیز جسمین اللہ تعالی کا غصہ ہے تو وہ توفیق کو نہین پاتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہین واسطے ہمارے تو ہم اُنکو اپنی راہین بتا دیتے ہین اور بیشک اللہ ہر آینہ ساتھہ ہے نیکو نکے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اظہار کرامت کا اپنے مریدسے درست ہے غیرسے نادرست

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی سالک کو کچھہ کرامت ظاہر ہو تو جن لوگون نے اُس سے تعلق و بیعت کی ہے اگر اُنسے کہے تو درست ہے اور غیر سے نہ کہے اور اگر کسی مصلحت سے کہے تو یون کہے کہ ایک درویش کو ایسا ظاہر ہوا ہے اپنا نام نہ لے اپنے سر کے حمل نہ کرے اسلئے کہ کتاب علم کلام عقیدۂ نسفی مین مذکور ہے لو یقول الشیخ للذی تعلقه و تابعه من کرامته شیئا یجوز یعنے اگر شیخ اُس شخص سے جسنے

اُس سے تعلق کیا ہے اور اُسکا تابع ہوا ہے اپنی کرامت سے کچھ کہے تو جائز ہے **ایضا** فرمایا کہ جو مومن کہ قصد گناہ کا کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے خوف سے باز رہتا ہے اور حیائی خالق کی جہت سے اُسکو نہین کرتا ہے تو قیامت مین اُس بندۂ نیکبخت کو ہمراہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے اُٹہائینگے اور اُنکے ساتھہ وہ بہشت مین داخل ہو گا اس لیے کہ حضرت یوسف صلوات اللہ علیہ نے قصد زلیخا کا کیا اور وہ گناہ تہا پہر اللہ تعالےٰ کے خوف سے خود کو کہینچا اور گرد گناہ کے نہ پہرے وذلک قولہ تعالی وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا یعنے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصد کیا اور اُنہون نے زلیخا کا قصد کیا جسوقت اللہ تعالےٰ کی عنایت آگئی تو وہ قصد سے باز رہگئے وذلک قولہ تعالی وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی مین اپنے نفس کو بری نہین کرتا ہون بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا ہے بُرائیکا مگر میرے رب نے مہربانی کی تو مین اُس قصد سے باز آیا یہ قصہ دراز ہے یہانتک کہ نوبت زلیخا کے عشق کی حضرت یوسف علیہ السلام سے وہانتک پہونچی کہ جو اللہ سبحانہ نے بیان فرمائی ہے قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کی حُبّ زلیخا کے پردۂ

دل مین پہونچ گئی زلیخا بولی کہ اگر یوسف میرا کہنا نہ سنیگا اور میری مراد
اچھی طرح سے حاصل نہ کریگا تو مین کہکر اُسکو قید کرا دونگی پس حضرت
یوسف علیہ السلام نے قید خانہ اختیار فرمایا اور گناہ کے گرد نہ پہٹکے
جیسے کہ اللہ تعالے تقریر یوسف علیہ السلام سے خبر دیتا ہے لَئِنْ
لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصَّاغِرِیْنَ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ تا
جَاھِلِیْنَ یعنی زلیخا نے کہا اگر نہ کریگا یوسف جو مین اُسکو حکم دیتی
ہون تو ہر آئینہ وہ قید کیا جائیگا اور ذلیلون سے ہوگا حضرت
یوسف نے کہا یارب قید خانہ دوست تر ہے طرف میرے اُس چیز سے
جسکی طرف وہ مجھکو بلاتی ہین اور اگر تو نہ پھیریگا مجھسے مکر اُنکا تو طرف
اُنکے مائل ہوجاؤنگا اور ہوجاؤنگا جاہل نادانون سے بعد اسکے فرمایا
اُسطرف مین نے بعض درویشون سے سنا ہے کہ آخر شب مین یہ رباعی پڑہتے ہین ؎
اِلٰھِیْ کَمْ رکبتُ عَلَی الخطایا ٭ فھب لی توبتہً قبل المنایا ٭ ندمت ندامۃً ارجو
اِلَیْکا ٭ سیغفر زَلَّتِیْ رَبُّ البرایا ٭ فرمایا کہ المنایا مین الف لام جنس کا ہے معنی جمعیت
کا مبطل ہے مراد اُس سے ایک ہے یعنی یہی ایک موت نہ بہت سی موتین سین اور
سوف واسطے استقبال کے ہین لیکن سین تو واسطے تعجیل کے اور سوف واسطے تاخیر کے آتا
ہے معنی رباعی کے یہ ہوئے کہ الٰہی مین کتنا گناہون پر سوار ہوا ہون یعنی مین کسقدر گناہون کا

مرتکب ہوا ہون سو تو موت سے پہلے مجھکو توبہ عنایت کرین پشیمان ہوا ہون پشیمان
ہونے کر مین تجھسے امید رکہتا ہون کہ عنقریب خداوند مخلوق کا میری لغزش کو بخشیگا
پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فائدہ بنویس۔

دو رکعت بعد وتر

ایضا فرمایا کہ بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑہتے ہین اور نیت تشفیعا للوتر کے
کرتے ہین تاکہ یہ دو رکعت بجاے چوتہی رکعت کے ہوجائین اسلئے کہ نماز بیٹھے کی
از روے ثواب کے آدہی ہے نماز کہڑے ہوئے سے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے
قوله علیه السلام وصلوة القاعد نصف صلوة القائم فرمایا کہ یہ دو رکعت
بعد وتر کے وہ شخص پڑہے کہ جو وتر کے بعد تہجد پڑہے گا تو پہلا وتر نفل ہوجائے گا
وہ چار رکعتین ہوجائین گی اور جو شخص کہ تہجد نہ پڑہے وہ یہ دو رکعت بعد وتر کے
نہ پڑہے این فقیر را فرمودند فرزندمن این فائدہ بنویس دعا گو میکند۔

صلوة الاحزاب

فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من صلی اربعا صلوة الاحزاب
بعد اداء الظهر قهرا عداؤہ لاسیما اعداء الدین الشیطان وجنودہ یعنی
جو شخص کہ پڑہے چار رکعتین نماز احزاب کے بعد نماز ظہر کے تو مقہور ہوجائین گے
دشمن اُسکے خاصکر دین کے دشمن شیطان اور اُسکا لشکر این فقیر را فرمودند فرزندمن بگیرید

لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم

ایضاً فرمایا کہ جسوقت کوئی نفقہ یعنے خرج برج محتاجی سے عاجز ہو جائے تو وہ سُو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہر روز لازم کرے کسی کا محتاج نہو گا مناسب آئیگے

حکایت بیان فرمائی کہ اُچہ مین ایک درویش تہا عیالدار نفقے کے سبب سے عاجز ہو گیا تہا نزدیک شیخ جمال الدین اوجہوی رحمہ اللہ تعالی کے آیا اور احوال اپنا بیان کیا کہ مین عیالدار ہون اور کچہہ کسب نہین کر سکتا ہون نفقے کی جہت سے عاجز ہو گیا ہون شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز بے ناغہ صد بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وظیفہ کر رزق تیرا فراخ ہو جائیگا آور ایک سپاہی بہی ایسا ہی تہا اوسکو بہی آپنے اسی طرح فرمایا وہ غنی ہو گیا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کنز من کنوز اللہ تعالی فی الارض یعنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون سے روے زمین پر آین فقیر را فرمودند فرزند من شما ہم بگیرید۔

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِب

ایضاً واسطے کفایت مہمات کے من قال یا بَدِیْعَ العجائب اثنی عشر الف مرۃ وان لم یستطع فالفا ومأتین مرۃ کُفِیَتْ مھماتُہ یعنے جو شخص یا بدیع العجائب بارہ ہزار بار کہے اور اگر نہ کہہ سکے تو بارہ سو بار کہے اُسکے ہر مہم بر آئیگی مجرب ہے

عَقَبات طالب

ایضاً فرمایا طالب حق کو گہاٹیان پیش آتی ہین وہ اُس طلب سے باز رہتا ہے

اور دنیا مین مشغول ہوجاتا ہے ترقی نہین ہوتی ہے پس طالب کو چاہئے کہ حق سے التجا
کرے تاکہ وہ اُسکو اُن گہاٹیون سے پار کردے قولہ تعالی ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ
ایضا فرمایا کہ گازرون مین شیخ امین الدین کے خانقاہ مین چند فقیر ملتانی تہے دوسرے
یار پہونچے تو اُنسے کہا کہ تم ہم مین نظر کرو اُنہون نے کہا کہ تم تو ابتک حجاب ظلمانی مین
رہے ہوئے ہو جب اُنکو مکاشفہ ہوا تو اُنہون نے جان لیا قبول کیا کہ ہان ہم حجاب
مین رہے ہوئے ہین جب دعاگو گازرون مین پہونچا تو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین
رحمہ اللہ تعالی نے جسوقت دعاگو کا حلیہ دیکہا تو کہا کہ سجادہ وجبہ وعصا و مقراض سید
جلال الدین کو دیوین وہ اُسجگہہ پہونچیگا امانت رکہی تہی دعاگو کو دیدی پہر مین نے
کہا کہ تم مجہہ پر نظر کرو کہا ہم تم پر نظر نہین کرسکتے ہین قسم کہائی واللہ جو کچہہ کہ دعاگو نے
شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما سے سنا ہے اُسکو کوئی نہین جانتا
ہے دہلی کی خلق اُنکی قدر نہین جانتی ہے اور اُسطرف مکۂ مبارک خانۂ کعبہ مین مصلا
شیخ رکن الدین کا متصل مصلاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور مصلا
شیخ نصیر الدین کا بمقدار چار گز کے پیچہے ہے دعاگو نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی سے پوچہا
کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچہے کیون ہے جواب دیا کہ مرتبہ شیخ رکن الدین کا قریب ہے
اور دعاگو دونو مصلون سے پیچہے نماز پڑہتا تہا یہ ادب شیخ مکہ نے مجہسے پسند کیا دعا گو
لیکن اور مدینۂ مبارک مین بہی اُنکا مقام ہے طرفہ یا مُنتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور زیارت کرنیوالون مین سے ہر ایک سینے کی طرف سلام کرتا ہے **ایضا** فرمایا کہ

جسوقت چہینکے اور ڈکار لے تو الحمد للہ علی کل حال کہے عوارف مین ہے کہ یہ مروی ہے **ایضا**

سرنے بجانا

ایک شخص نے بجانے لگا فرمایا منع کرو درست نہین ہے لا یجوز عندنا خلافا للشافعی
رحمہ اللہ تعالی جسوقت سرود گو یعنے گانے والے پہونچے تو اُنکو بہی منع کیا اور کبہی
نہین سنتے تہے یہانتک کہ وہ گانے لگے تو ہمارے طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ ذکر کرتے
ہین ہمنے عرض کیا کہ ذکر نہین کرتے ہین گاتے ہین ایسے مستغرق تہے فرمایا کہ گانا سننا
درست نہین ہے جیسا کہ خود گانا روا نہین ہے اسلئے کہ القاری و السامع سواء کیونکہ
سننے والے کو نہی منکر واجب آئے گی پس تم منع کرو منع کرنیوالا کیونکر سنے گا **ایضا**
فرمایا قراءة الفاتحة بعد اداء المکتوبات بدعة و قراءة القرآن جہرا عند القبر
بدعة یعنے فاتحہ کا پڑہنا بعد ادائ فرائض کے بدعت ہے اور باواز بلند قبر پر قرآن
پڑہنا بہی بدعت ہے اور شرح اوراد مین جو کہتا ہے کہ روا ہے خطا ہے غلطی کی ہے
مین نے اُس حرف سُنا ہے پس روی مبارک برین فقیر آورده فرمودند فرزند من
این فائدہ کہ گفتہ بنویس غریب است **ایضا** ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنے کا نکلا
فرمایا صورة العقص ستة احدہا الجعد والثانی ان یشد شعرہ الی قفاہ
او الی وسط الراس او الی جبہتہ او الی اذنہ الیمنی او الی اذنہ الیسری کل ذلک
مکروہ اتفاقا فی الصلوة وغیرہا لمخالفة السنة لان السنة الحلق او الفرق
وکل ما سوی الحلق او الفرق عقص و العقص مکروہ یعنے صورتین عقص کی چہ ہین

ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنا

اور معنی عقص کے بال باندہنے کے ہین ایک تو جعد دوسرے یہ ہے کہ بالون کو گدی کے
پیچہے باندہے یا درمیان سر کے یا طرف پیشانی کے یا طرف سیدہے کان کے یا طرف
بائین کان کے اور یہ سب صورتین عقص کی ہین چارون مذہب مین مکروہ ہے
واسطے مخالفت سنت کے اسلئے کہ سنت منڈانا ہے یا مانگ نکالنا اور جوان دو کے
سوا ہے وہ عقص ہے اور عقص مکروہ ہے حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام دع
شعرک حتی تسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو چہوڑ دے تاکہ وہ بہی تیرے ساتہہ
سجدہ کرین اور یہ باتفاق نماز و غیر نماز مین مکروہ ہے جیسے کہ فقہ مین ہے صاحب نظم
متفق نے ذکر کیا ہے ہ من غیر تقزیع و بین الفرق ؎ وخیر الرجال
بین الحلق ؎ تقزیع درمیان سر کے منڈانے کو کہتے ہین یعنے سواے اسکے مردونکو
اختیار ہے درمیان منڈانے کے اور مانگ نکالنے کے یعنے چاہے تمام سر منڈائے
بغیر اسکے کہ درمیان سر کا یا بعض سر کا منڈائے یا فرق کرے لیکن اس زمانے مین
بہتر یہ ہے کہ حلق کرے اسلئے کہ ہندوستانی سب وقت ساتہہ فرق کے نہین رہ سکتے
ہین اور اُسطرف جو آدمی سر منڈا ہوا نہین ہے تو وہ ساتہہ فرق کے رہتا ہے پس
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد عقص بنویس تا دیگران
را حاصل آید و شما را اجزا باشد جزاک اللہ خیرا عقص کی تقریر مین تہے کہ ایک عزیز نے
پوچہا کہ سادات کے جعد کس طرح ہین جواب فرمایا کہ مکروہ نہین ہین اسلئے کہ فرق ہے
اور اُنکے ساتہہ سجدہ کرتے ہین اچہا طریقہ رکہتے ہین سب وقت فرق کے ساتہہ

ذکر روافض

رہتے ہین نماز مین اور غیر نماز مین آور یہ جعدین اُنکی نشانیان ہین بعد اسکے فرمایا کہ
عرب مین ایک گروہ ہے اُسکو روافض کہتے ہین یہ لوگ فاجر یعنے بدکار کا اقتدا
نہین کرتے ہین اسکو جائز نہین جانتے ہین اور صالح کا اقتدا کرتے ہین اور اُسکو
روا رکہتے ہین آور گروہ روافض کے بعض جنکو امامیہ کہتے ہین سوائے اقتداے
شریف کے نماز درست نہین جانتے ہین وہ اپنی جماعت علحدہ کرتے ہین جسوقت کہ
سُنّی پڑہکر چلے جاتے ہین یا اُنسے پہلے پڑہ لیتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو اُس طرف مدینہ مبارک مین تہا ایک وقت مسجد کا امام
حاضر نہ ہوا تو شیخ عبداللہ مُطری شیخ مدینہ نے دعاگو کو حکم امامت کا فرمایا اور کہا یا سیّد
تقدّم رحمہ یصلی الشرفاء معک و یقتدوا بک یعنے اے سید تو امامت کر تاکہ یہ سب
شریف تیرا اقتدا کرین ورنہ اور کا نکرینگے جسوقت دعاگو نے تکبیر تحریمہ کہی تو سارے
شریفون نے میرا اقتدا کیا ایک صف دراز ہوگئی جب مین نے نماز کا سلام کیا تو مین نے
دیکہا کہ سب شریفون نے میرا اقتدا کیا تہا شیخ مدینہ نے فرمایا لولم تتقدم لایصلون
ویذہبون ویصلون موضعًا اٰخر او بعد ما صلینا یعنے اگر تو امامت نہ کرتا
تو وہ نماز نہ پڑہتے چلے جاتے اور دوسری جگہہ نماز پڑہتے یا بعد اسکے کہ ہم پڑہ چکتے
دو جاتے ہین کہ تو شریف ہے سوا سید نبال شریف کے نماز روا نہین کہتے ہین عجب
گروہ ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
ینبغی ان یعلم ان الذی کتب فی المصاحف ہو القرآن بالحقیقۃ و من

قال بان المکتوب فی المصاحف لیس بقرآن فقد انکر التنزیل قولہ تعالی
تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا و الم ذلک الکتاب
لا ریب فیہ وانا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا و طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن
لتشقٰی و نزل بہ الروح الامین فمن زعم ان ما فی المصاحف لیس بقرآن
فقد انکر التنزیل و من انکر التنزیل فقد کفر بھذہ الآیات لان اسم الکتاب
یقع علیھا قد دل علیہ ان اللہ تعالی امر لعبادہ بقراءۃ القرآن فاقرأوا ما
تیسر من القرآن فلو لم یکن قرآنا فای شئ یقرأ الا تری ان اللہ امر عبادہ باستماع
القرآن والانصات عند قراءتہ وقال واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ
وانصتوا واذا لم یکن قرآنا فای شئ یسمع ولذلک منّ اللہ علی نبینا علیہ السلام
فقال ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم فلو لم یکن فاتحۃ الکتاب
قرآنا فای شئ منّ علی نبیہ ودل علیہ ان اللہ تعالی نھی عن مس المصحف من
غیر طھارۃ قولہ تعالی انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطھرون
تنزیل من رب العالمین یعنے چاہیے کہ جانے اس بات کو کہ جو چیز لکھی گئی ہے صحفون
مین وہ حقیقۃً قرآن ہے نہ مجازاً اور فرمایا کہ مصاحف جمع ہے مصحف کی بفتح میم جیسے
مکارم جمع ہے مکرم کی جب سبق اس جگہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قرآن بحقیقت
کیا ہے جواب فرمایا ھو القرآن بالحقیقۃ لغۃ اعنی من حیث اللغۃ یعنے وہ
قرآن ہے بحقیقت از روے لغت کے اور یہ اسپر دلیل ہے کہ قائم بذات اللہ ہے

جیسے کہ گفتار شاعر کا کہتے ہین کہ یہ قرآن جسکو پڑہتے ہین عین گفتار اُسکا ہے اور جو
شخص کہتا ہے کہ مصحف مین لکہا ہوا قرآن نہین ہے تو وہ تنزیل کا منکر ہے اللہ تعالےٰ
نے تنزیل کو بہت جگہہ اپنی کتاب مین قرآن فرمایا ہے اے محمد ہمنے تجہپر قرآن اوتارا
ہے اور جو کوئی گمان کرے کہ جو کچہہ مصحفون مین لکہتے ہین وہ قرآن نہین ہے تو وہ
تنزیل سے منکر ہوگا اور جو کوئی تنزیل کا منکر ہے وہ کافر ہے ان آیات مذکورہ کا
کیونکہ نام کتاب کا اُنپر واقع ہوتا ہے اُسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ اللہ تعالی نے
اپنی بندونکو قرآن پڑہنے کا حکم کیا ہے کہ تم پڑہو جو آسان ہو قرآن سے سو جو مصحف
مین ہے اگر وہ قرآن نہو تو کون چیز پڑہی جائے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اپنے بندون کو وقت قرأت قرآن کے قرآن سُننے اور خاموش رہنے کا امر فرمایا
ہے کہ جب قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور خاموش رہو اور جبکہ مصحف مین قرآن
نہو تو کون چیز سُنی جائے اور کس کے لئے خاموش رہین اور اسی لئے اللہ تعالی نے
ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منت رکہی پس فرمایا کہ مقرر ہمنے تجہکو سات
آیتین مثانی دین اور بڑا قرآن سو اگر سورۂ فاتحہ قرآن نہو تو کون چیز کی اپنے نبی پر منت
رکہی اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو مصحف مین ہے وہ قرآن ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ
نے بدون طہارت کے مصحف کے چہونے سے منع فرمایا ہے پس اگر مصحف مین
قرآن نہین ہے تو کیون مصحف کے بے وضو لینے سے نہی کی ہے یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ۔

ایک لاکہہ لا الہ الا اللہ پڑہنا واسطے میت کے

ذکر اموات یعنے مردون کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل لثواب للمیت غفر اللہ لذلک المیت وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک لاکہہ بار کہے اور اُسکا ثواب مردے کو بخشے تو اللہ تعالے اُس مردے کو بخشدے اگرچہ وہ عقوبت کا مستحق ہو اس فقیر نے پوچہا کہ ایک مجلس مین کہین جواب فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے اتنے بار کہنا چاہیئے اور مین نے یہ بہی پوچہا کہ محمد رسول اللہ بہی کہین جواب فرمایا کہ حدیث مین یہی لا الہ الا اللہ ہے فرمایا کہ میت والونپر واجب ہے کہ مزدور کرین ایک لاکہہ باریہ کلمہ کہین اور ہر طرف رسم ہے کہ جو کوئی مرتا ہے اُسکے واسطے کہتے ہین مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ عہد دولت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک صحابی نے وفات پائی آپ اُنکے جنازے پر حاضر ہوئے اور اُسپر نماز پڑہی اور قبر مین اُنکو اُتارا عذاب کے فرشتے اُترے آپ باہر آگئے اُنکے بی بی سے پوچہا کہ یہ میرا یار تیرے ساتہہ کیا معاملہ رکہتا تہا اُسنے کہا کہ نیک تہا آپنے فرمایا کہ توالبتہ یاد تو کر اُسنے کہا کہ ایک دن اوسنے عورت کو گالی دی تہی یعنے قذف کیا تہا آپنے فرمایا تو اُس سے عفو کر تاکہ عذاب اُس سے دور ہو وہ بولی کہ مین نے عفو کر دیا آپنے فرمایا کہ ابہی اُس سے عقوبت باز رہی مین دیکہہ رہا ہون اُس جگہہ حضرت مخدوم نے چشم پرآب کی اور فرمایا کہ جہان خود پیغمبر اُسکے سر پر ہون بسبب ایک قذف یعنے بہتان کے عقوبت اوتر پڑی دوسرون کا

حال کہ اپنے عورتون کو مارتے ہین اور افترا و بہتان رکہتے ہین خود معلوم ہے کہ
کسقدر عقوبت ہوگی اُسنے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت سے خلاصی
پائی ورنہ کون جانتا اِس باب مین ایک آیت ہے ان الذین یرمون المحصنات
الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب عظیم یوم تشہد
علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون یعنے بیشک وہ
لوگ کہ بہتان رکہتے ہین اور قذف کرتے ہین اُن بیبیون کو جو پارسا غافل مومن
ہین اپنے سر و پا کی کچہہ خبر نہین رکہتے ہین ایسی بیبیون کے بدگو لعنت کی گئی ہین دنیا
و آخرت مین اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب جسدن کہ گواہی دینگی اُنپر زبانین اونکی
اور ہاتہہ اُنکے اور پاؤن اُنکے اُسچیز کے جو اُنہون نے کی پس وہ اپنے اعضا سے کہینگے
اے میری زبان اور ہاتہہ پانون تم کیون مجہپر گواہی دیتے ہو تم میرے ساتہہ
عذاب مین شریک ہوؤگے وہ جواب دینگے کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیٔ
یعنے ہم کیا کرین ہمکو تو بلایا اللہ نے جسنے بلایا ہر چیز کو بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے

حکایت حاجی دین محمد مرحوم

واسطے برادرم حاجی دین محمد کے ایک لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہا میرا ایک یار ہے
اوچہہ سے برابر آیا ہے اور مجہسے تعلق و بیعت رکہتا ہے اور اوراد شیخ کبیر کو نگاہ رکہتا
ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مین نے محمد حاجی کے قبر کو دیکہا کہ اُسکو روشن و فراخ

سید حامد نبیرہ مخدوم قدس سرہ

کر دیا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچہا وہ کون ہے فرمایا کہ اُسنے دعاگو کو منع
کر دیا ہے کہ کسی سے میرا نام مت لو وہ اسی جگہہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ اگر

کوئی رشتہ دار حاجی محمد کا حاضر ہو تو مین یہ بشارت اُسکو دون ایک شخص نے حاضرین
مین سے کہا کہ اُسکا بھتیجا اسجگہہ ہے وہ پاس سہارنپور کے پرگرپڑا اُسکو نزدیک بلایا اور فرمایا
کہ تیرے چچا سے درگزر کی اور اُسکے قبر کو روشن و فراخ کر دیا مین یہ بشارت دیتا ہون
ایضا فرمایا کہ ایک دن مردان دولت کا بیٹا نزدیک دعا گو کے آیا اور عرض کیا
کہ مین نے اپنے باپ پر بادشاہ کی خفگی سنی ہے تم دعا کرو تا کہ وہ مرحمت کرے مین نے
دعا کر دی ایک عزیز ہے دعا گو سے تعلق رکھتا ہے اُسنے مجھسے کہا کہ مین نے ابھی اسی
وقت دیکھا کہ اُسنے صحنک خاص بادشاہ سے پائی ہے اُسپر کچھہ خفگی نہین ہے مرحمت
ہے مین نے یہ بشارت مردان کے لڑکے کو دی اُسنے اُسی وقت تاریخ و وقت و ساعت
لکھہ لی واقعہ اُسی طرح تہا وہ شخص تو اوجہہ مین اور مردان دہلی مین آس فقیر نے
اپنے جی مین کہا کہ جہان مریدون کی یہ صفت ہو معلوم ہے کہ پیر کی صفت کیا کچھہ ہوگی
اُنکی نظر اس سے اعلیٰ تہی اسلئے کہ الادنی یدرک بالاعلیٰ **ایضا** سبق مصابیح کا
تہا اور حدیث شریف یہ تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من علامات الساعۃ
ان تلد الامۃ ربتہا حرف من واسطے تبعیض کے ہے یعنے قیامت کی بعض
نشانیون سے یہ ہے کہ جنی مان اپنے خودکار یعنے صاحب کو فرمایا کہ مین نے اُسطرف
محدثون سے اس حدیث کے دو طریق سُنے ہین ایک طریق یہ ہے کہ امۃ اللہ مراد
ہے اور ربتہا مین حرف تا واسطے مبالغے کے ہے تاے تانیث نہین ہے یعنی جنی
اللہ کی لونڈی خوندگار یعنے صاحب اپنے کو یعنی وہ لڑکا اوسکو بطریق صاحب و مالک کے

[illegible]

کام کا حکم دے اور مان کے حقوق نہ جانے دوسری وجہ یہ ہے کہ آخر زمانے مین
لوگ لونڈیون سے بچے جنائین گے اور اون لڑکون کی ماؤن کو بیچ ڈالین گے جب
یہ لڑکا بڑا ہو جائیگا تو اپنی مان کو خریدے گا پس یہ لڑکا اُسکا صاحبُ مالک ہو گا
مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اسکا تجربہ کیا ہے کہ کسی گانون
مین ایک شخص نے ام ولد یعنے اپنے بچے کی مان کو بیچ ڈالا پھر چند مدت کے بعد اُسکا لڑکا
بڑا ہو گیا اُسنے جورو کی ایک دن وہ لڑکا بازار کو گیا اور لونڈی خریدی تا کہ اُسکی جورو
کے آگے کام کاج کرے جب وہ اُس لونڈی کو گھر مین لایا تو اسکے باپ نے پہچان لیا
کہ یہ تو تیری مان ہے پس وہ لڑکا اپنی مان کے قدمون پر گرا پس ظاہر ہوا وہ لڑکا اوسکا
صاحب ہوگا بعد اسکے فرمایا لا یجوز بیع ام الولد عندنا و عند الشافعی رحمہ اللہ
تعالی فی روایۃ یجوز و فی روایۃ رجع عن ھذا القول و فی روایۃ ھذا
افتراء علیہ یعنے ام ولد کا بیچنا درست نہین ہے نزدیک ہمارے یعنے مذہب حنفی مین
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین تین روایتین ہین ایک روایت مین
تو درست ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع کیا ہے
اور ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ اُنپر افترا کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے اُسطرف
عرب مین مشائخ و محدثون و محققون و فقہاء و علماء و استاذون سے جو کہ ارشاد
رکھتے ہین یہ سُنا ہے کہ دو چیزون کا دو صاحب مذہب پر افترا کیا ہے بیعُ ام الولد
علی الشافعی رحمہ اللہ تعالی و دخولُ الغلام المملوک افتراء علی المالک رحمہ اللہ تعالی

وھذا اتفاق یعنے ام ولد کا بیچنا افترا ہے امام شافعی پر اور امام مالک پر یہ افترا ہے
کہ اُنہون نے غلام مملوک پر دخول کو جائز رکھا ہے اور یہ افترا امام مالک پر باتفاق
ہے رہے امام شافعی سو ایک روایت مین یون ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع
کیا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنپر افترا ہے مین نے اُسطرف مالکیون سے سُنا
ہے کہ لوگون نے اس بات کا اُنپر افترا کیا ہے قولہ تعالی ومن الناس من یعجبک
قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی
سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد یعنے بعض
لوگون مین سے وہ آدمی ہے کہ تعجب مین ڈالتی ہے تجھکو بات اُسکی زندگی دنیا مین اور
گواہ کرتا ہے اللہ کو اُسچیز پر جو اُسکے دل مین ہے حال آنکہ وہ بڑا جھگڑالو ہے اور جسوقت
والی ہو جائے تو سعی کرے زمین مین تا کہ فساد کرے اُسمین اور ہلاک کرے حرث و نسل کو
یعنے جائے زراعت کو کہ اُس سے نسل ہوئے یعنے عورتون کو چھوڑے اور مردون کو
اختیار کرے اور اللہ دوست نہین رکھتا ہے فساد کو حرث عورتون کو کہتے ہین اسلئے
کہ اُنسے کھیتی ہوتی ہے اور توالد و تناسل ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے نساؤکم
حرث لکم یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین واسطے تمہارے اور جسوقت کہا جائے اُس سے
کہ ڈر اللہ سے تو پکڑے اُسکو عزت گناہ مین اور فخر اپنا گمان کرے سو کافی ہے اوسکو
دوزخ اور ہر آینہ بُری جگہہ ہے دوزخ اور نزول اس آیت کریمہ کا بھی اسمین ہے

کہ ایک کافر تہا وہ یہ کام کیا کرتا تہا اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین مین سے
کسی نے یہ فعل ہرگز نہین کیا ہے تو پہر کہانسے روا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے انما المومنون
اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون یعنے سوا اسکے نہین کہ مومنین
سب بہائی ہین پس تم اپنے بہائیون سے اچہا معاملہ کرو اور اللہ سے ڈرو شاید تم رحم
کئے جاؤ پس جبکہ سارے مومنین بہائی ہوئے تو ایک بہائی دوسرے بہائی سے
کیونکر دخول کریگا جو اہل ایمان ہے وہ بہائی ہے غلام و مولی زادہ ہو یا انکا غیر جو
شخص یہ کام کریگا وہ قیامت کو روبرو انکے شرمندہ ہوگا اور دونو عقوبت مین
رہین گے حدیث صحاح ہے من نظر الی غلام بشھوۃ فکانما قتل سبعین نبیا
ومن قتل نبیا واحدا فقد کفر یعنے جو شخص کہ نظر کرے طرف اَمرد بے ریش کے
شہوت سے تو گویا اسنے ستر نبیونکو قتل کیا اور جسنے ایک نبی کو قتل کیا تو مقرر وہ کافر
ہوگیا عیاذا باللہ منہا معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عقوبت ستر پیغمبرون کی قتل کرنیوالیکی
ہے اسیقدر عقوبت امرد کی طرف شہوت سے دیکہنے والے کی ہوگی نظر مین تو یہ وعید
ہے تو فعل مین بہی اسی پر قیاس کرین و قولہ علیہ السلام لو اغتسل اللوطی بماء البحار
لو یأت یوم القیامۃ الا جنبا یعنے اگر لوطی دریاؤن کے پانی سے غسل کرے تو
نہ آئیگا وہ قیامت کے دن مگر پلید اور پلید دوزخ مین ہوگا اسی طرح اور آیات و
اخبار واحادیث وعید لوطی مین بہت ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فوائد ہا کہ تقریر کردم جملہ بنویس غریب ست ایدنا اللہ والمومنین

معنی حدیث قاطع الشجر الخ

ل ة الغافلین آمین **ایضاً** سنیچر کے دن چاشت کے وقت مولانا شرف الدین
خدمت مین آئے اور شرف پابوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ اس بندے کو
یث شریف مشکل ہوئی ہے بکرم آپ بیان فرمائین فرمایا کہ کہو انہون نے کہا
سول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم قاطع الشجر وذابح البقر وبائع البشر
فرمایا کہ سات کتابون صحاح مین نہین ہے شاید اجزا مین ہو اور موضوع بھی
ہے بعد اسکے معنی فرمائے بائع البشر اذا باع الحرّ او باع اُمّ ولدٍ او فرق
الدة وولدها ثم باع وقاطع الشجر اذا قطع شجر غیرہ ولا ملک له فیہ
البقر اذا ذبح فی اللیل او ذبح جُنُباً فرمایا فتاوی مین ہے کہ صحیح بخاری مین
ہے روی ابوھریرة رضی الله عنہ عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم
عن الله تعالی ثلثة انا خصمهم یوم القیامة رجل اعطی بی ثم غدر
باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیراً فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ
فی اللیل مکروہ یعنے بیچنے والا بشر یعنے آدمی کا جبکہ بیچے آزاد کو یا بیچے ام ولد کو
ڈالے درمیان ماں کے جو کہ لونڈی ہے اور درمیان اُسکے بچے کے پھر بیچے
کاٹنے والا درخت کا جبکہ اپنے غیر کی درخت کو کاٹے اور اُسکی کوئی ملک اُسمین
ہے اور ذبح کرنیوالا گاؤ کا جبکہ ذبح کرے رات مین یا ذبح کرے حالت جنابت
تینون شخص ملعون ہونگے مسئلہ ہے کہ رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے پس روی
بر این فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ بیان حدیث کہ تقریر کردم بنویس غریب ست

ذبح کرنا رات کو اور حالت جنابت مین مکروہ ہے

دسوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر جہانگیر کے حاضر تہا شب پنجشنبہ کو فرمایا کہ دعاگو کی چادر
کسی آدمی نے چُرالی نہین ملتی ہے سید شمس الدین مسعود عراقی نے کہا کہ آپ بد دعا کرین
ہر بار کچہہ چیز چوری کرتے ہین فرمایا مین ہرگز دعاے بد نہ کرونگا بلکہ مین نے تحمل کیا
اور معاف کر دیا اگر وہ اجائے تو کہدین کہ مین نے تجہکو بخشدیا اور بارہا دعاگو کی چیزین
چرائی ہین متکا و سبحہ وغیرہ کسی وقت مین نے بد دعا نہین کی ہے مناسب اس کے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش تہا کوئی چور اُسکے گہر مین آیا کچہہ سامان
اُسکا لے بہاگا یہ درویش اُسکے پیچہے ہو کر دوڑتے اور کہتے جاتے تہے کہ یا ایہا الرجل
وھبت لک ھذا قل قبلت یعنے اے مرد مین نے تجہکو یہ بخشدیا تو کہہ کہ مین نے قبول
کیا اُس چور نے یہ جانا کہ وہ میرے پکڑنے کو آتا ہے او پاے برگردوازپیش ناپید اشد
پس وہ درویش پہر آئے اُنسے پوچہا کہ تم اتنے کیون دوڑے جواب دیا کہ مین چاہتا ہون
کہ اسی جگہہ بخشدون تاکہ مین قیامت کو اُسکے کہینچا کہانچی کا سبب نہون سب دنیا ہی
مین فارغ کر دیتا بعض بندے خدا کے ایسے بہی ہین آس اثنا مین خادم خوان لایا
فرمایا اگر کہانا تہوڑا ہو تو یہ دعا کرین اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار
اول وآخر درود شریف پڑہین برکت ہو جائیگی این فقیر را فرمودند فرزند من این
فائدہ بنویس **ایضا** مخدوم کو زحمت یعنے تکلیف مرض کی تہی مسئلہ بیان فرمایا
لو کان المریض لا یستطیع القیام للتیمم لو تیمم بلحافه یجوز لان الرمل بشدہ

(دعاے طعام [illegible])

یعنے اگر کوئی بیمار ہو اور آلہ تیمم کا اُس سے دور ہو اور وہ اُٹھہ نہین سکتا ہے تو اگر جامۂ
خواب مین ہاتہہ مارے اور تیمم کرلے تو درست ہے اسلئے کہ اُسکو ریت لگی ہوگی پس
روے مبارک بہ این فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس **ایضا**
فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی فان قیل القرآن ھو الذی
قال الله تعالی والذی سمع جبریل والذی اتی بہ جبریل الی محمد علیہ السلام
اوالذی کتب فی المصاحف او الذی تقرأہ قلنا الله تعالی قال بلا حرف وصوت
وھجاء واسمع الله تعالی جبریل بحرف وصوت وھجاء وقرأ جبریل علی محمد
علیہ السلام وقرأ محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم علی الصحابۃ فبعد ما سمعوا منہ
اجتمعوا علیہ وجمعہ منھم عبد الله بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن
ابی طالب رضی الله تعالی عنھم علی ان یکتبوا فی المصاحف ولیس بین الذی
اسمع الله تعالی وبین ما سمع جبریل وبین الذی اتی بہ جبریل الی محمد
صلی الله علیہ وآلہ وسلم وبین ما سمعوا من النبی وبین ما کتبوا فی المصاحف
فرق والقرآن کلہ واحد فان قال ھل الله تعالی قال قل نعم فان قال متی
قال قل بلا متی فان قال این قال قل بلا این فان قال کیف قال قل بلا کیف
فان قال لم قال قل بلا لم فان قال بصوت قال او بغیر صوت قل بلا صوت
ومن قال غیر ھذا فھو مبتدع فاجتنبوہ یعنے اگر کہا جاے کہ قرآن وہی شے
جسکو الله تعالے نے کہا یا جسکو جبریل علیہ السلام نے سنایا وہ ہے کہ جسکو جبریل علیہ السلام

طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے یا وہ ہے جو مصاحف مین لکہا گیا ہے یا وہ
ہے جسکو تو پڑہتا ہے تو ہم کہین گے کہ اللہ تعالی نے کہا قرآن کو بغیر حرف وآواز وہجا
کے اور سنایا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو ساتہہ حرف وآواز وہجا کے یہان
فرمایا کہ اللہ تعالی نے آواز کو پیدا کیا اس آواز کو جبریل علیہ السلام نے پڑہا اور اوس
آواز سے قرآن کو سنا اور جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر پڑہا اور صحابہ نے اُنسے سنا پس بعد اسکے
کہ صحابہ نے آپ سے سنا جمع ہوئے اُسپر اسکو آیت آیت سورت سورت قصہ قصہ نجم
نجم یعنے ٹکڑے ٹکڑے جمع کیا جیسا کہ منزل ہوا صحابہ مین سے تین شخص نے جمع کیا
اور مصحف لکہا ایک تو حضرت عبداللہ بن مسعود دوسرے حضرت عثمان بن عفان
تیسرے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اور نہین ہے فرق درمیان اسکے کہ سنوایا
اللہ تعالی نے اور درمیان اسکے کہ سنا جبریل نے اور درمیان اسکے کہ لائے اوسکو
جبریل علیہ السلام طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ
سنا اُسکو صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور درمیان اسکے کہ لکہا اُنہون نے
مصحفون مین قرآن سب ایک ہے پس اگر کوئی کہے کہ کیا قرآن کو اللہ تعالی نے کہا ہے
تو تو کہہ کہ ہان پہر اگر کہے کہ کب کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کب کے پہر اگر کہے کہ کہان کہا ہے تو تو
کہہ کہ بغیر کہان کے پہر اگر کہے کہ کیونکر کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیونکر کے پہر اگر کہے کہ کیون
کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیون کے پہر اگر کہے کہ آواز سے کہا ہے یا بغیر آواز کے تو تو کہہ کہ

بغیر آوانکے اور جو شخص کہ سوا اسکے کہے تو وہ اہل بدعت و بدمذہب ہے پس تم اُس سے بچو علیحدہ رہو پرہیز کرو بہا گویہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اِس فقیر کے تہی۔

گیارہوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا چند عزیز واسطے تعلق و توبہ کے آئے وہ لوگ جعد یعنے جوڑے باندہے ہوئے تہے فرمایا کہ ایک جعد سے نماز مکروہ ہے فرض و نفل پہر پڑہو انہون نے پہر پڑہی اُنکو توبہ کی تلقین کی اور یہ بیت کتاب متفق کی پڑہی ؎ وخیر الرجال بین الحلق ؛ من غیر تفزیع وبین الفرق ؛ قید جابل کی لگائی تاکہ عورتین نکل جائین اور تفزیع درمیان سر کی ہوتی ہے یا بعض سر مین معنی نظم کے یہ ہین کہ مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان حلق و فرق کے یا حلق کرین یا فرق باب فرق مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام دع شعرك یسجد معك یعنے تو اپنے بالون کو آگے چہوڑ دے تاکہ وہ تیرے ساتہہ سجدہ کرین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این نظم متفق و حدیث کہ خواندم بنویس تا دیگرا نرا فائدہ حاصل آید **ایضا** نماز چاشت کے پڑہتے تہے فرمایا کہ وقت ضحی یعنے چاشت کا اشراق سے زوال تک ہے جب آفتاب ڈہل گیا تو وقت چاشت کا جاتا رہا اور اگر کوئی متصل اشراق کے چاشت پڑہ لی تو درست ہے اُسطرف بعض لوگ اشراق و چاشت متصل پڑہتے ہین لیکن چوتہائی دن مین مستحب ہے اس

فائدہ [illegible]

فائدہ وقت [illegible]

ذکر مدارس مذاہب اربعہ

فقیر سے فرمایا فرزند من لو فرمایا کہ اُسطرف مشائخ مریدون کو خلوت کا حکم نہین دیتے
ہین جب تک کہ عالم نہوگا آزردون وکہ و مدینہ مبارک مین چار مدرسے ہین مدرسہ حنفی
و مدرسہ شافعی و مدرسہ مالکی و مدرسہ حنبلی جسوقت آنیوالا آتا ہے تو پوچھتے ہین کون
مذہب رکہتا ہے جس مذہب کا ہوتا ہے تو اُسکو اُسی مدرسے مین بہیجتے ہین تا کہ علم پڑہے
جب علم پڑہ لیا تو اُسکو حجرہ دیتے ہین اور خلوت کا حکم کرتے ہین اور اگر آنیوالا عالم ہے
تو اُسیوقت حجرہ و خلوت کا حکم فرما دیتے ہین قال المشائخ الصوفیۃ لا تکن من جہال الصوفیۃ
فانھم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے مشائخ صوفیہ نے فرمایا
ہے کہ تو جاہل نادان صوفیون سے مت ہو اسلیے کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے
رہزن ہین **ایضا** روز مذکور گیارہوین ماہ جمادی الآخرہ کو یہ فقیر خدمت مین
اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سید شمس الدین مسعود عراقی وظیفے کی کچھہ شکایت کرتے تہے
کہ آج نہین پہونچا ہے حسن خادم کو بلایا فرمایا سید کا وظیفہ دو کہا کچھہ فتوح آئے تو دون
سید سے فرمایا کہ تو بقال سے قرض کر جب تک کہ فتوح پہونچے سید نے کہا کہ مین مسلمان
سے تو قرض لیتا نہین ہون کافر سے تو مکروہ ہی ہے فرمایا یجوز اخذ القرض من
مسلم و کافر عند الحاجۃ یعنے حاجت کے وقت مسلمان و کافر سے قرض لینا درست
ہے **ایضا** مخدوم کو زحمت تہی حسن خادم سے فرمایا آب زمزم لا تا کہ صحت کلی
ہوجائے لائے آب زمزم پیا کہ ویسی ہی اُٹہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام ماء زمزم لما شرب لہ یعنے آب زمزم جس نیت و حاجت کے واسطے پئین

قرض لینا مسلم و کافر سے

وہ برائے **ایضا** ایک یار نے چند مسئلے کاغذ پر لکھکر بھیجے ایک یہ ہے کہ نماز تسبیح کی کیا نیت کرے جواب فرمایا کہ نماز تسبیح کی شب جمعہ مین نیت سنت کی کرے متابعۃ لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ صحابہ کے نماز تسبیح شب جمعہ مین بجماعت پڑہتے اور غیر شب جمعہ مین تکمیلا للفرائض نفل کی نیت کرے یہ بہی پوچہا کہ اول رات مین یا آخر مین فرمایا اول رات مین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد عشا کے متصل پڑہتے تہے جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور یہ بہی پوچہا کہ جو فضیلت کہ شب جمعہ کو ہے وہ اسکے غیر کو بہی ہے جواب فرمایا کہ شب جمعہ مین بہت فضیلت ہے یہ بہی پوچہا کہ یہ تسبیحات کہ ہزار بار یا سو بار ہر روز ہفتے کی روایت کی گئی ہین مخدوم فرمائین کہ شروع کون دن سے کرے اور کسدن ختم کرے جواب فرمایا کہ دو روایتین ہین ایک تو یہ ہے کہ روز شنبہ سے شروع کرے اور روز جمعہ کو ختم کرے دوسرے یہ ہے کہ روز جمعہ مین شروع کرے اور پنجشنبہ کو ختم کرے لیکن اول صحیح ہے اور معمول دعاگو کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہے لو اور جو تسبیحات کہ دعاگو کہتا ہے وہ کہو تسبیح پانچ وقتوں کی کہنا چاہیئے ثواب بہت ہے جو نیت کہ دل مین رکہے وہ روا ہوجائے۔

تسبیح پنج وقتہ

بعد نماز فجر کے ستر بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بحق اغثنی یا غیاث المستغیثین

بعد نماز ظہر ستر بار درود شریف **بعد نماز عصر** ستر بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ **بعد نماز مغرب** ستر بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **بعد نماز عشا** ستر بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ورد ہفتہ از اوراد شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ

ہر روز سو بار کہے **سنیچر** لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین **اتوار** لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین **پیر** لا الہ الا اللہ عزیزا جمیلا یا عزیز یا جمیل **منگل** اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وبارک وسلم **بدھ** لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا **جمعرات** لا الہ الا اللہ خالق کل شئ وھو علی کل شئ قدیر **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پہر دو رکعت پڑہی جو پڑہ سکے پڑہے بعد سلام کے سر سجدے مین رکہے حاجت مانگے حق تعالی اُسکی حاجت روا کر دیگا اور دعا گوان دو رکعت مین پہلی رکعت مین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم پڑہتا ہے اور نیت صلوۃ الحاجت کی کرتا ہے **نوع دیگر** ہر روز امین سے ایک کو ہزار بار کہے **جمعہ** یا ھو یا اللہ **سنیچر** یا رحمن یا رحیم **اتوار** یا واحد یا احد **پیر** یا صمد یا فرد **منگل** یا حی یا قیوم **بدھ** یا حنان یا منان **جمعرات** یا ذالجلال والاکرام **نوع دیگر** شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز ایک کو امین سے ہزار بار کہے واسطے برآنے حاجات کے ایک ہفتہ

تو وہ کہے اور دوسرے ہفتے مین یہ کہے **سنیچر** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **اتوار**
یاحی یا قیوم برحمتک استغیث **پیر** درود شریف **منگل** لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم **بدھ** استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ
جمعرات یا اللہ **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این تسبیحات مدام
بگوئید کہ دعا گو میگوید

ایضاً شب یکشنبہ بارہوین ماہ جمادی الآخرہ

او یہ فقیر خدمت مین اس امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا الحمد للہ صحت ہوگئی مین ایک
ساعت بیٹھہ نہین سکتا تہا دیر ہوئی کہ آج رات مین نے ساری اوابین پڑہ نی بعد اسکے
فرمایا کہ دوگانہ ہدیہ رسول بہی پڑہ لیا آن دو رکعتون مین مروی ہے کہ پہلی رکعت
مین تو سورۂ والضحیٰ اور دوسری مین الم نشرح پڑہی اور بعد فراغ کے یہ دعا
پڑہی اور ہاتہہ اٹہائے اول وآخر درود شریف کہے اللہم صلیت ہذہ الصلوٰۃ
وقد جعلت ثوابہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم اجزعنا محمداً
ما ہو اہلہ ومستحقہ وبلّغ منا روح محمد تحیۃً وسلاماً بفضلک وکرمک
یا مولانا وسیدنا اور نیت یون کرے اؤدّی رکعتین ہدیۃً لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درمیان مغرب وعشا کے پڑہین ثواب بہت ہے
این فقیر را فرمودند فرزند من این دوگانہ مدام بگزارید و دعا گو ہم میگزارد **ایضاً**

فرمایا کہ بعد ادا ے وتر کے سات بار یہ دعا پڑہے مروی ہے اور اول و آخر مین درود شریف

پڑہے یا الٰهی الیک منتهی طلبی یا رب عجّل فرجی بحق محمّد العربی اللهم سهّل

حزونة امری این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر این دعا گو میگوید ایضا شب مذکور

مین وقت تہجد کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے

فرمایا کہ تہجد کے بعد سونا درست ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعض

وقت بعد تہجد کے سو جاتے تہے نیت یہ کرے کہ بعد نماز صبح کے اونگنا تکلیف نہ دے کہ

اوراد کو نگاہ نہ رکہہ سکے یہ بات واقعی ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ التهجد

هو القیام بعد النوم او بین نو مین جواب فرمایا کہ بعد تہجد کے سونا درست ہے

یہانتک کہ صبح ہو گے پہر اٹہہ کہڑے ہون وضو کی تیاری کرین کتاب مین ہے کہ یکره

النوم فی الصبح و نوم الصبح یورث ثلثة اشیاء احدها ضیق العیش و الثانی

قصر فی العمر و الثالث منع الرزق وعکس ذلك علی عکس ذلك ومن احیی

الصبح بسط عیشه و زاد عمره و وسع رزقه یعنے صبح مین سونا مکروہ ہے

اور صبح کا سونا تین چیزین پیدا کرتا ہے ایک تو تنگی عیش کی دوسرے کوتاہی عمر مین

تیسرے منع روزی اور عکس اُسکا عکس ہے اُسکا یعنے صبح مین بیدار رہنا تین چیزین

پیدا کرتا ہے فراخی عیش کی زیادتی عمر کی کشادگی رزق کی اور جو شخص صبح کو زندہ

رکہتا ہے یعنے بیدار رہتا ہے تو عیش اُسکا فراخ ہوتا ہے اور عمر اُسکی زیادہ ہوتی ہے

اور روزی اُسکی فراخ ہوتی ہے حدیث صحاح ہے قوله علیه الصلوة والسلام

دعا بعد وتر

بعد تہجد کے سونا درست ہے

کراہت خواب صبح

انما الاعمال بالنیات

نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کا سونا باز رکھتا ہے روزی کو بعد اسکے فرمایا انما الاعمال بالنیات یہ حصر ہے یعنے نہین ہین اعمال مگر ساتہہ نیتون کے اصل عمل مین نیت ہے اور نزدیک بعض کے فرض ہے یہہ قول امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے اُنکے نزدیک سب چیزون مین نیت فرض ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فوائد کہ گفتم بنویس ایضا

بارہوین ماہ جمادی الآخرہ روز یکشنبہ

فائدہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اشراق کے وقت اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی اعلم ان الایمان علی الجارحتین علی القلب واللسان لان من عرف اللہ تعالی بالقلب بانہ واحد ولم یقر باللسان فھو کافر ومن اقر باللسان ولم یعرف بالقلب فھو منافق ومن قال ان الایمان علی القلب دون الاقرار باللسان فھو کرامی وقد اختلف الناس فی الایمان قال بعضھم الایمان ھو الاقرار باللسان والمعرفۃ بالقلب وھذا قول المبتدعین وقال بعضھم الایمان ھو المعرفۃ بالقلب بغیر اقرار اللسان فھو جھمیۃ ومرجئۃ والصواب فی ذلک ان الاقرار باللسان من غیر معرفۃ القلب نفاق وعلی العکس کفر ومعرفۃ القلب مع الاقرار باللسان ایمان کمثل الفرس الابلق فان الفرس اذا کان ابیض یسمی الاشھب واذا کان اسود یسمی الادھم واذا کان فیہ سواد وبیاض یسمی ابلق وھنا

ایضاً کذلک علی ما بینا وتمام الایمان ان یعرف اللہ وحدہ لا شریک لہ
بلا کیفیۃ کما قال اللہ تعالیٰ لموسی بن عمران فی مناجاتہ یاموسیٰ اعلم
اثنین ولا تعلم اثنین اعلم انی الٰہ واحد ولا تعلم کیفیتی واعلم انی رازق
ولا تعلم این ارزق یعنے توجان کہ ایمان دو عضو پر ہے دل و زبان پر اسلیئے کہ جس
شخص نے اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانا کہ وہ ایک ہے اور زبان سے اقرار نہ کیا تو وہ
کافر ہے اور جسنے زبان سے اقرار کیا اور دل سے نہ جانا تو وہ منافق ہے اور جسنے کہا
کہ ایمان دل پر ہے بغیر اقرار زبان کے وہ گمراہی ہے یہ ایک گروہ بد مذہبون کا ہے
عرب مین اور انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے لوگون نے ایمان مین اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا کہ ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور پہچاننا ہے دل سے اور کام کرنا ہے
جوارح یعنے اعضا سے یہ قول اہل بدعت کا ہے صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اسکو
نہین کہا ہے انہون نے اپنے طرف سے کہا ہے جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو
عرض کیا کہ یہ قول تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کیون بد مذہب ہونگے وہ
تو سنت وجماعت کا مذہب رکہتے ہین جواب فرمایا کہ یہ کتاب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی
تصنیف ہے اُسوقت امام شافعی کہان تہے اُنکا تو تولد بہی نہین ہوا تہا وہ تو شاگرد
کے شاگرد ہین امام شافعی نے امام محمد بن حسن شیبانی سے پڑہا اور امام محمد نے امام
ابو یوسف قاضی سے پڑہا اور امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے پڑہا ہے
اور بعض کہتے ہین کہ ایمان پہچاننا ہے دل سے سواے اقرار زبان کے یہ قول جہمیہ و مجسمہ

کا ہے یہ دو گروہ ہین بدمذہبون کے عرب مین مجسمہ کو مجسمہ اسلئے کہتے ہین کہ انہون نے اللہ تعالے
کی نسبت طرف جسم کے کی ہے التجسیم نسبت بجسم کردن یہ گروہ اور اُنکا قول عقلاً و نقلاً
باطل ہے یہ سب قول غلط ہین صواب قول یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا بدون پہچاننے
دل کے نفاق ہے اور عکس اسکا کفر ہے یعنے دل سے پہچاننا بدون اقرار زبان کے
کفر ہے اور پہچاننا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ایمان ہے جیسے ابلق گھوڑا کیونکہ
جسوقت گھوڑا سپید ہوتا ہے تو اُسکو اشہب یعنے سپید خنگ کہتے ہین اور جب سیاہ
ہوتا ہے تو اُسکو ادہم یعنے حرمز کہتے ہین اور جب گھوڑے مین سیاہی و سپیدی ہوتی
ہے تو اُسکو ابلق کہتے ہین پس یہان بہی اسی طرح سے ہے جیساکہ ہمنے بیان کیا جب تک
دونو رنگ نہون تو اُسکو ابلق نہین کہتے ہین اسی طرح جب تک کہ اقرار زبان کا اور
پہچاننا دل کا نہو ایمان نہین ہوتا ہے اور پورا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی کو پہچانے کہ وہ
ایک ہے اُسکا کوئی مثل و شریک نہین ہے بیچون و بیچگون ہے اور معنی ایمان کے لغت
مین گرویدن ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام ابن عمران سے مناجات مین
کہا مناجات کہتے ہین باہم راز کہنے کو کہا اے موسی تو جان دو باتون کو اور نہ جانے
تو دو کو تو جان کہ بیشک مین ایک معبود ہون اور نہ جانے تو میری کیفیت کو کہ مین
کیسا ہون اور تو جان کہ بیشک مین روزی دینے والا ہون اور نہ جانے تو کہ مین
کہان سے روزی دیتا ہون یہ ترتیب تمام آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس
فقیر کے تہی **ایضاً** خبر میت غائب کی پہونچی فرمایا من صلے رکعتین بنیۃ المیت الغائب

نماز میت غائب

یقرأ فی الرکعة الاولی بعد الفاتحة سورة الفیل ثلاث مرات و فی الثانیة سورة الاخلاص ثلاث مرات فاذا فرغ من الصلوة یدعو بهذا الدعاء و یصلے علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اولا و آخرا اللهم صلیتُ هذه الصلوةَ و جعلتُ ثوابها لفلان یا رب اغفره و ارحمه و تجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم

یعنے جو شخص کہ پڑہے دو رکعت نماز بہ نیت میت غائب کے تو پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے تین بار الم ترکیف اور دوسری مین قل ہو اللہ تین بار پڑہے پہر جب فارغ ہو تو دعاے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے آین فقیر را فرمودند فرزند من بگیر

ایضا خدمت مین ایک عرب آیا اور عربی زبان مین کہا یا مخدوم ارید ان اسافر فی الهند الی لکنوتی فاعْطِ لی الزاد و اثوابک یعنے اے مخدوم مین چاہتا ہون کہ ہند مین طرف لکنوتی کے جاؤن تم مجہے زاد راہ اور اپنے کپڑے دو ایک عزیز طباق بہر مصری فتوح لایا تہا عرب سے فرمایا خذ یا سیدی یعنے اے سید تو لیلے اُسنے لے لیا اور کپڑون کی توقع کرنے لگا خادمون سے فرمایا کہ قسم کہا مین کہ عاریتی کپڑے لوگون کے واسطے تبرک کے پہنے ہین جسوقت ایک آدمی اپنا کپڑا لیجاتا ہے تو دوسرا آدمی واسطے تبرک کے کپڑے لاتا ہے کہ ملبوس کرکے یعنے پہنکر استعمال کرکے دیدو اور اکثر وقت عاریتی کپڑے ہوتے ہین سو مین کیونکر دیدون اگر میرے ملک ہوتی تو مین دیدیتا وہ نہین سنتا تہا خادمون نے اُسپر غصہ کیا اُسنے کہنا شروع کیا یا مخدوم خدامک یکادون یضربوننی یعنے اے مخدوم

حکایت عرب متضمن خلق و حلم حضرت مخدوم قدس سرہ

تمہارے خادم چاہتے ہین کہ مجھے مارین فرمایا یا سیدی لو یضربونک فانت تضربنی او تقتلنی فابیح لک دمی یعنے اگروہ تجھے مارین تو تو مجھے مارنا یا مجھے مار ڈالنا مین نے اپنا خون تجھے معاف کردیا اور گردن مبارک بلند کردی جب عرب نے یہ خلق مخدوم سے دیکھا تو آیا اور پانون مبارک پر گر پڑا اور معذرت کی پس آپنے اپنی ٹوپی اوسکو پہنائی اور بغل مین لیا اور راہ طریق رخصت کیا کہ استودع اللہ نفسک و دینک وخواتیم عملک زودک اللہ التقوی وصانک عن البلاء وبلغک الی مقصدک سالما غانما ظافرا بلامراد اور جس کے واسطے دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور چار قل مع فاتحہ کے پڑہتے اور فرماتے کہ روایت کیا گیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام علیکم بالقلاقل ای الزموھا یعنے تم لازم پکڑو چار قلونکو **ایضا** فرمایا کہ شیطان لعنہ اللہ اعلی سے طرف ادنے کے لیجاتا ہے اگر وہ سالک ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر مین ایک مرید شیخ رکن الدین کا حجرۂ خانقاہ مین مشغول تہا اُسنے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ تو حج کو جا جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو خدمت مین شیخ رکن الدین کے آیا پہلے اس سے کہ وہ یہ خواب بیان کرے شیخ نے شروع کیا کہ یہ خواب تجھکو شیطان نے دکہایا ہے وہ چاہتا ہے کہ تجھکو مشغولی سے تلف کردے اور تجہپر حج فرض نہین ہے تو تو ایک فقیر آدمی ہے تو ہرگز مت جا حضرت مخدوم نے اسجگہ فرمایا کہ پیرو مرشد ایسا چاہئے کہ کیا دریافت کرلیا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیطان نیک کامون کا

شیطان سالک کو اعلیٰ سے طرف ادنیٰ کے لیجاتا ہے

بہی رستہ بتاتا ہے جواب فرمایا کہ وہ تو اس بات پر دشمن ہے دیکہہ نہین سکتا ہے
اعلی سے طرف ادنی کے لیجاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ حق کے ساتہہ مشغولی کلی رکہتا ہے
اُسکو اُس سے تلف کردے اور غیر کو جو کہ ادنی بہی نہین جانے تو اُسکو فسق کا رستہ
بتاتا ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا یعنے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بہی اُسکو دشمن ٹہیراؤ **ایضا** فرمایا
کہ اگر کوئی توبہ کرنیوالا صحیح توبہ کرے تو وہ اگر مٹی ہاتہہ پر لیوے تو سونا ہوجائے اور یہ
بیت زبان پر لائے **بیت** گر تر ؤ رخ تو تر گردد ٭ خاک اندر کف تو زر گردد ٭ مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی پہلے اُس سے
قطاع الطریق تہے رہزنی کیا کرتے تہے لیکن جو سامان کہ چہراتے نام اُس سامان والے
کا لکہہ لیتے تہے غرضکہ ایک دن اُس راہ مین قافلہ گذر کر رہا تہا جب اُسجگہہ پہونچا تو
قافلے والون نے فضیل سے خوف کیا کہ مبادا راہ مارین وہ اس کام مین نہایت معروف
ومشہور تہے اُس قافلے مین ایک عزیز حافظ تہا اُسنے اہل قافلہ سے کہا کہ ہم یہ آیت بلند
آواز سے پڑہینگے اور تم بہا گو شاید یہ آیت اُسکے دل مین اثر کر جاے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم جسوقت اس آیت شریف کی آواز فضیل کے کان مین
پہونچی تو دل اُنکا نرم پڑگیا سلسلۂ ازلی جنبش مین آیا اور باعثہ واسطہ اُٹہہ کہڑا ہوا
نزدیک اُس حافظ بزرگوار کے آئے کہا کہ وہ مجہسے آدمی کو چہوڑ دیگا حافظ نے کہا کہ

حکایت توبہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

جب تک زندگی ہے جگہ صلح کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما جبکہ توبہ کو لفظ علی کے ساتھہ متعدی کرتے ہین تو متعدی ہوجاتا ہے یعنے اللہ تعالے توبہ دیتا ہے اُن لوگون کو کہ جو نادانی سے برائی کرتے ہین پہر وہ نزدیک سے توبہ کر لیتے ہین پہر آتے ہین تو وہی لوگ ہین کہ رجوع کرتا ہے اللہ تعالی اُنپر اور رہے اللہ تعالے دانا اور استوار کار یعنے وہ خوب جاننے والا اور پختہ کار ہے پس حضرت فضیل رضے اللہ عنہ نے اُس حافظ کے ہاتھہ پر توبہ کی اور اُسنے توبہ کی تلقین کی حضرت فضیل اُن لوگون کے پاس جاتے کہ جنکا سامان اسباب چرایا اور اُسپر مالکونکا نام لکھہ رکہا تہا اُنمین سے ہر ایک کے پاس جاتے اور اوسکو خوش کرتے تہے سب کو پہونچا دیا چنانچہ چند دینار ایک جہودی کے رہ گئے تہے موجود نہ تہے اُسکے پاس گئے اور خوشنودی چاہی وہ خوش نہین ہوتا تہا یہ الحاح وزاری کرتے تہے اُس جہودی نے حضرت فضیل سے کہا کہ مین نے توریت مین پڑہا ہے کہ اگر کوئی تائب امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتھہ خاک پر مارے تو سونا ہوجاے جہودی نے ایک ہمیانی ٹہیکریون سے بہری اور حضرت فضیل کے ہاتھہ مین دی پہر اُنہون نے اُس جہودی کے ہاتھہ مین دیدی دیکہا تو ساری ٹہیکریان سونا ہوگئی ہین جہودی مع اپنے خاندان کے ایمان لے آیا اور کلمہ محمدی پیش کیا حضرت موسی علیہ السلام کا دین رکہتا تہا حضرت مخدوم قدس سرہ

نے بیت مذکور پڑہی پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزندمن بنویس

پیر کی رات تیرہوین ماہ جُمادی الاُخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اُس رات اس فقیر کو سبحہ تسبیح عنایت
کی فرمایا فرزندمن لے مین نے استعمال کی ہے اسی اثنا مین سید شمس الدین مسعود نے
ایک لونڈی خرید کے خدمت مین عرض کیا کہ مین کیا کرون فرمایا استبرا کر ایک
حیض اُسکے گردنہ ہٹکو پہر اُنسے مطائبہ و خوش طبعی کی فرمایا مین تجہے ایک اور حیلہ
سکہاتا ہون کہ استبرا ساقط ہو جاے تو جا اُس لونڈی کو مکاتب کر اور اُسپر مال مقرر کر
پہر تو دوسرے سے اُسکا نکاح کردے اور اُس سے کہہ کہ قبل الدخول طلاق دیدے
پہر تو اُس لونڈی سے مال طلب کر جب وہ مال کی ادا کرنے سے عاجز ہو گی تو بندہ
ہو جائیگی جا مجامعت کر اور تبسم کیا اور فرمایا کہ اس حیلے کو کوئی نہین جانتا ہے پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این مسئلہ بنویس

حیلۂ فقہا سقوط استبراء کنیز

ایضا شرائطِ مشیخت

فرمایا شرائط المشیخۃ ثلثۃ ان لم تکن لا تصح المشیخۃ احدھا ان یکون الشیخ
عالما بالعلوم الثلثۃ علم الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والثانی یقبلونہ
بعض علماء زمانہ ویتعلقونہ ویعتقدونہ ویریدونہ والثالث ان
لا یکون لہ من المطالب من الدنیا والآخرۃ وما سوی اللہ تعالی یعنے مشیخت
کی شرطین تین چیزین ہین اگر وہ تینون نہون تو مشیخت درست نہو ایک شرط یہ ہے

کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت وطریقت وحقیقت دوسری شرط یہ ہے کہ بعض دانشمند
اُسکے زمانے کے اُسکو قبول کرین اور اُس سے پیوند کرین اور معتقد ہون اور اُسکے
مرید ہون تیسری شرط ہے کہ سواے خدایتعالے کے اُسکو اور کوئی طلب نہو اور
یہ بیت فرمائی **بیت** مرا ہمتے بس بلند روزی کن ۞ کہ من از تو ہمین ترا بخواہم
یاران بزرگ نے فرمایا کہ یہ تینون چیزین ذات عالی صفات مخدوم مین موجود ہین
بعد اسکے فرمایا لا تکن من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ چور ہین
دین کے اور رہزن ہین مسلمانون کے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ شرائط
شیخ کے جو مین نے بیان کئے لکھ لے عزیب ہین بعد اسکے فرمایا کہ زمانہ بُرا ہو گیا ہے
پہاڑ مین رہنا چاہیئے خصوصا اس زمانے مین بعد اسکے فرمایا کہ شیخ زادہ محمد متقی گازرونی
بیابانی اس شہر مین آیا ہے اوجہہ مین آیا ہتا دعاگو کو نہ پایا سُنا کہ مین یہان ہون تو
قصد کرکے نزدیک دعاگو کے آیا اس جگہہ وہ میرے پاس بسبب انبوہ خلق کے نہین رہ سکتا
ہے اور وہ خلق سے گریزان ہے حظیرۂ صدر الدین مین کہ جسکو بنہبان کہتے ہین رہتا ہے
وہانسے بیابان نزدیک ہے بیابان مین پہرتا ہے وہ محدث ہے اور علم سلوک بہی کہتا
ہے اللہ تعالی اُسکو وہ قوت دے کہ درمیان خلق کے رہ سکے کیونکہ کمال یہ ہے یہ مرتبہ
پیغمبرون کا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُس طرف جن لوگون نے
پہاڑ اختیار کیا ہے وہ سب اہل علم ومحدث ہین مین نے پوچہا کہ تم کیون شہر مین نہین

رہتے ہو تاکہ خلق کو تم سے نفع ہو جواب فرمایا کہ ہم ایک کٹنا کتا رکھتے ہین ہمنے اُسکو قید
کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نہ کہائے وہ نفس ہے کہ برادر مومن کے ساتھہ بدگمانی اور اسکی
غیبت و سخن چینی کرتا ہے اور مثل اسکے پس خلق کو رنج پہونچاتا ہے ہمنے اس جہت سے
یہ پہاڑ اختیار کیا ہے تاکہ ان اوصاف ذمیمہ سے پاک ہو جائے اور ہم شہر مین بہی جائین
گے جب صفات حمیدہ اختیار کریگا تو بعد اسکے جائینگے بعد اسکے فرمایا کہ ٹہٹہا
مسخراپن کرنا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے اور قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے یا ایہا
الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساءٌ من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ٹہٹہا نہ کرے یہ نہی غائب ہے ایک گروہ ایک گروہ سے
شاید کہ وہ مومن ہون اور بہتر ہون اُنسے اور نہ مومن عورتین مومن عورتون سے
ٹہٹہا کرین ساتھہ زنا کے شاید کہ جنسے ٹہٹہا کرتے ہین وہ بہتر ہون اُنسے اور بدگمانی
بہی حرام ہے قرآن شریف مین اس سے نہی فرمائی ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا
کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے
اس باب مین یہ حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظنوا المؤمنین
خیرا یعنے تم مومنین کے ساتھہ نیک گمان کرو اور غیبت بہی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور

قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے قولہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم
ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم لا یغتب
نہی غائب ہے یعنے غیبت نہ کرے بعض تمہارا بعض کے کیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا
کہ کہائے گوشت اپنے بہائی کا در انحال کہ وہ مردہ ہو سو تم اُسکو دشوار رکہو گے اور ڈرو
اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے غیبت کو گوشت برادر مردہ کا کہا
اسلیئے کہ وہ حاضر نہین ہے گویا وہ مردہ ہے اور جو شخص غیبت کرتا ہے وہ اپنے برادر
مردہ کا گوشت کہاتا ہے جو گناہ کہ آدمی کے کہانے والے کا ہے اُسی قدر گناہ غیبت
کرنیوالے کا ہے غیبت بکسر غین معجمہ بدگوئی کو کہتے ہین اور بفتح غین معجمہ نیک گوئی کو
بولتے ہین استعمال عرب کے جہت سے فرق ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غیبت زنا سے بہی زیادہ ترسخت
ہے پہر فرمایا کہ اُس طرف دعا گو نے ایک حدیث درست ترین صحاح سے سُنی ہے کہ
ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہی قولہ علیہ السلام الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ
فی الاسلام یعنے غیبت سخت تر ہے تیس زنا سے اسلام مین ای عقوبۃ الغیبۃ
اشد من عقوبۃ ثلاثین زنیۃ فی الاسلام یعنے عقوبت غیبت کی زیادہ ترسخت
ہے عقوبت تیس زنا سے اسلام مین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیث
صحاح ہے لکہہ لو اور ظاہر کرو خبر مین ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا دونو بیٹہے تہے کہ ایک عورت چادر

اوڑھے ہوئے جاتی تہی حضرت عائشہ نے کہا یارسول اللہ آپ دیکھو کہ یہ عورت چادر
دراز اوڑھے ہوئے ہے آپنے فرمایا اے عائشہ تونے اُسکا گوشت کہایا اُنہون نے کہا
کہ مین نے نہین کہایا ہے آپنے فرمایا کہ تو اپنا تہوک باہر ڈال ڈالا تو دیکہا کہ ایک ٹکڑا گوشت
کا مع خون کے حضرت عائشہ کے موںہہ سے باہر آپڑا فرمایا اے عائشہ اسی طرح ایک
دوسریکا گوشت غیبت سے کہاتے ہین دل جو تاریک و سیاہ ہوجاتے ہین سبب اُسکا
یہی ہے اور یہ آیت پڑہی ولا یغتب بعضکم بعضا الآیہ اور ہمکو جو ظاہر نہین ہوتا
ہے سو ہماری شومی ہے ورنہ درمعنی غیبت سے برادر مردہ کا گوشت کہاتے ہین

ایضاً ذکر مدح

فرمایا مبتدیون کو چاہیئے کہ مدح پر فخر نہ کرین لیکن جب منتہی ہوگیا تو وہ کامل ہے
اب اگر کوئی اُسکی مدح کرے تو نقصان نہین ہے اسلئے کہ نفس نرہا بلکہ مدح دشوار
معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون عندک المدح
والقدح فی قلبک سواء یعنے چاہیئے کہ نزدیک تیرے مدح وقدح یعنے تعریف و مذمت
دونو تیرے دل مین برابر ہون

ایضاً ذکر میزر[۱]

حسن خادم سے فرمایا کہ واسطے دعا گو کے میزر لاؤ ہوا سرد ہے میزر لائے پوچھا
ابریشمی ہے تو جائز نہین ہے حسن خادم نے کہا کہ ایک انگل بہی اسمین ریشمی نہین ہے
بلکہ ایک تار بہی اور یہ بیت کتاب متفق کی پڑہی ع وان تلک الاعلام فی العمائم

[۱] میزر ازار شلوار و مانند آن (ص ۱۲۰۳ لغات)

اصابعا اربعة لو تحرم ہو فرمایا کہ مسئلہ ہے ان کان الابریسم فی ثوب مقدار اربعة
اصابع یجوز وان کان طویلا لان الاعتبار للعرض لا للطول یعنے اگر ابریشم
کپڑے مین بقدر چار انگل کے ہو تو درست ہے اگرچہ لنبا ہو اسلیے کہ اعتبار چوڑائی
کا ہے نہ لنبائی کا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد
کہ تقریر کردم بنویس بملفوظ۔

غُرّہ ماہ شعبان عمّت مَیامنہٗ روز شنبہ

کو مخدوم دامت برکاتہ واسطے مبارکبادی شیخ الاسلام کے آئے اور یہ فقیر ہمراہ
رکاب سعادت کے تہا سلام کیا ایک نے دوسرے کو بغل مین لیا پہر بیٹہے فرمایا کہ دعا گو
کو راہ مین نیند آگئی تہی او تر پڑا وضو کیا اسلیے کہ بندگی یعنے جناب شیخ الاسلام کو بے وضو
کیونکر دیکہون شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ لوگ زندہ دل ہو کہا ان عینی تنامان
ولا ینام قلبی آپ فرزند متبع ہو ذکر اسکا نکلا کہ شیخ الاسلام نے پوچہا کہ مخدوم کے
وجود مبارک کو زحمت تہی اب تخفیف ہے فرمایا شکر ہے لیکن ابتک کچہہ اثر ہے
شیخ الاسلام نے کہا کہ مین نے ملک علی طبیب کو بہیجا تہا فرمایا کہ طبیب کیا کرے پہر
شیخ الاسلام سے التماس کیا کہ اگر تمہارا حکم ہو تو جو خانقاہ کہ شہر مین واسطے شیخ کبیر کے
بنائی ہے اُسمین واسطے اربعین اعتکاف رمضان کے معتکف ہو جاؤن اور مین آرزو
رکہتا ہون کہ ہر روز دست بستہ خدمت کرون و ابتدا اُس خانقاہ سے ہم یکجا نماز
پڑہین شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ اوچہ مین مسجد جمعہ کے اندر معتکف ہوتے ہوا سجگہہ بھی

مسجد جامع مین اعتکاف کر واس درمیان مین ایک عزیز درویش آیا اور سلام کیا
اور ہاتہہ طرف مخدوم کے اُٹہایا حضرت مخدوم نے دست مبارک سے طرف شیخ الاسلام
کے اشارہ کیا کہ اول اُنکا ہاتہہ لے غرضکہ اُس درویش نے اول شیخ الاسلام کے ہاتہہ
کا مصافحہ کیا پہر مخدوم کا دست مبارک زور سے پکڑا کہ تکلیف پہونچے شیخ الاسلام اُس
درویش پر گرم ہوئے کہا کہ بوڑہون سے آسان مصافحہ کرنا چاہیئے حضرت مخدوم نے
فرمایا کہ تم کچہہ مت کہو اُسنے اعتقاد درست سے پکڑا ہے نہ اس قصد سے کہ تکلیف پہونچے
پہر اُٹہہ کہڑے ہوئے اور رخصت کیا۔

پانچوین تاریخ ماہ شعبان بُدہ کے دن

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا جمعرات کی رات کو فرمایا کہ چراغ آگے نہین
ہے لاؤ تاکہ نماز مکروہ نہوئے اور خادمون کو اس باب مین بہت تاکید کی اُنہون نے
ویسا ہی کیا جب نماز فرض عشا کی پڑہ چکے تو واسطے سنت کے اُٹہے فرمایا کہ واسطے
مقتدی و مقتدیٰ یعنے امام و ماموم کے سنت یہ ہے کہ مقام فرض سے وقت سنت کے
عدول کرین یعنے جگہہ بدل لین فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہین اور اگر سجدہ بہر یا قدم بہر
عدول کر لین تو درست ہے مکروہ نہین ہے ورنہ مکروہ ہے لیکن واسطے مقتدی کے
اولے کہا ہے کہ فرض کی جگہہ سے تجاوز کرے اور واسطے مقتدا کے سنت اور یہ بیت
کتاب متفق کی پڑہی ~ یکرہ للامام لا الماموم نقل مکان فریضۃ
المحتوم وافضل النقل لاجل النفل للمقتدی و للمقتدی بالنفل ای النقل

نماز عشاء بدون چراغون کے مکروہ ہے

فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہین

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ایعجز احدکم اذا صلے ان یتقدم او یتاخر
یعنے کیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا جسوقت کہ نماز پڑہ چکے اس سے کہ آگے بڑہ جاوے یا
پیچہے ہٹ جائے بعد اسکے فرمایا کہ ارسال جامہ یعنے کپڑے کا چہوڑ دینا بہی مکروہ ہے
فرض ونفل مین اور اگر مونڈہے پر ڈالے بطریق چادر کے تو مکروہ نہین ہے بلکہ سنت
ہے فقہ مین مذکور ہے وکا یرسل المصلے ثوبہ **ایضا** شب مذکور مین دو آدمیون
نے پیوند کیا ایک تو متعلم یعنے طالب علم نے اور دوسرے حافظ نے حافظ سے فرمایا
کہ تو علم فقہ پڑہ اسلئے کہ فرض وواجب ہے کہ حامل قرآن یعنے حافظ عالم ہو تا کہ احکام
شرع کے اُسپر کہل جائین ورنہ کیا جانے ۔

ارسال جامہ در نماز مکروہ است

حافظ کو علم فقہ ضرور است

ساتوین تاریخ ماہ مذکور شب جمعہ کو تہجد کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سحری کا کہانا ہریسہ لائے اس فقیر سے
اور یاران دیگر سے فرمایا کہ کہاؤ بہائیو تم روزہ رکہتے ہو اسی اثنا مین فرمایا کہ مومن
کو چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے پیغمبرون کے متابعت
وپیروی کرے کبہی تو روزہ رکہے اور کبہی افطار کرے اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے
قال علیہ السلام من صام الدھر فلا صام ولا افطر یعنے جو شخص ہمیشہ روزہ
رکہتا ہے تو اُسنے نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا نقصان کرتا ہے طاعت نہین
کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرون کو خطاب کیا ہے یا ایھا الرسل کلوا
من الطیبات واعملوا صالحا الی بما تعملون علیم یعنے اے پیغمبرو تم کہاؤ پاک

فائدہ صوم الدھر

چیزون سے اور عمل صالح کرو بیشک مین خوب جانتا ہون جو تم عمل کرتے ہو اور کفار
نے پیغمبر علیہ السلام سے یون کہا قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی
الاسواق یعنے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین چلتا ہی جب
صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو منغص آئے آپ نے
فرمایا اے میرے یارو تم کیون منغص معلوم ہوتے ہو عرض کیا کہ کفار یہ بات کہتے ہین
یعنے بات مذکور تو آپکا دل بہی منغص ہوگیا حق تعالے نے واسطے تسلی خاطر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت شریف بہیجی وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا
انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولونکو مگر بیشک وہ البتہ کہانا کہاتے اور بازارون مین
چلتے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل فیض منزل ساکن ہوگیا پس روے مبارک
برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضا التقوی شرط ہے واسطے علم من لدنی کے

ذکر اسکا کہ واسطے علم من لدنی کے تقوی شرط ہے جیسے کہ وضو واسطے نماز کے شرط
ہے علم من لدنی وہ معانی ہین جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے اولیاء خدا کے دلون مین
وارد ہوتے ہین قولہ تعالی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنے تم تقوی اختیار کرو تاکہ
تعلیم کرے تمکو اللہ تعالی اپنے نزدیک سے علم اور فرمایا التقوی علی ثلثۃ انواع
احدھا تقوی العام وھو ان یتقوا عن الکفر والمعاصی والبدع والثانی

تقوی الخاص وھوان یتقوا عما لا یعنیہ ای ما لا ینفعہ ولا یضرہ اعنی
المباحات والثالث تقوی اخص الخاص وھوان یتقوا عما سوی اللہ تعالے
وھذہ التقوی بسببھا یجد الاولیاء المعانی من اللہ تعالی یعنے پرہیزگاری تین
طرح پر ہے ایک تو پرہیزگاری عام کی ہے وہ یہ ہے کہ کفر و گناہون اور بدعتون سے
پرہیز کرین دوسرا تقوی خاص کا ہے وہ یہ ہے کہ مالا یعنی سے پرہیز کرین یعنے جو
چیز کہ نہ نفع دے نہ نقصان پہونچاے مباحات مین سے تو اُس سے بچین تیسرا تقوی
خاص الخاص کا ہے وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالی سی پرہیز کرین یہ وہی تقوی ہے
کہ جسکے سبب سے اولیاء اللہ اللہ تعالے سے معانی پاتے ہین یعنے وہ اُنکے دلونپر وارد
ہوتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ فرزند من یہ تین مہین تقوی کی جو
مین نے بیان کین انکو اوپر ملفوظ مین لکہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ جن دنون مین دعاگو مکۂ مبارک مین مجاور تہا ایک بزرگ محدث تہے سات برس
ہر روز فاتحہ کا وعظ کہتے تہے اس پر پورے سات برس گزر گئے تفسیر سورۂ فاتحہ کی
تمام نہین کہہ چکے تہے مین ویساہی اُنکو چہوڑ آیا تہا دیکہئے کئی سال اور کہین گے اس
علم کو علم لدنی کہتے ہین یعنے طرف سے اللہ تعالی کے ہے کہ کسی تفسیر مین نہین ہے
ایک اَور **حکایت** اسکے مناسب بیان فرمائی کہ ایک بزرگ محدث تہے اوچہ
مین چند مدت مقیم ہو گئے تہے اُنہون نے سات جلد مین معانی الہام سے تفسیر کی
تہی اور اَور بہی کرتے تہے ایک دن دعاگو نے **حکایت** شیخ صدر الدین عارف

قدس اللہ سرہ کی بیان کی کہ ایک روز وہ بزرگوار شیخ کبیر بہاء الحق والدین اپنے والد
کے پاس آئے اور کہا بابا مجھکو فاتحہ مین ہر بار معانی من اللہ اور اور ظاہر ہوتے ہین
اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے منع کیا کہ مت لکھہ اسلئے کہ بعض لوگ نہ سمجھین گے اور
انکار کرین گے اور وہ معانی من اللہ ہونگے تو وہ منکر ہو جائین گے اور گمراہی مین
پڑین گے جب اُس بزرگوار نے یہ حکایت دعاگو سے سُنی تو اُس تصنیف کو چھوڑ دیا
اور وہ ساتون جلدین مجھکو بخشدین اور مسافر ہو گئے وہ جلدین لڑکون کی والدہ
کے پاس رکھی ہین دعاگو نے مصابیح اُنسے سُنی ہے قاری شیخ جمال الدین کے بیٹے
تھے **ایضا** فرمایا کہ جو لوگ سیر رکھین جسوقت اوپر سے نیچے آئین اور لوگونکے
حال پر مطلع ہون کہ اُنمین سے ہر ایک کس چیز مین مشغول ہے تو چاہیے کہ ان
فرو ماندگان دنیا پر لعنت نہ کرین بلکہ ترحم کرین کہ بیچارون نے دنیا مین غوطہ مارا
ہے اور باہر نہین نکلے ہین اس جہان سے خبر نہین رکھتے ہین کاش وہ بھی مثل
ہمارے ہو جائین اگر دنیا کو ترک کر دین اور اگر ترک نہ کرینگے تو موت تو ترک کراہی
دیگی قولہ تعالی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ
کانوا فیہا فاکھین کذلک واورثناھا قوما اٰخرین فما بکت علیھم السماء
والارض وما کانوا منظرین یعنے کتنے چھوڑے باغ اور چشمے اور کھیتیان
اور اچھے اچھے مکان مجلسین اور عیش آرام کہ جسمین کہاتے تھے اسیطرح اور ہمنے
وارث کر دیا اُنکا اور لوگون کو اور اُنسے دوسرونکو اور اسیطرح قیامت تک

سو نہ رویا انپر آسمان و زمین یعنے اُسکے لوگ اور نہ تہے وہ مہلت دئے گئے ان شمسکم
ھذہ ھی شمس قارون وفرعون وھامان ونمرود طلعت علی قصورھم
ثم طلعت علی قبورھم یعنے یہ تمہارا سورج جسکو تم دیکھتے ہو یہ وہی سورج ہے جوکہ
قارون وہامان وفرعون ونمرود کے محلون جہروکون پر طلوع ہوا اور یہ وہی ہے کہ اب
انکی قبرونپر طلوع کرتا ہے اور یہی آفتاب ہے کہ انبیاء و مرسلین کے مکانون پر نکلا
اب اُنکی قبرونپر نکلتا ہے یہی معنی کسی قائل عربی نے نظم کئے ہین **ع** رایت الدھر
مختلفا یدور ۞ ولاحزن یدوم ولاسرور ۞ وشیدت الملوک بھا قصورا ۞
فما بقی الملوک ولاقصور یعنے مین نے زمانے کو دیکہا کہ گویا گون گردش کرتا ہے
نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی دوام رہتی ہے کبہی غم ہے توکبہی خوشی بادشاہون نے دنیا
مین کچھ مضبوط محل بنائے پہر نہ بادشاہ رہے نہ محل پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب تفسیر اس آیت مین تہی قولہ تعالی یمحو اللہ مایشاء ویثبت یعنے
یمحو اللہ المعاصی عند التوبۃ ویثبت التوبۃ وقد اجمع المفسرون علیہ فان
قیل القول بالتبدیل یؤدی الی تجویز التبدیل علی اللہ تعالی واللہ متعال
عن ذلک قلنا المکتوب فی اللوح المحفوظ صفۃ العبد شقاوۃ وسعادۃ ولیس
صفۃ اللہ والعبد یجوز علیہ التغیر والتبدیل من حال الی حال فقضی علی
صفتہ واما قضاء اللہ تعالی وقدرتہ لا تغیر فیہ والقضاء صفۃ الرب والرب

هو القاضی والمکتوب فی اللوح المحفوظ مقضی وصفة الرب وقدرته غیر
محدث والمقضی محدث والحکم والقضاء غیر محدث والمقضی محدث وتغییر
المقضی لا یکون تغییرا للقضاء فالناس علی اربعة فرق فریق منهم قضی علیهم
بالسعادة ابتداءً وانتهاءً مثل علی وولدیه الحسن والحسین رضی الله عنهم
اجمعین وفریق قضی علیهم بالشقاوة ابتداءً وبالسعادة انتهاءً مثل
ابی بکر وعمر وسحرة فرعون رضوان الله علیهم وفریق منهم قضی علیهم
بالشقاوة ابتداءً وانتهاءً مثل فرعون وهامان ونمرود لعنهم الله تعالیٰ وفریق
منهم قضی علیهم بالسعادة ابتداءً وبالشقاوة انتهاءً مثل ابلیس وبلعم
لعنهم الله تعالی فینفذ قضاؤه فالتغییر للمقضی علیه لا للقضاء یعنی یمحو الله
ما یشاء ویثبت یعنے اللہ تعالیٰ گناہونکو مٹا دیتا ہے وقت توبہ کے اور مضبوط کرتا ہے
توبہ کو مفسرین نے اسپر اجماع کیا ہے مذہب اہل سنت وجماعت مین اس قول کے
خلاف اور کوئی قول نہین ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ یہ قول تبدیل کا پہونچاتا
ہے طرف روا رکھنے تبدیل کے اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے تو ہم اسکا
یون جواب دینگے کہ جو چیز لوح محفوظ مین لکھی گئی ہے وہ بندے کی صفت ہے بدبختی
ونیک بختی اور وہ اللہ تعالیٰ کی صفت نہین ہے اور بندے پر تغیر وتبدیل ایک حال
سے طرف دوسرے حال کے جائز ہے سو بندے ہی کی صفت پر تغیر روا ہے رہا حکم
اللہ تعالیٰ کا اور اسکی قدرت یعنے تقدیرات سو اسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہے اور حکم صفت ہے

رب کی اور رب حکم کرنیوالا ہے اور لوح محفوظ مین جو لکہا گیا ہے وہ مقضی یعنے حکم کردہ
شدہ ہے اور رب کی صفت اور اُسکی قدرت محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے لیکے
حکم و قضا محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے اور تغیر کرنا مقضی کا تغیر کرنا قضا
کا نہین ہے پس لوگ چار گروہ پر ہین ایک گروہ تو وہ ہے کہ اول و آخر دونوں مین اُسپر
نیکبختی کا حکم کیا ہے جیسے حضرت علی اور اُنکے دونو صاحبزادے حضرت حسن و حسین
رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اُسپر اول مین تو بدبختی کا اور آخر
مین نیکبختی کا حکم کیا گیا ہے کہ وہ ایمان سے پہلے کافر تہے بت پوجتے تہے اللہ تعالی نے انکو
ایمان دیا جیسے حضرت ابوبکر و عمر اور فرعون کے جادوگر رضی اللہ عنہم اور ایک گروہ
اُنمین سے وہ ہے کہ اول و آخر اُسپر بدبختی کا حکم کیا گیا ہے جیسے فرعون و ہامان و نمرود
لعنہم اللہ تعالی اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اول تو نیکبختی کا اور آخر کو بدبختی کا اُسپر
حکم کیا گیا ہے جیسے ابلیس و بلعم لعنہما اللہ تعالی کہ دونو معصیت سے پہلے مومن تہے پس
حقتعالی کی قضا جاری ہوتی ہے سو تغیر واسطے مقضی علیہ کے ہے نہ واسطے قضا کے
یہ سب کلام اہل سنت وجماعت کا ہے اسپر اعتقاد کرنا چاہیئے اسلیئے کہ یہ سب حق ہے اور
ضد اسکی باطل ہے پس فرمودند فرزند من بگیر ید یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** سبق مصابیح کا پڑہاتے تہے حدیث یہہ تہی
قولہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا یفقہہ فی الدین یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی چاہتا ہے ساتہہ بندے کے بہلائی تو دین

فضیلت فقہ [illegible]

مین اُسکو فقیہ کرتا ہے فائدہ بیان فرمایا کہ فُقُہَ بضم العین فی الماضی علم الطبیعی
وبکسر العین علم الکسبی آور فقیہ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے وجود مین تین معنی
موجود ہون ورنہ وہ فقیہ نہوگا العلم والدلیل علیہ والعمل بہ یعنے فقیہ وہ ہے کہ
علم جانے اور اُس علم پر دلیل رکھے اور اُس علم پر عمل کرے اس فقیر سے فرمایا کہ
فرزند من بیان فقہ کا جو مین نے تقریر کیا لکھ لے **ایضا** ذکر علو ہمت کا نکلا فرمایا
سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو سوا خدا کے اور کوئی چیز نہ چاہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک عورت اوچہ مین ہے وہ واسطے زیارت دعاگو کے آتی ہے ایک دن
آئی تو کہا اے مخدوم نظر مین عرش وکرسی وبہشت ودوزخ وغیرہ کا مکاشفہ ہے
تم دعا کرو مین کیا کرونگی تا کہ حجاب ہو جائے زبان سندی مین کہا کہ مین تو تیرے جمال
لایزال کی شیفتہ ہون تو مجھے یہ تماشا کیا دکھاتا ہے اور کہا کہ نماز فردوس تیرے واسطے
پڑہتی ہون مجھکو فردوس مطلوب نہین ہے دعاگو نے اُس عورت سے کہا نماز فردوس
کو تو اس نیت سے پڑہ کہ وعدہ لقا یعنے دیدار فائض الانوار کا بہشت مین ہے
عجب عالی ہمت ہے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے تا کہ تفرقہ
اُسکا جمع ہو جاوے پس این کہ حاصل شود مخالطہ باشد اور یہ شعر عربی پڑہی جو کہ
کسی قائل نے کہے ہین **ع** كَانَتْ لِقَلْبِيَ اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ ؛ فَاسْتَجْمَعَتْ
اِذْ رَاَتْكَ العَيْنُ اَهْوَائِي ؛ فَصَارَ يَحْسُدُنِي مَنْ كُنْتُ اَحْسُدُهُ ؛ وَصِرْتُ
مَوْلَى الوَرٰى اِذْ صِرْتَ مَوْلَائِي ؛ تَرَكْتُ لِلنَّاسِ دُنْيَاهُمْ وَدِيْنَهُمْ ؛ شُغْلًا

طالب کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے

بحبك يادينى ودينائى ؛ العين عين القلب اهوائى ؛ فاعل فاستجمعت یعنے میرے دل کی خواہشین پراگندہ و پریشان تہین پس وہ ساری خواہشین ایک ہوگئین جبکہ میرے دل کی آنکہہ نے تجھکو دیکھہ لیا اُس جگہہ حسد بمعنی رشک ہے سو رشک کرتا ہے میرا وہ شخص کہ جسکا مین حسد کرتا تہا یعنی رشک اور ہوگیا مین خداوند ساری خلق کا جبکہ تو میرا خداوند ہوگیا اسجگہہ صار بمعنی کان ہے ورنہ باریتعالی سیرورت سے منزہ و پاک ہے مین نے لوگون کے لئے چہوڑ دیا اُنکے دین و دنیا کو واسطے شغل تیری دوستی کے اے میرے دین و دنیا اُس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ اشعار عربی کے جو مین نے پڑہے لکہہ لے بعد اسکے فرمایا النبوۃ کانت کامنۃ فی وجود النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کما قال کنت نبیا و ادم بین الروح والجسد و فی روایۃ بین الماء والطین وظہر النبوۃ بالخلوۃ والعزلۃ کما ھو مروی فی جبل حرا ء وکذلک الولایۃ لا تظہر الا بالخلوۃ فینبغی للسالک ان یختار الخلوۃ ولا یعجب فلو کان بظاھرہ مع الخلق وکان باطنہ مع الحق ھذا ھو الکمال کما ورد فی الحدیث الصحاح قولہ علیہ السلام المؤمن الذی یخالط الناس ویحمل اذا ھم خیر من الذی لا یخالط ولا یحمل علی اذا ھم اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ تقریر جو مین نے کی مع احادیث صحاح کے لکہہ لے ترجمۂ عربی یہ ہے یعنے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وجود مبارک مین پوشیدہ تہے جیسا کہ آپنے فرمایا ہے کہ مین نبی تہا اور آدم میان جان و تن کے تہے اور ایک روایت مین درمیان

آب وگل کے تہے پہر آپ کی نبوت بسبب خلوت وعزلت وتنہائی کے کوہ حرا مین ظاہر
ہوئی جیساکہ روایت کیا گیا ہے اور یہی حکم ولایت کا ہے کہ وہ ظاہر نہین ہوتی
ہے مگر بخلوت سو سالک کو چاہیئے کہ سب حال مین خلوت وتنہائی اختیار کرے
اور عُجب نکرے کہ مین خلوتی ہون پس اگر وہ اپنے ظاہر سے خلق کے ساتہہ ہو اور
باطن اُسکا حق کے ساتہہ تو کمالؔ یہی ہے کم کوئی ایسا ہوتا ہے جیساکہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ مومن کامل وہ ہے کہ ساتہہ لوگونکے میل جول رکہے اور اُنکے ایذا
دینےکی برداشت کرے وہ اس آدمی سے بہتر ہے جوکہ اُنسے خلط ملط نرکہے اور
اُنکی ایذادہی کا تحمل نکرے اسجگہہ صفت ...وف ہے یعنے المومن الکامل **ایضا**
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مثل میری مانند اُس آدمی
کے ہے کہ چراغ کے سر پر کہڑا ہے اور پروانے کو جلنے سے نگاہ رکہے پس وہ کہانتک
نگاہ رکہے کہ وہ تو بہت اور وہ ایک وہ دوڑکر گرتے ہین مین بہی ایساہی ہون کہ تم تو
دوزخ مین گرتے ہو بسبب افعال قبیحہ کے اور مین بوعظ ونصیحت تمکو نگاہ رکہتا ہون
پس مین کہانتک نگاہ رکہون تم تو دوڑکر گرتے ہو اور یہ بہی فرمایا کہ مثل میری مانند
اُس مرد برہنہ کے ہے کہ کسی گانون مین دوڑتا ہوا آئے خبر کرے کہ صبح کو لشکر پڑیگا
اور تمکو لوٹیگا اور غنیمت کریگا سو بعض تو اُسکی بات سنین اور بہاگ جائین اور
بعض اُسکی بات کو سخریہ پر حمل کرین اور کہین کہ مجنون وکاذب ہے اُسکا کہانہ سنین
صبح کو لشکر آئے اور سب کو لوٹ لے اور غنیمت کرے اور وہ کہین یالیتنی اتخذت

له از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

مع الرسول سبیلا یعنے آرزو کرین کہ کاش مین ساتہہ رسول اللہ کے راہ لیتا
رسول علیہ السلام اس دنیا مین درمیان امت کے ایسے ہی تہے کہ جسنے اُنکا کہا سُنا
اُسنے نجات پائی رستگارون سے ہوگیا اور جسنے نہ سُنا وہ ہلاک ہوا اور عاقبت کو عقوبت
مین مبتلا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل یا ایہا الناس قد جاءکم الحق
من ربکم فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها
وما انا علیکم بوکیل یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ اے لوگو مقرر آئی
راستی و درستی تمہارے پاس طرف سے تمہارے خداوند کے سو جس شخص نے راہ
پائی تو وہ راہ نہین پاتا ہے مگر واسطے اپنے نفس کے اور جس شخص نے راہ نہ پائی گمراہ
وبے راہ ہوا تو بے راہ نہین ہوتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہین ہون مین تمپر وکیل
یعنے کارران قولہ تعالی افانت تنقذ من فی النار یعنے کیا پس تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کتنے باہر لائیگا آگ سے جو کہ گرتے ہین پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزندمن بنویس ایضا پوچہا کہ صبح اوگی ہے ایک عزیز نے
کہا کہ صبح کاذب ہے ایک یار نے پوچہا کہ صبح صادق وکاذب سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین نے سنا ہے الصبح الصادق ای الصادق مخبرہ والصبح الکاذب
ای الکاذب مخبرہ یعنے صبح صادق کیا ہے صادق ہے اُسکا خبر دینے والا
اور صبح کاذب کاذب ہے اُسکا خبر دینے والا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہہ
فائدہ للہ ہے کم کوئی جانتا ہے ایضا ایک عزیز نے خدمت مین عرضداشت

معنی صبح صادق و کاذب

فرق بیان قریشی و قرشی

بہیجی اسمین یہ بات تہی کہ فلان قریشی فرمایا کہ قریشی بیا گالی ہے قریش نام ایک دریائی
مچھلی کا ہے یہ مچھلی غلیظ ترین مچھلیون کی ہے عرب والے اگر کسی کو گالی دیتے
ہین تو قریشی کہتے ہین اور قریش ایک گروہ بہی ہے عرب مین کہ جنکی نسل سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت کسی شخص کو طائفۂ قریش کی طرف نسبت کرین تو
حرف یا کو حذف کردین قُرَشی کہین جیسے مَدَنی بحذف یا کہین جبکہ مدینۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرین اور جسوقت کہ سوا اس مدینہ کے کوئی اور
شہر مراد ہو کیونکہ مدینہ شہر کو کہتے ہین اور طرف اُسکے کسی کی نسبت کرین تو مدینے باثبات
حرف یا کہین پس قریشی بیا خطا ہے اور قَرَشی بغیر یا صواب آین فقیر را فرمودند این

طاقیۂ چہار ترک

وجہ کہ نقرۂ نردم بگیر ید **ایضاً** ایک عزیز نے پوچہا کہ چہار ترک طاقیہ سے کیا مراد
ہے جواب فرمایا کہ چہہ ترک اور آٹہہ ترک بہی آئے ہین اور یہ آیت کریمہ پڑہی زین
للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقنا طیر المقنطرة من
الذہب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث ذلک
متاع الحیوة الدنیا واللہ عندہ حسن المآب یعنے زینت دی گئی واسطے
لوگون کے دوستی خواہشون کی عورتون اور بیٹون اور سونے چاندی کے ڈہیرون
اور گہوڑے داغ دئے ہوئے پایگاہ مین اور چارپایون اور کہیتی سے یہ سب برتنا ہے
زندگی دنیا کا اور اللہ کے نزدیک حسن مآب ہے ان سب کو ترک کرنا چاہئے اُسوقت
طاقیہ یعنے ٹوپی پہنا مسلّم ہوگا اور طاقیہ چار ترک سے ان چار چیزون کا ترک کرنا بھی

مراد ہے الاول ترک الدنیا مع اهلها الثانی طهارة القلب من حب الدنیا الثالث ترک ذکر کل شئی الا ذکر الله تعالی الرابع ترک النظر الی غیر الله تعالی کما ورد فی الخبر حاکیا عن الله تعالی من ترک بصره عن غیری اکرمته بنظری یعنے اول ترک کرنا دنیا کا ہے مع اُسکے اہل کے دوسرے پاک کرنا دل کا ہے دنیا کی دوستی سے اور جو اُسمین ہے تیسرے چھوڑنا ہر چیز کے ذکر کا ہے مگر ذکر الله تعالی کا چوتھے ترک نظر ہے طرف ہر چیز کے جو غیر خدا ہے جیسے کہ خبر مین الله تعالی سے حکایةً وارد ہوا ہے کہ جو شخص ترک کرے اپنی بینائی کو میرے غیر سے تو مین اُسکو مکرم و مشرف کرون اپنے جمال و جلال کے طرف نظر کرنے سے پس ان سب کو ترک کرنا چاہیئے اوسوقت طاقیہ چہار ترک پہننا مسلم ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من چہار ترک طاقیہ لہ تقریر کردم بنویس **ایضا** اس آیت کریمہ کا بیان فرمایا قوله تعالی من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی و اضل سبیلا فی هذه ای فی الدنیا فرمایا کہ اعمی اول کو باماله کسر میم اور دوسرے کو بفتح میم بدون اماله کے پڑہین و الله مین نے اُس طرف سُنا ہے یعنے جو شخص کہ دنیا مین دل اُسکا طلب حق سے تاریک ہے تو آخرت مین زیادہ تر تاریک اور گمراہ تر ہوگا طلب راہ حق سے **ایضا** اس آیت شریفہ کا بیان فرمایا قوله تعالی و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین ای و من یعرض عن ذکر الرحمن العشو الاعراض نقیض له ای نسلط له شیطانا من الشیاطین فهو قرینه یعنے جو شخص مونہہ پہیرے الله کی یاد سے تو ہم

بیان آیۂ من کان فی ہذہ اعمی

بیان آیۂ ومن یعش عن ذکر الرحمن

مسلط کرین واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون سے پس وہ اُسکا یار ہو اور اُسکے ساتھ
ہمیشہ رہے اور جس شخص کا کام برعکس اسکے ہو یعنے ذکر کی طرف متوجہ ہو تو یار و قرین
اُسکا اللہ تعالی ہووے کما ورد فی الخبر من الصحاح حکایۃً عن اللہ تعالی انا جلیس
من ذکرنی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین ہمنشین ہون اُسکا جو مجھے یاد کرتا ہے ذکر سے
مراد طلب مذکور کی ہے روی ابو ھریرۃَ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ
والہ وسلم حکایۃً عن اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا
ذکرنی نقل من البخاری پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بیان
این ہر دو آیہ بنویس **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ خلوت و یا اربعین غیر مسجد مین
رواہے جواب فرمایا کہ اربعین یعنے چلہ خلوت ہے غیر مسجد مین بہی رواہے رہا اعتکاف
سو وہ سوا ے مسجد کے اور جگہہ درست نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وانتم عاکفون
فی المساجد اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ لا اعتکافَ الا فی المسجد
یعنے اعتکاف نہین ہے مگر مسجد مین

بیان خلوت واربعین در مسجد وغیرہ

ایضا ذکر قطب

فرمایا قطب اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکو تصرف اقلیمی و رکنی ہو جیسے کہ ولایت شیخ کبیر
بہاؤالدین قدس اللہ سرہ کی اودی پور سے کیچ مکران تک ہے اور ہر پو تک بہی اور
ولایت شیخ فریدالدین کی قدس اللہ سرہ اودی پور سے ہندستان تک **ایضا** ذکر اسکا
نکلا کہ زیارت مکۂ معظمہ کے پہونچنے کو کہتے ہین اور یہ عربی اشعار پڑہی **ہ** سألتھا

حِیْنَ زَارَتْ بَرُزَ ابُرْ قُعِهَا ﴿ الْقَانِی وَ اَبْلَاغُ سَمْعِیْ اَطْیَبَ السَّمْرِ ﴿ فَزُحْزِحَتْ
شَفَقًا غَشّٰی سَنَا قَمَرٍ ﴿ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتِمٍ عَطِرٍ ﴿ حیین زارت حصر ہے
سوال کی از روے لغت کے دو معنی ہین ایک تو پوچہنا دوسرے مانگنا اور یہان مانگنا
چاہنا مراد ہے اور شفق سرخ برقع کو کہا یعنے مین نے چاہا معشوقہ سے جبکہ وہ حاضر ہوئی
دور کرنا اُسکے سرخ برقع کا چہرے پر سے اور پہونچانا میرے کان مین پاکیزہ تر کہانے کا
سو اُسنے دور کردیا شفق یعنے لعل برقع کو کہ جسنے چاند کی روشنی کو ڈہانک دیا تہا مراد
قمر سے اُسکا چہرہ ہے اور برسائے موتی اپنے معطر لب سے خاتم سے مراد لب ہین یعنی
جسوقت اُسنے اپنے چہرے پر سے سرخ برقع اُٹہایا تو ایسا معلوم ہوا کہ چاند کی روشنی
کو شفق چہپائے ہوئے تہا سو وہ دور ہو گیا اور جسوقت اُسنے باتین کین تو یون کہائی دیا
کہ انگشتری معطر خوشبو دار سے موتی بکہر رہے برس رہے ہین آنحضرت فرمایا کہ دعاگو نے
اس رباعی کو مکۂ مبارک مین پڑہا تو مشائخ و فقہا و محدثین نے دعاگو سے کہا انقول
ھھنا حکایۃ الطرب یعنے کیا تو اسجگہہ حکایت طرب اور کہتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا
کہ فرزند من اس رباعی کو لکہہ لے اسمین جہت لغت سے بہی چند فائدے ہین فرمایا کہ
زُحْزِحَ دور کرنے کو کہتے ہین اللہ سبحانہ فرماتا ہے فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ یعنے جو شخص کہ دوزخ سے دور کیا جاے اور جنت مین داخل کیا جاے
پس مقرر اُسنے خلاصی پائی بعد اسکے فرمایا شفق عرب مین سرخی کو کہتے ہین جبکہ حضرت
امام اعظم رضی اللہ عنہ نے عرب سے سنا جیسے کہ یہ رباعی ہے تو اپنے قول سے کہ شفق

بیان معنی شفق

بیاض و سپیدی کو کہتے تہے رجع الی قولہما و ہو الاصح و علیہ الفتوی یعنے طرف قول امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے رجوع کیا اور یہی قول صحیح تر ہے اور اسی پر فتوی ہے اُن دونون کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر شفق سُرخی ہے وقال و ہو روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ و ہو قول الشافعی الشفق ہو الحمرۃ نقل من الکافی قولہ علیہ السلام الشفق ہو الحمرۃ پس باتفاق شفق سرخی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ شفق کیا ہے تو آپنے جواب فرمایا کہ شفق سرخی ہے اور اُس طرف بمجرد سرخی غائب ہونے کے نماز عشا کی پڑہ لیتے ہین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے اور سپیدی کو کہا ہے کہ وہ غیبوبت نہین ہے نقل من الکافی تاخیر العشاء الی الثلث مستحب والی نصف اللیل مباح والی نصف الاخیر یکرہ قولہ علیہ السلام لو لا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل نقل من الکافی یعنے تاخیر کرنا عشا کا رات کے تیسرے حصے تک مستحبّ ہے اور اسوقت پڑہنے مین ثواب ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے اور آدہی رات تک مباح ہے کہ اُسمین ثواب و عقاب نہین ہے اور تاخیر کرنا نصف اخیر تک یعنے نصف ثانی مین بغیر عذر کے مکروہ ہے کچہہ ثواب نہین ہے بلکہ قبول نہ کرے اور عقوبت ہو لیکن اگر بعذر تاخیر ہوگئی تو روا ہے تاخیر عشا کی تہائی رات تک مستحب اسلئے ہے کہ حدیث صحاح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ مشقت

ڈالون اپنی امت پر تو ہر آینہ مین تاخیر کرتا عشا کو ثلث لیل یعنے تیسرے حصے
رات تک یعنی مین تاخیر نہین کرتا ہون بلکہ تعجیل کرتا ہون مجرد اسکے کہ شفق یعنی
سرخی غائب ہوجاے قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی یستحب التعجیل فی کل
صلوۃ لقونہ علیہ السلام عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل
الموت یعنے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجیل ہر نماز مین مستحب ہے اسلئے
کہ صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کرو نماز کی پہلے فوت
ہونے سے اور جلدی کرو توبہ کی پہلے موت سے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی قال الامام ابویزید البسطامی رضی اللہ عنہ لولا اختلاف علمائنا
لبقیت من العمل یعنے اگر ہمارے علمار کا اختلاف نہوتا تو ہر آئینہ مین کام سے رہجاتا
یعنی اگر عذر ہوگیا تو کسی روایت پر عمل کرلے کام سے نہ رہیگا مثلاً اگر کسی شخص کو نیند
آگئی یا اسپر غشی طاری ہوگئی نماز ظہر کی ایک مثل پر نہ پائی دو مثل مین جاگا یا بیہوشی
سے ہوش مین آیا تو اس وقت ادا کرلے کام سے نہ رہیگا اسلئے کہ ایک روایت مین درست
ہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تین روایتین ہین اصح یہ ہے
کہ جب سایہ ایک مثل ہوجائے تو وقت ظہر کا نکل جاتا ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ
ظہر کا وقت دو مثل تک ہے پس دو روایتین راجح ہین ایک روایت سے اور تینون
روایتون سے اصح یہ ہے روی الحسن عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما اذا صار ظل
کل شئ مثلہ خرج وقت الظہر ولم یدخل وقت العصر حتی صار ظل کل شئ

فا: اختلاف رحمت ہے

فا: بیان وقت ظہر و عصر

مثلیه فعلے هذه الروایة یکون بینهما وقت مهمل وروی اسد بن عمر رحمه الله
عن ابی حنیفة رضی الله عنه اذا صار ظل کل شئ مثله خرج وقت الظهر ولم یدخل
وقت العصر حتی صار الظل مثلین وقال ابو الحسن هذه الروایة اصح فعلے هاتین
الروایتین یکون بین الوقتین وقت مهمل لا من الظهر ولا من العصر وهو الوقت
الذی یسمیه الناس بین الصلوتین نقل من المحیط قال الامام ابو حنیفة وابو یوسف
ومحمد رحمهم الله تعالی وهو قول الشافعی رحمه الله تعالی وقت الظهر الی بلوغ الظل مثله پھر اس فقیر
پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اصح روایات کو لو اور ملفوظ مین لکھو اور اسپر کام کرو اور
ظاہر کرو اور اس بات مین کوشش کرو کہ مذاہب کا اتفاق ہو جاے تاکہ جس مذہب
کا ہو اقتدا کر سکے اور عاجز نہ رہجائے مخدوم نے عربی تقریر فرمائی اس فقیر نے اون
روایتون کا ترجمہ کر دیا تاکہ عام خلق سمجھین یعنے حسن بن زیاد نے حضرت امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی کہ جسوقت سایہ ہر چیز کا مثل اُسچیز کے ہو جاے تو وقت ظہر
کا نکل جائے اور وقت عصر کا نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دوچند اُسچیز کے ہو جائے
سو اس روایت کی بنا پر درمیان ایک چند کے دوچند تک ایک وقت مہمل بیکار ہوگا
کہ وہ نہ ظہر کا ہے نہ عصر کا اور امام اسد بن عمر نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے سے
روایت کیا ہے کہ جب سایہ ہر ایک چیز کا مثل اُس چیز کے ہو جائے تو وقت ظہر کا نکلجائے
اور عصر کا وقت نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل اُسچیز کے ہو جائے ابو الحسن بن زیاد
نے کہا کہ یہ روایت اصح ہے پس ان روایتون کی بنا پر درمیان دو وقتون کے ایک وقت

مہل بیکار رہوگا کہ نہ تو وہ ظہر سے ہے نہ عصر سے اور یہ وہ وقت ہے جسکو لوگ درمیان دو
نماز کا کہتے ہین اور اسی سبب اختیار ہے امام ابوحنیفہ اور امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد شیبانی اور
امام ادریس شافعی مطلبی رحمہم اللہ تعالی کا یہ روایت مصفی و مجتہد سے منقول ہے یہ دونو
کتابین معتبر ہین پس ان روایتون کے طریق پر اصح باجماع واتفاق وقت ظہر ایک مثل
مین ہے اور دو مثل مین روا نہین ہے علم اصول مین ایک اصل یعنے قاعدہ ہے کہ درمیان
اصح و صحیح کے فرق کیا ہے اصول کے امام صحیح تو درست کو کہتے ہین اور اصح درست ترکو
بولتے ہین اور اصح راجح تر ہے صحیح سے اور اصح بمنزلہ اعلے ہے اور صحیح بمنزلہ ادنی فالادنے
متروک بالاعلے **ایضا** ایک دیوانے کو لائے اور اُسکے بائین کان مین یہ نام بآواز
بلند کہا شیخ عبد القادر جیلانی اور فرمایا اگر کسی شخص کو دیوانگی ہو یا جن کا گرفتار ہو
تو چاہئے کہ اُسکے بائین کان مین یہ نام بلند کہدین جیسے کہ دعاگو کہتا ہے شیخ عبد القادر
جیلانی اور فارسی مین گیلانی کہتے ہین **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ بعض اولیاء اللہ کو
دیکھا ہے کہ وہ کسی مصلحت سے ایک لحظہ و مجلس واحد مین آسمانون پر جاتے اور آتے ہین
اور اُنکی آنکھین آنسوون سے بہری ہوتی ہین دعاگو پوچھتا تہا کہ چشم پر آب کیون ہے تو
وہ جواب دیتے کہ مین خلق خدا پر براہ شفقت رویا کہ وہ دنیا مین اور اُسکے کام مین مبتلا
ہین کاش وہ ترک دنیا کرین مثل ہمارے ہو جائین قولہ علیہ السلام ترک الدنیا
راس کل عبادۃ وحب الدنیا رأس کل خطیئۃ یعنے دنیا کا چھوڑنا سر ہے سب
عبادتون کا اور دوستی دنیا کی سر ہے سب گناہون کا **ایضا** فرمایا تشبہ معنوی

فا ذکر نام مبارک حضرت غوث الاعظم در گوش دیوانہ وغیرہ

تر بڑا ہے نہ صوری جیسے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو شخص کسی گروہ کے ساتھہ تشبہ کرے تو وہ اُس گروہ سے ہے دعاگو نے مُطرف محدثون سے سُنا ہے کہ اس تشبہ سے تشبہ معنوی مراد ہے تشبہ صوری یعنے ظاہری مراد نہین ہے مثلاً اگر کوئی ظاہر لباس مسلمانی کا کرے اور باطن اسکے برعکس ہو تو وہ منافق ہوگا مسلمان نہوگا جب تک کہ ظاہر و باطن اُسکا یکسان نہو آین فقیر را فرمودند فرزند من این احادیث بنویس **ایضاً** فرمایا مومن کو واجب ہے کہ پہلے علم طلب کرے بعد اُسکے عمل مین مشغول ہو راہ پرخطر ہے اسلئے کہ اگر عالم نہو تو عمل کس چیز سے کرے اور نہ جانے گا تو غلط کریگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ان دنون مین کہ دعاگو مکہ معظمہ سے اودہ مین آیا تو لوگون نے کہا کہ ایک شخص باہر یعنے شہر کے باہر ایک غار مین مشغول ہوا ہے مین اُسکے پاس گیا اُسنے مجھسے کہا سید میرے پاس جبریل آتے ہین اور کہتے ہین تو تو مقرب ہو گیا ہے تجھسے نماز موقوف کردی تجھے حاجت نہین ہے اور بہشت کا کہانا لاتے ہین دعاگو نے اُس سے کہا کہ اے نادان وہ تو شیطان ہے اور یہ کہانا جو وہ لاتا ہے نجاست ہے وہ پیغمبر جو کہ سارے پیغمبرون سے مقرب تر ہین اُنسے تو نماز موقوف ہی نہین کی اے جاہل تجھسے کیونکر موقوف کردینگے مین نے اُسکو وصیت کی کہ جسوقت وہ تیرے پاس آئے تو تو کلمۂ تمجید کہنا یعنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے اس بات کو قبول کیا جسوقت وہ آیا تو اُسنے میری وصیت کو یاد رکہا لاحول کہا شیطان اُسکے پاس سے غائب ہو گیا اور وہ کہانا نجاست بن گیا اوسکے

من تشبہ بقوم فھو منھم

حکایت جاہل زردوش

سارے کپڑے پلید ہو گئے دوسرے دن مین اُسکے پاس گیا اُسنے قصہ کہا دعاگو کے ہاتھہ پر توبہ کی مین نے اُسکو توبہ کی تلقین کی اور اُس غار سے اُسکو باہر لایا مین نے کہا تو شہر مین رہ اور علم سیکہہ اور مجلس علم جیسے وعظ و درس مین جا اور جو نماز تو نے فوت کی ہے اُسکی قضا کر چند ماہ نہ گزرے تہے کہ اُسنے قضا کر لی اور عورت کی اور کسب حیاکت یعنے بنے تنے مین مشغول ہوا عثمان نام تہا بیچارہ ہندوستانی تہا اب باین حالت مراتب الحمد للہ کہ با توبہ گیا یاران بزرگ نے کہا برکت مخدوم کی تہی کہ بر سر وقت اُسکے پہونچ گئی وہ نیکبخت تہا بعد اسکے فرمایا کہ پیغمبرون سے صلوات اللہ علیہم تکالیف موقوف نہین کین کیونکہ جتنے مقرب ہوتے ہین اُتنے ہی طاعت کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالْاِقَامَۃِ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے آین فقیر را فرمودند فرزند من بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی بُنی الاسلام علی اثنتین۶۲ وستین خصلۃ ان لا[1] یشک فی الایمان ولا[2] یخالف الجماعۃ و[3]یصلی خلف کل برّ وفاجرٍ ولا[4] یکفر اھلَ القبلۃ بالکبیرۃ و[5]یصلی علی جنازۃ کل مسلمٍ ومسلمۃٍ صغیر وکبیر ولا[6] یخرج علی المسلمین بالسیف و[7]یصلی صلوۃ الجمعۃ و[8]العیدین خلفَ کل امیر و[9]یمسح علی الخفین فی الحضر والسفر و[10]یقر بان الایمان عطاء اللہ تعالی و[11]افعال العباد مخلوقۃ و[12]القراٰن کلام اللہ تعالی غیر مخلوق و[13]عذاب القبر و[14]سوال منکر ونکیر حق و[15]دعا الاحیاء ینفع للاموات

فائدہ سنت جماعت ۶۲ خصلت

وشفاعة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاہل الکبائر حق والمعراج وقراءة الکتاب والمیزان والصراط حق والجنة والنار مخلوقتان لا تفنیان ابداً واللہ تعالے یحاسبنا بلا ترجمان واصحاب الشجرة عشرة مبشرة من اہل الجنة وہم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة وزبیر وسعد وسعید وعبد الرحمن بن عوف وابوعبیدة بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم وافضل الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ تعالی عنہم ولا نقع فی الاصحاب ونقر بان للہ تعالی الرضا والغضب ولا نقول بالجنة رضاہ والنار غضبہ ونقر بالرؤیة ومنزلة الانبیاء فوق منزلة الاولیاء ولا یتساوی عقل الانبیاء وعقل الکفار واللہ تعالی یسعد الشقی بفضلہ ویشقی السعید بعدلہ واللہ تعالی عالم قبل خلق العالم واللہ تعالی عالم ولہ علم وقدرة ویعذب لاہل الکبائر علی قدر ذنوبہم یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید والقرآن ہو المکتوب فی المصاحف وما یقرأ والایمان حقیقة لا مجاز ومن لم یخصم ترفع حسناتہ الیہ لیرضیٰ والاستطاعة والتوفیق مع الفعل والایمان باللسان والقلب عندنا وعند الجہمیة بالقلب وعند الکرامیة باللسان ونفی التشبیہ والمکان واجب والکسب فریضة عند الحاجة وعند بعض الفقہاء سنة ونفیہ بدعة ورؤیة الرزق من الکسب کفر وایمان الانبیاء والملائکة سواء والعمل غیر الایمان والایمان ہو الطاعة

وليس كل طاعة ايمانا كما ان الكفر معصية وليس كل معصية كفرا ونُقر بالموت والنشور والقيامة وان الوتر ثلث ركعات بتسليمة واحدة وحدث الامام ليس حدث الماموم والامام ضمان القوم والايمان لا يزيد ولا ينقص وابليس لعنه الله كان من قبل الخطيئة مومنا وابو بكر وعمر كانا في الجاهلية كافرين عند الله وعند الملائكة وفي اللوح المحفوظ ونخاف العاقبة ولا نامن مكر الله تعالى والامر لا يرفع عن المحب بالمحبة والياس من روح الله كفر بس اين فقير را فرمودند فرزندمن بگیر یدیہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ اسلام بنا کیا گیا ہے بالسمہ خصلتو نپر ۱ شک نکرے ایمان مین ۲ سنت وجماعت سے مخالفت نکرے ۳ نماز پڑھے پیچھے ہر نیک وبد کے ۴ کافر نہ کہے اہل قبلہ کو بسبب گناہ کبیرہ کے ۵ نماز پڑھے جنازے پر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت چھوٹی بڑی کے ۶ تلوار نہ نکالے مسلمانو نپر ۷ نماز پڑھے جمعے کی ۸ اور دونو عید کی پیچھے ہر امیر کے ۹ مسح کرے موزون پر حضر وسفر مین جب سبق کا اسجگہہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قال مالك رحمه الله تعالى لا يجوز المسح للمقيم یعنے امام مالک کے قول پر مقیم کے واسطے مسح موزے کا جائز نہین ہے اور وہ سنت وجماعت کے مذہب پر ہین جواب فرمایا کہ وعاگو نے اُسطرف سُنا ہے في رواية منه يجوز المسح للمقيم یعنے ایک روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ مقیم کے

واسطے ہی موزے کا مسح جائز ہے ۱۰ اقرار کرے اس بات کا کہ بیشک ایمان اللہ
کی عطا ہے ۱۱ افعال بندون کے پیدا کئے گئے ہین ۱۲ قرآن شریف اللہ تعالی
کا کلام غیر مخلوق ہے یعنے پیدا کیا گیا نہین ہے ۱۳ عذاب قبر کا ۱۴ اور سوال
منکر ونکیر کا حق ہے ۱۵ زندون کی دعا مردون کو نفع دیتی ہے ۱۶ شفاعت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کبیرہ گناہ والون کے حق ہے ۱۷ معراج ۱۸ اور نامۂ اعمال
کا پڑہنا ۱۹ اور میزان یعنے ترازو جسمین اعمال تلین گے ۲۰ اور پل صراط جسپر
سے گزر کر جنت مین جائین گے حق ہے ۲۱ جنت یعنے بہشت ۲۲ اور دوزخ دونو
پیدا کی گئی ہین کبھی فنا نہونگی ہمیشہ رہین گی ۲۳ اللہ تعالی ہمسے حساب لیگا بغیر
ترجمان کے ۲۴ اصحاب شجرۂ عشرۂ مبشرہ اہل جنت سے ہین یعنے دس صحابی
جنہون نے درخت کے نیچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے
اُنکو جنت کی بشارت دی وہ لوگ یہ ہین حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان
حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبد الرحمن
ابن عوف حضرت ابو عبیدہ و بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابیونکا انکار نہ کرین ۲۵ بہترین لوگون کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت
ابو بکر ہین پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان پہر حضرت علی رضی اللہ عنہم ۲۶ صحابہ رضی اللہ
عنہم کے عیب وطعن سے زبان کو روکے سواے بہلائی کے اُنکو یاد نہ کرے ۲۷
اقرار کرے اس بات کا کہ اللہ تعالی کے لئے رضا وغضب ہے یعنے خوشنودی وخشم

خوش ہوتا ہے خفا ہوتا ہے ۲۸ یہ نہ کہے کہ بہشت اُسکی خوشنودی ہے اور دوزخ
اُسکا خشم ہے ۲۹ اقرار کرے اُسکے دیدار فائض الانوار کا کہ حق ہے ۳۰ منزلت
انبیاء علیہم السلام کی یعنے اُنکا مرتبہ پہلے ہے منزلت اولیاء کرام سے ۳۱ برابر نہین
ہے عقل انبیاء علیہم السلام کی اور عقل کفار کی ۳۲ اللہ تعالی نیکبخت کرتا ہے بدبخت
کو اپنے فضل سے اور بدبخت کرتا ہے نیکبخت کو اپنے عدل سے ۳۳ اللہ تعالے
جاننے والا ہے پہلے جہان کے پیدا کرنے سے کہ ہر ایک کیا کریگا ۳۴ اللہ تعالے
عالم یعنے جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے ۳۵ اللہ تعالی کے واسطے علم و قدرت
ہے یعنے دانائی و توانائی ۳۶ اللہ تعالی عذاب کریگا گناہ کبیرہ والونکو بقدر اونکے
گناہونکے ۳۷ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ۳۸
قرآن شریف وہی جو مصحفون مین لکھا ہوا ہے اور پڑہا جاتا ہے ۳۹ ایمان
حقیقت ہے نہ مجاز یعنے مجاز نہین ہے ۴۰ جسکا کوئی خصم ہوگا تو اُسکی نیکیان
اُسکو دینگے تاکہ وہ خوش ہوجائے ۴۱ استطاعت یعنے توانائی فعل کے ساتھہ
برابر ہے نہ آگے اور نہ پیچھے ۴۲ نزدیک ہمارے ایمان زبان و دل دونو سے
ہے اور نزدیک جہمیہ کے دل سے ہے اور نزدیک کرامیہ کے زبان سے ہے ۴۳
انکار کرنا تشبیہ و مکان کا واسطے اللہ تعالے کے واجب ہے ۴۴ کسب یعنے کمائی
کرنا حاجت کے وقت فرض ہے اور نزدیک بعض فقہار کے سنت ہے ۴۵ اور انکار
کرنا کسب کا بدعت ہے ۴۶ دیکہنا رزق کا کسب سے کفر ہے ۴۷ ایمان انبیاء اور

ملائکہ کا برابر ہے ۴۸ عمل غیر ہے ایمان کا ۴۹ ایمان طاعت ہے یعنے فرمانبرداری
اور نہین ہے ہر طاعت ایمان جیسی کہ کفر معصیت و نافرمانی ہے اور ہر معصیت
کفر نہین ہے ۵۰ اقرار کرے موت کا ۵۱ اور نشور یعنے پراگندہ ہونے کا ۵۲
اور قیامت کا ۵۳ اور اقرار کرے اس بات کا کہ وتر تین رکعتین ہین ایک سلام
سے ۵۴ حدث امام کا حدث مقتدی کا نہین ہے ۵۵ امام ضمان یعنے ضامن
ہے قوم کا ۵۶ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے ۵۷ ابلیس پہلے گناہ سے
مومن تہا نزدیک خدا کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین ۵۸ اور حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہما جاہلیت مین ایمان لانے سے پہلے کافر تہے
نزدیک اللہ تعالی کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین اور حال دوسرونکا
بہی اسی قیاس پر ہے ۵۹ عاقبت سے ڈرے دیکہیے کیا ہو ۶۰ اللہ تعالی کے مکر
سے بیخوف نہو ۶۱ امر یعنے اللہ تعالی کا حکم دوست سے بسبب دوستی کے موقوف
نہین ہوتا ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ حج غسل جنابت اور ہر فرض جو ہے ۶۲
نا امید ہونا اللہ کی رحمت سے کفر ہے اسلئے کہ اس سے کلام مجید مین نہی فرمائی ہے
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
تم کہدو کہ اے میرے بندو جنہون نے اسراف کیا ہے اپنی جانونپر نا امید مت ہو اللہ
کی رحمت سے بیشک اللہ بخشدیتا ہے سارے گناہونکو بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت

مہربان ہے یہ سب باسٹھ خصلتین بناے اسلام کے ہین جنکا ترجمہ کیا گیا والحمد للہ علی ذلک
ایضا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا بحکم اس آیت کریمہ کے
ومن اللیل فتهجد به نافلة لك ای نافلة لامتك یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم رات سے تہجد پڑہو تمہاری امت پر سنت ہے فرمایا کہ اسی سبب سے بلال رضی اللہ
عنہ رات کے نصف اخیر اذان کہتے تہے کیونکہ سنن ونوافل مین اذان نہین آئی ہے چونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا اسلیئے بلال رضی اللہ عنہ نصف اخیر شب
مین اذان کہتے تہے اور جسوقت صبح طلوع ہوتی تو واسطے نماز صبح کے دوسری اذان
کہتے ولا یجوز الاذان لصلوة قبل دخول وقتها والاذان سنة للصلوات
الخمس وقیل واجب وترکہ مکروہ لمخالفة السنة یعنے اذان جائز نہین ہے واسطے
کسی نماز کے پہلے داخل ہونے اسکے وقت سے اور اذان پانچون نمازون کے واسطے
سنت ہے اور بعض نے واجب کہاہے اور ترک کرنا اذان کا مکروہ ہے بسبب مخالفت
سنت کے کیونکہ سنت یہ ہے کہ اول اذان کہین پہر نماز پڑہین آین فقیر را فرمودند فرزند
من بگیرید **ایضا** فرمایا قال المشایخ الصوفیة رجل ونصف رجل ولا شئ
فالرجل الواصل ونصف الرجل الطالب ولا شئ طالب الدنیا کما قال الشاعر
العربی فی الرباعی ~~س~~ لا شئ عندی کل من طلب الدنیا ÷ والقاهرون
نفوسهم ابطال ÷ للطالبین تشابه برجالهم ÷ والواصلون الی الحبیب
رجال ÷ لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیه اس فقیر سے فرمایا فرزند

فائدہ ذکر اذان

فائدہ [illegible]

من یہ قول مشائخ صوفیہ کا اور نظم رباعی عربی لکھہ تو غریب ہے اس فقیر نے ترجمہ کر دیا
تاکہ عام خلق سمجھے یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ایک تو پورا مرد ہے
اور ایک آدہا مرد ہے اور ایک کچھہ بھی نہین ہے سو پورا مرد تو واصل ہے یعنے جو کہ
دوست تک پہونچ گیا ہے اور آدہا مرد طالب ہے جو کہ اُسکو طلب کر رہا ہے اور جو کچھہ
بھی نہین ہے وہ طالب دنیا ہے اسلئے کہ جو چیز مقصود سے خالی ہوئی تو اُسکی نفی یعنی
دور کرنا درست ہے اور یہ بیت عربی فرمائی **ع** من ملك النفس فحر هو ؛
والعبد من یملکه هواه ؛ یعنے جو شخص نفس کا مالک ہے آزاد وہی ہے اور غلام
وہی ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوئی ہے یعنے بندہ بندہ این فقیر را فرمودند فرزند
من این بیت عربی بنویس **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے
سُنا ہے کہ شیخ شیوخ قدس اللہ سرہ نے اس طرف دو خلیفے بھیجے شیخ کبیر بہاء الحق
والدین کو سند مین اور شیخ حمید الدین ناگوری کو ہند مین قدس اللہ ارواحہم
ایضا ذکر سفر کا نکلا فرمایا دعاگو سفر مین ایک پہاڑ پر پہونچا دو دن مین تو اُسکے اوپر
گیا اور دو دن مین نیچے اُترا ایک رات مقام کیا مین نے اُس پہاڑ کے درمیان
مین نماز کی اذان سنی اور اقامت مین آگے بڑہا مین نے دیکھا کہ حجرے اور غار مین
مین درویش لوگ خلوت کئے ہوئے ہین مین نزدیک ایک خلوتی کے گیا سلام کیا وہ
شخص دانشمند و محدث تہا مین نے کہا تو تو محدث ہے تو نے کیون عزلت اختیار کی
ہے تو آبادی مین جاتا کہ خلق تجھسے نفع لیوے اُسنے خوب جواب دیا کہ مین ایک کُتّا

شیخ شیوخ نے دو خلیفے روانہ فرمائے ایک سند مین ایک ہند مین

رکہتا ہون مین نے اُسکو قید کیا ہے تاکہ وہ کسی کو نہ کاٹے یعنے نفس جسوقت وہ بدخوئی
چہوڑ دیگا نیک خوئی اختیار کریگا تو اُسوقت مین باہر نکل آؤنگا آبادی مین جاؤنگا یہ
نہین کہا کہ خلق بد ہے اُسکی جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے بلکہ اپنی برائی کی اور
خلق مین نیک گمانی فرمائی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ظنوا بالمومنین
خیرا یعنے تم مومنین سے نیک گمان رکہو اور اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا
اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مؤمن یجاہد
بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من
الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ اخرجہ البخاری
ومسلم **ایضا** اسی درمیان مین ایک عزیز متعلم یعنے طالب علم ہندوستان سے خدمت
مین آیا قدمبوسی کی عرض کیا کہ بندے کو بندے کے باپ نے ایک شیخ سے پیوند کرایا
تہا اور وہ شیخ نظام الدین قدس سرہ کا مرید تہا اور وہ مرید کرتا تہا جب اُسکا انتقال
ہوگیا تو مین نے ہر کسی سے سنا کہ وہ اجازت نہین رکہتا تہا تو شبہہ پڑا اسلئے مین مخدوم
مخدوم جہانیان کے واسطے پیوند کے آیا ہون اور بندے کے والد نے بہی التماس طاقیہ
کا کیا ہے تاکہ شبہہ چلا جاوے فرمایا کہ دعاگو شیخ نظام الدین سے اجازت رکہتا ہے مین
انہین کے یہان سے دونگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر کسی صغیر سن کو ولی اسکا کسی جگہہ بیعت
کرادے تو جسوقت وہ بالغ ہو جائے تو اسکو درست ہے اگر وہ کسی شیخ سے پیوند کرلے

صغیر السن لڑکے کا ولی اگر کسی شیخ سے بیعت کرادے تو بعد بلوغ کے اسکو اختیار ہے

اور اگر وہ مراہق یعنے قریب بہ بلوغ ہو تو نہ چاہیے **ایضا** سبق مصابیح کا تہا حدیث یہ تہی قولہ تعالی الایمان یرجع الی المدینۃ یعنے ایمان رجوع کریگا طرف مدینے کے یعنے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو سب جگہہ کفر ہو جائے گا مدینے مین ہرگز کفر نہوگا کوئی کافر قدرت نہ پائیگا جیسے دجال وغیرہ سب وقت وہان اہل ایمان رہین گے روز قیامت تک این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر یداین معنی غریب ست۔

ساتوین ماہ شعبان شب جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من قرأ سورۃ الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ و من قرأ سورۃ الواقعۃ کفت مہماتہ یعنے جو شخص پڑہے سورۂ دخان کو شب جمعہ مین تو وہ بخشا جائیگا یہ سورۃ مخدوم کا معمول ہے ہر شب جمعہ کو ہمراہ یارون کے باواز بلند پڑہتے ہین اور جو شخص پڑہے سورۂ واقعہ کو تو اُسکے مہمات کی کفایت ہو آین فقیر را فرمودند فرزند من بگیر ید و بنویسید بعد اسکے فرمایا صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی لیلۃ الجمعۃ رکعتین لحفظ الایمان و یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ آیۃ الکرسی مرۃ و سورۃ اذا زلزلت ثلث مرات حفظ اللہ ایمانہ وفی الصحاح قولہ علیہ السلام من صلی یوم الجمعۃ اربعا سواء کان اول یوم او آخرہ مقیما او مسافرا و یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے شب جمعہ مین دو رکعت واسطے حفظ ایمان کے اور پڑہے ہر رکعت مین

بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت تین بار تو اللہ اُسکے ایمان کو محفوظ رکہے اور جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین برابر ہے کہ اول دن یا آخر دن مین مقیم ہو یا مسافر اور پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار تو اللہ تعالی اُسکے ایمان کو نگاہ رکہے بعد چار رکعت پڑہنے کے سو بار لاحول کہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لو اور یہ نماز پڑہو اسلئے کہ دعا گو پڑہتا ہے اور یہہ حدیثین لکہو مخدوم دامت برکاتہ بعد اس نماز کے یہ دعا پڑہتے ہین اور اول و آخر درود شریف کہتے ہین اللھم یا ولی الاسلام واھلہ مسکنا بالاسلام حتی نلقاک بہ اور جس نماز ایمان مین کہ دعا مروی نہین ہے تو یہ دعاے مذکور پڑہین

ایضاً ساتوین ماہ شعبان روز جمعہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر کو طلب فرمایا اور کہا فرزند من آ اور دستار مبارک اپنے استعمال کی اپنے سر سے اوتاری اور ویسی ہی بندہی ہوئی اس فقیر کے سر پر رکہی اور یہ دعا کی الٰہی توجہ بتاج السعادۃ والتوفیق بانواع العبادۃ یعنے اے خدا تو اُسکو پہنا تاج سعادت کا اور توفیق دے اُسکو گوناگون عبادت کی تاکہ دونو جہان کی سعادت حاصل ہو اس درمیان مین خوان لائے فرمایا جو شخص روزہ دار ہو وہ نہ کہائے بہت فضیلت ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون

یعنے روزہ دار جسوقت کہ اُسکے نزدیک کہانا کہایا جاتا ہے تو بخشش مانگتے ہین واسطے
اُسکے فرشتے جب تک کہ وہ کہاتے ہین کیونکہ اُسکا دل تو واسطے کہانے کے چہتا ہے اور
وہ اُسکو روکتا ہے اور آپنے نمک منگایا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
یا علی ابدأ بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داءً یعنے اے علی تو شروع
کر نمک سے اور ختم بہی کر نمک سے اسلئے کہ نمک علاج ہے ستر بیماریون کا آس فقیر سے
فرمایا فرزندمن یہ حدیثین جو مین نے پڑہین لکہہ لو **ایضا** اس فقیر کو ایک مسئلہ
مشکل تہا مخدوم سے مین نے پوچہا تو وہ حل ہو گیا وہ مسئلہ یہ ہے کہ گردون یعنی گاڑہی
مین نماز نفل درست ہے جواب فرمایا کہ درست ہے مین نے یہ بہی پوچہا کہ فرض بہی
درست ہے اگر قیام و رکوع ممکن ہو جواب فرمایا اگر عذر ہو تو درست ہے خوف وغیرہ
کے سبب سے فرمایا فرزندمن لو **ایضا** فرمایا الرؤیۃ بعین القلب حق فی الدنیا
وبعین الرأس فی الاٰخرۃ لقولہ تعالی قل ہل یستوی الاعمی والبصیر یعنے
اللہ تعالی کا دیکہنا دل کی آنکہہ سے دنیا مین حق ہے اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین
ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تو کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندہا اور آنکہون والا **ایضا**
کہنے والے کہتے تہے کہ مولانا بدرالدین مفتی خدمت مین حاضر ہون پوچہا کیا ہی اشارہ
طرف کان کے کیا کہ مین دستار پہنے ہوئے ہون سنتا نہین ہون بعد اسکے فرمایا سالک
کو چاہئے کہ سید عالم کی متابعت پر چلے اُسکا کام زیادہ تر ہو جائیگا اور قربت و محبوبیت
ہو جائیگی اہل بدعت بدعت کو قربت جانتے ہین جیسے لوہا تانبا پہننا ڈاڑہی تراشنا

جیسے کہ قلندرون کی ہوتی ہے یہ قربت نہین ہے بلکہ بُعد وضلالت ہے اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ای فاتبعونی بالافعال
والاقوال والاحوال یعنے اے محمد تم کہدو کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعوے کرتے ہو
تو تم میری پیروی کرو گفتار کردار رفتار مین پس اللہ تمکو دوست رکھیگا اور جو کوئی
برعکس اسکے ہوگا تو حال اُسکا برعکس ہوگا یعنے جو کوئی آپ کی مخالفت کریگا تو اللہ تعالےٰ
اُسکو دشمن رکھیگا قولہ علیہ السلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ
احوالی یعنے شریعت تو میرا گفتار ہے اور طریقت میرا کردار ہے اور حقیقت میری
رفتار ہے آین فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا** فرمایا اگر کوئی کیمیا بناتا ہے
اور وہ مستقیم رہتی ہے تو روا ہے اور وجہ حلال ہے بعض لوگ اُس طرف بناتے ہین
اور مستقیم رہتی ہے واللہ دعا کو بھی جانتا ہے ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یاردن نے سُن لیا
کہ سید شمس الدین مسعود مزاحم ہوئے تو مین نے کردی ولیکن مین منع ہوگیا **ایضا**
ایک مریض کو لائے اور جب کسی مریض کو خدمت مین لاتے تو داہنے ہاتہ سے چہوتے
اور یہ دعا پڑہتے اور اول وآخر مین درود شریف کہتے تہے أَذْهِبِ البَأْسَ رَبَّ
النَّاس وَاشْفِ انت الشافی لا شِفَاءَ الا شِفَاءُكَ شفَاءً لا یغادر سقما
صحیح بخاری وصحیح مسلم مین حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکور ہے روی
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یدعو بهذا الدعاء اذا اشتکی انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذهب البأس

کیمیا

دعاء مریض

رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفاءك شفاءً لا یغادر سقما
روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بگیر ید **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ
مرید شیخ کی پیروی کرے مرید کو اتباع شیخ کا واجب ہے لقولہ علیہ السلام الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے مریدون مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین
پس امت کو نبی کا اتباع واجب ہے اسی طرح مرید کو اتباع شیخ کا مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی اُسوقت کہ شیخ کبیر بہاء الحق والدین شیخ الشیوخ کے مرید
ہوئے قدس سرہما تو شیخ نے بعد بیعت کے پوچھا کہ تو کون مذہب پر عمل کرتا ہے
جواب دیا کہ جس مذہب پر کہ مخدوم ہین پھر شیخ نے پوچھا کہ تیرے باپ دادے
کون مذہب رکہتے تہے اور تجھکو کس مذہب پر چھوڑ گئے ہین جواب دیا کہ مذہب پر
امام اعظم ابو حنیفہ کوفی قدس اللہ روحہ کے پس شیخ شیوخ نے فرمایا کہ فرزندم بہاء الدین
تو اُسی مذہب پر عمل کر او شیخ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مذہب رکہتے تہے اور جس جگہہ
کہ تو اپنے مذہب کے موافق دیکھے تو ہمارے مذہب کی موافقت کر نہ اُسجگہہ کہ مخالفت ہو
اور عدم جواز جیسے کہ یہ دعا گو ہے نماز تسبیح مین رب اغفرلی وارحمنی واھدنی
واجبرنی وعافنی واعف عنی بعد واجبرنی کے وارزقنی مذہب شافعی مین
پڑہتے ہین تو مت پڑہ اسلئے کہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مین ممنوع ہے کتب
فقہ حنفی کے متن مین مذکور ہے ویقرأ بعد التشھد بما یشبہ الفاظ القرآن ولا
یقرأ بما یشبہ کلام الناس مثل اللھم زوجنی فلانۃ وارزقنی پس شیخ کبیر نے

[illegible]

قبول کیا تم اسی جہت سے دیکہو کہ شیخ الشیوخ کے اوراد مین لفظ وادرزقنی کا ہے اور شیخ کبیر

کے اوراد مین نہین ہے فرمایا کافی مین مسطور ہے کہ یجوز فی العبادات ان یعمل فی مذہب

غیرہ ولا یجوز فی المعاملات الا فی مذہبہ وفی العبادات یجوز حتی یکون العمل

اجماعًا وھو اولی کما ذکر صاحب المتفق وکل ما وجوبہ مختلف ففعلہ اولی ولا

یُخَلِّف کی یخرج المرء بلا ارتیاب عن عہدۃ التکلیف والایجاب یعنے جو چیز کہ

عبادت مین وجوب اُسکا مختلف فیہ ہے بجالانا اُسکا اولے ہے اور ترک کرنا نہ چاہئے تاکہ

لوگ عہدۂ تکلیف وایجاب سے بیشک باجماع باہر آجائین اور اسباب مین ایک حدیث

صحاح ہے **ایضا** شب جمعہ کو فرض مغرب کے پہلی رکعت مین سورۂ کافرون اور دوسری

مین سورۂ اخلاص پڑہین اور شب جمعہ کے فرض عشا کے پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور

دوسری مین سورۂ منافقون پڑہنا چاہئے اور فرض فجر جمعہ مین سورۂ الم سجدہ پہلی رکعت

مین اور دوسری مین سورۂ دہر یا سبح اسم ربک مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے پڑہا ہے پس مسنون ومستحب ہے مکروہ نہین ہے مکروہ اُسوقت ہے کہ نماز پڑہنے

والا یہ جانے کہ سوا اسکے اور کچہہ پڑہنا درست نہین ہے اور اگر بغیر اسکے روا جانے تو پڑہنا

درست ہے بغیر کراہت کے متن قدوری وہدایہ مین مذکور ہے ولیس فی شیٔ من

الصلوات قراءۃ سورۃ بعینہا لا یجوز غیرہا ویکرہ ان یتخذ سورۃ بعینہا

لصلوۃ لا یقرأ غیرہا فیہا بحیث ان یعلم المصلی لا یجوز بغیر التعیین والا لا یکرہ

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا**

بیان قرات در نماز مغرب و عشا و صبح

ذکر معرفت واہل معرفت

ذکر معرفت واہل معرفت کا نکلا فرمایا سمعت عن بعض المشائخ الصوفیۃ دامت برکاتہم اَنَّ قلوبَ اہلِ المعرفۃِ خزائنُ اللہ تعالیٰ فی ارضہ یضع فیہا ودائعَ سِترہ ولطائفَ حکمتہ وحقائقَ محبتہ وامانۃ معرفتہ التی لا یطلع علیہا احدٌ دونَ اللہ ولیس شئ فی خزائن اللہ اعلے ولا اعظم ولا اعز من المعرفۃ اخرجہا اللہ تعالیٰ من خزائن الفضل والامتنان وغلب نورہا علی جمیع الانوار لایغلبہ ظلمات الذنوب والاوزار ولا یلحقہا مقام الآفات ولا یدرکہا کثافۃ الشہوات ولا یحجبہ غبار الجہل ولا الغفلات لانہا نور من نور النور نوّر بہا قلوبَ اہل النور لا یشبہ نورہا بسائر الانوار فقال بعضہم حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع القلب علی الحق قال الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یعرف اللہ حق معرفتہ من التفت منہ الی غیرہ وقال بعض العارفین حقیقۃ المعرفۃ رؤیۃ الحق وفقدان رؤیۃ ما سواہ حتی صار جمیع مملکتہ ھذہ فی جنب رؤیۃ الحق اصغر من خردلۃ فی جمیع مملکتہ فھذا ما لا یحتملہ قلوب اہل الغفلۃ وعامۃِ الناس وقال ابو عبد اللہ بن خفیف قدّس اللہُ روحہ من نظر الی اللہ تعالیٰ بعین الحقیقۃ من المعرفۃ لا یلتفت الی الدنیا ولا الی العقبیٰ لان الدنیا والعقبیٰ برّ المولیٰ والمولیٰ احب علی العارف من برّہ وقیل حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع الحق علی اسرارہ کما ان الشمس اذا طلعت اشرقت الارض

بانوارها لکن اذا اطلع الحق علی الاسرار اشرقت القلوب بانوارہ وقال بعضهم
حقیقة المعرفة نور من نور اللہ نور به قلوب اهل النور وهو اشارة الی قوله تعالے
افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فهو علی نور من ربه پس آن امیر کبیر روے
منیر بر ین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بگیر بدین نشتم ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ
مین نے بعض مشائخ صوفیہ دامت برکاتہم سے سنا ہے کہ دل اہل معرفت کے اللہ تعالے
کے خزانے ہین اُسکے زمین مین وہ رکہتا ہے اُن دلون مین اپنے بہید کی امانتین اور
اپنے حکمت کے لطائف اور اپنے محبت کے حقائق اور اپنے معرفت کی امانت کو کہ جنپر
سوا اللہ تعالی کے کوئی مطلع نہین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے خزانون مین کوئی شے
زیادہ تر عالی و عظیم و عزیز تر معرفت سے نہین ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے فضل و امتنان
کے خزانون سے نکالا ہے اور اُسکا نور سارے نورونپر غالب ہو گیا ہے نہ اوسپر
ذنوب و اوزار یعنے گناہون کی اندھیریان غالب ہوتی ہین اور نہ اُسکو آفتون کا
مقام لاحق ہوتا ہے اور نہ شہوتون خواہشون کی کثافت اُسکو باقی ہے اور نہ جحد
یعنی انکار و غفلتون کا غبار اُسکو چہپاتا ہے کیونکہ وہ تو ایک نور و روشنی ہے نور النور
سے کہ جسکے ساتھ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور و روشن کر دیا ہے اُسکا نور باقی نورون
سے مشابہت نہین رکہتا ہے پس بعض نے تو یہ کہا کہ حقیقت معرفت کی دل کی اطلاع
ہے حق پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین پہچانتا ہے اللہ تعالے
کو حق اُسکے پہچاننے کا وہ شخص جسنے اُس سے طرف اُسکے غیر کے التفات کیا اور بعض عارفین نے

فرمایاکہ حقیقت معرفت کی دیکہنا حق کاہے اور اُسکے ماسواکے دیکہنے کو گم کرناہی یہانتک
کہ اُسکی ساری مملکت جویہ ہے رویت حق کی مقابل مین زیادہ تر چہوٹی ہوجاے ایک
رائی کے دانے سے جوکہ اُسکی ساری مملکت مین ہو سو یہ وہ بات ہے کہ اسکو اہل غفلت
اور عام لوگون کے دل نہین اُٹہا سکتے ہین اُنسے اسکی برداشت نہین ہوسکتی ہے آور
حضرت ابو عبد اللہ بن خنیف قدس اللہ روحہ نے فرمایاکہ جسنے نظر کی طرف اللہ تعالی
کے ساتہہ چشم حقیقت کے جوکہ معرفت سے ہے تو وہ نہ دنیاکی طرف التفات کرتا ہے
طرف عقبی کے کیونکہ دنیا و عقبی تو مولے کا بر یعنے عطا و احسان ہے اور عارف کو
اُسکے بر سے زیادہ تر محجوب ہوتاہے بعض نے کہاکہ حقیقت معرفت کی مطلع ہوناحق کا
اُسکے اسرار پر جیسے سورج کہ جسوقت وہ طلوع ہوتاہے تو زمین اُسکے چمکارون سے چمک
اُٹہتی ہے اسی طرح جسوقت حق اسرار پر طلوع فرماتاہے تو دل اُسکے چمکارون سے چمک
دمکنے لگتے ہین آور بعض نے فرمایاکہ حقیقت معرفت کی ایک نور ہے نور النور سے کہ جس
ساتہہ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور کردیاہے اور وہ اشارہ ہے طرف اس قول الٰہی کے
کہ کیا پس وہ شخص کہ جسکے سینے کو اللہ تعالی نے واسطے اسلام کے کہول دیاہے سو وہ
ایک نور پر ہے اپنے رب سے۔

اکیسوین تاریخ ماہ شعبان عمت میامنہ روز جمعہ

کو فرمایاکہ دعاگو نے اعتکاف اربعین کی نیت کی ہے بعد اسکے اس فقیر سے پوچہا کہ
بہی نزدیک ہمارے چالیس دن معتکف ہوگا بندے نے عرض کیاکہ مین نے نیت کی

قول کیا فرمایا مبارک ہو بعد اسکے فرمایا فرزند من آج مسجد مین داخل ہو جائین اور اعتکاف کرین اسلئے کہ بروایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اکثر نہار یعنے دن واسطے دخول اعتکاف کے روا ہے جب مسجد مین تشریف لائے تو سورج ڈہل گیا تہا فرمایا کہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہمنے اعتکاف کیا اور اُنکے نزدیک تو گہڑی بہر بہی اعتکاف درست ہے بعد اسکے فرمایا جو یار لوگ کہ چالیس دن کی نیت نہین کرتے ہین تکلیف نہین ہے وہ اخیر دہی مین معتکف ہو جائین کیونکہ وہ سنت مؤکدہ ہے وقیل واجب یعنے بعض علمار نے واجب کہا ہے **ایضا** فرمایا الصلوة فی جامع مصر بخمسمائة درجة وفی مسجد الحی بخمس وعشرین درجة وفی موضع اخر بعشرة درجات یعنی نماز مسجد جامع شہر مین پانسو درجہ ہے اور محلے کی مسجد مین پچیس درجے اور دوسری جگہہ دس درجے ہے **ایضا** فرمایا کہ مین ہر روز نیت اعتکاف کے تجدید کرتا ہون اسلئے کہ مین نے اُس طرف مشائخ کو دیکہا اور سنا ہے کہ اگر کوئی مہم پیش آجاے تو باہر آنا روا ہے اور کچہہ باک نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ فتاوی مین مسئلہ ہے المعتکف اذا خرج للطہارة ثم عاد المریض وصلے الجنازة او غیر ذلک لا یفسد اعتکافہ وان خرج بغیر نیة الطہارة ثم عاد المریض او صلے الجنازة تعلم غیر ذلک یفسد اعتکافہ وذلک حیلة وھذا کلہ علی قول ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالی وعلیہ الفتوی وعندھما لو خرج نصف النہار لا یفسد یعنے معتکف جس وقت کہ وضو کی نیت سے باہر آئے پھر بیمار کے پوچھنے کو جائے یا نماز جنازے کی پڑھ لے یا اسکے

بیان اعتکاف

فضیلت نماز در مسجد جامع

تو اُسکا اعتکاف فاسد نہو گا اور اگر وہ بغیر نیت طہارت کے نکلا ہے پہر اُسنے بیمار کی عیادت
کی یا جنازے کی نماز پڑہ لی یا سوا اسکے تو اُسکا اعتکاف بگڑ جائیگا اور یہ ایک حیلہ ہے
اور یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے اور اسی پر فتوی ہے اور
نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالے کے اگر معتکف دوپہر کے وقت نکلے
تو اسکا اعتکاف فاسد نہو گا بعد اسکے فرمایا فتاوی مین مسئلہ ہے لاینام المعتکف حتی
یغلبہ النوم یعنے معتکف نہ سوئے یہانتک کہ نیند اُسپر غلبہ کرے۔۔

ایضاً آخر شب جمعہ بائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین علمون کے
ساتہہ مخصوص تہے ایک تو علم شرائع یعنے حدود و قصاص دوسرا وہ علم کہ آپنے بعض
صحابہ سے بر اندازہ حوصلہ فرمایا جو کہ اُسکے لائق تہے نہ سب سے کما قال علی رضی اللہ
عنہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سبعین بابا من العلم ما علّمہا
لغیری یعنے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ستر قسم کا علم سکہایا کہ سوا میرے اور کو نہین سکہایا تیسرا وہ علم ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ خاص تہا اُسکو کسی سے نہ کہا مبہم رکہا اور
مبہم کہا اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا
یعنے اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تہوڑا اور روؤ بہت ایک عزیز نے پوچہا کہ
ضحک قلیل سے کیا مراد ہے فرمایا مین نے دو طریق سُنے ہین ایک یہ ہے کہ ضحک قلیل سے

مراد تبسم یعنے مسکرانا ہے عرب والون کی رسم ہے کہ ضحک قلیل کو بمعنی تبسم کہتے ہین تم تبسم
بہی نہ کرو سب وقت روتے رہو دوسرا طریق یہ ہے کہ اس قلیل ضحک سے نفی مراد ہے یعنی
تم نہ ہنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے واللہ یالیتنی کنت شجرۃ تُعضد
یعنے قسم ہے اللہ کی کاش مین ایک درخت ہوتا کہ اُسکو پارہ پارہ کر ڈالتے یہ بہی اُسی علم
سے ہے جو آپ کے ساتہہ مخصوص تہا اسجگہہ حضرت مخدوم روئے بخدا کہ بات نہین نکلتی
تہی اور حاضرین مجلس سے ایک غلغلہ اُٹہا دیر تک رونے مین اور اسی فکر مین تہے خوب وقت
تہا بعد اسکے فرمایا کہ جہان افضل انبیاء ایسا فرمائین وہان ہم بیچارے کہان کے ہین
بعد اسکے فرمایا کہ اس حدیث مذکور کو واعظون سے کہو کہ اس حدیث کو خلق سے کہین
تاکہ اُنکے دلون مین خوف جم جائے پہر یہ عربی ابیات احوال قیامت کے فرمائین اور
چند بار تکرار کی ؎ عظیمٌ خوفُہ والناس فیہ ٭ حَیَارَیٰ مثلَ مَبْثُوثِ
الفراشِ ٭ بہ یتغیر الالوانُ خَوْفًا ٭ وتَصْطَکُّ الفَرَائِصُ بارتعاشِ ٭
ھُنالکَ کل ماقدمت یبدو ٭ فَعَیْبُکَ ظَاھِرٌ وَالسِّترُ فاشٍ ٭ یعنے قیامت کا
خوف وہول بڑا ہے لوگ اُسمین پروانی کی طرح حیران و سرگردان ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے
یوم یکون الناس کالفَرَاش المبثوث یعنے جسدن کہ لوگ مثل پروانے کے سرگردان
ہونگے اور خوف کے مارے قیامت کے ہول سے رنگ بدل جائین گے اور سینے کی
ہڈیان بسبب کانپنی کے چہل جائین گے اور اسجگہہ یعنے قیامت مین جو تو آگے بہیج چکا ہے
ظاہر ہوگا سو تیرا عیب تو کہل جائیگا اور بہید ظاہر ہوگا بعد اسکے فرمایا حیاریٰ جمع ہے

حیزاء کی جیسے کہ صحاری جمع ہے صحرا کی اور فراش بضوث پروانہ سرگردان کو کہتے ہین اور فرائص جمع ہے فریصہ کی فریصہ سینے کی ہڈی کو کہتے ہین اور ارتعاش کانپنے کو بولتے ہین اور کل فاعل ہے تبدو کا اور مقدم ہے فعل پر اسمین مذکر و مونث برابر ہے اور السر ابتدا اور فاش خبر ابتدا ہے جیسے کہ ضعیف ظاھر ابتدا و خبر ہے فاش اصل مین مرفوع ہے کیونکہ خبر ہے مگر منقوص کی حالت رفعی و جری بجر ہوتی ہے اس لئے مجرور ہوا اور کسرہ بجہت موافقت نظم ہے اسلئے کہ ابیات مذکور سارے مکسور ہین پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ دو نوحدیثین اور اشعار عربی جو مین نے کہے لکھہ لو بعد اسکے موافق اس نظم کے **حکایت** اپنے والد مخدوم بزرگ کے بیان فرمائی دامت برکاتہ کہ وہ کسی وقت خوف کے مارے بستر پر نہین سوتے تھے سردی و گرمی مین کوئی چیز اوپر کھینچ لیتے تھے اور اُسی پر کفایت کرتے اور ہر روز دو ختم قرآن شریف کے کرتے ایک دن مین اور ایک رات مین سوائے اور مشغولیون کے نہایت بزرگ آدمی تھے **ایضا** فرمایا کہ یہ فتوحات جو کہ نزدیک دعاگو کے آتے ہین سب کو قبول کرتا ہون اور رد نہین کرتا ہون اسواسطے کہ اُس طرف کے مشائخ نے مجھسے کہا ہے جیسے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مدینہ عبد اللہ مطری اور دیگر مشائخ رحمہم اللہ تعالے کہ تو فتوحات قبول کر اور دوسرون کو پہونچا و وظیفہ مقرر کر اور خود بھی بضرورت کہا اُس کے مناسب **حکایت** شیخ جمال الدین اوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائی کہ وہ فتوحات کو قبول کرتے اور رد نہین فرماتے تھے

مناقب والد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہما

قبول فتوح

مناقب شیخ جمال الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور اگر فتوح وجہ شبہہ سے ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنتے

مَلَّکْنَا لَکَ یعنے ہمنے تیری ملک کر دی بعد اُسکے لیتے العبد وما بیدہ لمولاہ

یعنے بندہ اور جو اُسکے ہاتہہ مین ہے مولی کی ملک ہے یہ ایک مسئلہ ہے مین نے اُس طرف

مشائخ سے سُنا ہے کہ یہ مرتبہ جو وہ رکہتے تہے اُس وقت کے مشائخ کو نہ تہا بعد اسکے فرمایا

کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور ابراہیم غوری ایک جگہہ بیٹہے ہوئے تہے کہ ایک عزیز دو

طباق حلوے کے لایا ایک واسطے شیخ جمال الدین کے اور دوسرا واسطے ابراہیم غوری

کے وہ صاحب کشف تہے اُنہون نے لانے والے سے کہا کہ تو یہ وجہ سود سے لایا ہے

پہیر دیا شیخ جمال الدین نے وہ دوسرا طباق بہی لے لیا اور ذرا دیر سر نیچا کیا اور ابراہیم

غوری کو بلایا کہا حکم ہوا ملکنا لک یعنے ہمنے تجہکو مالک کر دیا اب تو آ اور کہا دونون نے

کہا یا **ایضاً** فرمایا ذکر مُصْلح مزکّی کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر بکسر الذال عام

یقع علی القلب واللسان وبضم الذال خاصۃ للقلب فحسب یعنے ذکر بکسرۂ

ذال عام ہے زبان ودل دونو کو شامل ہے اور بضم ذال خاص دل کا ذکر ہے اور یہ

حدیث فرمائی قولہ علیہ السلام افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنے بہترین ذکر

لا الہ الا اللہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر محبون کا ساتہہ مد کے کہنا ہے تاکہ غیر خدا کو مد

مین نفی کرین اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جاے بعد اسکے فرمایا من قال لا الہ

الا اللہ الف مرۃ علی الدوام زکی باطنہ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار

ہمیشہ کہے تو اُسکا باطن پاک ہو جاے اور ذکر محبوبون کا بسرعت ہے اسلئے کہ انکے دل مین

فائدہ: فرق درمیان ذکر بکسر ذال وبضم ذال

فائدہ: لا الہ الا اللہ ہر روز ایک ہزار بار برائے تزکیۂ باطن

غیر خدا تو منتفی ہو چکا اب باقی نہین رہا مگر اللہ تعالی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزندمن فائدہ ذکر کا جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا اسی اثنا مین ایک
عزیز آیا کہ ترابی جو تمہارا مرید ہے اُسنے سلام و قدمبوسی پہونچائی ہے سلام کا جواب
دیا علیہ السلام بعد اسکے اُسکی **حکایت** بیان فرمائی کہ وہ ایک بدل ابدال سے
ہو گیا ہے اور اُسنے بواسطہ دعاگو کے خرقہ شیخ کبیر قدس اللہ روحہ کا پہنا ہے اور
وہ میرے اذن سے حج کو گیا کعبے کا مجاور بن گیا برکت مجاورت کعبے سے منجملہ ابدال
ہو گیا یاران بزرگ نے کہا کہ مخدوم قطب عالم کی برکت سے اُسکا یہ مرتبہ ہو گیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ عالم طیر بہی رکہتا ہے ایک دن نزدیک خانقاہ اوچہ کے اڑتا
ہوا گزر کر رہا تہا نیچے اُترا اور سلام کیا مین نے پوچہا تو کہان جاتا ہے کہا مردِ دست
کو واسطے کسی مصلحت کے جاتا ہون ان بتخانون مین بفراغ مشغول ہونگا تا کہ کوئی
شخص مزاحم نہو **ایضا** فرمایا خاص اُس شیخ کو ولایت دیتے ہین جو کہ عالم ہوتا ہے
بلکہ تینون علمون کا عالم ہوتا ہے شریعت و طریقت و حقیقت بعد اسکے فرمایا وَلایۃ
بفتح الواو المحبوبیۃ و بکسر الواو ھو تصرف الاقلیم اسی درمیان مین فرمایا کہ ایک
عورت محبوبہ ہے واسطے زیارت دعاگو کے سیوستان سے اوچہ مین آتی ہے وہ عالم طیر
رکہتی ہے اور تصرف رکہتی جیسے کہ شیخ رکن الدین متصرف سندھ کے تہے اور شیخ نصیر الدین
متصرف ہند کے **ایضا** مشارق کا سبق ہوتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ابتاع شیئا فلا یبعہ حتی یستوفیہ یعنے جو کوئی کچہ چیز خریدے تو اُسکو

حکایت ترابی ابدال مرید حضرت مخدوم قدس سرہ

ذکر ولایت و ذکر زن محبوبہ

نہ بیچے یہانتک کہ اُسکا استیفا کرلے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے استیفا کے دو معنی سُنے ہین ایک معنی یہ ہین کہ اگر کوئی شخص کچھہ چیز خرید کرے تو اُسکے واسطے تصرف نہین ہے یہانتک کہ اُسکو ماپ لے یا تول لے جو چیز پیمانے سے تعلق رکہتی ہے اُسکو ماپ لے اور جو چیز تولنے سے تعلق رکہتی ہے اُسکو تول لے اگر زیادہ نکلے تو بائع کو دیدے اور جو کم نکلے تو اپنا حق اُس سے لیلے دوسرے معنی یہ ہین کہ تصرف اُسکا روا نہین ہے یہانتک کہ بائع سے قبض نہ کرلے بعد اسکے فرمایا اس مسئلے مین ایک حیلہ ہے مشتری کو چاہئے کہ بائع پر شرط کرے کہ اس روپیہ سے تو نے اپنا سامان میرے ہاتہہ بیچڈالا بائع کہے کہ مین نے بیچڈالا اگر کم و زیادہ جانبین کا ہوگا تو درست ہے اسلئے کہ معنی مین کیلے دوزنی نہین ہے یعنے اس تقریر و حیلے مین بائع و مشتری دونو کیل و وزن سے جدا ہوجاتے ہین ورنہ زیادتی خریدنے والے کو اور کمی فروشندہ کو درست نہوگی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من دونو وجہین اس حدیث کی اور یہ مسئلہ حیلے کا جو مین نے کہا لکھہ لو

مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

ایضا فرمایا جامع الفتاوی مین مذکور ہے یکرہ التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا لقولہ علیہ السلام التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل العمل کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد مین دنیا کی بات کرنا کہاتا ہے عمل کو جیسے کہ آگ گہاس کو کہاتی ہے۔

مسجد مین کہانا مکروہ ہے

ایضا فرمایا جامع الفتاوی مین مسطور ہے یکرہ الاکل فی المسجد الا للمعتکف یعنے مسجد مین کہانا مکروہ ہے مگر واسطے اعتکاف والے کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسائل و حدیث جو مین نے کہے لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لیا

ایضا فرمایا جسوقت مؤذن شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پونہچے تو انگوٹہے کو آنکھہ مین ملین بعد اسکے فرمایا اس بات کا بہید یہ ہے کہ جسوقت اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام پر صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور آپ کی امت کی پیش کی تو حضرت آدم نے کہا یارب کس کی نسل سے ہوگا حکم ہوا کہ تیری نسل سے ہوگا پس حضرت آدم نے کہا مین آرزو رکہتا ہون کہ اُسکو دیکہون پس حکم ہوا کہ اپنی انگلی مین دیکہہ جب دیکہا تو حلیۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اُسمین ظاہر ہوگیا اُنہون نے چوم لیا اور آنکہہ پر ملا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکھہ لیا۔

بیان در بوسیدن انگشت [illegible] وقت شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شرائط ذکر کے چار ہین

ایضا فرمایا شرائط الذکر اربعۃ احدھا التصدیق وان لم یکن یکون منافقا والثانی التعظیم وان لم یکن یکون مبتدعا والثالث الحلاوۃ وان لم تکن یکون مرائیا والرابع الحرمۃ وان لم تکن یکون فاسقا یعنے ذکر کی شرطین چار چیزین ہین ایک تو تصدیق ہے اگر تصدیق نہوگی تو منافق ہوگا دوسری شرط تعظیم

ہے اگر تعظیم نہوگی تو بدعتی ہوگا تیسری شرط حلاوت ہے یعنے ذکر سے لذت و مزہ لینا اگر
حلاوت نہوگی تو مرائی یعنی دکہاوا کرنیوالا ہوگا چوتہی شرط حرمت ہے اگر حرمت نہوگی
تو فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ چار چیزین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہین
اسلیئے کہ وہ کامل حال تہے جب کہ آپ کو اللہ تعالی نے خطاب کیا تو فاعلم فرمایا ای
فاعرف لم یقل علمت امی عرفت اسلیئے کہ معرفت کی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور
جب اللہ سبحانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کیا تو اسلم فرمایا قال
اسلمتُ لرب العالمین یعنے حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین مطیع و منقاد ہوا واسطے
رب العالمین کے اسلیئے کہ اسلام کی ایک حد و نہایت ہے **ایضا** فرمایا اول الذکر
باللسان ثم یوافقہا مع القلب ثم تسکت اللسانُ و یقول بالقلب و یوافقہ
باعضائہ کلہا یعنے اول ذکر ساتہہ زبان کے ہے پہر موافق کرے زبان کو ساتہہ
دل کے یعنے دل و زبان دونوسے کہے پہر زبان چپ رہجاتی ہے اور دل سے ذکر کرتا
ہے اور موافق کرتا ہے دل کو ساتہہ سارے اعضا کے یعنے اُسکے سارے اعضا ذکر
مین ہوجاتے ہین **ایضا** فرمایا المرید الطالب یعنے اصطلاح مین مرید طالب
کو کہتے ہین پہر روے منیر طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من فائدہ ذکر کا جو
مین نے کہا لکہہ لے مشائخ مرید طالب کو کہتے ہین اور طالب راہ حق کو بغیر رفیق کے
چارہ نہین ہے اور رفیق شیخ کو کہتے ہین کہ جو رستہ چلا ہوا اور امن و خوف راہ کو خوب
دریافت کیا ہوا اور امن کے رستے کو اختیار کیا ہو خوف کی راہ کو چہوڑ دیا ہو جیسا کہ

فا بیان ذکر زبان و دل و اعضا

فا معنی مرید

بختہ رہبر ہوتا ہے یہ بات حدیث شریف مین آئی ہی کہ الرفیق ثم الطریق ھما منصوبان
علی الاغراء ای الزم الرفیق ثم الطریق کمافی النحو الورع الورع ای الزم الورع
یعنے تو لازم پکڑ رفیق کو پہر رستے کو رفیق وطریق دونو بنابر اغرا منصوب ہین جیسا کہ
علم نحو مین ہے لازم پکڑ تو ورع یعنے پرہیزگاری کو فرمایا کہ یہ حدیث شریف بر طریق
مثل ہے معنی مثل کے بیان فرمائے المثل ما یشبہ بہ الشئ یعنے مثل وہ ہے
کہ تشبیہ دین اسکے ساتہہ کسی چیز کو بعد اسکے ہم معنے اسکے یہ حدیث بیان فرمائی
قولہ علیہ السلام الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے قوم مین ایسا ہے
جیسا نبی اپنی امت مین بعد اسکے فرمایا کہ اس سے مراد شیخ معنوی ہے کیونکہ اوسکی
تشبیہ نبی کے ساتہہ دی ہے یہانتک کہ اگر کسی کو بسبب مال یا کبرسن کی شیخ کہین
تو شیخ لغوی ہوگا بعد اسکے یہ حدیث بیان فرمائی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
بسبب الزھد والتعبد والرشد والارشاد یعنی میری امت کے عالم مثل
پیغمبرون بنی اسرائیل کے ہین بسبب ترک دنیا اور عبادت کرنے اور راہ حق پانے
اور راہ حق بتانے کے علما سے مراد مرشد ہین نہ مجرد عالم اسلئے کہ پیغمبرون سے تشبیہ
دی ہے ع علیکہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؂ لان الانبیاء علیہم السلام
کانوا عابدین وزاھدین وراشدین ومرشدین وآمرین بالمعروف
وناھین عن المنکر یعنے اسلئے کہ انبیا عبادت کرنیوالے تہے اور بے رغبتی کرنیوالے
دنیا مین اور راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے اور نیک بات کا حکم کرنیوالے اور بری بات

سے منع کرنیوالے تھے پھیر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن یہ
فائدہ مشیخت کا اور ارادت کا اور حدیثین مناسب اُسکے جو مینے کہین سب کو لکہہ لو
ایضاً فرمایا کہ سلطان محمد نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری
تصرف مین کردین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے مجھسے کہا کہ تو چہوڑ دے
حج کو چلا جا مجھکو بیچ سے نکالا مین نے چہوڑ دیا ورنہ تم جانتے ہو کہ کتنا تکبر حاصل
ہوتا مین نے اُس طرف بڑے بزرگ مشائخ کو پایا سبنے بجہت وکالت مجھکو اجازت
دی اسوقت ایک بہی باقی نہین رہا سبکے سب چلدئے اور یہ شعر فرمایا ؎
ذهب الذين يُعاش فى اكنافهم ؎ وبقيتُ فى خلق كجلد الاجرب ؎
جن لوگون کے اطراف وحمایت مین زندگی بسر کی جاتی تہی وہ سب چلدیے اور
مین ایسے خلق مین رہگیا کہ جیسے خارش والے اونٹ کی کہال ؎ یاران
دگر رخت بمنزل بردند ؎ بارم چو گران بود ازان پس ماندم ؎ بعد اسکے فرمایا کہ شیخ
مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو سے کہا کہ جسوقت تو لوٹے تو خشکی مین جانا
اسلئے کہ ایک شخص خلفاء شیخ رکن الدین سے باقی رہا ہے اُسکو پالے یعنے اُس سے ملاقات
کرلے مین نے ایسا ہی کیا اُن بزرگوار کو پالیا نام اُنکا شیخ قوام الدین ہے اُنہون نے
مجھے خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بہی دی بعد اُسکے مین گازرون مین آیا شیخ
امین الدین نے واسطے میرے تمام سجادہ ومقراض وعصا امانت رکہا تہا وہ مینے
پایا **ایضاً** ایک عزیز نے مخدوم کی مدح نظم کی تہی وہ اُسکو پڑہتا تہا تو فرمایا قسال

المشائخ الصوفیۃ ینبغی ان یکون عندك وصف المادح والذام سواء یعنی مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے لائق یہ ہے کہ وصف مدح وذم نزدیک تیرے دونو برابر ہون پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو۔

مدح وذم دونو یکسان ہون

اسماے الٰہی کو مع حرف ندا کے پڑہے

ایک عزیز نو و نہ نام کی شرح پڑہتا تہا فرمایا کہ ہر اسم کے اول مین حرف ندا لائین جیسے کہ یا سلام و یا غفور بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مینے اس شرح کے مؤلف شیخ جلال الدین تبریزی کو اُنہین کے مقام سنار کانو فرودست مین خواب مین دیکہا مین نے سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا فرمایا ستیدہر نام کے اول مین حرف ندا کا پڑہ تین اس سے پہلے بغیر حرف ندا کے پڑہتا تہا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ شرح نو دو نہ نام باریتعالی کا لکھہ لو **ایضا** حکایت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک شخص کو قبر کا عذاب کر رہے تہے اور اُس شخص نے شیخ کو دیکہا تہا تو مین نے کہا کہ اُن بزرگوار نے کیون نہ کہا طوبی لمن رانی ولمن رأی من رانی او رأی من رأی من رانی یعنے خوشی وخنکی ہوجیو واسطے اُس شخص کے کہ جسنے مجہکو دیکہا یا اُس شخص کو جسنے مجہے دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا پانچ آدمیون تک اور میرے نے اُس شخص کو دیکہا

قول حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

ہے کہ جسنے اُنکو دیکھا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اپنے جی مین کہا کہ اُنہون نے تو
حق کے اذن سے کہا ہے مین نے سُنا کہ وہ شخص یعنے جسپر عذاب ہو رہا تہا زیارت
کا قصد نہین رکہتا تہا وہ توکوچے مین چلا جاتا تہا شیخ کو دیکہا کہ آگے سے آگئے بعد اسکے
فرمایا کہ مین نے دعا کی الٰہی خلّصْہ من العقوبۃ لانہ رأی من قال باذنک
طوبیٰ لمن رانی یعنے اے اللہ تو اس مرد کو عذاب سے خلاصی دے اسلئے کہ اُسنے
اُس شخص کو دیکھا ہے کہ جسنے تیرے حکم سے کہا ہے کہ خوشی و خنکی ہوجیو واسطے اُس
شخص کے کہ جسنے مجکو دیکھا اُس سے عذاب اُٹھا لیا بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنے کا تو یہ اثر
ہے کہ البتہ خلاصی پائے اگر صحبت کرے تو کیا کچھ اثر ہو مگر صحبت اربعین یعنے چالیس
دن ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من جیسے کہ تم دعاگو
کے صحبت کے ملازم رہتے ہو اور ایک اربعین ہمارے ساتھ معتکف ہوئے بعد اسکے
فرمایا کہ شیخ عبد القادر بغداد مین آسودہ یعنے آرام فرما ہین

ایضاً واعظ باعمل ہو

فرمایا کہ واعظ عامل ہونا چاہیئے یعنے جس چیز کا لوگون کو وعظ کرے تو خود بہی اُسپر
عمل کرتا ہو اگر وہ عامل نہوگا تو لوگ اُسکی بات کو نہ لین گے اُسکا قبول نہ ہوگا
اس کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تہے اُنسے نماز چاشت
کی ثواب کا پوچہا اُنہون نے کچھ نہ کہا اندر گئے نماز چاشت کی پڑہکر آئے کہا کہ ثواب
چاشت کا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتی عشرۃ

لہ جامع صغیر مین یہ حدیث شریف ہے من صلی فی الیوم واللیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی اللہ له بیتا فی الجنۃ رحم مردت ٥ عن ام حبیبة اور ضحیٰ کی حدیث یہ ہے من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ له قصرا فی الجنۃ من ذهب قال المناوی تمسک به من قال اکثر صلاۃ الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ وهو مافی الروضۃ عند الشافعیۃ لکن الاصح ان اکثرها ثمان رکعات واسناده عن انس ضعیف

رکعة فی کل یوم بنیٰ اللہ لہٗ فی کل یوم قصرا فی الجنة یعنے جو کوئی پڑہے بارہ رکعتین
ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا
کہ جسقدر اُسکی عمر ہو گی ہر روز ایک محل بنے گا تو کتنے محل ہونگے بعد اُسکے اوس
پوچہنے والے نے اُن بزرگوار سے کہا کہ جسوقت مین نے ثواب چاشت کا پوچہا تو اُسوقت
آپنے نہ کہا اب آپنے کہا اسکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے نہین پڑہی
تہی تو نے یاد دلادی مین جب تک نہین پڑہتا ہون نہین کہتا ہون واعظ ایسے
چاہئین کہ جب تک خود نہ کرلین نہ کہین **ایضا** ایک عزیز خدمت مین جوتی کا
جوڑا لایا قبول کیا بعد اُسکے فرمایا کہ نعلین پہنا سنت ہے مین نے مدینۂ مبارک مین
نعلین مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکہین مین نے اُنکو آنکہون پر رکہا
اور ازار یعنے تہمد مبارک بہی دیکہا **ایضا** ایک عزیز نے یارون مین سے شاخین
لگائی تہین یہ حدیث بیان فرمائی قولہ علیہ السلام ان امثل ما تداویتم
بہ الحِجَامَةُ والقُسطُ البحری یعنے بیشک بہتر اُس چیز کا کہ جسکے ساتہہ تم دوا کرو شاخین
لگانا ہے اور دریائی کُٹ جو کہ دریا مین ہوتا ہے اور خشکی کا کُٹ واسطے علاج بدن
کہجلانے اور کان کے درد کی ہے یہ اوس علم طب سے ہے کہ جسکا دعوی اوپر مذکور
ہے بہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا یہ فائدہ اور یہ حدیث جو مین نے کہے
سب کو لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** ایک عزیز نے کنوین کے پانی
کا پوچہا کہ لونڈیان لاتی ہین دل مین شک آتا ہے جواب فرمایا کہ شک شبہہ مین ہے

ذکر نعلین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر سینگی و قسط بحری

آب آوردہ کنیزکان

اور یقین طاہر ہے یعنے پانی بالیقین پاک ہے والیقین لا یزول بالشک یعنے یقین شک سے زائل نہین ہوتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ مرد کو سونے کی انگوٹہی پہننا کیسا ہے جواب فرمایا لا یجوز الا ان یکون الفضۃ غالبا والذھب مغلوبا وکذلک الابریسم یعنے روا نہین ہے مگر یہ کہ چاندی سونے پر غالب اور سونا مغلوب ہو اور اسی طرح ریشم کا حکم ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ دونو مسئلے جو مین نے کہے لکہہ لو پس مین نے لکہہ لئے **ایضا** ایک عزیز نے چند مسئلے لکہے تہے اُنکو پڑہتا تہا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص چہہ روزے شوال کے تین تو ایام بیض مین اور تین اُسکے سوا اور دنون مین رکہے تو وہ محسوب ہونگے جواب فرمایا کہ محسوب ہونگے لیکن بہتر یہ ہے کہ بعد عید کے متصل رکہے ایک عزیز نے پوچہا کہ اتصال تو منع ہے جواب فرمایا کہ علما ہند نہین جانتے ہین مین نے اُس طرف فقہا سے سنا ہے کہ فرق عید ہے اور اتصال مکروہ ہے ساتہہ روزہ عید کے اُس طرف سارے فقہا و مشائخ بعد عید کے متصل رکہتے ہین اور دعا گو بہی اُسوقت سے بے ناغہ ویسا ہی کرتا ہے اور ایام بیض کے روزے علیحدہ رکہتا ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہے اور اُسکو نہ جانے اور کلمہ طیبہ و شہادت کہہ لے تو وہ مسلمان ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مسلمان نہوگا جب تک کہ اپنے اُس کہے ہوئے [illegible] توبہ نہ کرے گا اسلئے کہ وہ اپنے کہے ہوئے کو جانتا ہے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی روزہ دار محتلم ہو جاوے تو غرغرہ کرے جواب فرمایا نہ کرے

مرد کو سونے کی انگوٹہی پہننا درست نہین

مسئلہ روزہ شوال وغیرہ

پس روے مبارک بر ین فقیر آورد ند فرمود ند فرزند من جواب این مسائل کہ گفتم بنویسید

ایضاً فرمایا قال اللہ تعالی للجنۃ لمن خُلقتِ قالت لاھل لا الہ الا اللہ یعنی اللہ تعالی نے بہشت کو ندا کی کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے اُسنے کہا کہ خاص اسطے لا الہ الا اللہ والون کے روے مبارک ہمارے طرف لائے اور فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالے تم بہشت کو دنیا مین دیکھو گے مین تمکو بشارت دیتا ہون یار لوگون نے کہا کہ بطفیل مخدوم دیکھین گے بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنا بہشت کا دنیا مین دو طرح ہے ایک تو یہ ہے کہ ولی ہوجاے کرامت سے بہشت مین پہونچے دوسرے یہ ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی رکعتین یوم الجمعۃ بین الظھر والعصر ویقرأ فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی مرۃ وقل اعوذ برب الفلق خمسا وعشرین مرۃ او خمس عشر مرۃ فی روایۃ وفی الثانیۃ قل ھو اللہ احد مرۃ والناس خمسًا وعشرین مرۃ وفی روایۃ خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ یقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لایخرج من الدنیا حتی یری مکانہ فی الجنۃ ویری ربہ فی المنام وینوی صلوۃ حفظ الایمان یعنے جو شخص پڑھے دو رکعت دن جمعے کے درمیان ظہر و عصر کے اور پڑھے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد ایکبار اور قل اعوذ برب الناس پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور جب نماز سے فارغ ہوجاے تو

ف: جنت واسطے لا الہ الا اللہ والونکی مخلوق ہوئی ہے

ف: دوگانہ حفظ ایمان براے دیدن بہشت در دنیا و رؤیت حق سبحانہ و تعالے

لاحول ولاقوۃ الاباللہ العظیم پچاس بار کہے یہان العلی کا لفظ مروی نہین ہے تو وہ
نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ دیکھہ لیگا اپنی جگہہ بہشت مین اور دیکھہ لیگا اپنے پروردگار
کو خواب مین اور نیت نماز حفظ ایمان کی کرنے اس کے مناسب **حکایت** بیان
فرمائی کہ جسوقت مین مکہ مبارک مین تہا تو روافض کا بادشاہ زادہ ایک عورت پر
عاشق ہوگیا وہ اس فکر مین تہا کہ اگر وہ حلال ہوجاے اپنے مذہب مین صالح تہا
ایک دن وہ نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور اپنا احوال بیان
کیا تو شیخ نے اس طرح دعا کی کہ الٰہی اَرِہِ الجنۃ یعنے خدایا تو اسکو جنت دکہادے
شیخ مدینہ کی دعا مستجاب ہوگئی اُسنے بہشت کو دیکھہ لیا بیہوش ہو کر گیا گر پڑا بعد ایک
مدت کے ہوش مین آیا تو مین نے پوچہا کہ تونے کیا دیکھا کہا مین نے بہشت دیکھا مع
حور و قصور کے قولہ تعالیٰ ولکم فیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین یعنے بہشت
مین وہ چیز ہے کہ جسکو جی چاہتے ہین اور آنکھین لذت لیتی ہین اُس بادشاہ زادے نے
شیخ کے روبرو توبہ کی مذہب روافض کا چھوڑ دیا سُنی ہوگیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت
اُس شہزادے کا باپ مرگیا تو سب نے کہا کہ بادشاہی تجھکو پہونچتی ہے اُسنے بادشاہی
چہوڑدی اور گودڑی پہنی درویش ہوگیا بادشاہی اپنے بہائی کو دیدی بہشت کے
دیکھنے نے عورت کا عشق اور بادشاہی چھڑادی تو جو شخص حق کا جمال دیکھتا ہے وہ
کب دنیا و آخرت کی طرف نظر اُٹہا کر دیکھے گا بعد اسکے فرمایا کہ لاالٰہ الا اللہ والون کو
نہ وقت موت کے وحشت ہوتی ہے اور نہ قبر مین اور نہ قیامت مین اور نور لاالٰہ الا اللہ

کا ایسا طالع ہوتا ہے کہ سارے نورون کو چھپا دیتا ہے یعنے آفتاب اور مہتاب اور
ستارون کے نور کو وذلک قولہ تعالیٰ اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
اسلئے کہ نور لا الہ الا اللہ کا حقیقی ہے اور اُنکا نور مجازی ہے اذا طلع الحقیقۃ اندرس
المجاز یعنے جسوقت حقیقت طالع ہوجاتی ہے تو مجاز ناپیدا ہوجاتا ہے بعد اسکے فرمایا
قال اللہ تعالیٰ لجہنم لمن خُلقتِ قالت لجحود کلمۃ لا الہ الا اللہ یعنے اللہ تعالے
نے دوزخ سے خطاب فرمایا کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے تو اُسنے کہا کہ واسطے منکرین
کلمۂ لا الہ الا اللہ کے ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جحد وانکار کے کیا فرق ہے فرمایا
الانکار عام والجحد الانکار مع الیقین وذلک قولہ تعالیٰ وجحدوا بہا
واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا یعنے انکار تو عام ہے اور جحد انکار ہے باوجود
یقین کے بعد اسکے فرمایا کہ اہل لا الہ الا اللہ کے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے
قیامت تک سب داخل ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ سکرات موت کے اُنکو ہوتے ہین
جواب فرمایا کہ ہوتے ہین لقولہ تعالیٰ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ
تحید سکرات موت کے حق ہین لیکن اللہ تعالیٰ آسانی کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس
اہل مین سب داخل ہین لیکن مین سماع رکھتا ہون کہ اس اہلیت سے مراد موافق شریعت
کے ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ لا الہ الا اللہ کا لکھو
اور فرق جحد وانکار کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے **ایضا** فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ
روحہ کے وصال کا دن سہ شنبہ ہے یعنے منگل کا دن اور شیخ فریدالدین قدس اللہ روحہ

فرق درمیان جحد وانکار

کا وصال بہی روز سہ شنبہ کو ہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ کبیر منگل کے دن خوش ہوتے اُنکے
پوتے کہتے کہ آج سبق نہین ہے اس سبب سے خوش ہین ایک پوتا اُنکے پوتون مین
سے ولی اللہ تہا اُسنے کہا کہ خوشی شیخ کی یہ ہے کہ اُنہون نے لوح محفوظ مین دیکہہ لیا ہے
کہ منگل کے دن اُنکا وصال ہوگا وہ اس سبب سے خوش ہین لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
الموت جسر یوصل الحبیبَ الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف
دوست کے پہونچاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منگل کے دن مین واسطے زیارت مخدومون
کے گیا شیخ رکن الدین قدس سرہ کے قبر سے مین نے سنا کہ یا سید عظم یومَ الثلثاء
لانہ وصالُ جدّی وتوسّلْ بہ بعد اسکے فرمایا کہ مین اس سے پہلے منگل کے دن سبق
نہین پڑہاتا تہا اُسوقت سے پہر سبق پڑہاتا ہون اور باین طریق توسل کرتا ہون الٰہی
توسلت بھذا الیوم یوم وصال الشیخ الکبیر ان تجعلنا من المقربین لدیک
والواصلین الیک بعد اسکے فرمایا شیخ ہر کہ بتو پیوند میکند او در امان ست اور یہ آیت
شریف پڑہی قولہ تعالی وابتغوا الیہ الوسیلۃ ای توسلوا الیہ باولیائہ یعنے تم
توسل کرو طرف خدا تعالی کے ساتہہ دوستون خدا کے پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا سب لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا
بعد اسکے فرمایا کہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ کے مکہ و مدینہ مبارک مین واسطے تبرک
کے لیجاتے ہین مین نے دیکہا ہے کہ بیمارون کو دیتے ہین وہ صحت پاتے ہین اُس
طرف کے مشائخ ایسا اعتقاد رکہتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** شیخ رکن الدین

فا: قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ برائے شفای مریض

کی بیان فرمائی کہ ایک دن سندہی اُنکی خانقاہ سے حج کو گیا وہان غلہ گران تہا اُسکو سخت اضطرار ہوا کہا کہ مین تو شیخ کبیر کی خانقاہ مین چار قرص پاتا تہا اور یہان ایک ہی نہین پاتا ہون ایک بزرگ تہے اُنہون نے اُس سے کہا کہ شیخ شب جمعہ کو یہان آتے ہین بے ناغہ مقام شیخ کا بتایا جس جگہہ کہ وہ مشغول ہوتے تہے اس سندہی نے شیخ کو پہچان لیا سلام کیا آنہون نے سلام کا جواب دیا شیخ نے ملتانی زبان مین کہا کہ مین تجہے کیون حیران دیکہتا ہون اُسنے اپنا واقعۂ حال ملتانی زبان مین کہا شیخ نے اُس سے فرمایا کہ چار قرص تیرا وظیفہ یہان بہی پہونچیگا ہر روز اُسی وقت کہ وہان پہونچتا تہا تو لینا ہر روز چار قرص خانقاہ کے اور دو پیالے سالن کے پاتا اور کہاتا اور رہتا تہا

ف: رفتن شیخ رکن الدین قدس سرہ بمکہ و مدینہ مبارک در ہر شب جمعہ

بعد اسکے فرمایا کہ شیخ رکن الدین نے واقعہ مین مجہسے کہا کہ سالک کی غذا قلیل الکمیتہ وکثیر الکیفیت ہونی چاہئے حتی یراعی اوراد جدی یعنے تاکہ وہ میرے دادا کے اوراد کی مراعات کرے بعد اسکے فرمایا کہ قلیل الکمیتہ وکثیر الکیفیتہ وہ ہے کہ وزن مین کم ہو اور اگر کسی کو اُسکی کیفیت پہونچے تو بہت ہو چند میوون کو گہی مین یا دودہ مین جوش دین اُنکو کہالے وضو وطاعت مین مقوی ہونگے بعد اسکے فرمایا ایک دن مین نے اپنے واسطے ایسی غذا کی تو شیخ کو بغایت خوش آئی پہر کسی نے واسطے میرے نہ کی دو تین تنکہ چاہئے مین تہا کیونکر کہاؤن اور اشارہ طرف خادمون کے کیا کہ وہ واسطے ہمارے ایسا نہین کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن شیخ رکن الدین کے خاندان شیخ فرید طبیب ملتانی کو بلایا اور اُس سے کہا کہ شیخ کہانا نہین کہاتے ہین اور شیخ دوپہر کو وہی غذا کہاتے

ف: غذاے سالک قلیل الکمیت کثیر الکیفیت ہو

تہے جو مین نے کہے اُسدن بہی پیالہ بہر لائے پس خوردہ فرید طبیب کو دیا اُسنے کہالیا کہا
مین سات دن کہانا نہ کہاؤنگا ایسے غذا جو شخص کہاتا ہے وہ تہوڑے سے سیر ہوجاتا
ہے اور طاعت و وضو مین قوت ہوتی ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند مین یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لے کہ تو سالک ہے کام آئیگا بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ کامل حالت ممات مین وہ تربیت کرتا ہے کہ جو زندگی مین کرتا تہا جیسے کہ دعاگو
کو شیخ رکن الدین قدس سرہ نے تربیت کیا منجملہ اُس تربیت کے ایک یہ ہے کہ سلطان محمد
نے مجہکو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری تصرف مین کردین شیخ مجہکو خواب مین
دکہائی دیے کہا تو حج کو چلا جا تو غرق ہوجائیگا صبح کو شیخ کے امام نے کہا کہ سید جلد
روانہ ہوجا کیا تیاری کرتا ہے شیخ نے تجہے اشارہ کیا ہے مین نے مخدوم والد دامت
برکاتہ سے اجازت چاہے روانہ ہوگیا میرے پاس کوئی وجہ یعنے خرچ نہ تہا اللہ تعالے
نے اتنے فتوحات پہونچائے ایک عزیز حج کو روانہ ہوا تہا اُسکے گہر والے اُسے پہیر لائے
وہ لوٹ آیا وہ زادراہ مجہکو دیا مین پیادہ تہا گہوڑا دیا لیکن
مین نے وہ گہوڑا مولانا نظام الدین کرہ کو دیدیا وہ مدقوق تہے شہر مین لوٹ آئے
اور دعاگو پیادہ گیا حج سے پہلے پہونچ گیا بانواع نعمت مشرف ہوا دوسری تربیت
یہ ہے کہ اُنہون نے دوبار خواب مین مجہکو خرقہ پہنایا مین نے بعینہ وہی خرقہ اپنے سر
پر پایا ایک خرقہ تو یہ ہے کہ ایک دن مین مکے سے واسطے زیارت فقیہ بصّال قطب کے
عدن مین آیا اُنکو مین نے پایا کہ وہ مریض تہے بعد چند دن کے وفات پائی تیسری

شیخ کامل حالت ممات مین حالت حیات کیطرح تربیت کرتا ہے

رات مین نے شیخ کو یعنے شیخ رکن الدین کو خواب مین دیکھا کہ اُنہون نے مجھے خرقہ پہنایا
اور کہا کہ یہ خرقہ صبح کو وقت زیارت کے پسر خرد فقیہ بصال کو پہنانا اور سجادہ اوسکو
دینا جسوقت مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے پایا اور تیسرے دن اُسکی زیارت
کے واسطے حاضر ہوا سارے امام واسطے زیارت کے حاضر تہے چاہتے تہے کہ بڑے
بیٹے کو سجادہ دیوین ایک بزرگ تہے اُنہون نے باآواز بلند مجہسے کہا یا سید اَلبس
الخرقة التی البسها لك الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین واجازها لهذا
الصغیر یعنے اے سید تو پہنا وہ خرقہ کہ جو تجھکو شیخ رکن الدین نے خواب مین پہنایا ہے
اور اجازت پہنانے کی دی ہے تو اُسی فقیہ بصال کے چہوٹے بیٹے کو پہنا دے مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین نے تو یہ خواب کسی سے نہین کہا ہے اس سے کس نے کہدیا شاید
اہل مکاشفہ ہے پس مین اُٹہا اُس لڑکے کے نزدیک گیا وہ خرقہ مین نے اُسکو پہنادیا
مین نے دیکھا کہ اُسکے سب بڑے بہائی آئے ہاتہہ باندہے اُسکے آگے کہڑے ہوئے اور
سجادہ اوسکو دیا اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ لڑکا تمہارا مرید ہوگا
فرمایا مین شیخ نہین ہون مین تو وکیل ہون وہ میرے واسطہ سے شیخ رکن الدین کا مرید
ہوا بعد اسکے فرمایا اب مین نے سنا ہے کہ وہ بڑا ہوگیا ہے اور اُسدن بالغ نہین ہوا تہا
مقام ولایت مین پہونچا ہے اور میرے واسطے خطوط لکہتا ہے بعد اسکے فرمایا دوسرا
خرقہ یہ ہے کہ مین نے شہر کا قصد کیا خانقاہ مین چند روز مقیم ہوگیا مین نے خواب مین
شیخ کو دیکھا کہ اُنہون نے مجھے خرقہ پہنایا جب مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے اپنے سرکو

پایا مین نے لڑکون کے مان کے پاس رکہہ چہوڑا ہے اور اجازت پہنانے کی دی ایسی کم کسی کو
ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ خرقہ کس چیز سے ہے فرمایا بالفرمان ملائکہ لائے بعد اسکے
شیخ نے کہا تو قطب عالم ہو گیا بشرط تواضع و مسکنت کے ایک عزیز نے پوچہا کہ قطب
اقلیم کے یا اقالیم کے فرمایا کہ ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ قطب الدین مؤلف رسالۂ
مکیہ کے بہی قطب تہے فرمایا کہ اُسی اقلیم مین کے نہ اقالیم کے اس جگہہ سے ہشتم نظر ہی
ایضا ایک جوان آیا طاقیۂ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ کا التماس کیا اور کہا
کہ مین نے اُنکی طاقیہ یعنے ٹوپی پہنی ہے فرمایا کہ ہم کسی کی تکذیب کیون کرین لاؤ پہناؤن
پہر پہنا دی یارون نے یقین کر لیا کہ یہ کرامت مخدوم کی ہے **ایضا** فرمایا کہ بیوند
ایسے شیخ سے کرین کہ علماے زمانہ اُسکے مرید و معتقد ہون ساتہہ متشبہہ روستائی یعنی
دہقانی کے مغرور نہ ہو جائین اسلئے کہ راہ مین خطر بہت ہے اتنے لوگ ہلاک ہو گئے ہین
دین بہی برباد کر دیا ہے وہ سخت کام ہے **ایضا** یہ حدیث بیان فرمائی لا الہ الا اللہ تو اُدہ
بعد کل کافر ہا دکافرہا یعنے ثواب اس کلمے کا بشمار منکرین اس کلمے کے ہے اسلئے کہ
اُنہون نے رد کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب شیخ رکن الدین نے مجہسے کہا کہ تو قطب عالم
ہو گیا تو تُرابی کہ جسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے مکے سے واسطے مبارکبادی
کے آیا اور کہا کہ اُس طرف بہی مشائخ کو یہ خبر ہو گئی ہے وہ بہی مبارکبادی مین آئینگے
چونکہ مین آپکا مرید ہون اسلئے پہلے آیا بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری اور دیگر مشائخ
بہی واسطے تہنیت کے آئے اور بارہا آتے تہے اسوقت بہی آئے ہین بعد اسکے فرمایا

ذکر قطب عالم شدن حضرت مخدوم قدس سرہ

کہ جب مین اس خطاب قطبی کے ساتہہ مخاطب ہوگیا تو مین نے دل مین ٹہیرایا کہ کہی جگہہ
نہ جاؤن بعض عزیز مزاحم ہوئے کہ شہر مین آ اور ہماری غرضین حاصل کر مین چاہتا
تہا کہ لکہکر طرف بادشاہ کے بہیجدون کہ واقعہ مین شیخ عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر کو
مین نے دیکہا کہ اُنہون نے کہا کہ تو جا اور اُنکی غرضین حاصل کر اسلئے کہ شیخ قطب عالم
نے تواضع و مسکنت کے ساتہہ تیری صفت کی ہے مین روانہ ہوگیا بعد اسکے فرمایا
تاکہ ہر کوئی جانے کہ عامی ہے آمد و شد رکہتا ہے ابتک انکسار ہے یارون نے کہا
کہ اعتقاد عام و خاص کا آپ کے حق مین خاص ہے اسلئے کہ اتنی ہزار توبہ و تعلق
کرتے ہین **ایضا** وقت تہجد کا خالی تہا ہم چند یار حاضر تہے فرمایا کہ سید مسعود میرے
مزاحم ہوئے کہ سونا کردے مین نے کردیا لیکن منع ہوگیا بعد اسکے یہ بیت فرمائی ؎
گر مژۂ رخ تو تر گردد ❊ خاک اندر کفِ تو زر گردد ❊ بعد اسکے فرمایا کہ بعض اصحاب
میرے ان شاءاللہ تعالی ایسے ہو جائین گے مین امید رکہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی
کی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن اینکہ گفتم جملہ بنویسید نبشتم
ایضا توکل مؤذن نے اذان کہی فرمایا اجابة الفعل اولی من القول یعنے اجابت
فعلی بہتر ہے قولی سے یعنے ہم مسجد مین ہین اگر بات کرین تو درست ہے بعد اسکے فرمایا
کہ فتاوی مین ہے یکرہ الکلام اذا طلع الصبح ای کلام الدنیا یعنے جسوقت صبح
اوگے تو دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر سبق پڑہین اور دینی فائدہ
یا حکایت اخروی ہو تو روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند

اجابت فعلی قولی سے بہتر ہے

من این مسائل و حدیث کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ شیخ ضیاء الدین چچا شیخ شہاب الدین کے ایکدن اُنکو خدمت مین شیخ عبد القادر قدس سرہ کے لے گئے کہا کہ میرے اس بھتیجے نے علم کلام و مناظرے مین غلو کیا ہے شیخ نے اُنکے سینے پر ہاتھہ ملا علم کلام و مناظرہ محو ہوگیا مگر اُسقدر کہ مسائل اعتقاد کے فرض ہین دوسرے بار ہاتھہ ملا تو علم سلوک رکھدیا اور خرقہ تبرک کا پہنایا اور فرمایا کہ شیخ شیوخ ہوگا پس وہ مشغول ہوگئے بعد اسکے اُنکے چچا نے علم مناظرے کا ایک مسئلہ پوچہا جواب نہ دیا سب بہول گئے

ذکر حاضر شدن [illegible] شیخ بخدمت شریف حضرت غوث الاعظم

ایضا ایک عزیز نے پوچہا کہ اَوّابین کے کیا معنی ہین فرمایا الاٰوّبُ الرجوع الی اللہ عما سوی اللہ تعالی والانابۃ مثلہ والتوبۃ عام یعنے اَوْب کے معنی رجوع ہونا ہے طرف اللہ تعالی کے اُسچیز سے جو کہ سوا اللہ سبحانہ کے ہے اور معنی انابت کے بہی یہی ہین اور معنی توبہ کے عام ہین یعنی معنے مذکور کو شامل ہین اور دوسرے معنی یہ ہین کہ الرجوع من المعصیۃ الی الطاعۃ و من الدنیا الی العقبی و من الشر الی الخیر و من الشرک الی التوحید و من النفاق الی الاخلاص و من الکفر الی الایمان و من الظلم الی الصلاح و من الحرام الی الحلال یعنے پہرنا ہے نافرمانی سے طرف فرمانبرداری کے اور دنیا سے طرف آخرت کے اور بُرائی سے طرف بہلائی کے اور شرک سے طرف توحید کے اور نفاق سے طرف اخلاص کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور ظلم سے طرف صلاح کے اور حرام سے طرف حلال کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس پس نبشتم **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ گلیم یعنے کمل پر نماز پڑہنا کیسا ہے

فا معنی اوابین

فا نماز بر گلیم

جواب فرمایا یجوز عندنا وعند الشافعی وعند احمد بن حنبل خلافاً لمالک
فانہ یقول اذا کان الکساء ثخیناً یکرہ الصلوۃ علیہ واذا کان رقیقاً بحیث
یصل شدۃ الارض فی جبھتہ لا یکرہ عندہ یعنے نزدیک تینون امامون کے
کمل پر نماز پڑہنا بغیر کراہت کے درست ہے اگرچہ وہ سخت ہو بخلاف امام مالک رحمۃ اللہ
تعالی کے کہ وہ کہتے ہین کہ اگر کمل سخت ہو تو اسپر نماز مکروہ ہے اسلئے کہ سختی زمین
کی اُسکی پیشانی کو نہین پہونچتی ہے ویسے کمل دمشق مین ہوتے ہین یہان نہین ہین
اور اگر کمل باریک ایسا ہو کہ سختی زمین کی اُسکے پیشانی کو پہونچے تو باتفاق نماز مکروہ
نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے دیار کے کمل پر زمین کی سختی پیشانی کو پہونچتی ہے
تو نماز باتفاق مکروہ نہین ہے اور ویسے سخت کمل دمشق مین ہوتے ہین اور جگہہ
نہین ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندن یہ مسئلہ کلیم اور فائدہ جو مین لے
کہا لکھہ لو غریب ہے **ایضاً حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ پیادہ جاتے تہے تہک
گئے کہنا شروع کیا یا رسول اللہ ارکبنی فقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا اُرکبک واللہ ثم قال واللہ اُرکبک فارکبہ یعنے ابو موسی نے کہا یا رسول اللہ
مجھکو سوار کر لو مین تہک گیا ہون پس آپنے فرمایا واللہ مین تجھکو سوار نکرونگا وہ پیچھے
رہگئے ذرا دیر بعد آپنے فرمایا کہ تو آ واللہ مین تجھکو سوار کرونگا پہر اُنکو سوار کردیا بعد اسکے
فرمایا یہ کیونکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہائی کہ مین سوار نہ کرونگا

بعد اسکے قسم کہائی کہ مین سوار کرونگا فرمایا کہ پہلے قسم اَور حالت مین تہی قافلہ کسی خوف
کی وجہ سے جلد جاتا تہا اگر مین سوار کرونگا تو اونٹ گران بار ہین زیادہ تر گران بار
ہوجائین گے یہان سے تو بسکتر گزر جائین آخر کو جب خوف جاتا رہا امن ہوگیا آہستگی
آئی تو آپ نے قسم کہائی کہ مین تجہکو سوار کرتا ہون اول قسم اور حالت مین تہی اور دوسری
قسم اور حالت مین ایسا درست ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ سوگند کہ گفتم بنویسید پس نبشتم **ایضا** ایک عزیز سبق مصابیح
کا خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من علامات
الساعۃ ان یکون الغراۃ ارعاء الشیاہ یتطاولون فی البنیان یعنے ایک نشانی
قیامت سے یہ ہے کہ نا اہل فرمان فرما ہوجائین یعنے نالائق حاکم ہون پس بڑے
بڑے مکان بنائین تب اسکے فرمایا کہ غلام ہون اور اس دیار کے امیرون کا یہی حال
ہے جبوقت ولایت اقطاع مین جاتے ہین تو لوگون کے گھر بغصب لیتے ہین اور خود
اُنمین رہتے ہین برسر چند روز دوسرا آتا ہے وہ اُس جگہہ بیٹہتا ہے اور یہ بات واقعی
ہے **ﮯ** بچند روز دگر بارگاہ بوم شود ؛ نگار خانۂ دولت کہ بارجائے شہست ؛
ﮯ این منظر نو بلند افراشتہ گیر ؛ صد نقش درو زرنگ انگاشتہ گیر ؛ در روے
ہمہ ساز خرمی داشتہ گیر ؛ روزے دو سہ نبشتہ وبگزاشتہ گیر ؛ **ﮯ** طلب منصب
فانی نکند صاحب عقل ؛ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان را ؛ اور یہ آیت شریف پڑہی
ولقد جئتمونا فرادیٰ کما خلقناکم اول مرۃ وترکتم ما خولناکم وراء ظہورکم

ومانریٰ معکم شفعاءکم الذین زعمتم انھم فیکم شرکاء لقد تقطع بینکم وضل عنکم ما کنتم تزعمون ای لقد تقطع وصلکم بعد اسکے فرمایا کہ لفظ بین مرفوع ہے فاعل تقطع کا نہ یہ وہ بین ہے جو کہ بمعنی وسط ہے وہ منصوب ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بین کے معنی اضداد ہین اسکو فراق مین بہی استعمال کیا ہے اور وصال مین بہی اور یہان اس آیت شریف مین بمعنی وصل کے مستعمل ہے یعنے تمہارا وصل کٹ گیا جو کہ درمیان شریکون یعنے معبودون تمہارے کے تہا اور یہ بیت عربی پڑہی ؎

لولا البینُ لم یکنِ الھویٰ ۞ ولولا الھویٰ ما سَرَّ البینُ ۞ اول بین کے معنی فراق ہین یعنی اگر فراق نہوتا تو ہوئی نہوتی اور دوسرے بین کے معنی وصال ہین یعنے اگر ہوئی یعنے محبت نہین ہوتی تو وصال خوش نہ کرتا پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ با بیان آن آیت و شعر عربی بنویسید کہ غریب ست پس نبشتم **ایضا** ایک عزیز قصیدہ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب مین تہی ؎ یراہ المؤمنون بغیر کیف ۞ وادراکٍ وضرب من مثالٍ ۞ مخدوم دامت برکاتہ نے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار بعد اسکے فرمایا الادراک رؤیۃ الشئ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی متعالٍ عن ذلک والمخلوقات کلھا فی الجوانب والجھات فتتحق الادراک یعنے معنی اصطلاحی ادراک کے یہ ہین کہ دیکہنا کسی چیز کا مع جانبون طرفون جہتون کے اور اللہ تعالی انسے منزہ ہے اور ساری مخلوقات جانبون جہتون

بیان معنی ادراک و رویت حق سبحانہ

مین ہے پس ادراک متحقق ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزند من فائدہ ادراک کالکہو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین
نہین سنا تہا **ایضا** فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بی بی کے
حجرے مین تشریف رکہتے تہے دوسری بی بی نے اپنے حجرے سے ایک پیالہ کہانا بہر کر
بہیجا اُن بی بی کو جنکے حجرے مین تہے غیرت آئی اسلئے کہ آپ اُنکے حجرے مین تہے اُنہون
نے وہ پیالہ توڑ ڈالا اور کہا کہ آپ میرے حجرے مین اُسکا کہانا کہاتے ہو پس آپ نے
وہ پیالہ لے لیا اور جمع کیا اور کہانا اُسمین ڈالا اصحاب کو بلایا اور اُنکے ساتہہ کہایا اور
فرمایا کہ تمہاری مان نے غیرت کی پہر دوسرا برتن اُن بی بی کے حجرے مین بہیجدیا اور
ٹوٹا ہوا پیالہ اُنہین بی بی کو دیا بعد اسکے فرمایا کہ جہان پیغمبر علیہ السلام کی بی بیان
ایسی ہون جو کہ ساری عورتون سے بہتر و برتر ہین تو اور عورتون کی رشک کا کیا
کہنا ہے **ایضا** فرمایا و لذکر اللہ اکبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ اسکے دو معنی ہین ایک یہ ہین کہ اضافت طرف فاعل کے ہے تو معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا
اللہ تعالی کا تمکو بہتر ہے تمہاری یاد کرنے سے اُسکو دوسرے یہ ہین کہ اضافت مصدر
کی طرف مفعول کے ہے معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا تمہارا اللہ تعالی کو بہتر ہے ساری طاعت
سے جو کہ سوائے ذکر کے ہے ای اکبر من کل طاعتکم پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا لا یصل احد الی اللہ الا بذکرہ یعنے نہین پہونچتا ہے
کوئی طرف اللہ تعالی کے مگر اُسکے یاد کرنے سے فرمایا کہ واسطے ذکر کے تنہا حجرہ چاہئے اور

وجہ حلال چاہیئے شبہات نہو یہان کیونکر میسر آئے اوچہ مین لوگ آتے ہین انکو حجرے
دیتا ہون اور ذکر مین مشغول کرتا ہون آ دے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے کہ بہائیو چاہیئے کہ رات دن مین ایک دو وقت یا تین وقت ذکر مین مشغول
ہوؤ تو بہی نافع ہے ہم سب نے قبول کیا اپنے حجرون مین مشغول بذکر ہوئے بعد اسکے یہ
حکایت بیان فرمائی حاکیا عن اللہ تعالی انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت
شفتاہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے حکایت کی کہ اللہ سبحانہ
فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتہہ ہون جس وقت کہ وہ مجہکو یاد کرے اور اسکے دونو
ہونٹہہ ہلین بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف مشائخ مریدون کو اوراد مین مشغول نہین کرتے
ہین ابتداءً ذکر کا حکم دیتے ہین جب بعد ذکر کے تصفیہ پاگیا تو اوراد مین مشغول کرتے
ہین مین کیا کرون مین تو اوراد کے نگاہ رکہنے کا حکم دیتا ہون تاکہ بیکار نہ رہین بعد اسکے
فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے کہ واذکر ربک فی نفسک
تضرعًا وخیفةً ودون الجهر من القول بالغدو والآصال فرمایا تضرعا ای
جهرا لان التضرع من الضراعة وهو الاظهار اور خیفة مشترک ہے بمعنی سر وجہر
دونو کے اور ودون الجهر مین واو عطف کا ہے یعنے صبح وشام مین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث اور بیان اس آیت کا جو مین نے
کہا سب کو لکہہ لو بعد اسکے ایک عزیز نے تلقین ذکر کا التماس کیا فرمایا مُرَبّع بیٹہہ یعنے
چارزانو اور دونو ہاتہہ رانونپر رکہنا چاہیئے یا ہاتہہ باندہ لین جیسے کہ نماز مین باندہتے

اس طرف مرید کو ابتداء ذکر کا حکم دیتے ہین

تلقین ذکر

ہین بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو تلقین ذکر کی بطریق سند کے اول ہوئی ہے یعنے ہاتہون کو رانونپر رکہنا چاہیئے بائین طرف سے لا کا مد شروع کرین اور دائین جانب نفی کو تمام کرین پہر اثبات بہی بائین جانب مین کرین اسلئے کہ دل بائین طرف ہے پس دل سے نفی کرے اور دل ہی مین اثبات کرے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے صحابہ کو تلقین ذکر کی فرمائی ہے اور ذکر خفی دل مین کہے زبان کو بند کرے لیکن ساتہہ حرکت مذکور کے بعد اسکے قعود بہی دہی فرمایا کہ قعود دو طرح کا ہے ایک تو تشہد کا قعود جو کہ ارکان سے ہے دوسرا بدل قیام سے کہ بیٹہکر پڑہے بعد اسکے فرمایا وہ قعود کہ قائم مقام قیام کے ہے ہمارے مذہب یعنی مذہب حنفی مین مربع بیٹہے تاکہ فرق ہو جاے درمیان قعود نماز کے اور اُس قعود کے جو کہ قائم مقام قیام کے ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مربع بیٹہے جواب فرمایا کہ اخذ نا قول مالک رحمہ اللہ تعالی بعد اسکے فرمایا کہ مربع بیٹہنا بادشاہون کے ساتہہ مشابہ ہو جاتا ہے اس جہت سے ہمنے چہوڑ دیا ہے اور ہمنے تفحص و تلاش بہم پہنچایا تو ہمارے مخدوم لوگ مربع نہین بیٹہتے تہے اور یہ روایت معمول بہ نہین ہے کہ کوئی مربع بیٹہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فائدہ ذکر و قعود کا اور اُسکا اختلاف لکہو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے پس مین نے لکہہ لیا بعد اسکے اس آیت شریف کے معنے بیان فرمائے قولہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ فرمایا کہ یصعد فعل لازم ہے پس معنی یون ہونگے کہ طرف اللہ عزوجل کے چڑہتی ہین باتین پاک اور یرفع فعل متعدی ہے پس معنی یہ ہونگے کہ نیک کام کو اوپر

لیجاتا ہے یعنے فرشتے اوپر لیجاتے ہین پس ذکر تو بیواسطہ ہے اور عمل صالح باواسطہ ہے اور
ذکر واصل ہے اور موصل بہی ہے یعنے خود پہونچاہے اور صاحب اپنے کو بہی پہونچادیتا ہے
ایک عزیز نے سوال کیا کہ الکلم جمع ہے اور الطیب واحد ہے پس واحد صفت جمع کی
کیونکر مستقیم ہوگی فرمایا کہ طیب بروزن فعیل ہے اجوف یائی سے یاے اول اصلی ہے اور
دوسری زائدہ ہے دونو جمع ہوئین اور یہ مکروہ ہے اسلئے ایک کو دوسرے مین ادغام
کردیا جیسے کہ سید و میت تعلیل بہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ فعیل مشترک ہے درمیان مذکر و مونث
کے اور درمیان واحد و جمع کے یہان طیب بہی بمعنی جمع کے ہے پس صفت جمع کی ہوسکتی
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من بیان آیت مذکور کا لکہہ لو
پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز منجملہ ابدال کے عالم طیر رکہتا ہے وہ شب جمعہ
کو دروازے کے آگے پہونچا تہا خانقاہ بادشاہ کی جہت سے اندر نہین آیا اُسنے ایک آدمی
بہیجا اُسنے سلام کہا اور زمین چومی اور کہا کہ تم ہر لحظہ ملوک کا کہانا کہاتے ہو یہ وظیفہ جو کہ
فوت ہوتا ہے اُسی سبب سے ہے اور وہ فوت وظیفے کا مسبعات عشر تہی بعد اسکے فرمایا
کہ تہجد بہی فوت ہوگیا جو کہ کسی وقت فوت نہین ہوا ہے مین نے اُسدن خان جہان کا
کہانا کہایا تہا اُس طرف تاجر لوگ خانقاہ بناتے ہین اور وجہ حلال خرچ کرتے ہین اور
خانقاہ کے نیچے حجرے وقف کردیتے ہین ہندوستان مین اصلا یہ رسم نہین ہے بعد اسکے
فرمایا کہ اُس طرف مشائخ کبار سے کوئی نہین رہا ہے عزیزان مجاورین دعاگو کو التماس
خرقے کا لکہتے ہین مین اسی جگہہ سے بہیجدیتا ہون اور نیز بواسطہ دعاگو مخدوم لوگون کے

مرید ہوئے ہین آسی حکایت مین تہے کہ ایک عزیز پہونچا بہت رویا ذرا دیر کے بعد اُسکو
تسکین ہوئی پوچہا توکہان سے آتا ہے اور تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ مین مجاور کعبہ
سے آتا ہون چند سال مین مجاور رہا ہون مخدوم جہانیان کے اشتیاق مین آیا ہون
اور نام میرا فخرالدین ترمذی ہے اور تولد میرا ترمذ مین ہوا ہے پوچہا کہ اُس طرف
مشائخ مین سے کوئی باقی رہا ہے اُسنے کہا کہ مثل مخدوم قطب عالم کے کوئی نہین ہے
مشغول لوگ بہت ہین بعد اسکے بیعت کی مرید ہوا اور واسطے تین ۳۰۰ سو آدمیون کے خرقہ
طلب کیا کہ اُنہون نے بیعت کا التماس کیا ہے فرمایا دیتا ہون سر مبارک پر ملبوس
کیا پہر اُسکو دیدیا بعد اسکے اُسنے کہا کہ جو خانقاہ کہ بنام مخدوم اُس طرف نصب کی
ہے آپ اُس بادشاہ کو لکہدو کہ اُس خانقاہ کی خادمی مجہکو دین منشیون سے فرمایا کہ
لکہدو اُنہون نے لکہکر دیدی چند مدت وہ شخص اسی جگہہ خدمت مین تہا پہر اُسکو
رخصت کیا **ایضا** فرمایا کہ منصور نے انا الحق کہا مین نے اُس طرف مشائخ سے
دو طریق سنے ہین ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے طرف سے حکایت کرنیوالے تہے
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ مجنون سے پوچہا ما اسمک قال لیلے
حاکیا عن محبوبتہ یعنے تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام لیلی ہے غایۃ غلبۂ محبوبہ سے
خود ناپیدا ہو گیا وکذلک المنصور یعنے منصور بہی اسی طرح تہے دوسرا طریق یہ ہے
کہ وہ منبر پر وعظ کہہ رہے تہے ندا سُنی کہ مَنْ یَفْدِی لنا روحہ فقال انا الحق ای
الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ اپنی نازنین جان کو ہمارے واسطے قربان

فا ذکر منصور رح انا الحق

کرے منصور نے منبر پر سے کہا کہ مین ثابت و استوار رہون واسطے فدا کرنے اپنی جان کے
بعد اسکے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ای لن
تنالوا البار حتی تبذلوا ارواحکم بالمجاهدة یعنے تم ہرگز نہ پہونچوگے اللہ عزوجل
کو یہانتک کہ تیغ مجاہدہ سے جان بازی نہ کرو ؎ جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما
خون ریز بود ہمیشہ در کشور ما داری سر ما وگر نہ دور از بر ما ما دوست کشیم تو نہ داری
سر ما پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دونو وجہین منصور
کی اور بیان اس آیت کا لکہہ لو غریب ہے **ایضا** فرمایا کیا حکمت ہے کہ پس افگندہ یعنے
فضلہ مکہی کا شہد شیرین ہوجاتا ہے اسلئے کہ اُسنے فرمانبرداری کے فرمان بری کی تاثیر سے
شہد ہوا اور لوگون کی شفا ہوگیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی واوحی ربک
الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل
الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه
شفاء للناس ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون نحل سے مراد شہد کی مکہی ہے کہ شیرین
و تلخ درخت سے کہاتی ہے فرمانبرداری کی تاثیر سے ایسا پاکیزہ شہد اُسکے پیٹ سے باہر
آتا ہے اور آدمی کی نافرمانی سے اسکا پس افگندہ ایسا پلید باہر آتا ہے یہ اُسکی نافرمانی
کی تاثیر سے ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا
من الظالمین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے
کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت اعادی یعنے دشمن غلبہ کرین تو

بی کو اُٹھی پہنین وہ اُسی وقت مقہور ہو جائین گے جب دفع ہو جائین تو سیدہی کر لین
در ہین لیکن مجرب ہے آوچہ مین ہوا تہا دعاگو نے ایسا ہی کیا تہا وہ مقہور ہو گئے فرمایا
ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور
پ وضو کر رہے تہے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تیمم کیا اور جواب دیا اُس صحابی نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے کیون سلام
کے جواب مین دیر فرمائی آپنے فرمایا کہ السلام ایک اسماے صفات اللہ عزوجل سے
ہے مین کیونکر بے وضو زبان پر کہون بعد اسکے فرمایا واسطے سالک کے بہی یہ شرط ہے کہ
ذکر مین باطہارت ہو اور بدن مین پاک ہو اور دل مین پاک ہو اور کپڑے مین پاک ہو اور
جاے پاک مین ہو اُس ذکر کا اثر اُسمین پیدا ہوگا اور ایسا ہی ذکر موصل ہے طرف حقتعالے
کے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی چھینکے اور حمد نہ سُنے تو یون کہے یرحمک اللہ ان حمدت
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو
جملہ غریب ہے مین نے لکھہ لیا **ایضا** ملک مین بلاد عرب کا ذکر نکلا فرمایا کہ وہان
کی مسجدون مین مردون کے حجرے علحدہ اور عورتون کے حجرے علحدہ واسطے اعتکاف
کے ہوتے ہین اور اُنمین عورتین علحدہ مشغول ہوتے ہین اس جگہہ نہین ہے اور بلاد
فارس مین بہی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف خواجگان تجار خانقاہین اوپر
بناتے ہین اور خانقاہ کے نیچے حجرے اُنکو وقف کر دیتے ہین اور کنیزکان سُریّہ یعنے
لونڈیان بازار سے خرید کرتے ہین جب کوئی مسافر پہونچتا ہے اور جورو والا ہے تو

اُسکو ہبہ کر دیتے ہین یعنے بخشدیتے ہین اور اُسکی ملک کر دیتے ہین اسلئے کہ واسطے دخول
کے ملک شرط ہے جب تک کہ وہ رہین جسوقت وہ جاتے ہین تو اُسن بخشی ہوئی لونڈی
کو خصم یعنے مالک کے سپرد کردیتے ہین اور اگر مسافر جورو نہین رکہتا ہے تو نکاح کر دیتے
ہین جب تک کہ وہ رہے جب جاوے تو چہوڑ دے اور مالک کو سونپ دے اس طرف
یہ بات نہین ہے اگر مسافر کو حاجت ہو تو وہ کہان جائے بعد اسکے فرمایا کہ خواجگان تجار
نے بنام دعاگو کے خانقاہین اوپر بنائی ہین اور اُنکے نیچے حجرے بنا گئے ہین مسافر آرام
پاتے ہین **ایضا** مخدوم جہانیان نے اس فقیر سے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ تو سبق
نہین پڑہتا ہے بندے نے خدمت کی یعنی سلام کیا اور سبق رسالے کا شروع کیا
ترتیب اسمین تہی کہ اول مرتبہ شریعت ہے مرید کو چاہیئے کہ شرائط صحت شریعت پر
مواظبت یعنے مداومت و ہمیشگی کرے اور اُسکی محافظت و نگہداشت مین کوشش
فرمائی جب کہ اس باب مین باندازۂ وسع و طاقت کوشش کریگا اور اُسکا حق پورا پورا
ادا کریگا اور ہمت عالی رکہیگا تو بسبب برکت ادا کرنے حق شریعت کے اور ثمرۂ علو ہمت
کے طریقت کا دروازہ اُسے مونہہ دکہائیگا جو کہ دل کی راہ ہے اور جسوقت طریقت کے
حقوق ادا کریگا اور اُسمین کسی طرح کی تقصیر نہ لائیگا اور اسمین بہی ہمت اعلی رکہے گا
کیونکہ بے ہمت مرید کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے اور جب عہدۂ طریقت سے باہر آئیگا اور
حق تعالی اُسکے اندر سے یہ بات جان لیگا کہ وہ ہمت عالی رکہتا ہے اور سوائے حق کے
کسی چیز سے آرام نہین پکڑتا ہے تو وہ اُسکی آنکہہ کے روبرو سے پردے اُٹہا دیگا اور معنی

یقت کے جو کہ مقصود سالکون کا ہے اُسپر کشف ہو جائیگا اُسوقت لوگون نے عرض
یا کہ حقیقت کیا ہے جواب فرمایا کہ دل کی آنکھہ سے اپنا دیدار بیچون و بیچگون اوسکو
ہا دیگا جسوقت مرید صادق کو یہ معنی ظاہر ہوتے ہین تو وہ سب سے مونہہ پھیر کر
ن کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اُسکی طلب مین کمر بند جدّ و اجتہاد یعنے سعی و کوشش
جان سے کمر پر باندہتا ہے اور ہمیشہ اُسکا طالب رہتا ہے اگر دنیا و آخرت کو اُسکے
ں کی آنکھہ کے روبرو رکہین تو اُسمین نہین دیکھتا ہے اور جو کچھہ جانتا ہے اُس سے
ا غیرت رکہتا ہے اُسکا نقش اپنے روبرو سے مٹا دیتا ہے اور سخت کام اُسپر آسان
جاتے ہین کوئی چیز زیادہ تر سخت بے تعلقی و بے چیزی و تنہائی دل سے نہین ہے
ب چیزین اُسکے مطلوب ہو جاتی ہین اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ یہ چیزین اُسکے مطلوب
ین ہوئی ہین تو تو جان لینا کہ اُسکو یہ معنی ظاہر نہین ہوئے ہین اور اُسکی نظر طریق
ین کہلی ہے اور جام جمعیت کا اُسکو نہین دیا ہے اسلیئے کہ آرام وہم کا پانے مین
پریشانی مین اور وجود اسباب و کاردانی مین ہے اور آرام دل کا نہ پانے مین اور
یست مین اور ترک اسباب و ناتوانی مین ہے اگر مرید صادق ہے اور صدق مین
دق سچا ہے یعنے زیرک دانشمند ہوشیار تو وہ درویشی و بے اسبابی و بے چیزی
ختیار کریگا اور اُسمین مفتخر و مُباہی ہوگا کیونکہ فخر و مباہات سب چیزون مین حرام
لمر فقر مین حرام نہین ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی وجہ کے
ہہ فخر نہین فرمایا مگر ساتہہ فقر کے کیونکہ آپکا قول ہے فقری فخری یعنے فقر میرا فخر ہے

میرا ہر مرتبہ عالی تر اور ہر درجہ متعالی تر مین آپنے فخر نہین کیا اور اُسکے ساتہہ مباہات
نہ فرمائی اور جب فقر پر پہونچے تو اُسمین مباہات کی اور اُسکے ساتہہ فخر فرمایا اور اس
مرتبے کا بزاری وابتہال حضرت ذوالجلال سے سوال کیا اللهم احْیِنی مسکینا
وامِتْنی مسکینا وَاحْشُرنی فی زُمْرَةِ المساکین یعنے اے اللہ تو مجہکو زندہ رکہہ
مسکین اور مار مجہکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پہلی راہ سلوک کی
توبۂ نَصُوح ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے توبوا الی اللہ جمیعا ایها المؤمنون
لعلکم تفلحون یعنے توبہ کرو تم طرف اللہ کے سب کے سب اے ایمان والو شاید تم فلاح
پاؤ یہ آیت شریف حق مین صحابہ رضوان اللہ علیہم کی نازل ہوئی ہے اور وہ تائب
ہوئے ہین اور اُنہون نے کفر سے اعراض اور طرف ایمان کے اقبال و توجہ اور گناہ
کی طرف پیٹہہ کی تہی اور طاعت کے طرف متوجہ ہوئے تہے مین نے پوچہا کہ جب وہ
ایسے صفت کے تہے تو پہر توبوا الی اللہ کے کیا معنے ہین جواب فرمایا کہ توبہ تو سب پر
فرض ہے ہر ساعت مین اور ہر سانس مین لیکن کافرون پر فرض ہے کہ وہ کفر سے
توبہ کرین اور فاسقونپر فرض ہے کہ وہ طاعت و فرمان برداری کے طرف جہکین اور
مومنونپر فرض ہے کہ وہ مُحْسِن ہو جائین اور محسنونپر فرض ہے کہ وہ اَحْسَن بنجائین
اور واقفونپر یعنے ٹہیرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ نہ ٹہیرین اور چلے جائین اور مقیمون پر
یعنے اقامت کرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ حضیض سے طرف اَوج کے چڑہ جائین مین نے
پوچہا کہ حضیض کیا ہے فرمایا ضد اوج کے یعنے فرو ماندن یعنے نیچے رہجانا اور نابرازیم

فرض ہے کہ وہ مُقرّب ہوجائین اور طالبون پر فرض ہے کہ وہ واصل ہوجائین ہر رستہ چلنے والا اگر کسی مقام مین مقیم ہوجاے تو وہ گناہ ہے اُس سے توبہ کرنا چاہئے اور آگے چلنا چاہئے سِر اس معنی کا ہے کہ توبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون توبہ گناہ کے انداز پر ہوتی ہے گناہ شریعت اور گناہ طریقت سے تاکہ رستگار نجات پانیوالے ہوجائین مقصود یہ ہے کہ تو جس مرتبے مین ہے اُس سے اور مرتبہ برتر ہے اُس مرتبے سے اس مرتبے مین آنا فرض ہے ورنہ سلوک سے رہ جائیگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے سیروا سبق المفردون تم سلوک کی راہ چلو سبقت یعنے پیش دستی کرگئے تنہا کرنیوالے یعنے غیر حق کو اپنے دل سے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی سالک سیر سلوک مین توقف کرے اور نہ گزرے تو وہ اُسکے حال کا گناہ ہوگا اسکے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ عبدالرحمن بغدادی کا ایک مرید تھا چار برس اُسنے کوئی چیز نہ کھائی اُس مرید کے واقعۂ حال کی شیخ کو خبر پہونچی شیخ نے فرمایا کہ بیچارہ ترقی سے رہ گیا فرشتون کے مقام مین منزل کی مین نے پوچھا کہ وہ تو بصفت ملائکہ ہوگیا اس مرتبے سے اور بھی کوئی مرتبہ بالاتر ہے کہ اُس سے ترقی ہوجاے مین نے اسکا جواب پایا کہ فرمایا مرتبۂ نبوت کا اس سب سے ترقی کا ہے یہانتک کہ وصال ہوجاے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ عبدالرحمن نے کہا کہ لوح محفوظ مین اسکے نام پر چار برس کا رزق لکھا ہے پس اُس مرید کو طلب کیا اور ایک لقمہ اسکے مونہہ مین دیا اُسنے کھالیا اُسی وقت اُسکو ترقی ہوگئی اللہ تعالی کا قول پاک ہے یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کھانا کھانا اور بازارون مین چلنا پھرنا

پیغمبرون کی صفت ہے سب کہانا کہاتے اور بازار ون مین پیادہ چلتے تہے اور سودا
سُلف لاتے تہے المشی پیادہ رفتن یعنے مشی عربی زبان مین پیادہ پا چلنے کو کہتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من حمل سلعۃً من السوق فقد
برئ من الکبر یعنے جو شخص کہ سامان اُٹہالائے بازار سے تو مقرر وہ بری ہوا کبر سے کبر
کے معنے ہین بزرگی کردن اور برات کے معنے بزار شدن یعنے وہ اپنے آپ کو بڑا
سمجہنے سے پاک صاف ہوگیا یہ سب ترتیب آغاز سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہے
ایضاً مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین مصحف یعنی قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا
کہ مین ساتون قرارتون کا سماع رکہتا ہون اُس طرف مین نے استادون سے سُنی ہین
اور اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور اُنسے اللہ تعالیٰ تک ہے جو شخص
مجہسے سُنے تو اسناد اُسکا صحیح ہے **ایضاً** فرمایا کہ امام مجاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ مین بہوک کے مارے واسطے قوت کے پیٹ پر
پتہر باندہتا اور نماز سے دونو ہاتہہ زمین پر رکہکر اٹہتا تہا ایک دن مین بسر راہ
بیٹہا امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گزر کیا مین نے ایک آیت بیان مین
بہوک کی پیٹ بہرنے کی پڑہی مین بہوکا تہا او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا
مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ اُنہون نے مجہے سیر نہ کیا اُنکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے گزر کیا مین نے وہی آیت پڑہی اُنہون نے بہی سیر نہ کیا اسی طرح بہت سے صحابہ نے گزر
کیا کسی نے میرا پیٹ نہ بہرا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گزر فرمایا

مجھپر نظر کی جو کچھ میرے دل مین تھا اُسکو دریافت کرلیا اور تبسّم فرمایا پہچان گئے کہ مین بہوکا ہون مجھسے فرمایا اے ابو ہریرہ تو میرے گھر مین آ آپنے برابر مجکو اندر لے گئے ایک پیالہ دودھ کا آگے لائے اور مجھسے فرمایا تو اصحاب صُفّہ کو بُلا لا مجھے دشوار معلوم ہوا کہ اس ایک پیالے مین مین بہی تو سیر ہونگا مین چاہتا تہا کہ نہ جاؤن بعد اسکے آپنے فرمایا اے ابو ہریرہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی تو جا اور بُلا لا مین بُلا لایا مجھسے فرمایا کہ اس پیالے کو اُنمین سے ایک کے ہاتھ مین دے جب مین نے اُسکے ہاتھہ مین پیالہ دیا تو وہ سیر ہوگیا اور پیالہ ویسا ہی باقی تہا چنانچہ سارے اصحاب صفہ سیر ہو گئے اور دودہ کا پیالہ برقرار رہا پس آپ نے میرے ہاتھہ سے پیالہ لیا اور سب سے آخر پیا اور یہ حدیث شریف فرمائی ساقی القوم اٰخرھم شربا یعنے لوگونکے پلانیوالے کو چاہئے کہ وہ سب کے آخر پئے پس اس حکایت مذکور مین دو چیزین ہین ایک تو یہ ہے کہ فضل اَفقر کا فقیر پر مقدم رکھا اسلئے کہ اصحاب صُفّہ اَفقر تہے اور ابو ہریرہ فقیر تہے دوسرے یہ ہے کہ آپ کا معجزہ ہوا کہ سارے اصحاب ایک پیالے سے سیر ہو گئے اور خود بہی پیا اور سیر ہو گئے پس ازان آن امیر ردے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند فرزندمن این فائدہ کہ گفتم بنویسید

ایضاً ذکر حق تعالی کے خوف کا نکلا

فرمایا کہ یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن روتے اور خروش کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم ہی اپنے واسطے آگ کا شعلہ روشن کرتے ہین اگر ہم گناہ نہ کرین تو مستوجب

عقوبت دوزخ کی کیون ہون اور زار زار روتے تہے سارے اہل مجلس رونے مین بیہوش ہوگئے تہے اُس دان اُنکے مجلس سے تیرہ جنازے باہر لائے بعد اسکے فرمایا کہ جنازہ بفتح الجیم ھوالمیت وبکسر الجیم ھوالسریر یعنے جنازہ بفتح جیم مردے کو کہتے ہین اور بکسر جیم پلنگ اور کہاٹ کو بولتے ہین **ایضا** سردی کے موسم مین ہوا سرد تہی انگلیان آگ پر رکہی ہوئی تہی فرمایا کہ اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی ہو تو نزدیک اُسکے نماز پڑہنا مکروہ ہے اسلئے کہ آتش پرستون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے اور اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی نہو انگشت یعنے انگاری ہون تو مکروہ نہین ہے اسلئے کہ انگشت کو کوئی نہین پوجتا ہے مگر آتش افروختہ کو پوجتے ہین —

کراہت نماز نزدیک آتش افروختہ

ایضا ذکر سماع

ایک عزیز نے پوچہا کہ سماع کس سبب سے منع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تومروی ہے کہ آپنے دو بیتین باعی کی سُنی ہین **ے** لقد لسعت حیۃ الھوی کبدی ÷ فلا طبیب لھا ولا راقی ÷ الا الحبیب الذی شغفت بہ ÷ فانہ رقیتی وتریاقی ÷ فرمایا کہ بروایت صحیح نہین ہے غیر صحیح ہے بطریق احتمال والاحتمال ترکہ واجب یعنے احتمال کا ترک کرنا واجب ہے آور ہاتہہ پر ہاتہہ نہین مارا ہے اور نغمنہ کیا ہے بآواز خوش شعر کے طریق پر پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا منع ہے اسلئے کہ سرود گویون یعنے گویّون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے مگر ایک طریق ہے کہ جسوقت کسی کو بُلائین تو سید ہے ہاتہہ کی پیٹہہ بائین ہاتہہ کی ہتیلی پر مارین اسلئے کہ اسمین تشبہ

لہ نغمنہ بفتح نون وغین معجمہ آواز لطیف و نغمہ سرود ۱۲ غیاث

نہین ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند
من این فائدہ کہ گفتم در ملفوظ بنویسید پس نبشتم۔

روز یکشنبہ وقتِ چاشت غرّۂ ماہ رمضان مبارک

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شہر سے آیا قدمبوسی کی کہا کہ ماہ رمضان کا
ہلال طالع ہو گیا تو نیت نفل کی فسخ کی روزۂ فرض کی نیت فرمائی آور فرمایا مسئلہ ہے
کہ اگر کسی نے سلخ شعبان مین روزۂ نفل کی نیت کے بعد اُسکے معلوم ہوا کہ رمضان کا
چاند ہو گیا تو نیت اُسکی درست اور روزہ اُسکا درست ہے خلافاً للشافعی
رحمہ اللہ تعالی کیونکہ اُنکے نزدیک رات کی نیت معتبر ہے آور اگر کسی نے سلخ شعبان
مین روزہ نہین رکہا تہا پہر معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کا چاند طلوع ہو گیا اور کچہ کہایا
نہ تہا تو واسطے موافقت روزہ دارون کے امساک کرے اور اگر کہایا ہے تو روا
ہے بعد اسکے **کیفیت ہلال** کی بیان فرمائی کہ فتاوی مین ہے ان کان الہلالُ
یَغیب قبل الشفق فلاول لیلۃ وان کان یغیب بعد الشفق فللیلۃ
الماضیۃ یعنے اگر ہلال شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو اول رات کا ہے اور جو بعد
شفق کے غائب ہو تو گزری رات کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جس ماہ مین کہ شبہہ ایام کا
ہو تو البتہ اُسمین عظیم خطر ہے کیونکہ اوقات افاضل یعنے افضل وقت شبہے مین پڑ گئے
خلق ثواب سے محروم رہی گے اور اگر شبہہ نہو گا تو اچہی طرح سے گزرینگے بعد اسکے
فرمایا کہ ماہ رمضان مین **ایک ختم قرآن شریف کا تراویح مین سنت ہے**

وقیل واجب یعنے کسی نے کہا کہ واجب ہے لیکن مستحب دہی) ہے مین نے کتاب مین
اس طرح پایا ہے کہ ہر رات ایک سیپارہ اور کچھہ پڑہین تا ئیسوین رات کو ختم ہو جائے
صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح کیا ہے پس آن ابیر روے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند
فرزند من این مسائل کہ گفتم غریب ست بنویسید بعد اسکے فرمایا کہ کسی حافظ کو لاؤ تا کہ
ختم کرے ویسے ہی مولانا محمد حافظ جہانی نے التماس کیا کہ بندہ ختم کرے گا اگر حکم
ہو فرمایا مبارک ہو۔

شب دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان

کو اس فقیر کو طلب کیا اور اپنے پہلو مین جگہہ دی اور بہت اکرام کیا فرمایا مین نے
تجھکو اجازت دی کہ تو ہر شب وقت افطار اور سحرے کے دسترخوان پر نزدیک میرے
بیٹھے جیسا کہ تو اسوقت بیٹھا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا ع چہ کند بندہ
کہ گردن نہ نہد فرمان را۔ اس فقیر کو کہانا کہانے مین جہد یعنے اصرار کرتے اور یاران
دیگر کو بہی اور فرماتے تہے کہ حدیث شریف مین ہے من اکل فوق شبع فھو حرامٌ
الا السحور لقوۃِ الصوم وللمضیف لاجل الضَّیف یعنے جو شخص پیٹ بہرے پر
کہائے تو وہ حرام ہے مگر سحور واسطے قوت روزی کے اور واسطے مہماندار کے مہمان
کی خاطرداری کے لئے بعد اسکے یہ حدیث شریف پڑہی قولہ علیہ السلام تعجیل
الافطار وتاخیر السحور سنۃ یعنے جلد کرنا افطار کا اور دیر کرنا سحری کا سنت ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وجہ حلال چاہیئے اسی واسطے دعا گو ملوک کا کہانا نہین کہاتا ہے

ب تک کہ وہ نہین کہدیتے ہین کہ ہمنے قرض لیاہے کیونکہ اُنکے وجوہات مین شبہہ ہوتا ہے
ند کہانے کے فقاع لائے اُسکو کہا تے تہے اور فرماتے تہے کہ روافض خذلہم اللہ تعالے
قاع کو حرام کہتے ہین بسبب تشبیہہ شراب کے اسلئے کہ متغیر ہے مین اُس طرف پوشیدہ
ہا تا تہا کہ مبادا وہ دیکہہ لین اس جہت سے کہ وہ مجہکو ڈکار لاتا ہے تب اُنکے فرمایا کہ جو
ہے ہو سیدہی طرف سے لین اسلئے کہ ان اللہ یحب التیامن یعنے اللہ تعالی دوست
رکہتا ہے تیامن کو اُسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن آنحضرت
ملے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجلس مبارک مین ایک اعرابی سیدہی جانب بیٹہا تہا اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بائین طرف بیٹہے تہے تو آپنے پانی کا پیالہ حضرت ابوبکر کو
دیا کیونکہ وہ بائین طرف تہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُس طرف ایک یہ روایت بہی
دی ہے کہ مراد اس سیدہے جانب سے ساقی کے ہاتہہ کی ہے نہ مستقی کے فرمایا
لا تشربن بعد الاکل عاجلاً یعنے بعد کہانا کہانے کے جلد پانی مت پی پس وے
مبارک برین نفیر آورد ند فرمود ند فرزند من این فائدہ مسائل کہ گفتم بنویسد غریب ست
درخواہد آمد تراو یاران را۔

دوسری تاریخ ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

یہ بندہ خدمت مین حاضر تہا قاضی علاء الدین صدر جہان نے سوال کیا کہ ختم
تراویح کے رات مین امام کو چاہیئے کہ بعد چند آیتو نکے سورۂ اخلاص پڑہے تاکہ جواز
نماز کا متفق علیہ ہوجائے اسلئے کہ نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کے سورت کا پڑہنا فرض ہے

مع سورہ فاتحہ کے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ نزدیک امام مالک کے تمام سورت فرض
مین شرط ہے نہ نفل مین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے مالکیونکو دیکہا ہے کہ تراویح
ختم کرتے ہین اور آخر مین کوئی سورت نہین پڑہتے ہین صحابہؓ نے بہی ایسا ہی کیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے امام مالک کی کتاب مین پڑہا ہے کہ فرض مین پوری
سورت شرط ہے نفل مین نہین ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین کہ
لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتہہ فاتحۃ الکتاب
کے اور ساتہہ ملانے کسی سورت کے ہمراہ اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اس صلوۃ سے نماز مکتوبہ
یعنے فرض مراد ہے نہ تطوّع یعنے نفل ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے ہمارے
مذہب مین افضل یہ ہے کہ ساتہہ فاتحہ کے کوئی سورت پڑہین اور یہ بات فقہ مین مذکور
ہے دیقرأ الفاتحۃ وسورۃ معہا او ثلث ایات من ای سورۃ شاء والاول اولی
یعنے پڑہے سورۂ فاتحہ کو اور کسی سورت کو ہمراہ اُسکے یا تین آیتین جس سورت سے
چاہے اور قول اول اولے ہے اور فرمایا کہ کتاب متفق مین یہ بیت مذکور ہے **س**
وکل مسئلۃ فیہا اختلفا ففعلہ اولی ولا یختلفا پس روے مبارک برین فقیر
آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسی داند کار
خواہد آمد بیست ششم **ایضا** اس فقیر نے التماس کیا کہ مین چاہتا تہا کہ اُچہ مبارک
مین جاؤن فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی تجہکو اسی جگہہ تربیت حاصل ہوجائیگی۔

ایضا ذکر مسجد سے نکلنے کا بعد اذان کے

فرمایا کہ فتاوی مین ہے یکرہ الخروج من المسجد بعد الاذان لقولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام لا یخرج من المسجد بعد الاذان الا منافق الا ان یکون محدثا او
یکون جنبا او یکون اماما لمسجد اخر او یکون مؤذنا لمسجد اخر یعنے بعد
اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے یہانتک کہ نماز پڑھ لین اسلئے کہ آپکا قول ہے
کہ نہین نکلتا ہے مسجد سے بعد اذان کے مگر منافق بعد اسکے فرمایا مگر یہ کہ نکلنے والا
بے وضو ہو یا جنب ہو یا نہانے کی حاجت رکہتا ہو یا کسی اور مسجد کا امام یا مؤذن
ہو کہ ان سب کو بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ نہین ہے

ایضا ذکر مسجد مین جماعت سے نماز پڑہنے کا

فرمایا مؤمن کو چاہئے کہ نماز بجماعت مسجد مین پڑہے اور باوضو منتظر نماز کا رہے کہ
المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ یعنی انتظار کرنیوالا نماز کا گویا کہ یعنی عین نماز مین ہے
اور اگر جماعت مین حاضر نہوگا تو ہرگز کچہہ چیز نہوگا اور یہ حدیث شریف پڑہی قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سمع اذان الحی ولم یحضر لا یموت فے
قبرہ الدیدان ولم یطف عن قبرہ النیران یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص مسجد محلے کی اذان سُنے اور حاضر نہو تو کیڑے اسکے قبر مین نہ مرین گے اور
اُسکی قبر سے آگ نہ بجھے گی وہ سب وقت عذاب مین رہیگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر معذور ہو
جیسے مریض تو یہ وعید اُسکے حق مین نہین ہے۔

ذکر فاتحہ پڑہنے کا پیچھے امام کے

ایضاً فرمایا کہ دعاگو نماز مین فاتحہ پڑہتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کے قول پر امام و مقتدی دونون کے واسطے فرض ہے ہمارے مذہب مین بہی ایک روایت ہے کہ نماز جہریہ مین جیسے مغرب و عشا و فجر مین فاتحہ کا پڑہنا واسطے مقتدی کے مستحسن ہے مین نے امام سے کہدیا ہے کہ جو دعا عوارف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے اُسکو درمیان فاتحہ و سورت کے پڑہے تاکہ اُسقدر دیر ہو جاے کہ مین فاتحہ پڑہ سکون کیونکہ استماع یعنے سننا قرآن کا فرض ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنے جسوقت قرآن پڑہا جاے تو تم اُسکو سُنو اور چپ رہو شاید تم رحم کئے جاؤ بعد اسکے فرمایا کہ مذہب مین امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اگر مقتدی نے امام کو رکوع مین پایا ہے تو فاتحہ کا پڑہنا ساقط ہے اسلئے کہ تمکن یعنے قدرت پڑہنے کی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر فاتحہ سے کچھہ باقی رہگیا ہے اور امام رکوع مین چلا گیا تو رکوع مین تمام کرے اور مین اسی طرح کرتا ہون پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل و روایات و احادیث کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

ذکر گناہ و استغفار

ایضاً فرمایا کہ گناہ براندازۂ حال ہے اور استغفار براندازۂ گناہ جیسا کہ حق تعالی نے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمایا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اس ذنب یعنے گناہ سے مراد شریعت کا گناہ نہین ہے

طریقت کا گناہ مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکیان نیک لوگونکی
گناہ ہین مقربین کے اسلئے کہ ابرار خدا کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب کی طمع بہی
دل مین ہوتی ہے اور مقرب لوگ خاص اُسکی ذات کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب
پر کچہہ بہی نظر نہین کرتے اگر وہ کرین تو اُنکے حال کا گناہ ہو جائے اُس سے استغفار
کرین استغفروا اللہ فانی استغفرہ فی کل یوم مائۃ مرۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرماتے ہین کہ تم اللہ تعالے سے بخشش مانگو اسلئے کہ
مقربین ہر روز اُس سے سو بار مغفرت مانگتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اگر راہ سلوک مین
لحظہ بہر فتور ہو جاوے تو اُسی وقت استغفار کرلے پس وہ مترقی ہو جائیگا پس وے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار آید

بیان ذکر اللہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ

ایضاً ذکر اللہ کا ذکر نکلا فرمایا ذکر اللہ تعالی فرضٌ دائمٌ علے المسلمین غیر موقت
کالصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج لقولہ تعالی والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا
احق بہا واہلہا ای اوجبہم کلمۃ لا الہ الا اللہ لقولہ تعالی واذکروا اللہ
ذکرا کثیرا یعنے اللہ تعالی کا ذکر سب وقت فرض ہے مسلمانون پر لیکن کسی وقت معین
پر نہین ہے مثل نماز وزکوۃ وروزہ وحج کے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور لازم
کر دیا اللہ نے اُنپر کلمۂ تقوی کو اور تہے وہ زیادہ تر حق دار اُسکے اور اہل اُسکے یعنی واجب
کر دیا اُنپر کلمۂ لا الہ الا اللہ کو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کرو تم اللہ کو یاد کرنا

بہت لیکن اسکا کوئی وقت معین نہین فرمایا فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ
فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنے پس خرابی ہے واسطے اُن لوگون کے کہ جنکے دل سخت
ہین اللہ کی یاد سے سو وہ مثل پتہرون کے ہین بلکہ اُنسے بہی زیادہ تر سخت مراد اس سے
منافقون کافرون کے دل ہین یہان اَوْ بمعنی بَلْ ہے جیسا کہ او ادنی یعنے بل ادنی
پس ذاکر کو چاہیئے کہ ساتہہ شدت و سختی کے ذکر کرے تاکہ وہ قساوت و سختی زائل ہوجائے
اور طریقہ ذکر کا اس طور پر فرمایا کہ نفی کو بائین طرف سے شروع کرے دائین جانب مین
لائے اور اثبات کو بہی بشدت بائین طرف مین القا کرے اسلئے کہ دل بائین جانب
ہے تاکہ یہ شدت و سختی ذکر کی اُس شدت و سختی دل کو صیقل کردے بعد اسکے یہہ
آیت شریف پڑہی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا من الشیاطین
فھو لہ قرین فی الدنیا والاخرۃ یعنے جو شخص مونہہ پہیرے رحمن کی یاد سے تو مقرر کرین
ہم واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون مین سے پس وہ شیطان اُسکا قرین اور ساتھی
ہو دنیا و آخرت مین بعد اسکے فرمایا کہ جو شخص ذکر کی مداومت و ہمیشگی کرے تو اُسکا
حال برعکس اسکے ہوگا یعنے اُسکا قرین اللہ تعالی ہوجائیگا اور وہ مقربانِ حق تعالے
سے ٹہیریگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا جلیس من ذکرنی
یعنے مین جلیس ہون اُس شخص کا کہ جو مجہے یاد کرے بعد اسکے فرمایا کہ لفظ شیطان کا
بروزن فعلان کے ہے اور اُسکے اشتقاق کے دو وجہین بیان فرمائین کہ اگر وہ مشتق
شطن سے ہوگا بنون اصلی یا زائدہ تو اُسکے معنے بُعد من اللہ عز و جل ہونگے یعنے وہ اللہ تعالے

اشتقاق لفظ شیطان لغۃ ابن [illegible]

سے دور ہوا ہے اور اگر مشتق شیط سے ہوگا بیاے اصلی و نون زائدہ تو اُسکے معنی ہلاک کے ہونگے یعنے وہ ہلاک شدہ ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فوائد ذکر و ہر دو وجہ اشتقاق شیطان بنویسید۔

ایک شیخ کا مرید ہو

ایضاً فرمایا کہ طالب کو بغیر شیخ مرشد کے چارہ نہین ہے کہ وہ اُسکو ارشاد کرے اور واسطے طلب حق کے اسکا سبب ہوجائے اور طالب کو چاہیے کہ ایک کا مرید ہوجائے اور اگر اور مشائخ کا بھی مرید ہوگا تو طریقت کا مفسد ہوگا کہ کسی طرح مُصلح نہوگا اور اگر خرقۂ تبرک پہنے تو رواہے اسلئے کہ خرقہ تبرک کا ارادت نہین ہے۔

ہاتھہ چومنا

ایک عزیز زائر آیا اور دست مبارک کو چوما فرمایا فتاوی مین ہے کہ تقبیل الیدین ان کان للطمع یکرہ وان کان لتعظیم الاسلام یجوز ولا یکرہ یعنے ہاتھون کا چومنا اگر طمع کے واسطے ہے تو مکروہ ہے اور اگر اسلام کے تعظیم کے واسطے ہے تو درست ہے مکروہ نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید و سبق بخوانید۔

منازل سلوک

ایضاً یہ فقیر خدمت مین سبق پڑھتا تھا بات اسمین تھی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم نے راہ خدا عزوجل ذکر مین واسطے راہ چلنے والونکے بر سبیل اجمال چار منزلون کا

بتادیا ہے تاکہ اُنسے گزر کر کے مقصود کو پہونچ جائین پہلی منزل ناسوت ہے دوسری منزل عالم ملکوت کی ہے تیسری منزل عالم جبروت کی ہے چوتھی منزل لاہوت کی ہے فرمایا کہ **ناسوت** تو عالم حیوانات کا ہے اور فعل اس منزل کا پانچون حواس سے ہے جیسے کہانا پینا سونگہنا دیکہنا سننا چہونا اور جو مثل انکے ہے جسوقت سالک ریاضت و مجاہدہ کر کے اس عالم سے گزر جاتا ہے اور ان صفتون کو چہوڑ دیتا ہے تو وہ عالم **ملکوت** مین پہونچ جاتا ہے اور ملکوت فرشتون کا عالم ہے فعل اس منزل کا تسبیح و تہلیل و قیام و رکوع و سجود و قعود ہے جسوقت اسکی طرف نظر ترک کر کے اس منزل سے گزر جاتا ہے تو عالم **جبروت** مین پہونچتا ہے یہ عالم روح کا ہے تاکہ صفات حمیدہ حاصل کرے جیسے شوق ذوق محبت طلب وجد سکر صحو اثبات محو جب ان صفتون سے مجرد ہو جاتا ہے تو عالم **لاہوت** مین پہونچتا ہے یہ ایک عالم ہے بے نشان جسوقت سالک اس جگہہ پہونچ جاتا ہے تو خود سے رہائی پاتا ہے جسوقت خود سے رہائی پالیتا ہے تو خود مین پہونچتا ہے اور اسکو لامکان کہتے ہین یہان نہ گفتگو ہے نہ جستجو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان الی ربک المنتہی یعنے بیشک تیرے ہی رب تک پہونچنا ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے **ع** در دیدہ دیدہ دیدہ بنہادند ؂ و آنراز رہ دیدہ غذامی دادند ؂ ناگہ بسر حد کمال افتادند ؂ از دیدہ دیدنی کنون آزادند ؂ اور یہ عربی نظم فرمائی کہ اسمین اس فارسی کے معنی ہین **ع** كَانَتْ لِقَلْبِي اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ ؂ فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَأَتْكَ الْعَيْنُ

اَهْوَائِیْ ؏ فَصَارَ یَحْسُدُنِیْ مَنْ کُنْتُ اَحْسُدُہٗ ؏ وَصِرْتُ مَوْلَی الْوَرٰی مُذْ صِرْتَ
مَوْلَائِیْ ؏ تَرَکْتُ لِلنَّاسِ دُنْیَاهُمْ وَدِیْنَهُمْ ؏ شُغْلاً بِحُبِّكَ یَا دِیْنِیْ وَدُنْیَائِیْ

ف صبر و دل و دین و ہوش جملہ ز من گم شدند ؏ روح مجرد بماند دامن
دلبر گرفت ؏ پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ عربی شعر اور فارسی
شعر لکہہ لو و بعبارت دیگر فرمودند از راہ شفقت و اشارت بر من کردند عبارت
ازین منقطع است و اشارت با تمام باین ہم گفتیم بدل تا خاص و عام برسد ناسوت
صفت نفس کی ہے اور ذمیمہ ہے جسوقت صفات محو ہو جاتی ہین تو عالم ناسوت سے
نکلتا ہے ملکوت مین جا ملتا ہے اور ملکوت فرشتون کی صفتین ہین سب کی سب
حمیدہ ہین جب سالک بتوفیق آلہی اسکو بہی گزر کر جاتا ہے تو عالم جبروت مین جا ملتا
ہے اور یہ خاص روح کی صفتین ہین اور ذات مقدس آلہی سے قریب ہین —
اور صفات کے ساتہہ مشغول ہونا ذات کا حجاب ہو جاتا ہے اور مین کہتا ہون
کہ مجموع آدمی یعنی سارا آدمی بہی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح نفس تو شیطان
کی جگہہ ہے اور دل فرشتون کا مجمع ہے اور روح محل نظر رحمن ہے اور انمین سے
ہر ایک کی ایک صفت اُسکے لائق ہے پس صفت نفس کی جہکنا ہے طرف اس جہان
کے اور صفت دل کی میل کرنا ہے طرف بہشت جاودان کے اور صفت روح کی
طلب کرنا رحمن کا ہے اور پوشیدہ بہیدون کا جو کوئی نفس کی پیروی کریگا تو وہ
دوزخ کی آگ مین پڑیگا اور جو شخص دل کی متابعت کریگا تو دار نعیم مین پڑیگا اور جو کوئی

روح کی فرمانبرداری کریگا تو وہ خداوند کریم کے پڑوس مین پڑیگا **ع** گر در رہ
تن روے مہیا نارست ٭ ور در رہِ دل روے بہشتت وارست ٭ ور در رہ جان
روے اے جان بدہی ٭ قصہ چہ کنم کہ حاصلت دیدارست ٭ یہ ساری ترتیب حق
مین بندے کے تہی کیونکہ سبق بندے کا تہا ایسے کرم فرماتے تہے بعد اسکے موافق
معنی مذکور کے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین کسی درویش کے گہر مین
اُترا تہا اور وہ عالم ملکوت رکہتے تہے عالم ملکوت عالم سماوی کو کہتے ہین کہ آسمان پر
چلے جاتے ہین مین نے دیکہا کہ وہ میرے روبرو سے غائب ہوگئے ذرا دیر کے بعد آگئے
مین نے معلوم کیا کہ عالم ملکوت رکہتے ہین اُنکی بی بی نے کہا کہ اسی وقت تو غائب ہوا
اور آگیا کہان تہا سچ کہہ کہ مین تجہکو مہر بخشدونگی اُن درویش نے کہا کہ مین آسمان
مین گیا تہا اُس بی بی نے اپنا مہر اُنکو بخشدیا بعد اسکے فرمایا کہ ملک روے زمین کے
تصرف کو کہتے ہین اور ملکوت تصرف آسمانی ہے یہ ترتیب ساری شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من یہ ترتیب جو مین نے تمکو کی لکہہ لو۔

ذکر خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضاً حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک دن
ایک اعرابی یعنے جنگلی آدمی آیا اُسنے مسجد نبوی مین پیشاب کردیا وہ جانتا نہ تہا اور
آپ مع اصحاب کے بیٹہے تہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو رنج پہونچائین آپنے منع فرمایا
کچہہ مت کہو اسلئے کہ اُسکو ضرر پہونچیگا یعنے درمیان پیشاب کرنے کے اُٹہہ کہڑا ہونا

نقصان ہے جب وہ فارغ ہوچکا تو آپنے اُسکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا گہر ہے
نماز و تلاوتِ قرآن و ذکر رحمن کی جگہہ ہے آپنے شیرین زبانی سے فرمایا کہ یہان پیشاب
پاخانہ نہ کرنا چاہیئے بعد اسکے ایک ڈول پانی کا منگایا اور اُس جگہہ کو پاک کر دیا بعد اسکے
فرمایا اے یاروذرا سے پانی سے مسجد پاک ہوگئی کسواسطے ایک نادان کے دل کو رنجیدہ
کروا ایسا کہو کہ اُسکو دشوار معلوم نہ ہو **حکایت** ایک دن اَور ایک اعرابی خدمت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کسی چیز کی توقع کی آپ بُرد پہنے ہوئے
تہے یعنے دبیز کپڑا پس اعرابی نے اُس کپڑے کو اپنے طرف کہینچا چنانچہ حضور کا سینۂ
مبارک کہل گیا تو آپنے سختی سے نہین زبان شیرین سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے
کہا کہ تم مجہے بیت المال سے مال دو آپنے صحابہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ دیدو بعد اسکے
فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ خلق میری ہاتہہ پاؤن زور سے کہینچتے ہین مین تاب
نہین لا سکتا ہون ضعیف ہوگیا ہون مین بہی اس بات پر تحمل کرتا ہون اسلئے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل فرمایا ہے **حکایت** ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک اعرابی آیا اُسنے سوال کیا آپنے کچہہ اُسکو دیا بعد اسکے
آپنے فرمایا تو جا مین نے تیرے حق مین احسان کیا وہ بولا کہ تم نے کچہہ احسان نہین کیا
صحابہ اسپر ہوئے کہ اُسکو مار ڈالین اسلئے کہ اُسنے تکذیب کی آپنے منع کیا کہ تم کچہہ مت کہو
پہر آپ اُسکو اپنے خانۂ مبارک مین لے گئے زیادہ تر احسان کیا پہر فرمایا کہ مین نے تیرے
حق مین احسان کیا اُسنے کہا کہ تمنے احسان کیا پہر آپ نے بزبان شیرین کہا کہ اس

سبب سے کہ تو نے نفی کی صحابہ تجہسے رنجیدہ ہوئے تو انکے آگے بہی کہدے جیساکہ تو نے میرے روبرو کہد یا انسے ویسا ہی کیا پہر آپ صحابہ پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ مثل میرے اوس شخص کے ساتہہ مشابہ ہوتی ہے کہ اونٹنی اُس سے بہاگ گئی ہو ایک خلق واسطے پکڑنے کے اُسکے پیچہے دوڑے اور وہ اُنکے ہاتہہ نہ آئے جسوقت اُسکا مالک آئے تو کہے کہ تم باز رہو پہر وہ اُسکو گہاس چارہ دکہائے تو وہ اونٹنی اپنے مالک کو پہچان لے پس وہ جائے بہتر طریق پر اُسکو پکڑے جیساکہ مین ان جنگلیون کو ہاتہہ مین لاتا ہون **ایضا** فرمایا کہ تراویح مین تین رات متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرین مخدوم کا معمول بہی تہا نیت بلند کرتے تہے۔

نیت تراویح

ادب پانی وغیرہ پینے کا

ایضا فرمایا کہ پانی یا شربت یا فقاع کو تین سانس مین پینا چاہئے اگر ساقی یعنے پلانیوالا کہڑا رہے جبکہ غلام ہو تو درست ہے اور اگر آزاد ہو تو بیٹہنے کا حکم دے پس تین سانس مین پیتین مخدوم کا معمول یہی ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من این اخلاق مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ونیت تراویح ومسئلہ آب خوردن کہ گفتم جملہ بنویسید۔

شریعت طریقت حقیقت

ایضا یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا ترتیب اسمین تہی کہ شریعت ہے اور طریقت ہے اور حقیقت ہے اور مجموع آدمی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح دنیا نفس کی جگہہ ہے اور عقبی دل کا محل ہے اور جان کا مقصود مولی ہے اور آج کے دن یہ تینون چیزین

دنیا مین ساکن ہین اور اُسکے اسباب ہین اور ان تینون کو امر کیا ہے کہ اس جگہہ سے
نکلین اور اس مقام سے تجاوز کرین نفس کو امر کیا ہے کہ الی مغفرۃ من ربکم اور دل
کو امر کیا ہے کہ واللہ یدعوا الی دار السلام اور روح کو اسکی ندا کی ہے کہ یا ایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور ان تینون کے واسطے رستے
رکہے ہین نفس کے واسطے شریعت اور دل کے واسطے طریقت اور روح کے واسطے حقیقت
نفس شریعت کی راہ سے عالم ملک سے جہان ملکوت مین جاتا ہے اور دل کی صفتین لیتا ہے
اور دل طریقت کے رستے سے عالم ملکوت سے سُکان جبروت مین جا ملتا ہے اور صفت
روح کی لیتا ہے تاکہ ساتہہ صفات قدسیہ کے متحقق ہو جائے اسلئے کہ حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ نفس دل
ہو جاتا ہے اور دل روح ہو جاتا ہے یہانتک کہ تینون ایک حکم لیتے ہین اس معنی کو
توحید مطلق کہتے ہین جسوقت سبق فقیر کا اس جگہہ پہونچا کہ العشق والعاشق والمعشوق
واحد یعنے عشق و عاشق و معشوق ایک ہین تو مین نے گستاخی کی پوچہا جواب فرمایا کہ
یہ بات وہ شخص جانتا ہے کہ جسکو عشق مجاز کا اتفاق پڑا ہو اور باشارہ طرف اس فقیر کے
کیا اور تبسم فرمایا کہا کہ کسی وقت تجہے عشق مجاز کا اتفاق ہوا ہے مین نے قدمبوسی کی میرا
بدن کانپنے لگا خود اُنہون نے کرم کیا فرمایا کہ ایک دن دعاگو اسی محل مین یعنی العشق
والعاشق والمعشوق واحد نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ کے پڑہتا
تہا مین نے پوچہا جیسا کہ تو نے مجہسے پوچہا تو شیخ نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت عاشق ہوا ہے

تو سمجھہ جائیگا پس مین نے شیخ سے کہا کہ والد کا ایک کنیزک زادہ تہا بغایت مرغوب مجھکو
اُسکے ساتہہ ایک خیال پڑگیا پس مین خدا سے ڈرا کہ وہ والد کا مملوک ہے میری کیا حد ہے
مین نے اُس خیال کو ترک کیا اور یہ بات جو مذکور ہوئی اسکو توحید مطلق کہتے ہین کما
قال المشائخ الصوفیۃ رضی اللہ تعالی عنھم التوحید افراد الھمم باجماع الاھم
یعنے جب تک کہ ایک ہمت اور ایک نظر نہین ہوجائے تب تک جمعیت کے دروازے
اُسپر نہین کہلتے ہین اور اسباب وحدت کے واسطے اُسکے آمادہ نہین ہوتے ہین سر اس
بات کا یہ ہے کہ جس جگہہ تو ہووے دل طرف اُسکے لا اور جس حال مین ہووے جان
طرف اُسکے حضرت و بارگاہ کے رکہہ اللہ تعالے فرماتا ہے وھو معکم اینما کنتم یعنے وہ
تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو تم اُس سے غائب نہین ہو ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید یعنے ہم قریب ترہین طرف اُسکی جان کے رگ سے جسوقت تونے یہ
بات جان لی تو لحظہ بہر اُس سے غائب و غافل مت رہ جبکہ تو سنے کہ وہ حاضر ہے اور
جان رکہہ کہ تیرا دل تیرے ہاتہہ مین نہین ہے اور طریقت جو کہ اُسکی راہ ہے کسی کو معلوم
نہین ہے اور روح کو کوئی نہین پہچانتا ہے قل الروح من امر ربی یعنے اللہ پاک نے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم کہدو کہ روح میرے رب کی
امر سے ہے الا ماشاء اللہ اور حقیقت جو کہ اُسکا کام ہے وہ عبارت مین نہین آتی ہے
اور نہ اشارے مین سماتی ہے رہی اسجگہہ شریعت سو جو کوئی چاہے کہ طریقت کا دروازہ
اُسکی طرف کہولین اور حق حقیقت اُسکو دکہاوین تو اُسے چاہئے کہ شریعت کا حق ادا

کرے اور امر و نہی کی حرمت کو نگاہ رکھے اور جب تو نے یہ جان لیا تو اب کہہ کہ کیا لکھا
یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی شروع سبق سے فارغ ہونے تک۔

منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ رمضان

کو یاران بزرگ خدمت مین حاضر تہے جیسے ۱ سید صدر الدین محمد ۲ سید شرف الدین
۳ سید شمس الدین مسعود ۴ سید راستین ۵ سید رکن الدین راجا ۶ سید
رفیع الدین ۷ سید معین الدین ۸ مولانا فرید الدین ۹ مولانا مختار
۱۰ مولانا تاج الدین محمد ۱۱ مولانا نجم الدین شیخ زادہ ۱۲ مولانا حسام الدین
بہکری ۱۳ مولانا تاج الدین مانکپوری ۱۴ مولانا مسعود مہونی ۱۵ مولانا محمد مہونی
۱۶ مولانا نظام الدین ابراہیم ۱۷ خواجہ بدر الدین بہزاد درویش ۱۸ مسعود
درویش ۱۹ خواجہ خسرو دہلوی ۲۰ خواجہ مظفر سامانی ۲۱ خواجہ نصرت اور
یاران دیگر جیسے ۲۲ ملک زادہ نصیر الدین ۲۳ مولانا رکن الدین دیپالپوری
۲۴ مولانا علاء الدین مانک پوری ۲۵ ملک زادہ شہاب الدین عرف بیابان
۲۶ خواجہ مسعود باخرزی ۲۷ مولانا خواجگی ۲۸ مولانا سالار سرسی ۲۹ شمس الدین
الغرض سب خدمت مین حاضر تہے کہ عزیزان حفاظ شیراز سے آئے پاے بوسی کی پانچ
آیتین قرآن شریف کی پڑہین اور چند شعر بہی پڑہے حلق انکا نے کی طرح آواز کرتا تہا
یارون کو رقت و بکا بہت ہوا مولانا تاج الدین نے نعرہ مارا اور گر پڑے ہاتہہ پانون
مارنے لگے اور مونہہ سے کف نکلتا تہا یارون نے انکو پکڑ لیا اور حضرت مخدوم مراقبے

مین تہے پوچہا یہ کیا ہے یارون نے عرض کیا تو اُنکے حق مین دعا کی باین طور کہ الٰہی
قَوِّہٖ فِی سَبِیْلِکَ یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے پس وہ ہوش مین آ گئے
حافظ لوگون کی تحسین کی اور فرمایا کہ کتب فتاوی مین باین عبارت مذکور ہے کہ یُقَدَّمُوْنَ
درست خوان وَلَا یُقَدَّمُوْنَ خوش خوان یعنے امامت کا درست خوان سے کہین
نہ خوش خوان سے اگر وہ درست نہین پڑہتا ہے یعنے اُن حافظون نے درست و خوش
پڑہا شربت کا گہڑا نکالا ایک ایک پیالہ دیتے تہے اس فقیر کو طہارت کی حاجت ہوئی
مین باہر گیا بعد اسکے خوان لائے اُسکو کہولا اور یارون کو یاد کیا اس فقیر کو بہی بعادت
قدیم یاد کیا فرمایا کہ میرے نزدیک آ بیشتر خادمون نے کہا کہ یہان نہین ہے باہر گیا ہوگا
پس کہانا کہا چکے یہ فقیر پہونچا پوچہا آیا یا نہین خدام نے عرض کیا کہ آ گیا پس خادمون
سے فرمایا کہ ایک صحنک اُسکی علحدہ لاؤ خادم لے آئے فرمایا کہ وہ تنہا کیونکر کہائے گا
یار لوگ تو سب کہا چکے ہین فرمایا کہ مین نے ایسا پیٹ بہر کر نہین کہایا ہے وہ میرے ساتہہ
کہائیگا پس اس فقیر کو اپنے نزدیک بلایا اور اس فقیر کے ساتہہ کہانے لگے مین اور وہ
تہے کوئی تیسرا آدمی نہ تہا اور فرمایا کہ فرزند من تو کہان تہا مین نے تجہے یاد کیا مین نے
عرض کیا کہ طہارت کے واسطے باہر گیا تہا جب ہم کہانے سے فارغ ہوئے تو مین نے
قدمبوسی کی اپنے حجرے مین آ گیا بعد اسکے یاران بزرگ جنکا ذکر ہوا وہ سب واسطے تہنیت کے
آئے مبارکبادی دی اور اس فقیر کا ہاتہہ چوما اور کہا کہ آج کی رات تو نعمت لے گیا کہ
تو نے مخدوم کے ساتہہ ایک صحنک مین کہانا کہایا ایسے طور پر کہ کوئی تیسرا درمیان مین

نہ تہا ایسا کبہی مخدوم کے ساتہہ کسی نے نہین کہا یا ہے جیسا کہ تونے ایک صحنک مین کہایا
بعض لوگ توانکے پس خوردہ کی آرزو رکہتے ہین سو وہ بہی نہین پاتے شب مذکور مین
وقت سحر کے بندہ نزدیک مخدوم کے تہا یارون سے پوچہا کہ نوبت بجادے تو بعض
نے عرض کیا کہ بجادے بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک اور گازرون اور دوسرے شہرون
مین بہی پانچون وقت نوبت بجاتے ہین اچہی بات ہے تاکہ ابر مین وقت معلوم ہوجائے
ایک عزیز نے طاس کا پوچہا تو کچہہ نہ فرمایا بعد اسکے یہ فرمایا ضرب المزامیر کذا
استماعہا وزر سوی طبل الحرب فی الوغا و ضرب الطبل ایضا وزر الا فی الوغا
والقافلۃ یعنے مزامیر کا بجانا اور اسکا سننا گناہ ہے اور طبل کا بجانا بہی گناہ ہے مگر لڑائی
مین اور قافلے مین کہ بمنزلۂ عبادت ہے بعد اسکے فرمایا ضرب النای لا یجوز خلافا
للشافعی رحمہ اللہ تعالی یعنے نائے کا بجانا درست نہین ہے بعد اسکے فرمایا ضرب
الدف لا یجوز وقال بعض اصحابنا و مالک رحمہم اللہ تعالی یجوز ضرب الدف
عند النکاح لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام اَعلِنوا النکاح ولو بالدف یعنے
دف کا بجانا روا نہین ہے مطلقا بنابر قول صحیح اور ہمارے بعض اصحاب و امام مالک
نے کہا ہے کہ نکاح کے وقت دف بجانا درست ہے اسلئے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تم ظاہر
کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف کے ہو بعد اسکے فرمایا کہ اس دف سے عرف مراد ہے ساتہہ
اُس چیز کے کہ اُسمین شہرت ہو لیکن قضاۃ و ائمہ اور فرمان دہ لوگون کو نہین چاہیے
اسلئے کہ یہ لوگ صُدُور ہین انکے حق مین دف وغیرہ بجانا منع ہے پس روے مبارک

برین فقیر آورد ند فرمود ند فرزند من این مسائل که گفتم بنویسید در ملفوظ غریب ست

پس نشتم **ایضا** عوارف کا سبق ہوتا تہا بات اسمین تہی کہ انابت کیا ہے الرجوع منہ الیہ لا یطلب منہ غیرہ یعنے انابت پہرنا ہے اُس سے طرف اُسکے یعنے اُس سے کوئی چیز نہ چاہی مگر اُسی کو خدا سے اُسی کی ذات کو طلب کرے اور کوئی چیز طلب نہ کرے

ایضا قطب کے فرشتے مطیع ہو جاتے ہین

فرمایا کہ جب ولی قطب کے مرتبے مین ہو جاتا ہے تو فرشتے اُسکے مطیع ہو جاتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حوالی ملتان مین مغل پہونچے تاکہ لوٹین لوگون نے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو خبر کی کہ مغل پہونچے ہین شیخ نے ذرا دیر سر نیچا کیا اور فرمایا کہ مغل اُس سے دفع ہو گئے کنارۂ آب پر پہونچے ہزیمت پڑ گئی ایک عزیز محرم راز تہا اُسنے پوچہا تو شیخ نے فرمایا کہ باری تعالی نے فرشتون کا لشکر بہیجا چند لاکہ آ گئے سب کو منہزم کر دیا جیسے کہ بدر کی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سو صحابہ کے ساتہہ لڑائی کے واسطے پیش آئے تو پانچ ہزار فرشتون کی مدد ہوئی اور سب کو منہزم کر دیا نصرت خاص اسلام کی ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثۃ آلاف من الملائکۃ منزلین بلیٰ ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملائکۃ مسومین بعد اسکے فرمایا کہ جب ولی اللہ قطب ہو جاتا ہے

تواسد تعالی سترقدر یعنے اپنے تقدیرات اُسکو دکہا دیتا ہے اور وہ اُسکا متصرف ہوجاتا
ہے جیسا کہ حضرت خضر کا قصہ ہمراہ موسی علیہما السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ملتان مین شیخ عارف صدر الحق
والدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس مین ایک بیوہ عورت کا لڑکا مرگیا وہ بڑہیا زار زار روتی
تہی چنانچہ اُسکا رونا شیخ کی سمع مبارک مین پہونچا پوچہا یہ کیا رونا ہے لوگون نے واقعہ حال
عرض کیا پس شیخ نے جوتا پہنا اور خانقاہ سے اُسکے گہر مین آئے اُس جوان کے نزدیک
گئے اور کہا یا حی یا قیوم قم باذن اللہ وہ جوان مردہ زندہ ہوگیا اُٹہکر بیٹہہ گیا اور
کہا کہ مین مرگیا تہا اور مین نے موت کے سکرات چکہے مین کیونکر زندہ ہوگیا اوس
جوان کی مان شیخ کے پانون پر گر پڑے اور اُسکو بہی ڈالا شیخ نے فرمایا کہ تو تو بیہوش
ہوگیا تہا چپ رہ کچہہ مت کہہ بعد اسکے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ ہے سترقدر اور
اُسکا تصرف پہر وہ جوان بوڑہا ہوا ابہی مرا ہے جب وہ یارون مین ہوتا تو اُنسے کہتا
کہ مین مرگیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے مین بولایت شیخ زندہ ہوگیا پس
آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید اور
سبق پڑہ پس یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا روز دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان
کے وقت چاشت کا تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور ترہیت فرمائی
جان اے مسعود کہ اس معنی کے طلب کرنے سے تو محمود ہوگیا ساتہہ اس عبارت کے
کہ اللہ تعالی کے راہ چلنے والے کی تین حالتین ہین ایک تو سلوک دوسرے وقوف تیسرے

رجوع **سلوک** عبارت ہے مقامات کے چلنے سے کہ مقصود کو پہونچ جائین اور **وقوف**
سے یہ مراد ہے کہ کسی مقام مین توقف کرین یہ وقوف تین حال سے خالی نہین ہے یا تو
ترقی ہوجاے کہ اُس مقام سے گزر کرے یا اُسی مقام مین رہجاے آگے نہ جائے
یہانتک کہ مرجائے یا یہ کہ کام مین خذلان و زیان کاری ہوجائے رجوع کرے اُس سے
بہی پہرآئے اور **رجوع** عبارت ہے پہرنے سے اور سبب پہرنے کا چند چیزین ہین سالک
مین سالک مین نعوذ باللہ حرام مین یا مکروہ مین یا مالایعنی مین مشغول ہوجاے یا یہ ہے
کہ کوئی تعلق پیش آجاے اسلئے کہ وہ راہ بے تعلقی کی ہے جو کوئی تعلق ہوجبکہ سالک
مین واقع ہو تو چاہیئے کہ صابر رہے اور اگر نہو تو صحیح تائب تو ہوجاے ختم مقابر درس
مدارس امامت مساجد کسب مکاسب تعلیم صبیان عہدہ دیوان اور جو انکے مانند ہے
یا یہ کہ سالک مین کوئی فتور وکسل یعنی بیکاری پڑجاے یہ بہی رجوع کا سبب ہے یا یہ
کہ ابناے دنیا کے ساتہہ اختلاط کرے پس ان تینون حالون کا کوئی نفع و مضرت نہین
ہے بغیر مشیئت وارادت حق سبحانہ و تعالی کے لیکن بندے کو واسطے محافظت فرمان حق
واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کے کام مین رہنا چاہیئے اور واسطے امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سیروا سبق المفردون سبکبار ہونا چاہیئے تاکہ حق کی عنایت
بندے کے لئے آئے جسوقت سالک خلق سے روگردانی کرتا ہے اور حق کی طرف متوجہ
ہوتا ہے تو اُسکو جمعیت کا جام پلاتے ہین اور چشمۂ جمع مین اُسکو غرق کرتے ہین اور یہ بیت
فرمائی ؎ کانت لقلبی اهواءٌ مفرقةٌ ۔ فاستجمعت اذ رأتك العین اهوائی

اور جس شخص کو کہ حق جل وعلانے اپنے ساتہہ اور اپنے کام مین مشغول کیا ہے تو جان لینا
چاہیئے کہ عنایت اُسکے کام پر سابق ہو چکی ہے اور حقیقت اُسکے بارے مین لاحق ہوگی
جب یہ بات معلوم ہو گئی تو کام مین رہنا چاہیئے اور انتظار مین بڑہنا چاہیئے **ف**
زنہار دلا چو آمدی باز مرو ٭ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ٭ بعد اسکے اس فقیر کو تربیت
فرمائی کہ فرزند من اگر تو چاہتا ہے کہ حق تعالی تجھکو بنظر عنایت دیکھے تو تو بعد اول سنت
جمعے کے ایک سو ایک بار یا بصیر کہہ اور مین بہی باآواز بلند کہون تا کہ مذاکرہ ہو جاے
مین نے عرض کیا کہ شرح نود و نہ نام مین اس بندے کی نظر پڑی تہی تو ایک سو ایکبار
ہمیشہ بے ناغہ بعد سنت جمعے کے کہتا ہون فرمایا کہ اسی سبب سے ہے کہ تو میری صحبت
کا ملازم رہتا ہے اور سالک ہو گیا اور ملفوظ جمع کرتا ہے اور سلوک مین امن وخوف کا
رستہ دریافت کر لیا اس دن مین بہت کچھہ مرحمت ارزانی فرمائی اور تسبیح اپنی استعمال
کی عطا کی اور دعا فرمائی اور باطن کی نظر اس فقیر کے باطن مین ڈالی یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے تا فراغ حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا دوام الذکر اثر المحبة
لقولہٖ من اَحَبَّ شیئًا اکثر ذکرہ لا سیما افضل الاذکار وهو قولہ لا الہ الا اللہ
یعنے ہمیشہ ذکر کرنا نشان دوستی کا ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکہتا ہے تو وہ اُسکو بہت یاد کرتا ہے خاصکر بہترین
ذکر اور وہ کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو کو اسناد تلقین ذکر کی حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رکہتا ہے درمیان میرے اور شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ کے

دوام ذکر اثر محبت است

تلقین ذکر کا ایک واسطہ ہے اور وہ واسطہ انکے خلیفہ شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ ارواحہما ہین بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز عہد دولت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اعدا کی تشویش تہی یارون کو طلب کیا اور فرمایا ذربعوا وارفعوا ایدیکم وقولوا لا الہ الا اللہ یعنے آپنے یارونسے فرمایا تم مربع بیٹہو سیدہے پانونکو بچہاؤ اور بائین پانونکو اسپر رکہو اور ہاتہونکو آستین سے کہینچو اور ران پر رکہو اور بائین جانب سے نفی شروع کرو سیدہی جانب کو لیجاؤ ساتہہ جد کے وہان تک کہ سانس یاری کرے پہر اثبات بائین طرف کرو یارون نے ویسا ہی کیا پس تشویش اعدا کی مندفع ہوگئی اور یارون نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین ذکر کی منہہ اسی طرح کی ہے اور آپ ہی کہتے تہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کیا حکمت ہے کہ منہہ اور ہاتہہ وقت دعائے آسمان کی طرف اٹہاتے ہین جواب فرمایا کہ یہ بات حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام السماء قبلۃ الدعاء والکعبۃ قبلۃ الصلوۃ یعنے آسمان دعا کا قبلہ ہے اور کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔

تلقین ذکر

حکمت بردا شتن دست وقت دعا بطرف آسمان

ختم سورۂ انعام

ایضا فرمایا کہ واسطے کفایت مہمات کے اکتالیس بار سورۂ انعام پڑہین ساری مہمات کفایت کو پہونچین گے بعد اسکے فرمایا کہ اچہہ مین اکتالیس بار اس سورت کو لکہا ہے اور اسکی جلد باندہ لی ہے جب کوئی مہم پیش آتی ہے تو اکتالیس آدمیون کو بلاتا ہون یا دس آدمیون کو تو وہ چار بار پڑہتے ہین وہ مہم کفایت کو پہونچتی ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدهٔ ذکر د حدیث قبا و دعا و فائدهٔ سورهٔ انعام بنویسید۔

ایضاً شب پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سحری کے وقت کندوری مائدہ مین تہوڑی سی چیز تہی ایک عزیز بازار سے ہریسہ لایا تہوڑا تہوڑا ہمراہ یارون کی اُس سے تناول کیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت مین مکہ مبارک مین تہا تو ماہ رمضان مین ایک رات سحری کچھہ نہ تہی جیسے کہ آج کی رات تہی مین نے پانی پی لیا اور روزے کی نیت کر لی ذرا دیر کے بعد کسی نے اُس حجرے کا دروازہ ٹہونکا کہ جسمین مین رہتا تہا مین نے دروازہ کہولا تو دیکہا کہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ مین سحری کا کہانا اور چند دینار فتوح کے میرے ہاتہہ مین دی مین نے قبول کئے اور حق تعالی کا شکر بجا لایا

ایضاً روز پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رات کو مین چاہتا تہا کہ دوگانہ استحباب بیٹہکر شروع کرون تو مین نے آواز سنی کہ محب باشی و دوگانہ استحباب چون نشستہ بگزاری یعنی تو محب ہوئے اور دوگانہ استحباب کا بیٹہکر کیون پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے شروع کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین یہہ بہی چاہتا تہا کہ واسطے نفع یارون کے دوگانہ ادا کرون اور دعا کرون مین نے ندا سنی کہ تو دعا یارون کی کرے اور دوگانہ بیٹہکر پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا اور مین نے شروع کیا **ایضاً** بروز مذکور بعد ادائے نماز ظہر کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ہارون کو نزدیک بلایا پس ہم نزدیک گئے فرمایا مین چاہتا
تہا کہ صلوۃ ظہر یہ بیٹھکر شروع کرون مین نے دیکھا کہ ایک صوفی آیا سلام کیا اور کہا
کہ مین نے تجہسے کہا ہے کہ تو دس رکعتین پڑہ اور تو پانچ پڑہتا ہے کیونکہ دس رکعتین
بیٹھکر از روے ثواب کے پانچ ہوتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے
صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے بیٹھکر نماز پڑہنے کا ثواب آدہا ہے
اُس نماز سے جسکو کہڑے ہوکر پڑہین پس مین اُٹھہ کہڑا ہوا مین نے کہڑے ہوکر نماز
شروع کی بعد اسکے فرمایا کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اگرچہ مین چاہتا تہا کہ بیٹھکر شروع
کرون حضرت خضر کو مین نے پایا کہ اُنہون نے یہ وعظ کیا وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے
یارون سے ملاقات کرونگا پس تمکو چاہیے کہ تم ہمیشہ پڑہو اور اس بات مین کوشش
کرو کہ کہڑے ہوکر پڑہو **ایضا** فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے
اس سے پہلے صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجیل مین پڑہی تہی جب
مین نے اُنکو دیکہا تو اُنپر ایمان لے آیا اور مین نے چند صفتین اور پائین ایک یہ تہی
کہ سبق حلمہ علی جھلہ یعنے سابق ہوا ہے اونکا حلم اُنکے جہل پر بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
نکۂ مبارک مین سنا ہے للجهل معنیان احدهما السفاهة والثانی الاختصام
یعنے جہل کے دو معنی ہین ایک تو نادانی دوسری خصومت اگر جہل علم کی ضد پڑے
تو مراد سفاہت ہوتی ہے اور اگر اُسکی ضد حلم پڑے تو خصومت مراد ہوتی ہے اور
اسجگہہ بہی خصومت مراد ہے کیونکہ ضد اُسکے حلم ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

جہل کے دو معنی

وسلم کو خصومت تہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ بہی اگر کوئی خصومت کرتا ہے تو کہتے
ہین کہ جہل چہوڑ یعنے خصومت چہوڑ تبسم فرمایا پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ وہر دو وجہ معنی جہل بنویسید غریب ست کم کسی میداند
من آن طرفہا سماع دارم پس نبشتم

ایضا بیان خوف و رجا

ذکر خوف و رجا کا تہا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت
بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین سے ایک مرید انکے پاس آیا اُسنے انکو دیکہا کہ
ایسے موٹے ہو گئے ہین کہ تمام گہر کو بہر دیا ہے پہر بار دیگر آیا تو دیکہا کہ پانی کی طرح
ہو گئے اور پگہل گئے ہین یعنے دبلے ہو گئے ہین پس اُس مرید نے خادم سے پوچہا کہ
شیخ کا کیا حال ہے خادم نے کہا کہ جسوقت انکو رجا یعنے امیدواری ہوتی ہے تو
پہلی حالت پر ہو جاتے ہین جیسے کہ تونے دیکہی اور جب خوف کرتے ہین تو دوسری
حالت پر ہو جاتے ہین جیسے کہ تونے دیکہی

ایضا شب جمعہ چہٹی ماہ رمضان

کو ہر تراویح مین یعنے چار رکعتون مین دو رکعت نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے پوچہا
کہ یہ کیا نماز ہے فرمایا مین بعد نماز عشا کے آٹہہ رکعتین پڑہتا ہون دو رکعتین حفظ ایمان
کی شب جمعہ مین بعد اسکے فرمایا کہ نماز تسبیح کی وتر پر مقدم رکہتا ہون اس سبب سے
کہ اگر کوئی کاہلی کرے تو نماز تسبیح کو چہوڑ دے اور چلا جائے مکۂ مبارک مین بہی نماز تسبیح کو

وتر پر مقدم رکہتے ہین اور خانقاہ شیخ کبیر مین بہی وتر پر مقدم کرتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ ماہ رمضان مین بعد وتر کے دو رکعتین مروی ہین اُنکو پڑہین ثواب بہت ہے دونو
رکعتون مین فاتحہ اور اخلاص تین بار پڑہین اور یہ مخدوم کا معمول ہے پہر طرف اس
فقیر کے متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو کام آئیگا اور اسی
شب مذکور مین اُن یارون کو جو کہ خدمت مین معتکف ہوئی امید وار کیا کہ اس شب
قدر مین تم بہی میرے ساتہہ ہوگے اور جو اصحاب کہ میرے ساتہہ معتکف ہین اُنکے واسطے
مخصوص دعا کرونگا اور شب قدر کے خرقے پہناؤنگا جیسے کہ ہر سال پہناتا ہون اور
واسطے جملہ مسلمانون کے بہی دعا کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو کو شب قدر میراث سے
پہونچی ہے مع جملہ اجداد کے تا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تا حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم والد دعاگو کے چہوٹے تہے اور اُنکے برادران دیگر اُنسے بڑے تہے یہ
نعمت اُنہین کو پہونچی اور اُنسے مجہکو پہونچی دیکہئے مجہسے کس کو پہونچتی ہے بڑے کو یا چہوٹے
کو بعد اسکے فرمایا کہ مین ایک رات ماہ رمضان کی راتون سے سوگیا اور وہ شب قدر
تہی اور مجہے اُسکی خبر نہ تہی مخدوم والد دامت برکاتہ آئے مجہکو جگادیا او ٹہہ شب قدر
ہے جب مین بیدار ہوگیا تو شب قدر طالع ہو رہی ہے مین نے سوچا کہ اگر مین وضو
کرونگا تو شاید وہ وقت مخصوص گزر جائیگا مین نے تیمم کر لیا اور دعا مین مشغول ہوگیا
بعد اسکے فرمایا کہ شب قدر کی دو علامتین ہین ایک یہ ہے کہ اُس رات مین اول
رات سے آخر رات تک کُتا آواز نہین کرتا ہے دوسرے یہ ہے کہ قطرات باران کے

حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ کو شب قدر میراث مین پہونچی ہے

علامات شب قدر ۱۱۸

ہوتے ہین اور ہوا نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم خنک ہوتی ہے اور علامت یہ ہے کہ اگر کسی کی
وہ آنکھہ ہووے تو ساری موجودات سجدہ کرتی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ مین بماہ رمضان مسجد مین معتکف تہا مین نے دیکہا کہ مسجد کے دیوارین سجدے
مین ہوگئین اور چہت ویساہی برقرار تہا

شب مذکور شب جمعہ

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز جمشید نام نے مخدوم کے مریدون مین
سے ایک حدیث للکہکر غیر کے ہاتہہ بہیجی تہی اُسکو خدمت مین عرض کرتے تہے اور یہہ
لکہا تہا کہ یہ بندہ اربعین ماہ رجب مین معتکف تہا کبہی ایک سیر طعام کبہی آدہ سیر اور
کبہی دانگ سیر کہاتا تہا اور کبہی فاقہ کرتا تہا کچہہ فتح باب نہوا جواب فرمایا کہ جو کوئی اربعین
یعنے چلہ یا کوئی طاعت واسطے فتح باب کے کرتا ہے لا یفلح ولا یفتح لہ الباب قط
یعنی وہ رستگار نہین ہوتا ہے اور نہ کبہی اُسکے واسطے دروازہ کہولا جاتا ہے اسلئے
کہ اُسنے خاص خدا کے واسطے نہ کی پس آدمی کو چاہئے کہ جو کوئی طاعت کرے تو واسطے
تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کی کرے تو وہ خاص واسطے خدائے عزوجل کے ہے جبتک
کہ نفس اوصاف ذمیمہ سے پاک نہو جائیگا ہرگز خالص واسطے خدا کے نہوگی۔

روز شنبہ ساتوین ماہ رمضان وقت اشراق

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا چند نفر دانشمند شہر سے آئے اور شرف قدمبوسی
حاصل کیا او ختم تراویح کا پوچہا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا ایک قوم کے ساتہہ

کیا تو اُس شخص کے گردن سے اور اُس قوم سے سنت ساقط ہو گئی پہر اگر دوسرا ختم شروع کرے اور دوسری قوم اُسکی مقتدی ہو تو ختم تراویح کا اُنکی گردن سے ساقط ہو گا یا نہین اور ختم ثانی واسطے امام کے مستحب ہو گا جواب فرمایا کہ ساقط ہو گا اور وہ سنت ہے وقراءۃ المقتدی قراءۃ المقتدی پس ساقط ہو گا اور اس سب پر روایت و سماعت ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ و مدینہ مبارک مین بہی ایسا ہی کرتے ہین بعض دانشمندون سے جو کہ سالک ہوئے ہین ہمکو سماع ہے کہ اگر کوئی جسکی عمر چالیس برس سے کم ہو سلوک طریقت مین مشغول ہو گا تو فتح باب ہو جائیگا ورنہ نہو گا جواب فرمایا اکثر یہی ہے کہ چالیس برس کے اندر فتح باب ہو جاتا ہے وللاکثر حکم الکل لیکن چالیس برس سے زیادہ مین بہی بعض نادر کو ہو جاتا ہے۔

ایضاً سردی مین تیمم کرنا

ہوا سرد تہی فرمایا فتاوی مین ہے یجوز التیمم فی البرد علی قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وعلیہ الفتوی یعنے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر سردی مین تیمم درست ہے اور فتوی اسی قول پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من فائدہ ختم تراویح و فائدہ فتح باب و تیمم سردی جملہ بنویسید غریب است کار خواہد آمد تراو یاران ترا پس نشستم۔

روز مذکور ساتوین ماہ رمضان کی شب

کو خدمت مین حاضر تہا اس فقیر کو سبق پڑہنے مین جہد بہت کیا اور فرمایا فرزند

من سبق پڑھا اسلئے کہ شنبے کا دن ہے نباید کہ فوت ہو جاے اور یہ حدیث فرمائی جو کہ
صحاح سے ہے فَوْتُ السَّبْتِ فَوْتُ السِّتِّ یعنے فوت شنبے کا فوت ہے چھہ دن کا
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین سنے اس حدیث کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز ہندوستان
مین نہ سنی تہی یعنے جو کوئی شنبے کے دن فوت کریگا تو چھہ دن نہو گا پانچ دن ہوگا اور
جمعے کے دن سبق نہین ہے یہ معنی نہین ہین کہ سارے چھہ دن چلے جائین گے معنی
اس حدیث شریف کے یہ ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من اس حدیث کے معنے جو مین نے کہے لکھہ لو غریب ہین اور سبق پڑہو پس
اس فقیر نے سبق شروع کیا ترتیب آئین تہی کہ بعد تحقیق ایمان و تصحیح توبہ کے مرید کو چاہیے
کہ دائم الوضو رہے اور پانچون وقت کی نماز جماعت کے ساتہہ پڑہے اور حفاظت رکہے
تاکہ کوئی نماز فوت نہو جائے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حافظوا علی الصلوات
یعنے تم محافظت کرو نمازونپر بلکہ جب نماز پڑہ چکے تو دوسری نماز کا منتظر رہے المنتظر
للصلوۃ فی الصلوۃ یعنی منتظر نماز کا عین نماز مین ہے اور جب نماز پڑہ چکے تو اور نماز
کا انتظار کرے اور جو ورد کہ اپنے اندازے کے موافق خود پر مقرر کر لیا ہے اسمین مشغول
ہو اور وہ قرآن شریف کی تلاوت ہے اور نفل نماز ہے اسلئے کہ کہا ہے کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ حق تعالی تیرے ساتہہ بات کرے تو تو قرآن پڑہ اور اگر چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالی سے
بات کرے تو تو نماز پڑہ اور اخلاص اُسمین نگاہ رکھہ نماز دوسرون کے واسطے مت پڑہ
اور قرآن شریف دوسرون کے واسطے مت پڑہ باطن کی طہارت کو ظاہر کی طہارت

روز شنبہ ... [illegible]

... نماز

کے ساتہہ یار کریہ سب جو مین نے کہا کچہہ فائدہ نہین رکہتا ہے جب تک کہ پہلے اوصاف ذمیمہ کو نہ چہوڑے جیسے غِلّ وغِش غَضَب وحَسد وحقد وبُغض وکینہ وحرص ورغبت وکبر ومنزلت وجاہ وقبول خلق اور اُنکا تعریف کرنا اور عُجب وریا، وہوا وجفا وشرک خفی یہ سب ہیٔن چیزین ہین کہ یہ اوصاف بمنزلۂ طہارت کے ہین واسطے نماز کے جیسے کہ نماز بغیر طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی ہے توسلوک کہ باطن کی نماز ہے بے طہارت باطن کے درست نہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کی ہی

اوصاف ذمیمہ

ایضاً ذکر مُردون کا نکلا

فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ الصلوۃُ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مأئۃ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر لہ وان کان موجباً للعقوبۃ یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کو ایک لاکہہ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت بخشا جائے اگرچہ عقوبت کے لائق ہی کیون نہو ایک عزیز نے پوچہا کہ مجلس واحد شرط ہے فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے فرمایا مین نے مکۂ مبارک مین دیکہا ہے کہ ایک سو تسبیح ہزار ہزار نہری کی صندوق مین رکہی ہین سو آدمیون کو دیتے ہین فی الحال ایک لاکہہ تمام ہوجاتا ہے اور میت کو بخشدیتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث ملفوظ مین لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے برادرم محمد حاجی کی نیت سے کہا اُسکو بخشدیا آور فرمایا کہ کوئی اُسکے رشتہ دارون مین سے حاضر ہے ایک عزیز نے کہا کہ اُسکا بہتیجا حاضر ہے اُسکو بلایا اور کہا کہ مین تمکو بشارت دیتا ہون

قرات کلمۂ طیب لاکہہ بار برای میت

کہ اُسکو بخشند یا اُسنے قدمبوسی کی آسی درمیان مین ایک عزیزنے پوچہا کہ مردان کا حال کس
طرح ہے فرمایا مین ہر روز چاہتا ہون کہ اُسکی نیت سے کہون نہین کہہ سکتا ہون ولیکن
ان شاء اللہ تعالی کہونگا خان زادہ سلطان شاہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ واسطے
سلطان محمد کے بخشش مانگی ایک دانشمند خدمت مین حاضر تہا کہا کہ اپنے والد خان جہان
کے واسطے بہی کہہ فرمایا کہ مین کون ہون کہ دعا کرون لیکن مین واسطے زیارت خان
کے گیا تہا بخشش مانگی اُسکی عاقبت بخیر ہوئی سلطان کی زیارت کے واسطے نہین
گیا ان شاء اللہ تعالی اُسکی بخشش بہی مانگونگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاء خدا مین بعض
کو دل کی آنکہہ سے رویت ہے مشائخ جوکہ واصلین سے ہین نماز فرض و نفل مین
اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین ایک عزیزنے پوچہا کہ عین ذات دیکہتے ہین -
جواب فرمایا بالقسم واللہ عین ذات دیکہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ جب حاصل ہوتا ہے
کہ یہ شرط حاصل ہو جائے جوکہ مشائخ صوفیہ نے کہی ہے کہ الطہارۃ فصل و الصلوۃ
وُصلٌ فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب
الکونین یعنے طہارت جدا ہونا ہے اور نماز ملنا ہے سو جو شخص کہ وضو مین دنیا و
آخرت سے جدا نہوگا تو وہ نماز مین ہرگز طرف مالک دو نو جہان کے نہ پہونچیگا مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ
روحہ شروع حال مین وضو کرتے تہے جب فارغ ہوئے تو الحمد للہ کہا خادم نزدیک
جدہ مادر شیخ کے گیا کہا کہ آج بعد وضو کے شیخ رکن الحق والدین نے الحمد للہ کہا جو دعا مین

کہ آئے ہین اُنکو نہین پڑہا وہ نزدیک شیخ کے آئے اور واقعہ حال پوچہا شیخ نے کہا کہ
آج وضو مین دنیا و آخرت دل مین نہین گزرے مین نے جانا کہ آج میرا وصال
ہوگا اس جہت سے مین نے الحمدللہ کہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست **ایضا** فرمایا کہ صفت سالک کی
ناطق و ساکت و غائب و حاضر و موجود و مفقود ہے حال واحد مین شخص واحد
مین یہ صفت کیونکر درست ہوگی فرمایا کہ ناطق بحق اور ساکت غیر حق سے غائب
خلق سے اور حاضر ساتہہ حق کے اور موجود ساتہہ وجود خالق کے اور مفقود و معدوم
خود سے **ہ** غائب زخود و بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مخدوم والد دامت
برکاتہ مین ایک مسافر سیاح مہمان ہوا اوچہ مین تین خانقاہین ہین ایک تو والد کی
دوسری شیخ جمال الدین کی تیسری خانقاہ گازرونیون کی پس اُس سیاح نے
والد سے کہا سید جیو مین نے تمہاری اچہ مین ایک شخص جمال الدین نام دیکہا مین نے
اتنی سیاحی کی مثل اُسکے نہین دیکہا ظاہر با خلق بشاشت نمودن و باطن باحق
بودن یعنی ظاہر مین تو خلق سے بشاشت کرنا بکشادہ پیشانی پیش آنا اور باطن
مین حق کے ساتہہ ہونا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین مشائخ کبار سے سنا ہے
کہ شیخ جمال الدین کی زمانے مین مثل اُنکے کوئی دوسرا اُنکے مرتبے کا نہ تہا۔

صفت سالک

فضیلت شیخ جمال الدین اوچہ

معنی شیخ

ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کس کو کہتے ہین جواب فرمایا الشیخ هو العالم بالعلوم
الثلثة علم الشريعة وعلم الطريقة وعلم الحقيقة وان يتعلقه ويعتقده
بعض علماء زمانه والشيخ هو الذى يحيى ويميت یعنے شیخ اُس شخص کو کہتے
ہین کہ اُسکے واسطے تین چیزین ہون ایک تو یہ ہے کہ وہ تین علمون کا عالم ہو علم شریعت
وعلم طریقت وعلم حقیقت دوسری چیز یہ ہے کہ بعض علماء اُسکے زمانے کے اُس سے
تعلق کرین اور اُسکے معتقد ہون تیسری چیز یہ ہے کہ وہ زندہ کرے اور مارے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر کے جوار مین بعہد
شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ روحہا ایک بیوہ عورت کا لڑکا مر گیا وہ بڑھیا
زار زار روتی تہی شیخ نزدیک اُس جوان کے آئے اُسکا ہاتہہ پکڑکے بٹہا دیا وہ زندہ ہو گیا
اُس جوان نے کہا کہ مین مر گیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے یہ سر ہے اس معنی
کا کہ الشیخ یحیی ویمیت ایک عزیز نے پوچہا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے احیاء و اماتت یعنی جلانا مارنا کیا ہے جواب فرمایا کہ معدود جیسا کہ عبد اللہ انصاری
رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ جس زمانے مین آپنے مکہ مبارک سے ہجرت فرمائی مدینے مین
تشریف لائے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے ہمراہ تہے جو لوگ
توانگرون مین سے آپکے معتقد تہے اُن سب نے آپکے واسطے مہمان خانہ آراستہ کیا
یہ عبد اللہ انصاری فقیر تہے اُنہون نے اپنے فقیری کے سبب سے کہا کہ ہم بہی کچھ کرین
ایک بکری تہی اُسکو ذبح کر ڈالا اور مہمان خانہ درست کیا اور دروازے کے آگے واسطے

اونٹ کے گہاس رکہا کہ شاید اس درویش کے گہر مین نزول فرمائین آپنے شتر مبارک
کو انکے گہر کے دروازے مین اوتارا اور خود اندر تشریف لے گئے عبد اللہ انصاری نے
جان پائی اسلئے کہ اول قدم مبارک مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجہہ درویش کے
گہر مین آیا بکری ذبح کی ہوئی کا کہانا موجود تہا وہی آگے لے آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ کہانے مین ہاتہہ ڈالین کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم
لائے کہ تم کہانے مین ہاتہہ مت ڈالو یہانتک کہ عبد اللہ انصاری کے لڑکے تمہارے
ساتہہ نہ کہائین عبد اللہ نے انکو طلب کیا بی بی سے پوچہا کہ لڑکے کہان گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ تم کہانا مت کہاؤ یہانتک کہ وہ حاضر نہ ہوجاوین
اون لڑکونکا واقعہ حال یہ تہا کہ جسوقت اُنہون نے اُس بکری کا ذبح ہونا دیکہا
تہا تو بڑے بہائی نے نادانی سے چہوٹے بہائی کو ذبح کر ڈالا جب وہ مرگیا تو اس
بڑے بہائی نے اپنے تئین اوپر سے نیچے گرادیا گردن تن سے جدا ہو گئی یہ بہی مرگیا
جسوقت عبد اللہ کی بی بی نے یہ ماجرا دیکہا تو اُنکو کپڑے سے ڈہانکدیا اسلئے کہ آج
شادی ہے اگر مین رُوونگی تو غم پیدا ہوگا اور اپنے جی مین کہا کہ نعمت غم سے بدل
جائے گی جب عبد اللہ نے طلب کیا تو وہ بی بی اُنکو لڑکونکے نزدیک لے گئین کپڑا
اُنکے اوپر سے دور کردیا جسوقت عبد اللہ نے دیکہا تو کہا کہ مین کیونکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہون شادی کا دن ہے غم پیدا ہوجائیگا نہ کہا یہ عرض کیا کہ وہ کسی
جگہہ کہیلنے کو گئے ہونگے آپنے چاہا کہ کہانے کی طرف ہاتہہ لیجائین پہر حکم آیا کہ تم مت کہاؤ

جب تک کہ وہ حاضر نہ ہو جائین پہر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا فرمایا کہ عبد اللہ حکم نہین ہے مین
کیونکر کہاؤن وہ جہان کہین ہون اُنکو ڈہونڈ کرلے آ جب عبد اللہ نے ایسا دیکہا تو واقعہ حال
بیان کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک اُن لڑکونکے تشریف لائے اور اپنا
دست مبارک اُنکے حلق کے نیچے لیگئے ہاتہہ پکڑا اٹہادیا دونو زندہ ہوگئے اور آپ کے ساتہہ
کہانا کہایا غم شادی سے بدل ہوگیا یہ ہے احیاء اماتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود قوت کے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
کی رعایت کو نگاہ رکہتے تہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے ایک
معجزہ اُنکے معجزون سے یہ تہا ویحیی الموتی باذن اللہ یعنے وہ اللہ تعالی کے حکم سے
مردے کو زندہ کرتے تہے اور اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی رعایت کو بہی نگاہ
رکہتے تہے جبکہ یارون نے پوچہا کہ جن وشیاطین اُنکے زیر فرمان تہے تو آپ نے فرمایا
کہ برادرم سلیمان نے کہا ہے رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے
اے میرے رب تو مجہے ایسا ملک دے کہ میرے بعد کسی کے واسطے لائق نہو ایک عزیز
نے پوچہا کہ یہ تو حسد ہے فرمایا حسد نہین ہے حسد تو وہ ہوتا ہے کہ مثل ہو پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست نبشتم

ایضا اللہ سبحانہ بعض اولیا رضی اللہ عنہم سے بات کرتا ہے

فرمایا کہ حق تعالی بعض اولیا سے بات کرتا ہے خلق صوت ہوجاتا ہے اُسکے ساتہہ بات
کرتا ہے جیسے کہ موسی علیہ السلام سے اور اور پیغمبرون سے باتین کی ہین اللہ تعالی کا

قول پاک ہے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے باتین
کین اولیاء کرام سے اس طور پر بات کرتا ہے کہ ھذا افعل وھذا لاتفعل یعنے یہ کر
اور یہ مت کر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور
عمر غوری جو کہ حرم شیخ مین آرام کئے ہوئے ہین دونو ایک جگہہ تہے جبکہ تغلق نے مولانا
علم الدین کو ملتان مین شیخ کیا اور شیخ رکن الدین کو اس جگہہ بلایا تو عمر غوری ملتان
سے اُچہ مین چلے گئے اسلئے کہ اسنے شیخ رکن الدین کی مخالفت کی ہے شیخ اسجگہہ نہین
ہین تو مین اسجگہہ ملتان مین کیا کرون **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص
صلاحیت مین ہو اور کسی شیخ سے پیوند نکرے تو یہ بات کیسی ہے یہ معنی ہاتہہ آئین یا
نہین جواب فرمایا کہ نہین ہاتہہ آئین شیخ چاہیئے کہ خود کو اُسکی کنف حمایت مین ڈالے
اور اُسکی صحبت کرے راہ امن وخوف کی دریافت کرے مگر وہ آدمی کہ مجتہد کامل ہو
جیسے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کہ کمال نعمت اللہ تعالی کی طرف سے اُنمین تہی
ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کسی شخص کو شیخ کامل قبول کرلے تو مقبول ہوجائیگا
اور مردود نہوگا فرمایا کہ مقبول ہوجائیگا لیکن خوف مین رہنا چاہیئے اور یہ بیت پڑہی

بیت از ہیبت آن دو راہ خون شد دل من ؁ بود منزل من

ایضا اسدن یعنے **ساتوین ماہ رمضان** ہین بندہ خدمت مین حاضر تہا مولانا
تاج الدین محمد مفتی دام فتواہ نے مخدوم سے گزارش کی کہا کہ سید علاء الدین نے فوائد
مخدوم سے جمع کیا ہے روے مبارک طرف بندے کے لائے پوچھا کہ فرزند من تونے

شیخ کا ہونا ضرور ہے

کسقدر ملفوظ جمع کیا ہے مین نے عرض کیا کہ ایک جلد ضخیم ہو گی فرمایا کہ بہت ہو گیا ہے
تجھے چاہیئے کہ میرے مریدون اور معتقدون سے اصحاب دول کو پہونچائے تقصیر
نہ کرے تا کہ جن لوگون نے میری صحبت نہین کی ہے اُنکو یہی کافی ہو جائیگا تو نے بہت
زحمت دیکھی ہے خدا تجھپر رحمت کرے راحت سے بدل ہو گی کیونکہ تو نے دعاگو سے
فوائد وارشاد کو لیا ہے اور سلوک مین امن وخوف کی راہ کو دریافت کر لیا ہے اور
تو سالک ہو گیا ہے اور تو نے صحبت کی ملازمت کی ہے امن کی راہ کو اختیار کیا ہے
خوف کے رستے کو چھوڑا ہے آور ہاتھہ اُٹھائے اور بہت سی دعائین کین کہ مین شرمندہ
ہو گیا وَاَنْ تُنَوِّرَ قلبَہ بنور معرفتك اللهی اِجْعَلْ وَلَدِیَ المعنویَّ سید
علاء الدین من المقربین لدیك والواصلین الیك وَاَنْ تَخْتِمَ اَمْرَہٗ
بالایمان وَاَنْ تَجْعَلَ عاقِبَتَہٗ بالخیر وَاَنْ تَجْعَلَہٗ للمتقین اماما واَنْ تَجْعَلَہٗ
محبوبا فی قلوب اهل الایمان فی الاهل وَاَنْ تَقْضِیَ حوائجَہٗ وان تُحَصِّلَ
مقصودَہٗ بفضلك وکرمك یامولانا وسیدنا بعد اسکے فرمایا کہ جن لوگون نے
اس دعاگو سے بیعت کی ہے اُنکو اور اور خلق کو واجب ہوا کہ نزدیک تیرے آئین اور
فتوح لائین اور تکبر نہ کرین اور فوائد حاصل کرین پس تو اُنکو ارشاد کرے بعضے مین کہونگا اور بعضے
مین نے مجلس ہی مین کہدیا ہے کہ تیرے پاس آئین اور فتوح لائین گو یا وہ میرے
پاس آئے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مزاحم ہوئے تو میری طرف سے خرقہ پہنانا اور
مین نے تجھکو وکیل کیا اس واقعے کی مبارکی کو یاران بزرگ جانتے ہین پس مین نے

قدمبوسی کی اور مین اپنے جی مین سوچا کہ مین کیا اُسکے لائق ہون لیکن بسبب ملفوظ
جمع کرنے کے نعمت پہونچی واسد مین نے خود نہین طلب کی ہے اُنہون نے خود ساتہہ
اس تربیت کے فرمایا جو کہ مذکور ہوا مین نے اسکا بیان اس جہت سے کیا کہ لوگ
گمان نکرین کہ شاید مین نے طلب کی ہے ع چہ کند بندہ کہ گردن نہد فرمانرا
ایضا فرمایا کہ دعاگو جمعے کے دن دوسرے خطبے مین نماز پڑہتا ہے اس جہت سے
کہ نام سلاطین کا کان مین نہ پڑے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات فتاوی کامل مین ہے اذا
خطب الخطیب خطبۃ ثانیۃ یجوز ان یذکر اللہ او یسبح او یصلے صلوۃ
حتی لا یستمع ذکر الظلمۃ لانھم یوصفون بخلاف اوصافھم یعنے جسوقت
خطیب دوسرا خطبہ پڑہے تو ذکر اللہ کرنا یا تسبیح کرنا یا نماز پڑہنا درست ہے علت
یہ ہے کہ ظالمون کا ذکر نہ سُنا جائے کیونکہ وہ بخلاف اُنکے اوصاف کے صفت کئے
جاتی ہین جو کہ اُنمین نہین ہین بعد اسکے فرمایا یہہ بہی فتاوی کامل مین ہے لو قال
رجل لسلاطین زماننا عادل کفر والاصح انہ لا یکفر لانہ عدل فی
عمرہ مرۃ واحدۃ ولو قال علی الاطلاق کفر اتفاقا یعنے اگر کسی آدمی نے ہمارے
زمانے کے بادشاہون کو عادل کہا تو وہ شخص کافر ہوگیا صحیح تر یہ ہے کہ وہ کافر
نہوگا اسلئے کہ اُسنے اپنی عمر مین ایکبار عدل کیا ہوا اور اگر اُسنے مطلق کہا ہے کہ وہ
عادل ہے کسی وقت اُسنے ظلم نہین کیا ہے تو باتفاق کافر ہوجائیگا **ایضا** فرمایا
کہ موے بند ابریشم اور جوڑ یعنے جوڑے مین نماز مکروہ ہے اسکے ساتہہ قبول نہوگی

خطبۂ ثانی جمعہ مین وقت ذکر سلاطین کے ذکر کرنا یا نماز پڑہنا درست ہے

ذکر مکروہی بند ابریشم

ولیکن روا ہوگی باین جہت کہ اُسکی گردن سے نماز ساقط ہو جائے گی فرشتے گناہ
لکھین گے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی مکلف ساری رات بیدار رہے تو اُسنے ترک سنت
کیا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تو یہ ہے کہ انا اصلے وانام یعنے مین نماز
پڑہتا ہون اور سوتا ہون ۔

اتوار کے دن آٹھوین تاریخ ماہ مبارک رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعا گو اس سے پہلے بسبب ضعف کے بعض
نوافل بیٹھکر پڑہتا تہا اسوقت مین کہڑے ہوکر پڑہتا ہون اسلئے کہ فضیلت کے دن
ہین بعد اسکے فرمایا کہ تضعیف عمل کی یعنے بڑہنا عمل کا تین چیز مین ہے ایک تو مکان
مین جیسے خانہ کعبہ اور مسجدین دوسرے زمان مین جیسے ماہ رمضان اور مواسم
دیگر تیسرے نسب مین جیسے شریف لوگ یعنے سادات آسمین بہی تضعیف عمل کی
ہے اور بہت فضیلت ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یضاعف لمن یشاء

ایضا فضیلت سورہ ملک

میت غائب کی خبر پہونچے سورہ ملک پڑہے ہمراہ یارون کے واسطے آسانی سوال
قبر کے اور ثواب اُس میت کو بخشا اور یہ حدیث شریف فرمائی من مات غریبا فقد
مات شہیدا حدیث صحاح کی ہے یعنے جو شخص کہ مرے غربت یعنے مسافرت مین
تو مقرر وہ شہید مرا یعنے شہیدونکا درجہ اُسکو دینگے آسی درمیان مین ایک قلندر
پہونچا قدمبوسی کی اور کہا کہ مدت پندرہ سال کی ہے کہ مین عالم بیہوشی مین ہون

اپنے پندرہ برس سے چمڑا پہنتا ہون اسوقت مین توبہ کرتا ہون اور مرید ہوتا ہون اور چمڑا اوتارتا ہون صوفی ہوتا ہون صوفیون کے کپڑون کا التماس رکہتا ہون فرمایا مبارک ہو پس اُسکو مرید کیا اور فرمایا کہ چمڑا ست اُتار یہانتک کہ کپڑے پیدا ہون کیونکہ بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فائدہ تضعیف عمل کا اور حدیث غریب کی لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ فرزند من سبق پڑہو مین نے قدمبوسی کی اور شروع کیا بات صفت سالک مین تہی کہ ابتدا سلوک کی بیداری ہے ظاہرا و باطنا جسوقت مرید نیند سے جاگے تو طہارت پاک بجالائے اور دو رکعت تحیت طہارت کی ادا کرے جب صبح نکلے تو دو رکعت سنت وقت کی پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین بعد فاتحہ کے اخلاص پڑہے اسلئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے بعد اسکے ستر بار اس طور پر استغفار کرے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ واسألہ التوبۃ اور سو بار تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کہے جیسے کہ دعا گو کہتا ہے اللھم انی اسألک رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی یہانتک کہ اللھم زدنی نورا واعطنی نورا واجعل لی نورا قوت القلوب مین اس طرح لایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پڑہنے مین ملازمت فرمائی ہے بعد اسکے فرض نماز صبح کی ادا کرے اور اسمین کوشش کرے کہ بحضور دل پڑہے اور جب سلام پہیرے تو یہ

صفت سالک

کہے اللھم انت السلام تا یاذا الجلال والاکرام بعد اسکے اُن دعاؤن مین
مشغول ہو جو کہ آئی ہین جسقدر کہ مداومت کر سکے اپنا ورد کرے اور ہر دم استغفار
کرتا رہے اور توبہ از سرِ نو کرے اور واسطے گزری ہوئی عمر کے بخشش مانگے اور
زیادہ بات نہ کرے مگر نیک بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے اور صلاح
مسلمانونکی دعا مانگے یا وہ بات کہے کہ جسمین مسلمان بھائی کا نفع ہو یا کوئی بات علم
کی کہے اور جہانتک ہو سکے جس حال مین کہ ہو قبلے کی طرف مونہہ کرکے بیٹھے اگر
کسی صاحب دل کی زیارت یا کسی پیر کی صحبت یا کسی عالم ربانی کی مجالست کرے
تو یہ اُس سے بہتر و فاضلتر ہے کہ مصلے پر اوراد مین مشغول ہو کیونکہ اوراد ذکر کی یاد دہی
کرتے ہین اور صحبت مذکور کو یاد دلاتی ہے اگر ایسی باتین میسر نہون تو اُسوقت
مسجد جماعت مین مصلے پر بیٹھنا یا خلوت مین اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول ہونا بہتر ہے
اور جسوقت سورج نکل آئے تو بعد طلوع آفتاب کے اشراق کی دو رکعت نماز پڑھنے
مین بہت فضیلت ہے اور جسوقت آفتاب بلند ہو جائے تو چاشت کی نماز ادا کرے
چنانچہ یہ نماز سنت ہے یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تھی یہانتک کہ مین
سبق سے فارغ ہوا۔

نوین تاریخ ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تھا ایک عزیز نے یارون مین سے دعاے فتح باب کا
التماس کیا اس سے پہلے بھی بارہا التماس کرتا تھا فرمایا کہ جب تک علائق کا انقطاع

نہ ہو جائیگا تب تک فتح باب نہوگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاے خدا تعالی کسی آدمی سے اور
کسی چیز سے نہین ڈرتے ہین مگر خداے عزوجل سے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخشونہ ولا
یخشون احدا الا اللہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت ہین ہے اگر کہین کہ یرجون
رحمتہ ویخشون عذابہ کس کی صفت ہے تو جواب دینگے تفسیر مین ہے کہ یہ عامہ
مومنین کی صفت ہے **ایضا** فرمایا کہ جاہل ہرگز شیخ نہین ہوتا ہے اور قسم کہائی
تا کہ تم یقین کرو بعد اسکے فرمایا کہ شیخ شیوخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدونکو
وصیت فرمائی ہے کہ لا تکونوا من جھال الصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تم جاہل صوفیون سے مت ہوا سلئے کہ وہ دین کے چور اور
مسلمانونکے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ فتاوی کامل مین ہے یکرہ الصلوۃ اذا
حرک الریح الرجل والا لا یکرہ یعنے نماز مکروہ ہے جسوقت کہ ہوا آدمی کو ہلادے ورنہ
مکروہ نہین ہے **ایضا** ایک شخص چہینکا جواب دیا اور فرمایا کہ الحمد للہ علی
کل حال کہین عوارف مین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ جسوقت کل حال کہے گا تو شر
بہی داخل ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مین نے دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہہ ہے کہ
حال شر مین الحمد للہ الذی ما اہلکنی یعنے بحالت شر مین حمد اسپر ہے کہ اسنے مجہے مہلت
دی اور مجہے ہلاک نہین کیا دوسری وجہ یہہ ہے علی کل حال من النعم والحمد
بمقابلتہ یعنے حمد بمقابلہ نعمت ہے پس دونو طریق پر الحمد للہ علی کل حال کہنا روا
ہوگا **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کوئی بغیر تکیہ لگائے بیٹہا ہوا سو گیا تو اسکا وضو

اولیاے اللہ سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے

وصیت شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ

ٹوٹے گا یا نہین جواب فرمایا کہ اگر مقعد زمین پر چپکی ہوئی ہے تو وضو اُسکا درست ہے
ورنہ ٹوٹ جائیگا صحیح روایت یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول پر وتر ایک رکعت ہی ہے اور قنوت نہین پڑہتے ہین مگر نصف رمضان مین
اور فجر مین تو سب وقت پڑہتے ہین اور ہم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہین پہر سردی مبارک
طرف اس فقیر کے لاتے فرمایا فرزند من مسئلہ بیع اور دو نو وجہین حمد چہینک کے
اور وضو ٹوٹنے کا مسئلہ سب کو لکہہ لو **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو
خدا یتعالی سے سوائے آسکے اور کو طلب نہ کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ سند مین ایک عورت ولیہ تہی مکاشفہ رکہتی تہی بارہا میری زیارت کو آئی تہی
اور کہتی کہ دعا کرو بہشت و عرش و کرسی وغیرہ کا تماشا دکہاتے ہین مین کیا کرونگی
مجہسے دور کرے مین تو اُسکی شیفتہ ہون سندی زبان مین کہتی تہی جسوقت اوسنے
انتقال کیا تو اُسنے اپنی چادر و مصلا نزدیک دعاگو کے بہیجدی مین نے اُس چادر
کے خرقے بنائے اور یارون کو پہنائے اور مصلا لڑکو نکی مان کے پاس ہے یہ بیت
پڑہی **بیت** آن زن کہ بہ از ہزار مرد است توئی ٭ وآن مرد کہ از زنے خجل ماندہ
منم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے یہ بیت حق میں رابعہ رضی اللہ
عنہا کے کہی تہی جسوقت کہ اُنسے سوال کیا تو جواب دیا منجملہ اُن سوالونکے ایک یہ تہا
کہ رابعہ نے بایزید سے پوچہا کہ اگر پہونچے تو تم کیا کرو بایزید نے فرمایا کہ مین کہا لون
اور اگر نہ پہونچے تو صبر کر ذن پہر بایزید نے رابعہ سے پوچہا کہ تم کیا کرو کہا اگر پہونچے

تو مین کہاؤن اور کہلاؤن ورنہ صبر کرون پس رابعہ نے بایزید سے کہا کہ یہ جو تمنے کہا بازار کے کُتے بہی یہ صفت رکہتے ہین اگر بہونچتا ہے تو کہا لیتے ہین ورنہ بیٹھے رہتے ہین **ایضاً** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مین فرمایا کہ آپ پشت برہنہ گدہے پر سوار ہوتے اور اگر یارون مین سے کوئی تہک جاتا تو اپنے پیچھے سوار کر لیتے تہے ایک دن جنگلی آدمی آیا اور آپکے جامۂ مبارک کو کہینچا چنانچہ بدن مبارک چہل گیا پس آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو بیت المال سے کچھ دیدو فقیر ہے بعد اسکے فرمایا کہ بیت المال درست نہین ہے مگر اُس شخص کو کہ جو اُسکے لایق ہے قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضة من اللہ واللہ علیم حکیم فهؤلاء ثمانیة اصناف وقد سقطت المؤلفة قلوبهم لان اللہ تعالی اعز الاسلام واغنی عنهم فبقی سبعة واما الفقیر فمن له ادنی شئ والمسکین من لا شئ له وقیل علی العکس وهو قول الشافعی رحمة اللہ علیه والعامل من یدفع الیه الامام بقدر علمه والرقاب ای المکاتبون یعان فی فك رقابهم والغارم من لزمه دین ولیس عنده شئ وفی سبیل اللہ هو الغازی منقطع الغزاة وابن السبیل وهو المسافر وان کان له مال فی وطنه وهو فی مکان لا شئ له فیه فهؤلاء مستحقون لبیت المال وللامام ید فع الی کل واحد منهم یعنے بیت المال کے مستحق

ذکر اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحقیق بیت المال

آٹھہ آدمی ہین کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اُنکا ذکر فرمایا ہے مؤلفۃ القلوب کو
نہ دین شروع اسلام مین اُنکو دیتے تہے وہ عرب کے بوڑہے لوگ تہے پہر اللہ تعالے
نے اسلام کو عزت دی اور اُنسے مستغنے کر دیا پس یہان سات آدمی باقی رہے
ایک اُنمین سے **فقیر** ہے فقیر اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکے پاس نصاب سے کم ہو
دوسرا **مسکین** ہے مسکین اُسکو کہتے ہین کہ اُسکے ملک مین کوئی شے نہو بعض نے
یون کہا کہ فقیر اُسکو کہتے ہین کہ اُسکی ملک مین کوئی شے نہو اور مسکین وہ ہے کہ
اُسکے پاس نصاب سے کم ہو یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے لیکن قول اول
صحیح تر ہے اور فتوے بہی اوسی پر ہے تیسرا **عامل** جیسے عالم وکاتب اور مثل اسکے
امام اُنکے کام کے موافق اُنکو دے چوتہا **مُکَاتَب** اسکی بیت المال سے مدد
کیجائے تاکہ وہ غلامی سے خلاصی پائے پانچوان **قرضدار** اگر اُسکے پاس کچھ نہو تو
اُسکے قرض خواہونکو دین تاکہ وہ قرض سے رہائی پائے چھٹا **غازی** راہ خدا
یعنے لشکری ساتوان **مسافر** کہ وطن مین اُسکے پاس مال ہے اور یہان فقیر ہے
تو اُسکو بہی دین یہ سب بیت المال کے مستحق ہین امام ہر ایک کو انمین سے دے
بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف خانقاہ بیت المال سے بناتے ہین اور اوسطرف خواجگان
تجار نے خانقاہین بنائی ہین اور اُنکے واسطے حجرے وقف کئے ہین بعد اسکے فرمایا
فتاوے کامل مین ہے یعطے لھؤلاء من بیت المال بقدر کفافھم واھالیھم
وقضاء دیونھم یعنے اُن لوگونکو بقدر اُنکے کفاف اور گہر والونکے اور ادای قرض

کے بیت المال سے دے مین نے یہ مسئلہ بادشاہ سے بیان کیا اور کہا کہ عورتونکا مہر
بہی دَین ہے پس اُسکو بیت المال سے دین بادشاہ نے کہا کہ خدا کے واسطے آپ
اس روایت کو ظاہر مت کرو ابہی سب سعی کرینگے اور دامن پکڑینگے تبسم فرمایا
بعد اسکے فرمایا کہ اسوقت بیت المال کے مستحقون کی لابدی ضروری بہی گزر
نہین ہوتی ہے پس روے مبارک بدین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
مسائل بیت المال کہ گفتم بنویسید کہ کار خواہد آمد پس نبشتم **ایضا** فرمایا کہ موٹے بند
ابریشم اور جید اور ریشمی کپڑے مین اور اُس کپڑے مین کہ جسمین ایک تار حرام کا
ہو یا لقمہ حرام کا پیٹ مین ہو ان صورتون مین نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے نماز
پڑہنے والے کے مونہہ پر مارتے ہین اسلئے کہ سبب قبولیت کا تقوے کی شرط ہے
وشرائط التقوی عظیمۃ قولہ تعالی انما یتقبل اللہ من المتقین یہ حصر ہے
ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقیون
سے **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ حلال طلب کرے کہانا پینا پہننا کرنا سونگہنا
کہنا سننا پکڑنا جانا سب حلال پر کرے کیونکہ یہ سب فرض ہے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنے طلب حلال
کی فرض ہے بعد فرض کے یعنے اول حلال طلب کرے کہ فرض ہے وکلوا من الطیبات
بعد اسکے فرائض و واجبات وسنن ومستحبات مین اور نوافل مین مشغول ہو اسلئے
کہ کلام اللہ مین اللہ کی طرف سے پیغمبرون کو یہ خطاب ہے کہ یا ایہا الرسل کلوا

فرض طلب حلال

من الطیبات و اعملوا صالحا یعنے اے میرے پیغمبر و اول حلال طلب کرو بعد اُسکے
عمل صالح کرو تاکہ ثمرہ دے اللہ تعالے فرماتا ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء
والمنکر والبغی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لم تنھہ صلوۃ
عن الفحشاء والمنکر لم یزد من اللہ الا بعدا یعنے جسکو اُسکی نماز حرام و مکروہ سے
باز نہ رکھے تو وہ زیادہ نکریگا اللہ سے مگر دوری کو پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ وجہ حلال کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ
مذہب روافض مین ایک عجب رسم ہے مہمان اُنکے پاس اُترتا ہے تو عورت اپنے
خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور مہمان پر حلال جب تک کہ وہ مہمان اُنکے گھر مین ہے
جب وہ چلا جاتا ہے تو پہر وہ خاوند پر حلال ہو جاتی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مین اُس طرف ایک گھر مین مہمان ہوا مین نے دیکھا کہ اُس
گھر کی عورت میرے نزدیک آئی اور بیٹھی اور کہا کہ حُرّمتُ علی زوجی وحُلّلتُ
لک مادمتَ فی البیت یعنے مین اپنے خاوند پر حرام ہو گئی اور تجہپر حلال جب تک
کہ تو اس گھر مین مہمان ہے مین نے دریافت کر لیا کہ یہ عورت رافضیہ ہے پس مین
اُس جگہہ سے بہاگا اور میرے ہمراہ اور یار بہی تہے ہم ایک مسجد مین آئے اور اعتکاف
کی نیت کر لی تاکہ ہم اُس علت سے خلاصی پائین اور ہمنے کہا کہ اس مقام سے بہتر
کہان جائین بعد اسکے فرمایا کہ وہ لوگ صحابہ کے منکر نہین ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو اور اصحاب پر تفضیل دیتے ہین الحمد للہ کہ ہمارے دیار مین نہین ہین یہ بہت ہی

فا[ئدہ] بیان رسم مذہب روافض

بُری رسم ہے ورنہ یہان بہی جاہل ہین فساد مین پڑجائین عورتونکے فاسد کرنے کو
ہر ایک مہمان ہوجائے اور تبسم کرکے فرمایا کہ اُس جگہہ سُنّی لوگ اُنکے گرد نہین آتے ہین
مگر وہی جو اُنکے ہم مذہب ہین بعد اسکے فرمایا بلا تو یہ ہے کہ مدارس کا درس اور
کتاب و احادیث سے تمسک کرتے ہین اور آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے تاویل
کرتے ہین آور یہ یعنے تاویل آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے ہرگز جائز نہین ہے
ایضا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن سبق پڑہ مین ہمنے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سالک کو چاہیئے کہ بعد فراغ کے نماز چاشت سے
واسطے حاجت مسلمان بہائیون کے مصلے سے اُٹہے جیسے بیمار کی عیادت کرنا
جنازے کے ساتہہ جانا بوڑہے ضعیف کمزور کی مدد کرنا یا امر بمعروف و نہی عن المنکر
کرنا اللہ تعالی نے بندونکو امر فرمایا ہے کہ وتعاونوا علے البر والتقوی ولا تعاونوا
علے الاثم والعدوان برّ صلۂ رحم ہے یا کسی عالم کی زیارت کو جائے یا مجلس وعظ
مین بیٹہے یا سبق پڑہائے اگر عالم ہو یا تحصیل علم کرے اگر متعلم یعنے طالب علم ہو اگر
ان سب باتون مین سے کچہہ نہو تو اُسوقت تلاوت قرآن شریف کی کرے یا نماز نفل
پڑہے یا ذکر مین مشغول ہو آور نفس کے ساتہہ محاسبہ کرے کہ تونے رات مین کیا کیا
اور آج کیا کیا اگر اچہا کیا ہے تو اللہ تعالی کا شکر کرے ورنہ استغفار کرے آور اگر
یہہ سب بہی نہو تو عیال کا نفقہ حاصل کرے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیت
الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یہ آیت شریف پڑہی

ر اگر یہ سب نہو تو قیلولہ کرے ان فی النوم سلامۃ کی حقیقت جانے پس قیلولے
ن چلا جائے جسوقت اس راہ پر چلے تو سارے کتب منزل اور سارے انبیا،
سل کی متابعت کی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت مین چند قول سُنے ہین ایک
ل یہ ہے کہ بیع و شرا یعنے خرید و فروخت کرو کیونکہ جمعے کی نماز سے پہلے ممنوع تھی
ذرو البیع دوسرا قول یہ ہے کہ بعد ادائے نماز کے عالم ربانی کی مجلس مین
سی واعظ کی مجلس مین حاضر ہو تیسرا قول یہ ہے کہ واسطے زیارت اولیاء اللہ کے
اوچوتہا قول یہ ہے کہ صلۂ رحم کرو پانچوان یہ ہے کہ بیمار کی عیادت کرو چہٹا قول
ہے کہ ذکر مین مشغول ہو اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا وابتغوا من فضل اللہ
ذکروا اللہ کثیرا ساتوان قول یہ ہے کہ اگر جنازہ ہو تو اُسکے ساتھ جاؤ آٹھوان
ل یہ ہے کہ اگر درمیان دو آدمیونکے خصومت ہو تو صلح کرادو نوان قول یہ ہے
اگر کسی کو تارک فرائض و واجبات و سنن کا دیکھے تو امر بمعروف کرے دسوان
ل یہ ہے کہ اگر کسی کو معصیت مین دیکھے تو نہی عن المنکر کرے گیارہوان قول
ہے کہ بوڑھے ضعیف کی مدد کرو بارہوان قول یہ ہے کہ فقیر و مسکین کو صدقہ دو
رہوان قول یہ ہے کہ باہم مصافحہ کرو چودہوان قول یہ ہے کہ پڑوسیون کی مدد
رو پندرہوان یہ ہے کہ نفقہ عیال کا حاصل کرو کیونکہ فرض ہے سولہوان قول
ہے کہ وجہ حلال حاصل کرو سترہوان قول یہ ہے کہ اپنے خاندان کو نصیحت
کرے واٹھارہوان قول یہ ہے کہ اپنی اور مسلمانون کی دعا کرو انیسوان قول

یہ ہے کہ حق مین والدین کے احسان کرو بیسوان قول یہ ہے کہ اگر دعوت مین بلائین تو جاؤ اکیسوان یہ ہے کہ بارگاہ باریتعالی سے آخرت مانگو بائیسوان یہ ہے کہ اللہ تعالی سے اسکی ذات مانگو لعلکم تفلحون یعنے شاید تم رستگار ہو جاؤ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا فرمایا خرقہ دو نوع ہے

خرقہ تصوف و خرقہ تشبہ خرقہ تصوف خرقہ صحبت ہے اور اسکو خرقہ ارادت کہتے ہین وکل من الاصحاب لبسوا خرقۃ الصحبۃ وھی خرقۃ الارادۃ والارادۃ ھو طلب اللہ تعالی یعنے سارے صحابہ نے خرقہ صحبت کا پہنا ہی اور وہ خرقہ ارادت ہے اور ارادت طلب خدا کو کہتے ہین اقل صحبت شیخ کی ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے خبر مین ہے کہ سلف مین کہتے ہین کہ فلان شیخ کے اسنی مرید یا نوہین اور اسوقت ہزار ہا پیوند کرتے ہین اور صحبت ایک بہی نہین کرتا ہے اور جانتے تہے کہ مرید طالب حق کو کہتے ہین پس کوئی نادر ہوتا کہ دنیا سے اور دنیا کے کام سے تارک ہوتا لیکن واسطے توبہ کے بہت آتے تہے جیسے کہ دعاگو کے پاس توبہ کرتے ہین یہ سب تائب ہین جو کہ تعلق کرتے ہین لیکن مرید وہ آدمی ہے کہ صحبت کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیہ کے لائے فرمایا جیسا کہ فرزند میرا سید علاء الدین دعاگو کی صحبت مین رہتا ہے اور شیخ زادہ نجم الدین اور مولانا فرید الدین اور دوسرے چند عزیز معدود جب یہ فرمایا تو مین نے شکر حق

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلے ایک اربعین موسی دوسرا اربعین ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ تصوف ہے اور اُسکو خرقۂ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت و صحبت و بیان دو خرقۂ ارادت و تبرک چنانکہ بیان کردم بنویسید پس نبشتم **ایضا** ایک عورت آئی کچھہ کہنے لگی فرمایا کتاب مین ہے صوتُ العورۃ عورۃ یعنے عورت کی آواز بہی عورت ہے نہ سننا چاہیئے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہار شنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا ایک عزیز مصلے فتوح لایا فرمایا نشانی کردو تاکہ مین نماز پڑہون پوچہا کہ سیدہی جانب نشانی کرین یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیئے اس جہت سے کہ جاے سجدہ ہے سبحان ربی الاعلی کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکہا جاے ایک عزیز نے پوچہا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈہے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پر نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے **ایضا** فرمایا کہ سحور یعنے سحرے مین خلال کرنا سنت موکدہ ہے اور غیر سحرے مین مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب مکروہ لانہ غیر مسنون یعنے نے کا خلال کرنا چاہیئے کیونکہ مکروہ ہے اسلیئے کہ سنت نہین ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے

نے پوچھا کہ بعد کہانا کہانے کے اگر کلی نکرین اور نماز پڑہین توکیسا ہے فرمایا کہ نماز مکروہ ہوگی اسلیئے کہ لذت کہانے کی سونہہ مین ہے۔

ایضا ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یحضر لیلۃ الجمعۃ والعیدین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ وعیدین کو مکۂ مبارک و مدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولایۃ بفتح الواو وھی المحبوبیۃ اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو العطیۃ وھی تصرف الاقلیم مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ و مدینۂ مبارک مین حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے میرے کچہہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور مین اُسکو بانٹ دیتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ واسطے بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مکۂ مبارک مین ایک عزیز جبل ابو قبیس مین حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک دن مین اُسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دئے نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے کچہہ مین اُنچہ مین بہی لایا آسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے قولہ تعالی واتوا بہ متشابہا یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضا تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنۃ یسقط جمیع العبادات الا ذکر اللہ تعالیٰ یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہو جائینگی مگر ذکر اللہ عز وجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اللہ سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنۃ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تہے رحمہما اللہ تعالیٰ اور اُنسے
نعمت لی تہی اور خانۂ کعبہ کے مجاور ہوگئے تہے ذکر مین ایسے مستغرق ہوتے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو اُنکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنہون نے وفات پائی دعاگو نے
اُنکو دیکہا تہا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور مشائخ دیگر بہی
حاضر تہے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تہی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہوگئے ایک شور اُٹہا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المؤمنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
وتاثیر آن این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

الیضاً ذکر مزاح یعنے خوشطبعی کا نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی لامزح ولا اقول الاحقا یعنے مین البتہ مزاح
کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ مطائبہ
فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تھے انہون نے کہا یارسول اللہ
ارکبنی انا ماش قال ارکبک علی الفصلان یعنے تم مجھکو سوار کردو مین پیادہ
ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ
اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھیان
تھین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنة یعنے بڑھیان جنت مین داخل
نہونگی بڑھیون نے کہا یارسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ
بڑھیان سب جوان ہوجائین گی بعد اسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن
خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ
اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بھی میرے ساتھ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے
فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑھی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم
یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کھیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے
زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد وچہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا
چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکھا ہے فأتوا حرثکم انی

شئتم ای قائما وراکعا وقاعدا ومضطجعاً متکئا عریانا ملتحفا اولاحفا اسکے
مثل جو اسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرو اپنی عورتون سے دران حال کہ خود کہڑے
ہو اور بطریق رکوع اور بیٹہکر اور لیٹ کر اور تکیہ لگا کر اور کپڑے پہن کر اور ننگے ہو
اور اوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہو کر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہہ بہی
فرمایا کہ شرح مین کہاہے کہ جماع کو شکل شعب پر اختیار کیا ہے اسلئے کہ اور شکلین مرد
کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح مین
ایسا تبسم فرماتے تہے حتی بُدی داخلُ فمہ یعنے یہانتک کہ درون دہن مبارک دکہائی
دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان مزاح وبیان
این آیت کہ گفتم بنویسید غریب ست ہر کسی نمے داند

ایضا ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
ایک یار کو وعظ ونصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رایت رجلاً تکلمہ معہ
بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعۃ وان کان
طالب الطریقۃ فقل من الطریقۃ وان کان طالب الحقیقۃ فقل من الحقیقۃ
فان لم تقل قصرتَ فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو
دیکہے تو بمقدار اُسکے عقل وفہم کے اُسکے ساتہ بات کر پس اگر وہ شریعت کا طالب ہے
تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تو نے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلئے کہ وہ تو اور چیز کا طالب ہے تو اُسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بہی کہا ہے
من منح الجہال علماً فقد اضاعہ ؎ ومن منع المستوجبین فقد ظلما ؎ الخلّ
کالماء یبدی ضمائرہ ؎ مع الصفا ویخفیہا مع الکدر ؎ المنح هو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانون کو علم طریقت کا یہان علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اُسنے اُس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہین اُنسے جسنے باز رکہا تو
مقرر اُسنے ظلم کیا اسلئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولهم یعنے تم
بات کرو لوگونسے اُنکے اندازہ عقول پر مثلاً ایک شخص شریعت کو خوب نہین جانتا ہے
تو اُس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضاً** ایک عزیز دانشمند و سالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقیراً یکتب فی دیوانہ بکل خطوۃ سبعین
الف حسنۃ ویقول الملائکۃ یا رب صل بہ کما وصل لولیک یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم مین ستر ہزار نیکیان اُسکے نامۂ اعمال
مین لکہے جاتے ہین اور فرشتے کہتے ہین الٰہی تو اُسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اُسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا مین وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت بزرگان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہے مع اس حدیث کے جو مین نے کہے سب کو لکھہ لو غریب ہے تمکو اور تمہارے یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

کو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑہے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ روایت ہے کہ رکوع کے ساتہہ کفایت کرے اور ایک روایت یہہ ہے کہ سجدۂ نماز مین کفایت کرے اور واقع مین وہی ہو جائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑہنے کا اُسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پہیرے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہو جائے تو دوسرا آدمی اُسوقت بتائے کہ امام نے مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نہ پڑہا ہو اور اگر مقدار مایجوز بہ الصلوۃ پڑہ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ما یتنا ولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرأوا ما تیسر من القرآن یعنے جسکو اسم قرارت کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑہو تم جو آسان ہو قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہوٹی تین آیتین ہین مثل سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حصر یعنے رکجانے امام کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب کو

مین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تھے لیکن مین نے گئے کا
بھونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا کہ اُسی وقت لطیف مین یا ساری
رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلا کُتا نہین بھونکتا ہے بعد اسکے پوچھا کہ اس زمانے
مین عورتون مین سے بھی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی
شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک [illegible] مشارق کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قوله علیه الصلوٰة والسلام من اثنیتم علیه خیرا
وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله
فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو واجب
ہوئی واسطے اسکے بہشت اور جسکو تم برا کہو تو وجب ہوئی واسطے اسکے دوزخ تم
گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہیئے کہ درمیان
بہائیوں کے نیک زندگی کرو تاکہ وہ پس پشت تمکو نیک کہین کیونکہ اُنکے اچھا برا کہنے
سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے **ع** بدنام زیستن بتر از مرگ کا فرست ؎
مردن بہ نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قوله
علیه السلام من ابطا به عمله لم یسرع به نسبه یعنے جس شخص کو اُسکے عمل نے
پیچھے ڈالدیا تو نسب اسکا کچھہ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریف پڑہی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینه فاولئك
هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا انفسهم فی

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلّے ایک اربعین موسی دوسرا اربعین
ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ تصوف ہے اور اُسکو
خرقۂ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس وے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت و صحبت و بیان دو خرقۂ ارادت و
تبرک چنانکہ بیان کردم بتو رسید پس [illegible] ایک عورت آئی کچھ کہنے لگی فرمایا
کتاب مین ہے صوتُ العورۃ عورۃ [illegible] عورت کی آواز بھی عورت ہے نہ سننا
چاہیے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہار شنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تھا ایک عزیز مصلے
فتوح لایا فرمایا نشانی کر دو تاکہ مین نماز پڑھون پوچھا کہ سیدھی جانب نشانی کرین
یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیے اس جہت سے کہ جائے سجدہ ہے
سبحان ربی الاعلی کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکھا جائے
ایک عزیز نے پوچھا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈھے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون
ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پر نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتھ تشبہ ہوتا ہے
ایضاً فرمایا کہ سحور [illegible] سحرے مین خلال کرنا سنت موکدہ ہے اور [illegible] سحرے مین
مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب [illegible] نے
کا خلال کرنا چاہیے کیونکہ مکروہ ہے اسلئے کہ سنت [illegible] ایک عزیز نے

نے پوچہا کہ بعد کہانا کہانے کے اگر کلی نکرین اور نماز پڑہین توکیسا ہے فرمایا کہ نماز
مکروہ ہوگی اسلئے کہ لذت کہانے کی مونہہ مین ہے۔

ایضا ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یحضر لیلۃ الجمعۃ والعیدین
فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ
وعیدین کو مکۂ مبارک ومدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولایۃ
بفتح الواو وھی المحبوبیۃ اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو
العطیۃ وھی تصرف الاقلیم مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت
محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ ومدینۂ مبارک مین حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے
میرے کچہہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور مین اُسکو بانٹ دیتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ واسطے
بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ مکۂ مبارک مین ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک
دن مین اُسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دئے نبات مصری
سے زیادہ تر شیرین تہے کچہہ مین اُسمین سے ہی لایا اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے
قولہ تعالیٰ واتوا بہ متشابھا یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضا تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنۃ یسقط جمیع العبادات الا ذکر اللہ تعالی یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہوجائین گی مگر ذکر اللہ عزوجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اللہ سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنۃ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تہے رحمہما اللہ تعالی اور اُنسے
نعمت لی تہی اور خانۂ کعبہ کے مجاور ہوگئے تہے ذکر مین ایسے مستغرق ہوتے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو اُنکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنہون نے وفات پائی دعاگو نے
اُنکو دیکہا تہا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور مشائخ دیگر بہی
حاضر تہے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تہی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہوگئے ایک شور اُٹہا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المؤمنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
وتاثیر آن این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

الیضاً ذکر مزاح یعنے خوشطبعی کا نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنی لَامزحُ وَلا اقول الاحقا یعنے مین البتہ مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتہہ مطائبہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تہے اُنہون نے کہا یا رسول اللہ ارکبنی انا ماشٍ قال ارکبک علی لفصلان یعنے تم مجھکو سوار کردو مین پیادہ ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑہیان تہین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنة یعنے بڑہیان جنت مین داخل نہونگی بڑہیون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ بڑہیان سب جوان ہوجائین گی بعد اُسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بہی میرے ساتہہ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑہی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّی شئتم یعنے عورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کہیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد وچہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکھا ہے فأتوا حرثکم انّی

مزاح

جماع کے طریقے

شتئتم اى قائماورا كعاوقاعداومضطجعا متكاعريانا ملتحفااولاحفا اسكے
مثل چوراسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرواپنی عورتون سے دران حال کہ خود کہڑے
ہواور بطریق رکوع اور بیٹہکراور لیٹ کراور تکیہ لگاکراور کپڑے پہن کراور ننگے ہوکر
اوراوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہوکر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہہ بہی
فرمایاکہ شرح مین کہاہے کہ جماع کو تسکل شعب پر اختیار کیاہے اسلئے کہ اور تشکلین مرد
کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح مین
ایسا تبسم فرماتے تہے حتی یری داخل فمہ یعنے یہانتک کہ درونہ دہن مبارک دکہائی
دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان مزاح وبیان
این آیت کہ گفتم بنویسید غریب ست ہر کسی نمے داند

ایضا ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
ایک یار کو وعظ ونصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رایت رجلا تکلم معہ
بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعۃ وان کان
طالب الطریقۃ فقل من الطریقۃ وان کان طالب الحقیقۃ فقل من الحقیقۃ
فان لم تقل قصرت فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو
دیکہے تو بمقدار اسکے عقل وفہم کے اسکے ساتہ بات کریں اگر وہ شریعت کا طالب ہے
تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تو نے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلئے کہ وہ تو اور چیز کا طالب ہے تو اُسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بہی کہا ہے
من منح الجہال علما فقد اضاعہ ؎ ومن منع المستوجبین فقد ظلما ؎ الخل
کالماء یبدی ضمائرہ ؎ مع الصفا ویخفیہا مع الکدر ؎ المنح ہو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانون کو علم طریقت کا یہان علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اُسنے اُس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہین اُنسے جسنے باز رکہا تو
مقرر اُسنے ظلم کیا اسلئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولہم یعنے تم
بات کرو لوگونسے اُنکے اندازہ عقول پر مثلا ایک شخص شریعت کو خوب نہین جانتا ہے
تو اُس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضا** ایک عزیز دانشمند و سالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقیرا یکتب فی دیوانہ بکل خطوۃ سبعین
الف حسنۃ ویقول الملائکۃ یا رب صل بہ کما وصل لولیک یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم مین ستر ہزار نیکیان اُسکے نامۂ اعمال
مین لکہے جاتے ہین اور فرشتے کہتے ہین الہی تو اُسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اُسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا مین وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت بزرگان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہے مع اس حدیث کے جو مین نے کہے سب کو لکھہ لو غریب ہے تمکو اور تمہارے یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

کو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑہے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ روایت ہے کہ رکوع کے ساتہہ کفایت کرے اور ایک روایت یہ ہے کہ سجدۂ نماز مین کفایت کرے اور واقع مین وہی ہو جائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑہنے کا اُسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پہیرے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہو جائے تو دوسرا آدمی اُسوقت بتائے کہ امام نے مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نہ پڑہا ہو اور اگر مقدار مایجوز بہ الصلوۃ پڑہ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ما یتناولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرأوا ما تیسر من القرآن یعنے جسکو اسم قرارت کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑہو تم جو آسان ہو قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہوٹی تین آیتین ہین مثل سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حضر یعنے رکجانے امام کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب کو

مین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تہے لیکن مین نے گنگے کا
بہونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچہا کہ اُسی وقت لطیف مین یا ساری
رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلاً کتا نہین بہونکتا ہے بعد اسکے پوچہا کہ اس زمانے
مین عورتون مین سے بہی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی
شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک عزیز مشارق کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قوله علیه الصلوة والسلام من اثنیتم علیه خیرا
وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله
فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو داجب
ہوئی واسطے اُسکے بہشت اور جسکو تم بُرا کہو تو وجب ہوئی واسطے اُسکے دوزخ تم
گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہیئے کہ درمیان
بہائیونکے نیک زندگی کرو تا کہ وہ پس پشت تمکو نیک کہین کیونکہ اُنکے اچہا بُرا کہنے
سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے **ع** بدنام زیستن بتر از مرگ کا فرست ؎
مردن به نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قوله
علیه السلام من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه یعنے جس شخص کو اُسکے عمل نے
پیچہے ڈالدیا تو نسب اُسکا کچہہ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریف پڑہی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینه فاولئك
هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا انفسهم فی

بدون عمل سیادت نفع نہین

خالدین تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون یعنے جوقت صور پہونکا جائیگا تو اسوقت نسب نفع نہ دینگے اسدن تو جسکے اعمال کاوزن بہاری ہوگا تو وہ رستگارون سے ہوگا اور جسکا ہلکا ہوگا وہ زیانکارونسے ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ سید ونکو سیادت نفع نہ دے گی جب تک کہ عمل صالح نہو اور یہ اشعار عربی پڑہے ؎ بجدٍ لا بجدٍ کل مجدٍ ؛ وما جدٌّ بلا جدٍ بمجدٍ ؛ فکم عبدٍ یقوم مقام حرٍّ ؛ وکم حرٍّ یقوم مقام عبدٍ ؛ ؎ الجد یدنی کل امرٍ شاسعٍ ؛ والجد یفتح کل باب مغلق ؛ واذا سمعت بان مجدودًا خفی ؛ عودًا فاثمر فی یدیه فصدق ؛ واذا سمعت بان محرومًا اتی ؛ ماء لیشربه فغاض فحقق ؛ جد اول بکسر جیم ہے کیونکہ معنی اسکے کوشش کے ہین اور دوسرے جد بفتح جیم ہے اسلئے کہ اسکے معنی دادا کے ہین تیسرے جد اول بفتح جیم بمعنی دادا کے ہے اور دوسرے جد بکسر جیم بمعنی کوشش ہے معنی اشعار کے یہ ہین کہ ہر بزرگی بسبب کوشش کے ہے نہ بسبب دادا کے کیونکہ دادا بغیر کوشش کے نفع نہین دیتا ہے کہ وہ بزرگ کر دے پس کتنے غلام کہڑے ہونگے آزاد کی جگہہ مین اور کتنے آزاد کہڑے ہونگے غلام کی جگہہ مین پہر یہ شعر فرمایا ؎ من ملک النفس حرٌّ ما هو ؛ والعبد من یملکه هواه ؛ یعنے جو شخص کہ مالک نفس کا ہے وہ آزاد ہے اور جو شخص نفس و ہوا کا بندہ ہے وہ بندے کا بندہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ از حرص و ہوا دو بندہ دارم ؛ پس بر سر آن ہر دو بادشاہم ؛ تو بندۂ بندگان مائی ؛ از بندۂ بندگان

چہ خواہم ؎ بعد اسکے فرمایا شریف کو چاہیئے کہ جد و اجتہاد یعنی سعی و کوشش کرے
نسب پر کفایت نفرمائے اور دین کے کام مین ناز نہ کرے کہ مین سید ہون چاہیئے
کہ اپنے دادا کی متابعت و پیروی کرے آخیر شعرون کے یہ معنی ہین کہ سعی و کوشش
ہر بعید کام کو قریب کر دیتی ہے اور ہر بند دروازے کو کہولدیتی ہے اور جسوقت تو سنے کہ کسی سعید و نیکبخت و بختاور
آدمی نے سوکہی لکڑی کو ہاتہہ مین لیا تو وہ اُسکے ہاتہون مین میوہ دار ہو گئی پس تو
اسکو سچ جاننا اور جب تو سُنے کہ کوئی محروم و شقی و بدنصیب و بیچارہ پانی پر آیا تاکہ
اُسکو پیئے پس وہ خشک ہو گیا تو تو اس بات کو سچ سمجہنا بعد اسکے فرمایا کہ دنیا مانند زمین
کے ہے اور حیات مثل پانی کے ہے اور عمل مثل کہیتی کے ہے اور یہ حدیث شریف
پڑہی الدنیا مزرعة الآخرة یعنے دنیا کہیتی ہے آخرت کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر
سانس جو تجہسے گزرتی جاتی ہے ملک دو جہان کی قیمت رکہتی ہے اگر تو اُسکو خیر مین
صرف کرے ورنہ دنیا و آخرت دونو جہان کی خرابی ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ۔
؎ بغفلت میگزاری روزگارے ؎ مگر در گور خواہی کرد کارے ؎
کارے کن و کار بگزار ؎ گفتار کے کار دار د کار ؎ پس روے مبارک برین فقیر آورده
فرمودند فرزند من این حدیث بیان نسب و عمل و آیت کہ گفتم مناسب آن و اشعار
عربی ہر ہفت یا اشعار پارسی دیگر بنویسید بملفوظ غریب ست کار خواہد آمد ترا
و یاران ترا پس نبشتم ؎ گر ہمہ عمر خود با تو بر آرم دمے ؎ حاصل عمر آن دم است
باقی ایام رفت ؎ ہر انکہ غائب از وے یک زمان ست ؎ در ان دم کافر ست

اما نہانست ٭ مبادا غائبے پیوستہ باشد ٭ در اسلام بروے بستہ باشد ٭ حضوری بخش اے پروردگارم ٭ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ یہہ اشعار شیخ امین الدین گازرونی نے کہے ہین **ایضا** فرمایا کہ جس عمل کرنیوالے کی صحت توبہ نہوگی تو اُسکا عمل مقبول نہوگا اول توبہ صحیح کرنا چاہیئے بعد اُسکے عمل کرے تاکہ اس صفت مین داخل ہو قولہ تعالی التائبون العابدون۔

ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا

فرمایا کہ آپنے کسی صبح کی نماز مین قصار مفصّل کی سورتین پڑہین تو یارون نے پوچہا یا رسول اللہ آپ تو صبح کی نماز مین طوال مفصل پڑہتے ہین آج کیا ہے کہ آپنے قصار مفصل پڑہین فرمایا کہ مین نے ایک بچے کا رونا سن لیا اسلیئے مین نے جلد نماز ادا کی تاکہ اُسکو گود مین لون اور رونے سے اُسکو باز رکہون کیونکہ اُسکی مان فتنے مین پڑے گی یعنی اُسکا وقت غارت جائیگا آپنے فرمایا ہے من[لہ] لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ای من متابعینا یعنے جو شخص کہ مہربانی نہ کرے بچون پر اور بزرگی نہ رکہے بزرگونکی تو وہ ہمارے پیروی کرنیوالون سے نہین ہے **ایضا** فرمایا ہر عمل کہ پیر سے دیکہین اُسکو یہین کیونکہ کا[ع] غیر مشروع کام ہرگز نہ کریگا اور یہ عمل جو کہ فعل مین ہو دوسرے کے دل مین اثر کریگا لسان الحال افضل من لسان المقال یعنے حال کی زبان مقال کی زبان سے بہتر ہے پس آن امیر روے سیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ عمل

لہ جامع صغیر من ابن نقد من لم یرحم صغیرنا لم یعرف حق کبیرنا فلیس منا ابو داؤد من ابن عمرو

کہ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ترمذی ابو داؤد عن ابن عمرو

ع بسی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

بآیت کہ خواندم وآن حدیث کہ گفتم جملہ بنویسید پس نشتم۔

تیرہوین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ

کو بندوخدمت مین حاضر تہا بادشاہ نے کپڑے بہیجے خانجہان [illegible] برتی کی اور عرض کیا کہ بادشاہ نے خدمت مین کپڑے بہیجے ہین فرمایا قبول ہین بعد اسکے فرمایا کہ اگر مشروع ہین تو مین پہنونگا ورنہ نہین پہنونگا واسطے لڑکونکی والدہ کے رکہہ چہوڑونگا خانجہان نے قسم کہائی کہ مشروع کپڑے ہین یارون نے کہا کہ مشروع کپڑے ہین اور اگر مشروع نہون تو مردون کو درست نہین ہین عورتونکو حلال ہین لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ھٰذان محرمان لذکور امتی وحلال لاناثھم یعنے ریشم اور سونا میری اُمت کے مردونپر حرام کیا گیا ہے اور حلال ہے واسطے اُنکی عورتونکے غرضکہ دین کے کام مین اتنا احتیاط رکہتے ہین سارے مسلمانون کو بہی ایسا ہی چاہیئے پس خان جہان رخصت ہوا عرض کیا کہ مین غلام بجان و دل مخدوم کے زیر قدم ہون اگرچہ بعد دیر کے قدمبوسی کی جاتی ہے اُسپر یہہ حدیث شریف پڑہی من احب قوما فھو معھم یعنے جو شخص کسی قوم کا دوست رکہتا ہے تو وہ اُنکے ساتہہ ہے پس تو معنی مین ہمراہ دعاگو کے ہے پوچہا کہ سلطان نے کتنے کپڑے بہیجے ہین عرض کیا کہ چونتیس جوڑے حسن خادم ذراسی نبات یعنی مصری واسطے تبرک کے لایا اپنے دست مبارک سے اُسکے مونہہ مین دی اور یہ دعا فرمائی الٰھی ارزقہ حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو اُسے ایمان کی حلاوت

روزی کر بعد اسکے فرمایا کہ جب دوسرے کو شیرینی کہلائین تو اس طرح دعا کرین آور اگر خود کہائین تو یون کہین الٰہی ارزقنی حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو مجہے ایمان کی حلاوت روزی کر اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح دعا فرمائی ہے غرض یہ ہے کہ جس حال مین ہون خدا کو یاد کرین کہانے اور سونے مین بہی جیسا کہ اوراد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے خان جہان چلا گیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے بادشاہ کا کپڑا پہن لیا اسلئے کہ امتثال بادشاہ کے حکم کا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

(فائدہ امتثال حکم بادشاہ)

شب پنجشنبہ چودہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعاگو سے فرمایا ہے کہ غرہ پیر کے دن تہا اتوار کے دن خلاف گواہی دی اور جملہ اطراف مین یہی ہے آور مین نے یہ بہی سنا ہے کہ لشکر منصور مین بہی غرہ پیر کے دن تہا دعاگو چاہتا تہا کہ صدر جہان آتا ہے اُس سے کہدون اور مین نے نہ کہا اسلئے کہ اُسکا حکم ہو جائے لیکن اوقات شریف سے تو نہ چاہیے کہ محروم ہو جائین **ایضا** فرمایا کہ مین ہر تراویح یعنے چار رکعتون مین دو رکعت پڑہتا ہون اسلئے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تراویح ۳۶ رکعت ہین مکہ ومدینہ مبارک مین مین نے دیکہا ہے حنفی وشافعی وحنبلی مذہب والے بہی اسی طرح کرین تا کہ اتفاق ہو جائے اسی درمیان مین خوان لائے

(مسئلہ تراویح)

اسکو صرف کیا فرمایا کہ اُسچیز کے کہانے کے بعد کہ جسکو آگ پہونچی ہو مونہہ دہو ڈالین کیونکہ سنت ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی جو کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الوضوء[1] مما مستہ النار آی المضمضۃ بعد اسکے فرمایا کہ اس وضو سے مراد کلی ہے بنا بر سنت کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلی فرماتے تہے نہ یہ وضو کو دُہراتے اور اگر کوئی کلی نہ کریگا تو بسبب خلاف سنت ہونے کے نماز مکروہ ہو گی لیکن اگر ایسی چیز کہائین کہ جسکو آگ نہین پہونچی ہو تو کلی کی حاجت نہین ہے مخدوم کا معمول بہی تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر ایں فائدہ تراویح وحدیث مضمضہ بنویسید غریب ست۔

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا مائدہ سحور یعنے سحری کا خوان لائے اُسمین پیاز تہی فرمایا کہ پیاز نہایت مفید ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی من اکل حفاء الارض لو یضرہ ماؤھا الحفا ای البصل یعنے جو شخص زمین کی پیاز کہائیگا تو اُسکو اُس زمین کا پانی ضرر نہ پہونچائیگا ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی کو زمین کے پانی نے پکڑ لیا ہو اور وہ پیاز کہاے تو پانی کی گرفتگی اُس سے جاتی رہے گی فرمایا جاتی رہیگی اسلئے کہ حدیث صحاح کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این حدیث فائدہ پیاز کہ گفتم در ملفوظ بنویسید **ایضا** اس فقیر کو ایک مشکل تہی مین نے خدمت مین عرض کیا کہ محراب داخل مسجد ہے یا خارج جواب فرمایا

[1] ہٰذا عام مخصوص بعض لفظ کے ابن لفظہ الوضوء یجب مما مست النار مما مست النار و بہی قال اوضیو و کلیب و قال المناوی و ہذا منسوخ و قیل المراد اللغوی و ہو غسل الید و الفم منہ و الصحیح ان ثابت عن زید بن ثابت مر عن عائشہ رضی اللہ عنہا الوضوء مما مست النار و من اکل من الرأس و رحم من الا فطر و ہو قطعہ من الاقط عن جابر بن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ الہنیئہ و قال حسن ۱۲-۸

کہ داخل مسجد ہے پہر مین نے پوچہا کہ اُسمین قدم رکہنے سے نماز کیون مکروہ ہوتی ہے فرمایا کہ خلاف سنت ہونے کی جہت سے دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی آنیوالا آئیگا تو جانیگا کہ واسطے فرض کے کہڑا ہے وہ بہی شروع کریگا لیکن نوافل مکروہ نہین ہین **ایضا** فرمایا کہ مصیبت زدہ پر نوحہ و فریاد کرنا درست نہین ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات قریب ہوئی اور وہ آپکے گود مین تہے تو آپ نے دریافت کرلیا آپ کا دل فیض منزل غمگین ہوا اور چشم مبارک سے آنسو بہتے تہے اور کچہہ فریاد نہین فرماتے تہے پس چاہئے کہ اپنے پیغمبر کا اتباع کرین اُنکا خلاف نکرین بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک مین تربت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے بقدر ایک گز کے ہے کچہہ زیادہ مین نے پیمائش کی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ ابراہیم کونسی حرم سے تہے فرمایا کہ جاریۂ ماریہ نام رضی اللہ عنہا سے تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ ایسی لونڈی نہ تہین کہ بازار سے خریدتے ہین ایک بادشاہ نے اپنی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامی کے واسطے بہیجی تہی **ایضا** فرمایا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی دشوار کام آتا تو آپ الحمد للہ علی کل حال فرماتے **ایضا** اخلاق نبوئی سے فرمایا کہ جب آپ مجلس مین تشریف لاتے تو تین بار سلام کی تکرار فرماتے اور اگر کوئی چیز قرآن مجید یا حدیث شریف سے کہتے تو تین بار تکرار کرتے اور بآواز بلند فرماتے تاکہ یارون کے دل مین

فا۔ نوحہ و فریاد نہ چاہیے

فا۔ ذکر ابراہیم و ماریہ رضی اللہ عنہا

بیٹھہ جائے پس روے مبارک برین فقیر آورده فرمودند فرزند من این فوائد که گفتم بنویسید۔

شب یکشنبہ پندرہوین ماہ رمضان

ایصال ثواب میت

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز واسطے روح اپنی میت کے کہانا لایا تہا اُسکو قبول کیا فرمایا کہ جب کسی کی روح کے واسطے کہانا کرین تو چاہیئے کہ دوسرونکو کہلائین اور خود بہی اُنکے طفیل مین کہالین اُسکی روح کو پہونچیگا **شب مذکور** مین بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع بعض روافض نے اس آیت سے نو عورتین حلال رکہی ہین اور بعض نے اٹہارہ اُنکے مذہب مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ مثنی دو عورتین ہوئین اور ثلاث تین اور رباع چار مجموع نو عورتین ہوئین اور بعض کہتے ہین اٹہارہ مثنی دو دو اور ثلاث تین تین دس ہوئین اور رباع چار چار یہ آٹہہ ہوئین مجموع اٹہارہ ہوئین بعد اسکے فرمایا کہ یہ باطل ہے صحیح مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے اس مذہب صحیح مین یہی چار عورتین مراد ہین کیونکہ متعارف ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے **ایضا** فرمایا سنا بالقصر الضوء قولہ تعالی یکاد سنا برقہ ای ضوء برقہ وبالمد هو العلو پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو غریب ہے کام آئیگا۔

حکم نکاح چار زن

سولہوین تاریخ ماہ رمضان پیر کے دن

اطوار حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا فرمایا خبر مین ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مشی علی الارض مشی مشیا تکفیا ای تعجیلا یعنے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت زمین پر چلتے تو جلد چلتے نہ بطور کاہلون کے گویا پہاڑ سے اترتے ہین یا زمین خلاش ہین جلد جاتے ہین اگر کوئی چاہتا کہ سلام کرے تو دوڑتا اسوقت سلام کرتا اور زمین مین بہت دیکہتے آسمان مین کم نظر فرماتے راہ چلنے مین دائین بائین نہ دیکہتے تہے سر جہکا کر چلتے اور اگر کسی جگہہ دیکہتے تو تمام بدن مبارک کو پہیرتے کنارۂ چشم سے نہین دیکہتے تہے اور اگر کسی جگہہ سوار ہوتے تو صحابہ کو اپنے آگے روانہ کرتے آپ کے عقب مین فرشتے چلتے اسواسطے کہ بیلد پہرین

ایضا ایک عزیز سربند فتوح لایا قبول کیا فرمایا کہ طرۂ دستار یعنے پگڑی کے شملہ چہوڑنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین طریق مروی ہین کتب مین ہے طرۃ العمامۃ تکون قدر شبر او الی وسط الظہر او الی موضع الجلوس ہذا الطریق مسنون لا غیر واختار اہل الصوفیۃ مقدار شبر لان فیہ فضیلتین احدہما مسنون والثانی یستر سل الملائکۃ مقدار شبر یعنے شملہ عمامے کا بقدر ایک بالشت کے ہو یا وسط پشت تک یا بیٹہنے کی جگہہ تک یہ تینون طریق سنت ہین نہ انکا غیر اور مختار مشائخ صوفیہ کا ایک بالشت ہے اسلئے کہ اسمین دو فضیلتین ہین ایک تو سنت دوسرے یہ ہے کہ فرشتے طرۂ دستار کو ایک بالشت چہوڑتے ہین آگے

بائین جانب مین آپ روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این اخلاق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گفتم وطرۂ دستار جملہ بنویسید **ایضا** فرمایا فرزند
من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ جب وقت نماز ظہر کا آئے تو
سالک نیند سے جاگے وضو کرے اور بعد اُسکے شکر طہارت چار رکعتین صلوۃ
زوال کی پڑہے بعد اُسکے سنت ظہر کی ادا کرے بعد اسکے فریضۂ ظہر بجماعت پڑہے
جب نماز ظہر کے ورد سے فارغ ہوجاے تو تلاوت کرے یا ذکر کرے عصر کی نماز
تک اور اگر دل فارغ نہین رکہتا ہے تو فراغت دل مین کوشش کرے اسلئے کہ
حضرت داود علیہ السلام کے حق مین خطاب ہے یاداؤد فرغ قلبك یعنے اے
داؤد تو اپنے دل کو فارغ کر تا کہ وہ ذکر کے واسطے مہیا ہوجاے اسلئے کہ ذکر اعمال
قلوب کا جامع ہے فرائض کو مسجد مین پڑہے اور نوافل کو گہر مین کیونکہ دین کی سلامتی
اور دل کی جمعیت یہی ہے اور جو چیز سلامتی وجمعیت سے نزدیکتر ہے اُسکی نگاہداشت
زیادہ تر اولی ہے مگر یہ کہ مرشد ہو تو اُسکے واسطے عمل کا ظاہر کرنا واجب ہے تا کہ دوسرے
دیکہین اور اُس سے عمل اخذ کرین جب عصر کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعتین سنت
عصر کی پڑہے اور فرض کو بجماعت ادا کرے اور جب فارغ ہو تو ذکر وفکر مین مشغول
ہوجاے کہ یہ دل کا کام ہے اور وہ اعضا کا کام ہے اور جسوقت آفتاب زرد پڑجاے
تو تلاوت ادعیہ وتسبیح مین جو کہ بعد عصر کے آئی ہین مشغول ہو یہانتک کہ سورج ڈوب
جائے اور اسوقت کا زندہ رکہنا فضیلت مین مثل زندہ رکہنے ورد اول کے ہے

وصیت سالک

فرائض مسجد مین اور نوافل گہر مین پڑہے

ہے صبح کے جاگنے سے طلوع آفتاب تک اسلئے کہ اول النہار الدین و آخرہ العقبی اور دوست تر یہ بات ہے کہ استغفار مین رہے کہ سورج ڈوب جاے اور ساتہہ نفس کے محاسبہ کرے کہ دن تجہسے گزر گیا تو کیا ہاتہہ مین لایا کیونکہ خبر مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا بورک فی یوم لا یزداد فیہ خیر یعنے برکت نہین ہے اُس دن مین کہ جسمین خیر زیادہ نہو تہہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

ایضا معنی رمضان

فرمایا کہ اسم صفات خداوند تعالی کا ہے فعلان کی وزن پر بمعنی فاعل ہے رمض سے اے احرق یعنے بندون کے گناہونکا جلانیوالا اور ماہ رمضان کو شہر رمضان کہتے ہین تاکہ فرق ہوجاے درمیان اسم صفات کے دوسرے یہ کہ کلام مجید کا اتباع ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن فرمایا رمضان الذی نہین کہا معنی رمضان کے محرق ہین یعنے جلانیوالا اسلئے کہ اسمین گناہ گارون کے گناہ بسبب روزے کے مٹتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این معنی رمضان کہ گفتم بنویسید غریب ست۔

ایضا ذکر وصال حق کا نکلا

فرمایا کہ وصال خدا یتعالی کا ہرگز نہ پائین جب تک مجاہدہ نہ کرین اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آی الذین جاھدوا الاجلنا لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ کہ ہمارے واسطے مجاہدہ کرتے ہین تو ہم راہ اپنے انکو

اپنے وصال کی راہین بتاتے ہین بعد اسکے فرمایا المجاهدة هو ترك الماكولات والمشروبات والملبوسات والمنكوحات اى قلتها یعنے مجاہدہ ترک کرنا ہے بہت سے کہانے پینے پہنے عورتین کرنیکا بعد اسکے فرمایا کہ اگر ایسا واصل وفات پائے تو لذت وصال کی اُسجگہہ بہی ہو بعد اسکے فرمایا کہ بعض ایسے واصلونکو گور مین تنہا نہین چہوڑتے ہین عرش کے نیچے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی مجاهده ووصال کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

سترہوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ختم تراویح کا ذکر** نکلا فرمایا کہ اُس طرف ہر رات نماز تراویح مین قرآن شریف کا ایک سپارہ اور کچہہ پڑہتے ہین ستائیسوین رات کو ختم کر دیتے ہین مخدوم کا معمول یہی تہا بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رات تراویح پڑہی ہے اسی سبب سے مین تین رات متابعاً لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرتا ہون اور باقی راتون مین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ادا کی ہے اسلئے مین متابعاً للخلفاء الراشدین نیت کرتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اس طریق کی نیت خاصہ میرا ہے کسی کتاب مین یہ طریق نہین ہے تمنے پایا ہے حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ ہمنے کسی کتاب مین نہین پایا ہے فرمایا کہ مقصود تراویح سے ختم ہے اگر کوئی ایک رات مین ختم کرلے پہر اور راتون مین تراویح نہ پڑہے تو گنہگار نہوگا کیونکہ مطلوب ختم ہے بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک بعض کے ختم تراویح کا واجب ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے

اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا کر لیا تو اُسکے گردن سے
سنت ساقط ہو گئی اگر وہ دوسرا ختم تراویح مین شروع کرے تو مستحب ہوگا اور ایک
دوسری جماعت اُسکا اقتدا کرے تو اُنسے ختم تراویح کا سنت مین محسوب ہوگا یا نہین
جواب فرمایا کہ محسوب ہوگا اسلئے کہ سنت و مستحب قریب الحکم ہین اور نفس تراویح اسمین
حاصل ہے اور اُسطرف محدث و مشائخ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جس جماعت نے
تراویح کا ختم نہین کیا ہے وہ اُس امام کے ساتھہ پڑھین کہ جسنے دوبارہ ختم تراویح کا
شروع کیا ہے اور یہ کام شیخ جمال الدین اُچھی رحمۃ اللہ علیہ بھی کرتے تھے اور دوسرون
کو فرماتے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ نیست
تراویح کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** فرمایا کہ یہ دعا جو کہ اوراد
مین ہے کس طرح مستقیم یعنے درست و راست ہوسکتی ہے کہ کما اتیت ابراھیم رُشدہٗ
فارشدنا وکما اتیت موسیٰ سؤالہ فاعطنا سؤلنا وکما غفرت لمحمدؐ ذنبہ
فاغفر لنا ذنوبنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ختم انبیا اور سب سے افضل ہین
اُنکا گناہ کے ساتھہ کیونکر ذکر کرین فرمایا کہ دعا گو نے اُس طرف محدثون مشائخون سے
پوچھا کہ شیخ شہاب الدینؒ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گناہ کے ساتھہ ذکر
کرتے ہین مین نے یہ جواب پایا کہ یہ دعا مروی ہے وہ کیا کرین لیکن تم اس بات کا بھید
سنو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سبب سے گناہ کے ساتھہ یاد کیا ہے تاکہ انکی
امت کے گناہگارون کے دل آرام پکڑین اگرچہ اس ذنب سے ذنب شرعی مراد

نہین ہے ذنب حال مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکونکی نیکیان
مقربون کی بدیان ہین اور وہ نیکی ابرار کے عمل با طمع اجر ہے اور مقرب لوگونکا عمل
بغیر طمع اجر کے ہوتا ہے اُسکی طاعت واسطے اُسکی ذات کے کرتے ہین اور اگر اونکی
خاطر و ضمیر مین اجر کی طمع گزرتی ہے تو یہ اُنکے حال کا گناہ ہے اُس سے استغفار کرنا چاہئے
جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین یعنے بیشک میری نماز اور میراحج اور میری زندگی اور میری
موت اور میری ساری طاعتین واسطے ذات خداوند کے ہین جو کہ پروردگار ہے
جہان والونکا نہ واسطے طمع اجر کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من این فائدہ کہ گفتم بنویسید پس نوشتم۔

سترہوین ماہ رمضان

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا۔ یہ صدر الدین راجا برادر مخدوم منصور
کے لشکر سے آئے قدمبوسی کی بغلگیر ہوئے پوچہا تو جواب دیا کہ سلطان نے بہت
مرحمت کی کہ تقریر مین نہین آتی ہے ایک گانون میرے نام پر کر دیا اور دو ہزار
تنکہ بخشش کیا اور خلعت پہنایا پہر رخصت کیا اور خط بہیجا اور کہا کہ میری طرف
سے یا بوسی بندگی مخدوم کو پہونچاؤ اور معذرت کرو کہ مین لقاے مبارک کا سخت
مشتاق ہون مہم پیش آئی ہے ان شاء اللہ تعالی فتح ہوگی بعد فتح کے خدمت مین
حاضر ہونا ہوتا ہے **ورز مذاکرہ مین** یہ بہی فرمایا کہ طالب حق کا کام بسبب جد و اجتہاد

کے وہانتک پہونچتا ہے کہ اُسپر مکاشفہ ہوتا ہے اگر اُس سے قطع نظر کی تو مقصود کو
پہونچ گیا ورنہ اُسی مین رہجاتا ہے مقصود کو نہین پہونچتا ہے اور وہ یعنے مقصود
ذات حق ہے مثلاً اگر ملتان سے دہلی کا قصد کیا اور منزل گزرتی ہے آگے ہوتا جاتا
ہے یہانتک کہ اسی اثنا مین اجودہن مین رہگیا تو وہ مقصود کو نہ پہونچا بس طالب حق
کو چاہئے کہ انوار مکاشفہ کے جو اُسپر منکشف ہوتے ہین اُنسے ترک نظر کرے اُنکو دفع فرمائے
آگے جائے اُنپر فریفتہ نہو جاے کیونکہ کام تو آگے ہے یہانتک کہ نور تجلی اُسپر متجلی
ہوجائے خداے عزوجل کو دل کی آنکہہ سے دیکھے اُسکی ذات پاک کو اکثر نماز مین
دیکھے اور یہ وہ نور ہے یہ آیت شریف پڑہی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا
وخر موسی صعقا ولی کا دل پہاڑ سے کمتر نہین ہے فرمایا کہ مین نے ایک درویش
سے یہ بیت یاد رکہی ہے **بیت** طاقت دیدن رخ تو کرا ست ؛ من مسکین شدہ
حیرانم ؛ اور یہ وہ مقام ہے کہ خود سے فانی اور دوست کے ساتہہ باقی ہوجائین
خودکی کچہہ یاد نہ لائین اُسی کی یاد مین رہین اور ہمیشہ خطاب کرین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام ذوالنون رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ مین
آئے ایک مرد سیاہ رنگ یعنے حبشی کو دیکہا کہ اپنی خبر نہین رکہتا ہے میرے آنے کی
اُسکو کب خبر ہوگی اُسنے میرے طرف کچہہ نہ دیکہا ویسا ہی مستغرق تہا اور آہستہ کچہہ
کہتا تہا مین نے اپنا کان نزدیک اُسکے رکہا تو مین نے سُنا کہ وہ کہتا ہے اَنْتَ اَنْتَ
یعنے تو ہی تو ہے بعد ایک زمانے کے ہوش مین آیا مجہکو دیکہا تو مین نے سلام کیا

اُس سے پوچھا کہ تو یہ خطاب کس سے کرتا تہا اُسنے جواب دیا کہ وہ سترہے کہ محبوب جانتے
ہین ہر کسی سے نہ کہنا چاہیئے کہ فضیحت ہوجائین تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی
عاشق مجاز معشوقہ کا ذکر کرے تو بالضرور فضیحت ہوجائے **بیت** یک شرہت
وصل تو بہ از طاعت صد سال ٭ کز طاعت پندار نشد حاصل دیدار ٭ پوشیدہ
بنوشید وضیار وصلش ٭ اظہار نمی باید کرد این ہمہ اسرار ٭ یہ قول مولانا ضیاء الدین
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ تو نہین دیکھتا ہے کہ خانقاہ شیخ کبیر قدس اللہ
سرہ مین شروع کلمۂ لاالہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہین جب خود سے فانی ہوجاتے ہین
تو اللہ اللہ کہتے ہین اسلئے کہ جملہ خواطر کی نفی کر چکے تو اثبات مین ہوگئے بعد اسکے
فرمایا کہ وہ درویش کہان رہے ہین اس زمانے کے ولی اُن درویشونکے اتباع
کو نگاہ رکہتے ہین شاید بعض ویسے بہی ہون خالی نہین ہین پس روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد انوار وتجلی اسرار کہ گفتم بنویسید تو سالکی
کار خواہد آمد ترا۔

شب چہارشنبہ اٹہارہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا تہجد کے وقت مائدۂ سحور لائے مخدوم کہانے سے
پہلے ہاتہہ نہین دہوتے ہین اُسی طرح کہاتے ہین علی الدوام اور بعد کہانے کے
ہاتہہ دہوتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کہانے کا اول وآخر ہاتہہ دہونا سنت ہے
جواب فرمایا کہ اول مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے بعد اسکے فرمایا کہ درویش اول

ہاتہہ نہین دہونے مین اس جہت سے کہ مُذہب فقر ہے یعنے محتاجی کو لیجاتا ہے چونکہ اُنکو صدق افتقار ہے اسلئے اول ہاتہہ دہونا ترک کیا ہے حتی لاینفے الفقر وتنفی اللمم بعد اسکے ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے فرمایا تو دہو ڈالے ورنہ حاجت نہین ہے

اٹہارہوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ذکر عطریات کا نکلا** فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عطریات کو بہت دوست رکہتے تہے اور بدن مین اور کپڑے مین ملتے تہے اور خود بہی ایسی خوشبو تہی کہ آپکا پسینا بہی اسی طرح کا تہا یعنے اگر مدینۂ مبارک مین بوئے خوش آتی تو لوگ کہتے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین گزر فرمارہے ہین اور جس جگہہ آپ مُستراح کرتے یعنے قضاے حاجت فرماتے تو خوشبو آتی اگر آپ راہ مین گزر فرماتے اور آپ کو لوگ نہ دیکہتے تو جان لیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر فرمارہے ہین اور یہ بہی خبر مین ہے کہ آپ آخر شب کو بدن اور کپڑے مین عطر ملتے تہے باین نیت کہ صبح کو درمیان یارون کے جاؤنگا تو اُنکو خوشبو پہونچاؤنگا اسی لئے جمعے کے دن غسل کرنا کپڑے دہونا خوشبو ملنا سنت ہے اسلئے کہ پسینے کے سبب سے بدن مین بدبو آنے لگتی ہے تاکہ ارد گرد کے لوگونکو مضرت نہ پہونچے بعد اسکے فرمایا کہ جب باین حد برادر مومن کا ضرر روا نہین رکہتے ہین تو ہاتہہ اور زبان سے کب رنج پہونچائین گے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام المسلم[۱] من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ یعنے مسلمان وہی ہے کہ اُسکے ہاتہہ اور زبان سے مسلمان

سلامت رہین بعد اسکے فرمایا کہ اولیاے کامل کے عذرہ مین خوشبو
آتی ہے اور اگر کامل نہین ہے تو بدبو بہی نہین آتی ہے دعاگو نے اسکا امتحان
کیا ہے مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ اچہ مین ایک عورت عاملہ ہے لڑکون
کی مان کے پاس عوارف پڑہنے کو آتی تہی اُس سے عطر کی خوشبو آئی ایک دن لڑکون
کی مان نے اُس سے پوچہا کہ تو بدن مین عطر ملتی ہے اُسنے کہا برسین ہوئین کہ میرے
[illegible] انتقال کیا ہے مین کسکے واسطے عطر ملون معلوم ہوا کہ وہ ولیہ ہے اور یہی
عورت جمعے کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے وہان ایک عورت ہے اُس سے
[illegible] پایا کیا ہے بارہا واسطے دعاگو کے قرص نکلا ودنبات مصری لاتی ہے سید شمس الدین
[illegible] بارہا مین نے بہی اُس سے کہا یا ہے پس روے مبارک برین فقیر
آورد وند فرمودند فرزند من این فائدہ عطر کہ گفتم بنویسید غریب ست۔

ایضا شب قدر پانے کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچہا کہ شب قدر طاق شب مین ہوتی ہے یا جفت شب مین جواب
فرمایا دعاگو نے ہر سال طاق شب مین پائی ہے اور اسی طرح مروی ہے بعد اسکے
فرمایا کہ [illegible] ولیہ بہی پائی ہے اور صبح کو خود آتی ہے یا آدمی بہیجتی ہے کہ مین نے
شب قدر پالی آج کی رات تہی صحیح ہے یا نہین اُسی رات مین دعاگو نے بہی پائی تو مین
[illegible] کہ آج کی رات شب قدر تہی بعد اسکے فرمایا کہ سال گزشتہ کو مین نے شب قدر
[illegible] کو پائی ہے اور جس شخص نے کہ سال گزشتہ مین میرے ساتہہ شب قدر

پائی تہی وہ اس بار معتکف نہین ہے دہلی مین رہتا ہے بندے نے پوچہا وہ کون سے
آہستہ فرمایا کہ سید شرف الدین بعد اسکے فرمایا محمد ظفاری بہی دو سال ہوئے کہ معزول
ہو گیا ہے میرے پاس بہی نہین آتا ہے **ایضا** ایک زائر نے عرض کیا کہ مین نے
حج کی نیت کی ہے آپ کسی بادشاہ کو لکہدین تا کہ وجہ توشہ یعنے کچہہ زاد راہ دیدے
منشیون سے فرمایا کہ لکہدو بعد اسکے فرمایا فقہ کی کتاب مین ہے مَنْ ارادالحج ویاخذ
من الملوک زادا ویاکل فی طریق الحج لا یقبل منہ حجٌ ولا عمرۃٌ یعنے جو شخص چاہے
کہ حج کو جاے اور توشہ وجہ ملوک سے کرے اور اُسکو حج کی راہ مین کہائے تو اللہ تعالے
اُسکے حج و عمرے کو قبول نہ فرمائے بعد اسکے فرمایا کہ بعض لوگ یہ مسئلہ نہین جانتے ہین
حج کا توشہ وجہ ملوک سے کرتے ہین اور اصل اعمال مین وجہ خالص چاہیئے تا کہ قبول ہست
ہو اور فقرا پر تو حج ہے فرض نہین ہے جسوقت فرض ہو جائے تو اُسوقت چلا جاے
قولہ تعالیٰ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے واسطے
اللہ کے ہے لوگون پر حج خانہ کعبہ کا جو شخص کہ طاقت رکہے طرف اُسکے راہ کی حج اُسوقت
فرض ہوتا ہے کہ راہ کا زاد و راحلہ ہو اور عیال کو اتنا خرچ دیجائے کہ جاے اور پہر
آجائے اور راہ مین امن ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
مسئلۂ حج کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب ایسی تہی کہ جسوقت سالک
فرض مغرب کے پڑہ چکے تو کسی سے بات نہ کرے یہانتک کہ چہہ رکعت نماز ادا کرے کیونکہ

ف مسئلہ حج

ف چہہ رکعت بعد مغرب صلوٰۃ اوابین

سنت ہے فقہ مین ذکر کیا ہے وندب الست بعد المغرب لقوله علیه الصلوٰة والسلام من صلی المغرب ثم صلی بعدها ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب له عبادة ثنتی عشرة سنة یعنے بعد مغرب کے چھہ رکعتین مندوب ہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز پڑہے پہر بعد اُسکے چھہ رکعت نماز پڑہے قبل اسکے کہ کوئی بُری بات بولے تو لکھی جائیگی واسطے اُسکے عبادت بارہ برس کی بعد اُسکے بیس رکعت صلوٰة الاوابین کی پڑہے ہمیشہ درمیان مغرب وعشا کے اسلئے کہ حق مین اوابین اوذکر نیوالونکے یہ آیت شریف نازل ہوئی ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یعنے الگ ہوتی ہین کروٹین اونکی بچھونون سے یہ اُنہین کے حق مین ہے کہ درمیان مغرب وعشا کے وقت کو زندہ رکہتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

شب پنجشنبہ اونیسوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا مسعود درویش گوشت نہین کہاتا تہا فرمایا حدیث شریف مین ہے قال علیه الصلوٰة والسلام سید ادام اهل الدنیا والجنة اللحم یعنے آپنے فرمایا کہ دنیا و جنت والون کے سالن کا سردار گوشت ہے

ایک عزیز نے پوچھا کہ بہشت مین گوشت کہائین گے جواب فرمایا قولہ تعالی ولحم طیر مما یشتھون یعنے بہترین گوشتون کا یہی پرندون کا گوشت ہے۔

ایضاً توحید و شرک کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ کی اصطلاح ہے التوحید افراد الحق عن غیرہ والشرک اشراک الغیر بہ یعنے توحید جدا کرنا حق کا ہے اُسکے غیر سے اور شرک شریک کرنا ہے غیر کا ساتہہ اُسکے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من حدیث فائدۂ گوشت و معنی توحید و شرک کہ تقریر کردم عزیز ست بنویسید۔

ایضاً شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ کہانے کا دانہ کہ وقت کہانے کے گر پڑتا ہے اسکے کہانے کا کیا فائدہ ہے جواب فرمایا کہ قضاے مہور حور ہے بعد اسکے فرمایا کہ حرمت اس دانۂ طعام کی واسطے رضاے خدا کے ہے پس خدا کی رضا بجالائی جائے اور یہ مثل اُس بات کی ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو کسی کے نکاح مین دیوے تو اُس لونڈی کا مہر واسطے مولی کے ہوگا سو وہ حورین اللہ تعالے کی لونڈیان ہین اور وہ اُنکا ولی ہے یہ اُنکا اجر اُسکو دیوے بعد اسکے فرمایا کہ مہر با جر آیا ہے جیسا کہ نکاح شعیب علیہ السلام کے صاحبزادی کا موسیٰ علیہ السلام سے ہوا یہ قصہ قرآن شریف مین ہے قولہ تعالی انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید

ان اشق علیك ستجدنی ان شاء الله من الصالحین قال ذلک
بینی و بینك ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی و الله علی ما نقول
وکیل یعنے حضرت شعیب نے حضرت موسی سے کہا کہ مقرر مین چاہتا ہون
کہ تیرے نکاح مین دون ایک کو میرے ان دو بیٹون سے اس شرط پر کہ تو میری
خدمت کرے ساتہہ چرانے بکریونکے آٹہہ برس پہر اگر تو دس برس پورے کردے
تو تیرے طرف سے ہے اور مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجہپر مشقت رکہون سرانجام
کو تو مجہے پائیگا اے موسے اگر اللہ نے چاہا صالحون نیک مردون سے حضرت
موسیٰ نے کہا کہ یہ شرط درمیان میرے اور درمیان تیرے ہے جونسی مدت
مین پوری کردون تو کوئی زیادتی مجہپر نہین ہے اور اللہ وکیل ہے اُسپر جو ہم
کہتے ہین پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ مہور بنویسید

انیسوین ماہ رمضان روز پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **حضور مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے**
لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ آپ پیراہن یعنے کرتا پہنتے اور اُسکو دوست
رکہتے تہے لیکن بے گرہ بند کے یعنے جیب نہ ہوتی تہی آپ کا قول ہے کہ احبّ
الاثواب الی القمیص والحبرۃ یعنے دوست ترین کپڑونکا طرف میرے پیراہن
اور بارانی ہے اور اگر آپ بارانی پہنتے تو بارہا بند کہلے ہوتے بعد اسکے فرمایا کہ

پیراہن باجیب پہننا بدعت ہے ہندوستان مین پہنتے ہین اور اُسطرف پیراہن
باجیب کوئی نہین پہنتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ آستین مبارک آپکی ایک روایت مین
ہے کہ بند دست تک ہوتی اور ایک روایت مین تا سر انگشتان اس سے زیادہ نہین
ہوتی تہی اور آپ جامہاے کوتاہ پہنتے تہے یعنے اونچے کپڑے پہنتے اسلئے کہ اللہ تعالے
نے فرمایا ہے وثیابک فطہر ای فقصر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ ایک دن آستین امیرالمؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی اُنگلیونسے زیادہ تہی تو اُتنی کاٹ
ڈالی اور دور کردی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
لباس مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تقریر کردم بنویسید پس نوشتم **ایضا** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ جب عشا کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعت سنت پڑہے پہر فریضہ عشا
ادا کرے بجماعت بعد اُسکے دو رکعت سنت آوراد شیخ کبیر مین دوسرا طریق مروی ہے
لیکن دعاگو نے اُس طرف ایک اور طریق سُنا ہے اور مین اُسی طرح پڑہتا ہون حدیث
شریف مین ہے من صلے بعد رکعتے سنۃ العشاء اربع رکعات سنۃ ویقرأ
فی الرکعۃ الاولی آیۃ الکرسے ثلاث مرات وفی الثانیۃ سورۃ الاخلاص ثلاث
مرات وفی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات وفی الرابعۃ الناس ثلاث مرات
قضیت لہ حوائجُہ وقالت الصحابۃ واظبنا ھذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا
کلھا یعنے جو شخص پڑہے بعد دو رکعت سنت عشا کے چار رکعتین سنت کی اور پڑہے

فائدہ بعد دو رکعت سنت عشا کی [illegible]

پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی تین بار اور دوسری رکعت مین سورۂ اخلاص تین بار
اور تیسری مین سورۂ فلق تین بار اور چوتہی مین سورۂ ناس تین بار تو اُسکی حاجتین
پوری کیجائین اسکو صلوۃ الحاجۃ بہی کہتے ہین جیسے کہ صحابہ نے کہا کہ ہمنے اس نماز
کی مواظبت و مداومت کی تو ہماری ساری حاجتین روا ہوگئین بعد اسکے فرمایا کہ
نیت متابعًا للنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے کیونکہ آپنے اس نماز کو پڑہا ہے اور یہ
میرا معمول ہے بعد عشا کے جو سورتین کہ آئی ہین اُنکو پڑہے سورہ یٰس و حٰم الدخان
والٓم تنزیل و تبارک اور اگر نماز مین پڑہے تو بہتر ہے بعد اسکے فرمایا کہ پائچہ ازار مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹخنے سے اوپر رہتا تہا ٹخنے سے نیچے نہ تہا قوم لوط لعنہم اللہ تعالے
کی افعال مین سے ایک فعل یہی تہا کہ پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچے پہنتے تہے بد قوم تہی
ٹخنے سے نیچے پہننا اس طور پر کہ ٹخنا چہپ جائے مکروہ و بدعت ہے اسلئے کہ آپکا قول
ہے من صلی وکان ازارہ تحت الکعبین لا ینظر اللہ الیہ یعنے جو شخص نماز پڑہے
اور اُسکی ازار ٹخنوں سے نیچی ہو تو اللہ تعالی طرف اُسکے نظر نہ فرمائیگا اسی درمیان مین
ایک زائر آیا اور سر زمین پر رکہدیا با آواز بلند فرمایا کہ ایسا کرنا روا نہین ہے ہاتہہ پکڑنا
چاہیئے مصافحہ کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ سر جہکانا بہی مکروہ ہے فقہ مین مذکور ہے
یکرہ الانحناء للسلطان وغیرہ یعنے مکروہ ہے سر نیچا کرنا واسطے بادشاہ کے
اور غیر بادشاہ کے اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ مولانا بہاء الدین
قاضی اوچہ دعاگو کے اوستاد تہے مین اُنکے پاس پڑہتا تہا اور تواضع کرتا تہا ایک دن

ذکر خواندن سور بعد عشا

پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچا رکہنا منع ہے

سر جہکانا مکروہ ہے

مجہسے کہاکہ تو سر کو بلند کرکے سلام کو نیچا کرکے سلام مت کر کیونکہ مکروہ ہے پس روے
مبارک بریں فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید پس نوشتم **تاریخ**
مذکور مین بعد اداے نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا **بات مکاشفہ**
ومشاہدے مین تہی فرمایا کہ اول سالک کو زمین کا مشاہدہ ہوتا ہے جو کچہہ
روے زمین پر ہے سب کو دیکہتا ہے بعد اسکے جو کچہہ زمین کے پیٹ مین ہے وہ
منکشف ہوتا ہے جیسے کشف قبور اور احوال مردون کا اور جو کچہہ کہ زمین کے نیچے
ہے جیسے سونا چاندی خزانے وغیرہ بعد اسکے جنون پریون کا مشاہدہ ہوتا ہے
اُنکو دیکہتا ہے بعد اسکے آسمان کا مشاہدہ ہوتا ہے جیسے فرشتے اور بہشت و عرش
وکرسی ولوح وقلم اور جو انکے سوا ہے بعد اسکے ارواح کا مکاشفہ ہوتا ہے بعد اسکے
روحانیون کا مکاشفہ ہوتا ہے یعنے مردان غیب کا جیسے اَبدال واَوتاد ونُقَبا
ونُجَبا وقطب اُنکو دیکہتا ہے اور انکے غیر کو بہی بعد اسکے اولیا کا مشاہدہ ہوتا ہے
بعد اسکے انبیا علیہم السلام کا مشاہدہ ہوتا ہے اور صحابہؓ وتابعین کا بعد اسکے اپنے
پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے بعد اسکے
مشاہدہ حق کا متجلی ہوتا ہے یہ مقام وصال کا ہے واصلون سے ہو جاتا ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
قدس اللہ سرہ منبر پر خلق کو تذکیر و وعظ فرما رہے تہے اسی اثنا مین منبر سے اوتر آئے
اور نیچے کے زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پشت کی اور منبر کی طرف مونہہ کیا

با ادب تمام سر جھکایا اور بیٹھہ گئے وعظ سے رُک گئے اہل مجلس نے کہا شاید شیخ دیوانے ہوگئے اُنکا ایک راز دار تہا اُسنے پوچھا کیا تہا کہ آپ اثنا تذکیر مین منبر سے اُتر آئے اور آخری زینے پر بیٹھہ گئے اور خلق کی طرف پیٹھہ کردی فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے دیکہا کہ منبر پر بیٹھے میری کیا مجال کہ مین حضرت رسالت پناہ کے برابر بیٹھون اور اُنکی طرف پشت کرون یہ ہے مشاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسکے بعد مشاہدہ حق کا طالع ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ مکاشفہ کہ گفتم بنویسید بس نوشتم۔

بیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت تہجد

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے پہلوے راست مین مائل بٹہایا فرمایا فرزند من مربع بیٹہہ یعنے چار زانو جیسا کہ مین بیٹہا ہون خود بہی مربع بیٹہے جیسا کہ مین ذکر کرونگا تو بہی ویسا ہی کر تین بار کلمہ کہا اول وآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجا لا ئے نفی مین مد کیا اور بائین طرف سے سیدہی طرف لیگئے وہانتک کہ دم تمام ہوگیا پہر اثبات بائین طرف کیا فرمایا فرزند من مین نے یہ تلقین ذکر تجہکو کی تو بہی اسی ہیئت پر کہہ مین نے ویسا ہی پہلوے مبارک مین بیٹھے ہوئے کہا پہر فرمایا کہ مین اس تلقین ذکر کی تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسناد رکہتا ہون جسکو مین تلقین کرون تو اُسکے اسناد صحیح ہوگی بعد اسکے دعا کی اللھم ربنا اختم امورنا بھذہ الکلمۃ الطیبۃ اول وآخر درود شریف پڑہا پہر روے مبارک طرف اس

تلقین ذکر کی مؤلف مدظلہ

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس تلقین ذکر کو لکھہ مع اسناد اسامی مشائخ کے کہ جنسے
دعاگو کو تلقین ذکر کی اجازت پہونچی ہے قال شیخ الاسلام امین الله فی الانام
قطب المحققین امین الملة والدین محمد قدس الله روحه ردّ ینا عن علی
ابن ابیطالب رضی الله عنه و کرّم الله وجههٗ انه قال یا رسول الله دلّنی علی
اقرب الطریق الی الله تعالی وافضلها عند الله واسهلها علی عباد الله فقال
رسول الله صلے الله علیه وسلم یا علی بما وصلتُ الی النبوة فقال علی ما ذلك
یا رسول الله قال بمد اومة الذکر فی الخلوات قال یا رسول الله اهکذا فضیلة
الذکر وکل الناس ذاکرون قال علیه السلام یا علی لا تقوم الساعة وعلی
وجه الارض من یقول الله الله ثم قال علی وکیف اذکر یا رسول الله قال اسمع
منی حتی اقولها ثلثا وانت تسمع ثم قلها ثلثا وانا اسمع ثم قال رسول الله لا اله الا الله
فسمع علی من رسول الله ثم قال کما سمع منه ثلثا فاجاز له ان یلقن غیره فلقن
الحسن البصری مجیز اله فسمع الامام الحسن البصری من علی فقال مثل ما سمع
منه ثم سمع الامام الحبیب العجمی من الامام الحسن فقال مثل ما سمع منه ثم
سمع الامام داود الطائی من الامام الحبیب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع
معروف الکرخی من الامام الطائی فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام السری السقطی
من الامام المعروف فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام الجنید من الامام السری
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام احمد ممشاد الدینوری من الامام الجنید

فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[9] الشيخ ابو حفص عمر بن محمد بن عمر السهروردی
من الامام احمد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[10] الشيخ ضياء الدين ابو نجيب
عبد القاهر بن الامام عبد الله السهروردی من الامام ابی الحفص فقال
مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[11] الشيخ قطب الدين ابو رشيد احمد بن محمد
الحنفی الابهری من الامام ابی النجيب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[12]
الشيخ ركن الدين ابو الغنائم بن مفضل بن ابی القاسم الحبيب السنجانی من الامام الابهری
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[13] الشيخ اصيل الدين ابو الحسن بن محمد الشيرازی
من الامام ابی الغنائم فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[14] الشيخ اوحد الدين
عبد الله بن مسعود البلبانی من الامام الاصيل فقال مثل ما سمع منه
ثم سمع الامام[15] شيخ شيوخ الاسلام امين الملة والدين محمد بن عمر من الامام
اوحد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع امام[16] المسلمين قدوة المحققين امام الدين
محمد بن اخی الامام امين الدين قدس الله ارواحهم ورحمة الله عليهم
اجمعين ثم سمع الامام[17] الهمام قطب الانام شيخی واستاذی السيد الجيد الشريف
الشيخ الكامل والمكمل والواصل والموصل الی الله الغنی ابو عبد الله جلال الدين
حسين بن احمد بن محمد البخاری الحسينی ضاعف الله جلال قدره ومد الله
ظلال عمره امين ثم سمع هذا الفقير المؤلف الحريق بشرائر الذنوب الغريق
فی امواج هرائر العيوب المحتاج الی الصمد المغنی ابو عبد الله علاء الدين

علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی تاب اللہ علیہ واعنہ لہ بالطاعۃ من شیخہ واستاذہ سلالۃ الانبیاء وبقیۃ الاولیاء المذکور للشہور فقال مثل ما سمع منہ وکان ذلک فی لیلۃ الجمعۃ بوقت التہجد العشرین من شہر رمضان سنۃ احدی وثمانین وسبعمائۃ یعنے شیخ امین گازرونی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمنے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی انہون نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ مجھے وہ راہ بتائین کہ جو نزدیک تر ہو طرف پہونچنے خدا کے اور فاضل تر ہو نزدیک اللہ کے اور آسان تر ہو اللہ تعالے کے بندون پر پس آپنے فرمایا اے علی مین تجھکو وہ راہ بتاؤن کہ جس سے مین درجۂ نبوت کو پہونچا ہون پس حضرت علی نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا مداومت ذکر کی خلوتون مین حضرت علی نے کہا فضیلت ذکر کی ایسی ہے ذکر تو سب لوگ کہتے ہین آپنے فرمایا اے علی تو خاموش رہ قیامت قائم نہوگی اور روے زمین پر کوئی ذاکر ہو کہ اللہ اللہ کہے حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر ذکر کہون آپنے فرمایا تو سن مجھسے یہانتک کہ مین تین بار کہون اور تو سن جب مین فارغ ہوجاؤن تو تو تین بار کہہ اور مین سنون پس آپنے تین بار لا الہ الا اللہ کہا ساتھ مدّ کے حضرت علی نے آپ سے سنا اور آپ کے روبرو تین بار کہا جیسا کہ سنا پہر آپنے اجازت دی کہ دوسرے کو تلقین کرین حضرت علی نے امام حسن بصری کو تلقین کی پس انہون نے انسے سنا پس کہا جیسا کہ انسے سنا پہر امام حبیب عجمی نے امام حسن بصری سے سنا

پس کہا جیسا کہ اُنسے سُنا پہر امام داود طائی نے امام حبیب عجمی سے سُنا پہر امام معروف کرخی نے امام داود سے سُنا پہر سری سقطی نے امام معروف سے سنا پہر امام جنید نے امام سری سقطی سے سُنا پہر امام ممشاد دینوری نے امام جنید سے سُنا پہر امام ابو حفص عمرو نے امام احمد ممشاد سے سُنا پہر امام ضیاء الدین ابو النجیب نے امام ابو حفص سے سُنا پہر امام قطب الدین ابو رشید نے امام ابو نجیب سے سُنا پہر ابو الغنائم نے امام قطب الدین سے سُنا پہر امام اصیل الدین نے امام ابو الغنائم سے سُنا پہر امام اوحد الدین نے امام اصیل الدین سے سُنا پہر امام امین الدین گازرونی نے اپنے چچا امام اوحد سے سُنا پہر امام امام الدین نے اپنے بہائی امام امین الدین سے سُنا پہر امام ہمام قطب انام مشہور شیخ جلال الحق والدین دامت برکاتہ اس فقیر کے شیخ واستاذ نے امام امام الدین سے سنا پہر اس فقیر حقیر نے اپنے شیخ واستاذ مذکور سے سُنا شب جمعہ وقت تہجد بیسوین ماہ مبارک رمضان ۸۱۰ھ ہجری کو جملہ مشائخ سترہ ہین اس فقیر نے سترہ واسطون سے تلقین ذکر کو سُنا الحمد للہ علی ذلک **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ جسوقت یہ دعا پڑہین اللھم یا دائم الفضل علی البریۃ تو آمین کہین جواب فرمایا کہ آمین کہین اسلئے کہ امر کے معنے مین ہے ای اَدِمْ عَلَینا فضلَکَ یعنے اے اللہ تو اپنا فضل ہمپر دائم رکہہ **ایضا** فرمایا کہ مسبعات عشر مین جسوقت اس دعا مین پہونچین اللھم اغفر لی ولوالدیّ ولمن توالد تو جس شخص کے بہائی بہن اعیانی ہون وہ اسی طرح کہے کیونکہ مصدر تفاعل کا واسطے اشتراک کے ہے

اور جس شخص کے بہائی بہن اعیانی اور علاتی دونون ہون تو وہ ولمن و لدا
پڑہے تاکہ علاتی خارج نہو جائین اور دعاگو کے اعیانی بہائی بہی ہین اور علاتی بہی
اسلیئے مین ولمن ولدا پڑہتا ہون تاکہ وہ محروم نہ رہجائین پہر اس فقیر سے اور یاران
اعلی سے فرمایا کہ اس طریق کو لو یہ غریب ہے اسکو کم کوئی جانتا ہے **ایضا** فرمایا
من قرأ هذا الدعاء بعد صلوة الفجر حفظ من الفتن اللهم انت الخالق وانا
المخلوق فمن يدعو المخلوق الا الخالق وهو الله الواحد الباقی فسبحانه توحد
بالملك والعظمة والكبرياء والجبروت والسلطان والعز والشرف والحول
والقوة یا ودود یا غفور یا معین یا مستعان یا احد یا صمد یا فرد یا وتر
یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام یا لا اله الا انت
اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد الف الف صلوة وحی علی محمد وعلی ال
محمد الف الف تحية وسلم علی محمد وعلی ال محمد السلام بعدد انفاس
الانام وقطرات الغمام یعنے جو کوئی اس دعا کو بعد نماز فجر کے پڑہے تو وہ بسبب برکت
اس دعا کے زمانے کے فتنون سے محفوظ رہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو
اور ہمیشہ بعد نماز فجر کے پڑہا کرو دعاگو ہمیشہ پڑہتا ہے اور مین نے سب یارون سے
کہدیا ہے اور مولانا سراج الدین امام سے بہی کہدیا ہے کہ باواز بلند پڑہین **ایضا**
فائدہ بیان فرمایا کہ جب مسبعات مین اس دعا کو پہونچین اللهم یا رب افعل بی
وبهم عاجلا واجلا فی الدين والدنيا والاخرة ما انت له اهل ولا تفعل

بنایا مولٰنا ما نحن لہ اھل تو اس فارسی کو بھی مکرر پڑہین اسی کے ہم معنی ہے
شیخ عارف صدر الحق والدین قدس سرہ کی کہی ہوئی ہے ؎ یارب تو بفضل
بدِمن کار مکن ؕ با من تو ہمان کن کہ بدان معروفی ؕ ان اللہ ھو اھل التقوی
واھل المغفرۃ یعنے مین تو بدکردار ہون اور تو اہل مغفرت ہے پس تو اپنی مغفرت
مجھے ارزانی فرما پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لوگین نے
سب یارون سے کہدیا ہے انہون نے اسکو لیا ہے یعنے یاد کرلیا ہے اور کبھی کبھی
مخدوم دامت برکاتہ اس منظوم کو بعد دعاے مذکور کے تین بار تکرار کرتے ہین اور
اول و آخر درود شریف پڑہتے ہین اور گاہ گاہ روتے ہین نالہ وزاری کرتے ہین

ایضا فرمایا خبر مین ہے ان یومًا جاء اعرابی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم فقال یارسولَ اللہ نحن سُکّان البادیۃ وبَعُدَ منا المصر لا
نقدر ان نصلی الجمعۃ ونحن محرومون من فضیلۃ الجمعۃ فقال علیہ السلامُ
یا اعرابی صل یومَ الجمعۃ بعدَ الاشراق عشرۃ رکعۃ علی ھذا الترتیب
صل رکعتین تقرأ فی الاولی بعد الفاتحۃ الفلق وفی الثانیۃ الناس فاذا فرغت
اقرأ اٰیۃ الکرسی سبع مرات وفی روایۃ عشر مرات فبعد ثمان رکعات اخری
بسلامین فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ اذا جاء نصر اللہ وقل ھو اللہ احد خمسا
وعشرین مرۃ وبعد الفراغ سبعین مرۃ سبحان رب العرش الکریم ولاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وسبعین مرۃ استغفر اللہ وسبعین مرۃ

[illegible]

دہ رکعت روز جمعہ بعد اشراق

الصلوۃ علی النبی علیہ السلام فکانما صلے فی کل مسجد من الاقالیم وکم من حجۃ
مقبولۃ ثبتت فی دیوانہ فکانما یعمل علی اربعۃ کتب منزلۃ التوراۃ والزبور
والانجیل والفرقان پس آن امیر روے منبر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید
دعاگو ہر جمعہ مدام میگزارد یعنے ایک دن ایک بدوی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ ہم جنگل کے رہنے والے ہین اور شہر ہمسے
دور ہے ہم قدرت نہین رکہتے ہین کہ جمعے کی نماز پڑہین اور ہم جمعے کی فضیلت سے
محروم ہین پس آپنے فرمایا اے اعرابی تو جمعے کے دن بعد اشراق کے دس رکعتین پڑہ
اس ترتیب پر دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ فلق پڑہے اور
دوسری مین سورہٗ ناس پہر جسوقت تو فارغ ہوجاے تو سات بار آیۃ الکرسی پڑہ اور
ایک روایت مین دس بار پہر بعد اسکے آٹھہ رکعتین اور پڑہ دو سلام سے ہر رکعت
مین بعد فاتحہ کے اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد پچیس بار آور بعد فراغ کے ستر بار
سبحان رب العرش الکریم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ستر بار استغفر اللہ اور
ستر بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے گویا اُسنے اقالیم کے ہر مسجد مین نماز پڑہی اور
کتنے مقبول حج اُسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگئے پس گویا وہ عمل کرتا ہے چار دن
کتابون منزل پر توراۃ وزبور وانجیل وفرقان **ایضا** فرمایا خبر مین ہے من
صلے الجمعۃ ثم قعد وقرأ الفاتحۃ سبعا وقل ھو اللہ احد سبعا والمعوذتین
سبعا سبعا وقرأ بعد ذلک ھذا الدعاء اللھم یا غنی یا حمید یا صمد یا معید

بارحیم یا وَدود اکفنی بجلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصیتك و
بفضلك عمن سواك فقال من داوم علی ھذا اغناہ اللہ تعالی عن خلقہ ورزقہ
من حیث لا یحتسب پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بعد
فراغِ دوگانہ جمعہ مدام برین عمل کنید دعاگو مدام میخواند چنانکہ مے بینید اثر تمام ست

ایضا فرمایا کہ دعاگو نے چند حدیثین واقعہ یعنے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بے واسطہ سنی ہین اُسکا قصہ یہ ہے کہ مولانا شمس الدین تجار مکہ
واسطے غرض اپنے شیخ کے غلہ خریدتے اور رکہتے تہے لوگ اونکو محتکر کہتے اور احتکار نزدیک
فقہاکے ممنوع ہے اور محتکر ملعون ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین
دیکہا کہ آپنے فرمایا لا المحتکر ملعونٌ لو اَضَرَّ یعنے ایسا نہین ہے جو اِحتکار کرتا ہے محتکر
ملعون ہے اگر ضرر پہونچاوے وہ بہ نیت غرض پیر اپنے کے غلہ جمع کرتا ہے لکل امرئ
ما نوی یعنے ہر مرد کے لئے وہ ہے جو اُسنے نیت کی دوسرا خواب یہ ہے کہ مین مکہ مبارک
مین تہا مین نے واقعہ مین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ایک جماعت
خلق اُچہ کی آپ سے ساتہہ تیغ و تیر و سپر کے محاربہ کرتی ہے پس آپنے روے مبارک
دعاگو کی طرف کیا اور فرمایا یا بُنَیَّ اُبْصُرْ کیف یفعلون یعنے اے فرزند دیکہہ تو کہ یہ
خلق اُچہ کی کس طرح میرے ساتہہ محاربہ کرتی ہے اور یہ وہ بات تہی کہ اُچہ کے کچہہ لوگ
بدعتین ظاہر کرتے تہے پس دعاگو نے مکے سے یہ حدیث خواب کی مع قصے کے بہیجدی
اور اُس بدعت سے مین نے اُنکو منع کر دیا اُنہون نے اُن بدعتون کو چہوڑ دیا الحمد للہ

احادیث مرویہ حضور صلعم قدس سرہ در خواب

مرا خواب یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکہا کہ آپ
طرف دعاگو کے متوجہ ہوئے اور فرمایا عِظْ فقد طاعت الشمسُ من مغربہا یعنے اے
فرزند تو وعظ کر مقرر قریب ہے کہ سورج مغرب سے نکلے حرف قد یہان واسطے تقریب
کے ہے یہ بہی فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
تہا تو مین روضۂ مقدسۂ نبوی مین جاتا پائینتی کی طرف سلام کرتا اور اُسی جگہہ مشغول
ہوجاتا تہا زیارت کرنیوالے دعاگو کے آگے سے بتکلف گزر کرتے تہے مین نے روضے
سے آواز سُنی ولدی لا تقم بین یدی زُوّاری یعنے اے فرزند میرے تو کہڑا مت
ہو واسطے نماز کے روبرو میرے زائروان کے پس مین اُس جگہہ سے دور ہوگیا
اور گوشہ روضہ مین دیوار کے آگے مشغول ہوگیا مین نے تحقیق کرلیا کہ آواز حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور یہ بات دن مین بحالتِ بیداری تہی پس
اس بات کو مدینے کے شریفون نے سُنی یہ خبر منتشر ہوگئی لوگون نے یقین کرلیا کہ
دعاگو سیّد ہے بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آن امیر کبیر روے منیر
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این احادیث بنویسید خدمت کردم نبشتم۔

ایضا فرمایا کہ تنگی کے وقت پڑہین کشائش کہین

یا خفی الالطاف اَدْرِکْنی فی وقتی ھذا اگر جمع ہو تو ادرکنا فی وقتنا ھذا کہین
اول وآخر مین درود شریف پڑہین **ایضا** فرمایا کہ بیماردن کے اچہا ہونے کی
نیت سے ایک سو گیارہ بار **یا سلام** کہین وہ مرض صحت سے بدل جاے شرح

ف حضرت مخدوم قدس سرہ بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید ہین

نو د نہ نام مین بہی ذکر کیا ہے درود شریف پڑہین اور توسل کرین الٰھی توسّلت بھذا الاسم ان تعافی جمیع مرضی المسلمین والمسلمات۔

ایضاً ذکر فتوری کا نکلا

فرمایا جبکہ سالک مین بے ادبی آپڑتی ہے تو وہ محجوب ہو جاتا ہے اسفل السافلین مین جاگرتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سید محمد طفادی دعاگو سے تعلق رکہتا ہے اہل مکاشفہ تہا ایک وقت رکہتا تہا اُس بار کہ مین شہر مین آیا وہ حج سے نزدیک میرے آیا کہا کہ مجہپر قرض بہت ہے تو مینؒ نے اُسکے واسطے بادشاہ سے سعی کی کہ حاجی ہے چند حج کئے ہین اور سالک واہل مکاشفہ ہے بادشاہ نے اُسکو کچہہ دیا مین نے سُنا کہ وہ تجارت مین پڑگیا وہانتک نوبت پہونچی کہ وقع نظرہ علی بعض الامارد یعنے اُسکی نظر کسی امرد بے ریش پر پڑگئی تو وہ محجوب ہوگیا در نظر حال برین جملہ ست یعنی دیکہنے مین تو حال اس سب پر ہے کہ محجوب ہوگیا اُس بیچارے آدمی کی کس حد تک بعد و دوری اللہ سے ہوگی کہ جو دفعل کرے نزدیک ہے بات دین مین ہے اور اسوقت بہی وہ میرے پاس نہین آتا ہے کہ توبہ کرے اس رات یعنی بہسوین کو مین نے سارے یارون کے واسطے دعا کی ہر چند مین نے چاہا کہ نام محمد طفاری کا لون اصلا زبان پر نہین آیا۔

حاشیہ: لہ اصل کتاب لفظ ہے... سے کوئی لفظ ... او رہا جنس ... اصل کتاب لفظ ... [illegible]

ایضاً ذکر طلب کا نکلا

فرمایا کہ طالبین تین قسم ہے ایک تو دنیا کے طالب ہین وہ لاشئی ہین یعنے کچہہ نہین

ہین ایک عزیز نے عرض کیا کہ آپ لاشی فرماتے ہین فرمایا کہ لاشی توشی ہے اور طالب
دنیا کا لاشے بھی نہین ہے دوسرے آخرت کے طالب ہین وہ حق کے طالب ہین
اسلئے کہ رؤیت حق تعالی کی بہشت سے ہے لیکن وہ طلب مین خم رکھتے ہین طلب
محض اُسکی نہین رکھتے ہین تیسرے طالب محض اُسکی ذات کے ہین وہ لوگ معالی الہم
یعنے عالی ہمت اور واصل ہین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ الناس علی
ثلث فرق رجل و نصف رجل و لاشیٔ فالرجل الواصل و نصف الرجل
الطالب و لاشیٔ طالب الدنیا لان الشیٔ اذا خلاعن المقصود جاز نفیہ
کما قال الشاعر ؎ لاشیٔ عندی کل من طلب الدنا ٭ والقاہرون
نفوسہم ابطال ٭ للطالبین تشابہ بوجالھم ٭ والواصلون الی الحبیب رجال ٭
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اسکو لکھہ لو جو مین نے
کہا یعنے مشائخ نے کہا ہے کہ آدمی تین قسم ہین ایک تو پورا مرد ہے دوسرا نیم مرد ہے
تیسرا کچھہ چیز نہین ہے پس پورا مرد تو وہ ہے کہ واصل ہے اور آدہا مرد طالب ہے کہ
ہنوز طلب مین ہے مقام وصال کو نہین پہونچا ہے تیسرا کچھہ چیز نہین ہے وجود اُسکا
مثل عدم کے ہین دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چیز مقصود سے خالی ہو تو دور کرنا اُسکا
روا ہے معنی عربی رباعی کے یہی ہین اور دُنا اصل اسکی دنیا ہے وزن نظم کی جہت سے
یا کو حذف کر دیا اور ابطال جمع ہے بَطَل کی لے شجاع یعنے شیر مرد اور اسی ہینئوین
رات مین مسعود درویش شروع نماز تراویح سے فراغ تک رکوع مین رہا اور کچھہ

نہ پڑہا اور وہ منجملہ طعام کے جیسے گیہون چانول کچہہ نہین کہاتا تہا کچہہ میوہ کہا لیتا تہا
اسی پر کفایت کرتا اُسکے حق مین فرمایا لاتکن من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص
الدین وقُطّاع الطریق علی المسلمین یعنے تو جاہل صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ تو
دین کے چور اور مسلمانونکے رہزن ہین ۔

الیسوین تاریخ ماہ رمضان روز شنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سالک نہ سوئے یہانتک کہ جو سورتین رات
مین روایت کی گئی ہین اُنکو نہ پڑہ لے قوت القلوب مین ذکر کیا ہے کہ جیسے سورۂ یٰسٓ
وحٰم دخان والم تنزیل وتبارک الذی اور اگر ان سورتون کا خیال نہ رکہے اور یاد
نہ ہون تو دو بست پنجاہ بار سورۂ اخلاص پڑہے کہ یہ ہزار آیتین ہین حدیث صحاح
مین ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے نہ سوئے لاتناموا حتی تختموا
القرآن ولاتناموا حتی تغزوا فی سبیل اللہ ولاتناموا حتی تحجوا ولاتناموا
حتی تُرضوا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولاتناموا حتی تُرضوا ربہ
عزوجل فتعجب الصحابۃُ وقالوا یارسول اللہ کیف یفعل ھذا فی لیلۃ واحدۃ
فقال علیہ السلام من قرأ خمسا وعشرین مرۃ سورَۃَ الاخلاص فکانما
ختم القرآن ومن قال سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ عشر مرات فکانما
جاھد فی سبیل اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم مأتہ مرۃ فکانما

رات کو پانچ کام کرکے سوئے

حج واعتمرہ من صلی علی النبی مأتہ مرۃ فکانما ارضی رسولہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ومن کثر لا الہ الا اللہ فکانما ارضی ربہ عزوجل نوینام یعنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحاح مین نقل ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے
نہ سوئے اول ختم قرآن شریف کا دوسرا غزا تیسرا حج چوتہا خوشنودی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پانچوان خوشنودی اللہ عزوجل کی صحابہ متعجب رہگئے عرض کیا
یارسول اللہ یہ پانچ کام ایک رات مین کیونکر کرسکتا ہے فرمایا کرسکتا ہے جو کوئی پچیس بار
سورۂ اخلاص پڑہے تو ایسا ہو کہ اُسنے قرآن کا ختم کیا اور جو کوئی دس بار سبحان اللہ
والحمد للہ تاآخر کہے تو ایسا ہو کہ غزا کی ہو اور جو کوئی سو بار درود پڑہے تو اُسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کیا ہو اور جو کوئی رات مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت
کہے تو وہ ایسا ہے کہ اُسنے خدائے عزوجل کو راضی کیا ہو پہر سو رہے مخدوم سے پوچہا
گیا کہ بہت کسقدر رکہے فرمایا کہ اقل ستر بار مروی ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے اور
وسط تین سو ساٹہہ بار بعد درگ اعضا اور اسکے اکثر کی حد نہین ہے باوضو کہے اور
ذاکر نہ سوئے یہانتک کہ نیند غلبہ نہ کرے جب سالک یہ کام بجا لائے گا تو اُسکو عاقلون
سے لکہین گے اور حاضرون سے اُسکو شمار کرین گے یہ ساری ترغیب حق مین اس
فقیر کے تہی آغاز سبق سے فراغ تک۔

اسی روز مذکور مین ذکر لباس کا نکلا

فرمایا کہ جامۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشبر یعنے موٹا ہوتا تہا آپ باریک

نہین پہنتے تھے آپ کا قول ہے کہ من رَقَّ ثوبہ رَقَّ دینہ یعنے جسکا کپڑا باریک ہوا
تو اُسکا دین باریک ہوا اور جب آپ نیا کپڑا پہنتے تو جمعے کے دن پہنتے واسطے تعظیم
کے تاکہ خلق کی نظر مین افقر معلوم نہ ہون اور دوستون کا دل مسرور اور دشمنونکا
دل محزون ہوجاے پس دوستون کا دل خوش ہوا اور دشمنون کا دل پھٹا ہوا بہتر
ہے بعد اسکے فرمایا خبر مین ہے کہ کسی رات کو راتون سے مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سُرخ کپڑا پہنا تہا راوی کہتا ہے کہ مین نے روے مبارک کو دیکہا کہ چودہوین
رات کے چاند سے بہی زیادہ تر روشن تہا اور آپ پر حلۂ سُرخ تہا ایک عزیز نے پوچہا
کہ فقہا نے تو لعل کپڑے کو مکروہ رکہا ہے جواب فرمایا فتاوی کامل مین ہے ویکرہ
لُبس الثوب الاحمر والاصفر یعنے لال و زرد کپڑا پہننا مکروہ ہے اُسی درمیان مین
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین قدس سرہ موٹا کپڑا
پہنتے تہے ایک تنکہ بازار مین بہیجتے اُسکی ایک چادر لاتے تینون کپڑے پگڑی و کرتا اور
ازار اُسی چادر سے بناتے اُنسے پوچہا کہ تم موٹا کپڑا کیون پہنتے ہو جواب دیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موٹا کپڑا پہنا ہے مین کون ہون کہ موٹا کپڑا نہ پہنون نسبے وفا
بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آپکا کمل اور ازار صحابہ کے پاس باہر لائین اور کہا اے یاران پیغمبر
اسی مین پہنے ہوئے آپکی روح پر فتوح قبض ہوئی فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک
مین اُس گلیم و ازار کی زیارت کی ہے اور مین نے بوسہ دیا اور سر و آنکہہ پر رکہا ہے

کراہت لباس سرخ

یہ دلیل ہے آپ کے موٹا کپڑا پہننے پر آور وہ گلیم وازار سیدون شریفون کے پاس ہے اور
اکثر انمین سے روافض کا مذہب رکھتے ہین بد دین ہین اگر امیر المومنین
حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کا نام سنتے ہین تو لعنت کرتے ہین اور دشوار
سمجھتے ہین آسی درمیان مین ایک عزیز نے کہا کہ بندگی مخدوم یعنے حضرت مخدوم نے
بقوتِ علم اُنکو الزام دیا ہوتا فرمایا کہ مین نے انکو الزام دیا ہے مین ایک دن مدینۂ مبارک
مین اُنکے مدرسے مین حاضر ہوا مین نے دیکھا کہ قرآن شریف واحادیث متبرکہ سے
تمسک کرتے ہین اور بد دن سماع کے اپنے طرف سے آیتون کی تاویل کرتے ہین
پس مین بزبان معذرت پیش آیا اور مین نے عربی مین کہا انا اخ لکم اسألکم
مسئلۃً اسمعوا منی یعنے مین تمہارا بھائی ہون یعنی تم بھی سید ہو تم مجھپر خفا مت ہو
مین تمسے ایک مسئلہ پوچھتا ہون تم اُسکو مجھسے سُن لو کہا قُلْ یعنی کہہ اور پوچھا اے
مذهبك یعنے تیرا کون مذہب ہے مین نے کہا مذهب ابی حنیفةَ الی اَجْدَادٍ
فی بخاریٰ یعنے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مع جملہ آباء واجداد کے بخارا
مین پھر مین اُنپر ساتھہ آیت کے پیش آیا اور مین نے کہا کہ انتم تقولون بجواز
مسح الرجل لقولہ تعالی وامسحوا برؤسکم وارجلکم عطفا علی برؤسکم بالجر
وترکتم النصب وهاتان القراءتان مشهورتان مرویتان اعنی النصب والجر
فترك القراءة المشهورة کترك الاٰية ففی هاتین القراءتین حالتان الحالة
الاولی فی غسل الرجل وهو العطف علی قولہ وجوهکم وایدیکم بالنصب

والحالۃ الثانیۃ فی التخفف وھو العطف علی فامسحوا برؤسکم بالجر فلما ذا ترکتم قراءۃ النصب فانھا مشھورۃ ومرویۃ فایش جوابکم یعنے تم کہتے ہو کہ پانون پر مسح کرنا جائز ہے اور پانون کے دہونے کو فرض نہین جانتے ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم مسح کرو اپنے سرون کا اور پانون کا ارجلکم کو زیر سے پڑہتے ہو رؤسکم پر عطف کرتے ہو اور زبر کی قرارت کو تمنے چہوڑ دیا ہے ارجلکم مین دو قرارتین ہین اور یہ دونو مشہور ومروی ہین اسکو زیر سے بہی پڑہا ہے اور زبر سے بہی پس تمنے زبر کی قرارت کو کیون چہوڑ دیا حالانکہ قرارت مشہورہ کا چہوڑ دینا مثل آیت کے چہوڑ دینے کے ہے پہر ان دونو قرارتون مین دو حالتین ہین پہلی حالت یعنے ارجلکم کا زبر سے پڑہنا اور عطف کرنا وجوہکم وایدیکم پر یہ پانون کے دہونے مین ہے پس پانون کا دہونا فرض ہے اور دوسری حالت یعنی ارجلکم کو زیر سے پڑہنا اور رؤسکم پر عطف کرنا یہ موزہ پہننے مین ہے کیونکہ موزے پر مسح روا ہے پس تمنے زبر کی قرارت کو جو کہ مشہور ومروی ہے کیون ترک کر دیا اب تم اس سوال کا کیا جواب دیتے ہو وہ ساکت ہوگئے خاموش ہوگئے انسے کچہ جواب نہ بنا بند ہوگئے مین نے انکو الزام دیدیا پہر مین اوس جگہہ سے اپنے حجرے مین جو کہ نزدیک کعبے کے تہا آگیا جبکہ مین نے اس قصے کو مشائخ وعلماء وفقہاء اہل سنت وجماعت سے کہا تو وہ بولے کہ تو انسے کہہ سکتا ہے ہم نہین کہہ سکتے ہین مین نے کہا کہ پہلے مین نے معذرت کر دی تہی تاکہ وہ خفا نہون بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند وگفتند فرزند من بنویسید بس ختم ۔

	بائیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ	

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین قدس اللہ ارواحہما کے اوصاف مین باتین ہو رہی تہین** فرمایا کہ دعاگو مدینۂ مبارک روضۂ مقدسۂ نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سینۂ مبارک کے جانب مین سلام کہتا تہا شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو کا ہاتہہ پکڑ آپ کے پائنتی کی طرف لائے اور کہا کہ تو اس جگہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑہ اسلئے کہ یہ شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین کا مقام ہے اُنہون نے پائنتی کی طرف سے سلام پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین بہی نزدیک خانۂ کعبہ کے شیخ نصیر الدین محمود کا مصلے ہے **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ** نے دعاگو سے کہا کہ بعد اسکے تو اسجگہہ مشغول ہوا اور ایک اور جگہہ بتائی دعاگو دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوا مین نے اپنا قدم اُنکے مصلے کے قدم پر نہین رکہا میری کیا مجال ہے کہ مین ایسا کرون شیخ عبد اللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے میرے واسطے دعا کی اسلئے کہ مین نے ادب نگاہ رکہا بعد اسکے مین دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوتا تہا **حکایت** شیخ رکن الدین قدس سرہ کی وفات ہو چکی تہی اور شیخ نصیر الدین زندہ تہے ایک رات مین نے شیخ نصیر الدین کو دیکہا کہ آئے مین نے ملاقات کی مجہے منع کیا کہ میری زندگی مین

کسی سے نہ کہنا اور اسی طرح جمعے اور پیر کی راتون مین حاضر ہوتے تہے فرمایا کتاب
مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یکون لیلۃ الجمعۃ ولیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ
والمدینۃ المشرفۃ یعنے جس شخص کی محبوبیت صحیح ہوتی ہے تو وہ جمعے کی اور پیر کی رات
مین مکہ مبارک اور مدینہ مشرف مین ہوتا ہے ذرا دیر مین جاتے ہین اور واپس آتے
ہین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ نقل صحت
ولایت کی لکہہ لو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنی ہے **حکایت** جبکہ دعاگو
مکہ مبارک سے اُچہ مین آیا اور شیخ نصیر الدین شہر سے ٹہٹہ مین جاتے تہے سلطان محمد
نے طلب کیا تہا اُنپر خفا تہا تو وہ خانقاہ مین نزدیک والد مخدوم کے اُترے اور کہا
کہ تم مدد رہو کیونکہ میرے حق مین خفگی ہے مجہے ٹہٹہ مین لئے جاتے مین مخدوم والد
واسطے شیخ کے ممد ہوئے چنانچہ اثناے راہ مین لوٹ آئے سلطان محمد مر گیا مخدوم
والد کے خانقاہ مین اُترے ہمنے اُنکی ضیافت کی اُنکو مہمان رکہا شیخ نے دعاگو سے
کہا کہ یہ واقعہ یعنے شب جمعہ اور شب دوشنبہ کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہونے کا میری
حیات مین مت کہو بعد موت کے کہو ایسا اخفا کرتے تہے **حکایت** یہ بہی
فرمایا کہ ایک دن مین نے مخدوم بزرگ اپنے دادا کو دامت برکاتہ خواب مین دیکہا
کہ تو شیخ کبیر اور شیخ فرید سے توسل کر اور تعویذ اس طرح لکہہ الٰہی بحرمۃ الشیخ الکبیر
دامت برکاتہ ان تفعل کذا وکذا اگر وہ شخص سندی ہے اور اُنسے تعلق رکہتا ہے
تو مراد شیخ بہاء الدین ہونگے اور اگر وہ ہندی ہے اور شیخ فرید الدین سے تعلق

رکہتا ہے تو مراد وہی ہونگے اُس سے پہلے دعاگو تعویذ اس طرح لکہتا تہا جو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور مانند اسکے آب اس طرح لکہتا ہون کہ بحق الشیخ الکبیر
بفرمان مخدوم جد خود بعد اسکے فرمایا کہ یہ جو بحق کہتے ہین بطریق کرم ہے نہ بطریق
وجوب اور عوام کے حق مین بحق کہنا منع ہے کیونکہ جُہّال جانین گے کہ خدا پر ایسا واجب
اور خواص کے حق مین بحق کہنا منع نہین ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ بطریق کرم
ہے نہ بطریق واجب اور بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی بیت وَمَا اِنْ فِعْلُ
اَصْلَحَ ذُو افتراض ؛ علی الہادی المقدس ذی التعال ؛ ان زائدہ ہے اور ما
نفی کا ہے ای لیس فعل اصلح واجبا علی الباری تعالی لان الالوہیۃ
منافی الوجوب یعنے اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے مگر بطریق کرم کے اسلئے کہ
خدائی منافی وجوب کے ہے اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقہا ای کرما لا وجوبا پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویسید پس نبشتم **ایضا** فرمایا کہ جسوقت شیخ نصیر الدین
وفات پائی تو دعاگو ماہ رمضان مین معتکف اربعین تہا اُسی دن شیخ مدینہ عبد اللہ
مطری قدس اللہ روحہ گزر کر رہے تہے مسجد کے حجرے مین میرے پاس آئے
سلام کیا مین نے پہچان لیا کہ شیخ عبد اللہ مطری ہین مین نے اُنکا اکرام کیا اور سلام
کا جواب دیا شیخ نے عربی زبان مین کہا فارسی نہین جانتے تہے کہ ما بقی الشیخ قطب الہند

مسئلہ بحق فلان گفتن

اللہ تعالی پر کوئی شی واجب نہین بطریق کرم

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

الیوم وانا اجیٔ فی صلوۃ جنازتہ وانت معتکف اُغلق الباب وصل صلوٰۃ جنازتہ من ھنا وکا تخرج والا اذھب بک یعنے شیخ مدینہ نے کہا کہ آج قطب ہند نرہا یعنے شیخ نصیر الدین اور مین مدینے سے آتا ہون واسطے نماز جنازے کے اور تو معتکف ہے باہر آنا درست نہین ہے ورنہ مین تجھے لیجاتا پس تو دروازہ مسجد کا بند کردے اور نماز جنازے کی پڑھ۔

اٹہارہوین ماہ رمضان وقت اشراق کے

صلوٰۃ علی المیت الغائب

مین نے یارون کو طلب کیا اور مسجد کا دروازہ بند کرا دیا تاکہ کوئی نہ دیکھے مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مین درست نہین ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ مین روا ہے پس مین نے نماز شروع کی اور تاریخ و وقت و ساعت لکھہ رکھی واقعہ اُسی طرح تہا اور میت غائب پر جنازے کی نماز پڑہنا آیا ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ صحابہ کے نجاشی بادشاہ حبش پر نماز جنازہ پڑہی ہے اور اس باب مین حدیث صحاح کی ہے ان اخا لکم قد مات فقوموا وصلوا علیہ یعنے تمہارا ایک بہائی مرگیا ہے پس تم کہڑے ہو اور اُسپر نماز پڑہو ہمارے مذہب مین نہین ہے صاحب مذہب فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے حجاب کہولدیا تہا اُنہون نے جنازے کو حاضر دیکہکر نماز پڑہی جس آدمی کا کہ یہ واقعہ ہو اُسکے واسطے ہمارے مذہب مین بہی روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این طریق بنویسید

ایضا اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی جنازہ مین حاضر تہے جواب فرمایا کہ حاضر نہ تہے وہ معتکف
اربعین تہے جیسا کہ دعاگو معتکف تہا اور نہ حاضر ہوتے آیک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مدنیہ
عبداللہ مطری معتکف اربعین نہ تہے جواب فرمایا کہ وہ عشرہ اخیر مین معتکف ہوتے ہین
واسطے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ معتکف اربعین نہین ہوتے
تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ مشائخ چشت کے اخیر عشرے مین معتکف
نہین ہوتے ہین اسکی کیا حکمت ہے جواب فرمایا کہ اعتکاف عشرہ اخیر مین تین روایتین
ہین قیل واجب و قیل مستحب والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے کسی نے کہا کہ واجب
ہے اور کسی نے مستحب بتایا اور صحیح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے خبر مین ہے کہ ایک وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے عشرہ اخیر کا اعتکاف فوت ہوگیا جب
آپ لوٹ کر تشریف لائے تو اور دنون مین اسکی قضا کی دس دن معتکف ہوئے
بعد اسکے فرمایا کہ شاید مشائخ چشت مستحب کی روایت پر عمل کرتے ہین یا یہ ہے کہ
انہون نے نفس کا تزکیہ کرلیا ہے اور اعتکاف واسطے تزکیہ نفس کے ہے ہم نیک
گمان کرتے ہین اسلئے کہ آپ کا قول ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم ایمان والونسے
نیک گمان رکہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این سہ روایت
واین حدیث بنویسید پس نبشتم **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا اثناے سبق مین زائر لوگ پہونچے
خادمون سے فرمایا کہ زائرون کو وہین رکہو یہانتک کہ فرزند من سبق سے فارغ

اعتکاف عشرہ اخیر مین تین روایتین ہین

اعتکاف واسطے تزکیہ نفس کے ہے

معلم کو دربان رکھنی یا دروازہ بند کرے

ہوجاے خادمون نے اُنکو اُسی طرح رکہا اور فرمایا کہ فتاوے کامل مین ہے ینبغی
للمعلم ان یُقعِدَ البوَّابَ علی الباب او یغلق الباب حتی الفراغ یعنے معلم کو
چاہیئے کہ دروازے پر دربان بہٹھائے یا دروازہ بندکرادے فارغ ہونے تک
ترتیب اسمین تہی کہ جسوقت سالک رات مین بیدار ہو تو صبح سے پہلے تہجد کی نماز
پڑہے کام مین تازہ ہو دیر نکرے شاید صبح طلوع ہوجاے کیونکہ خواجۂ عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو صریح امر ہے فتہجد بہ نافلۃ لک وہ وقت استغفار کا اور قرارت
کلام اللہ کا ہے قولہ تعالی وقراٰن الفجر ان قراٰن الفجر کان مشہوداً وَرُوِی
انہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم صلی التہجد قبل الصبح اور نگاہ رکہنا اسوقت کا سب
وقتون سے فاضل تر ہے اور وہ سحر سے صبح کے نکلنے تک ہے مگر نماز درمیان رات
کے کہ وہ وقت رات مین فاضل ترین اوقات ہے اسلئے کہ خبر مین ہے قال داود
علیہ السلام فی مناجاتہ الٰھی انی احب ان اعبدلک فای وقتٍ ھو افضل فاوحی
اللہ تعالی الیہ یاداود لا تقم اولَ اللیل ولا اخرہ فانہ من قام اولہ نام آخرہ
ومن قام اٰخرہ لا یقوم اولہ وقُم وسطَ اللیل حتی تخلو بی واخلو بک وارفعُ
الیّ حوائجک یعنے حضرت داود علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا الٰہی مین
بیشک دوست رکہتا ہون کہ تجہے پوجون اور تیری عبادت وبندگی کرون سو
کونسا وقت بہتر ہے پس اللہ تعالی نے طرف اُنکے وحی کی کہ اے داود تو اول رات
مین مت کہڑا ہو اور نہ آخر رات مین اسلئے کہ جو شخص اول رات مین کہڑا ہوگا تو وہ آخر

رات مین سو رہیگا اور جو شخص کہ آخر رات مین کہڑا ہوگا وہ اول رات مین کہڑا ہوگا لیکن اے داود تو توسط لیل یعنے میانۂ شب مین کہڑا ہو وہ ایک خالی وقت ہے تو میرے ساتہہ خلوت مین ہو اور مین تیرے ساتہہ خلوت مین ہون اور تو اپنی حاجتین طرف میرے پہونچا اور اگر سالک آخر رات مین نماز کے ساتہہ مشغول ہوجاے تو بہتر ہے اسلئے کہ نماز مین استغفار و تلاوت کے معنی موجود ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور مین سید صدرالدین محمد بہکری کی ایک اور حالت تہی اور روتے تہے اُنکے نزدیک آئے اور یہ دعا کی اللھم قوّہ فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے بعد اسکے فرمایا کہ بعد ہر فرض کے تین بار پڑہے اُسکو قوت ہوگی **ایضا** ایک شخص بہ نیت اسلام آیا اُسکو اسلام کی تلقین کی زبان عربی مین کہا عرب مین تلقین اسلام کی اس طرح کرتے ہین ما امرنی اللہ تعالی قبلتہ وما نہانی عنہ فانتہیتہ یعنے اللہ تعالی نے جسچیز کا مجہے حکم کیا مین نے اُسکو قبول کیا اور جسچیز سے اُسنے مجہکو منع کیا مین اُس سے باز رہا پہر اُس مولاے اسلام کو کپڑے دئے اور پوچہا کہ تو نے سر دہویا ہے اُسنے کہا ہان دہویا ہے اگر جنب اسلام لاوے تو غسل اُسپر واجب ہوتا ہے ورنہ مستحب ہے کتاب مین ہے وجب لمن اسلم جُنُبًا والا ندب وقال مالک و احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالی ان لم یکن جنبا وجب ایضا یعنے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اگرچہ جنب نہو تو بہی غسل واجب ہے ایک یار سے فرمایا کہ اُسکو کچہہ

فا تلقین اسلام بعربی

فا جنب اگر مسلمان ہو تو غسل واجب

قرآن سکہا دے تاکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر نماز درست و جائز ہو جائے قولہ تعالیٰ فاقرؤا ما تیسر من القرآن یہانتک کہ اور سیکہہ لے۔

تئیسوین رات ماہ رمضان شنبے کی رات

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ سال گذشتہ مین آج کی رات مین نے شب قدر پائی تہی اور سید شرف الدین نے بہی اور اُس عورت نے بہی جو کہ اُچہ مبارک مین ہے لیکن جبکہ آج کی رات نہین ہے تو طاق راتون مین پچیسوین مین یا ستائیسوین مین یا اونتیسوین مین ہوگی **ایضا** فرمایا کہ مکہ و مدینہ وگازرون مین بعض لوگ ایک چلہ معتکف ہوتے ہین اور اہل علم محدث بہی عید کے دن کہانے سے افطار کرتے ہین اور چالیس دن پورے ہونے مین پانی سے افطار کرتے ہین یا خرما یا اور کسی میوے سے کفایت کرتے ہین اور بعض لوگ طے کرتے ہین آسی درمیان مین فقاع لائے فرمایا کہ فقاع کے کہانے مین مخالفت روافض کی ہے اگر کہائے گا تو مثاب ہوگا وہ فقاع کو حرام جانتے ہین خمر کے ساتہہ تشبیہہ دیتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ روافض قرآن احادیث سے تمسک کرتے ہین تین ایک دن اُنکے درس مین آیا اور اُنسے کہا کہ انا اخ لکم لا تغضبوا علیّ اقول لکم دلیلا اسمعوا منی انکم تمسکون بھذہ الآیۃ وامسحوا برؤسکم وارجلکم بالکسر و ترکتم الفتح وجوزتم المسح علی الرجل وھاتان القراءتان مشھورتان والمعارضۃ بین القراءتین کالمعارضۃ بین الآیتین فلا یجوز ففی قراءۃ النصب غسل الرجل وفی قراءۃ الجر فی حالۃ

لبس الخف المسح ولا یجب المسح علی الخف الا قدر ثلثۃ اصابع من اصابع الید وعلی
روایۃ الحسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی مالو یمسح مقدار الربع لا یجزہ کمسح الراس
فقلت لھم لماذا ترکتم الفتح فسکتوا وما اجابوا یعنے جب مین کہ مدینہ مین روافض کے
پاس آیا تو مین نے کہا کہ مین جہت سیادت سے تمہارا بہائی ہون تم مجہپر خفا مت ہو تاکہ
مین تمسے ایک دلیل کہون تم مجہسے اسکو سن لو وہ بولے کہ کہہ مین نے کہا کہ تم اس آیت
کو وامسحوا برؤسکم وارجلکم کو ساتہہ زیر کے پڑہتے ہو اور زبر سے نہین پڑہتے ہو
اور دونو قراتین مشہور ہین اور معارضہ درمیان دو قراتون کے مثل معارضے کے ہے
درمیان دو آیتونکے اور یہ روا نہین ہے اور تم پانون پر مسح کرتے ہو اور دہوتے
نہین ہو پس جب ارجلکم کو زبر سے پڑہین تو یہ پانون کے دہونے مین ہوگا کیونکہ
وجوھکم پر عطف ہوگا اور معطوف مثل معطوف علیہ کے ہے یعنے حکم مین اور
جسوقت ارجلکم کو زیر سے پڑہین گے تو مسح موزے کا مراد ہوگا اور وہ جائز
ہے اور موزے پر مسح واجب نہین ہے مگر بمقدار تین انگلیونکے ہاتہہ کی انگلیون
سے اور حسن بن زیاد کی روایت پر بقدر چوتہائی کے جب تک مسح نہ کریگا جائز نہوگا
مثل مسح سر کے پس مین نے کہا کہ تم فتح کا جواب دو کہ تمنے کسواسطے قراءت کو ترک کر دیا
وہ چپ رہے جواب ندیا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من یہ مباحثہ جو مین نے بیان کیا ملفوظ مین لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ وہ اپنے رد رفض
وضو مین پانون نہین دہوتے ہین مسح کرتے ہین الحمد للہ کہ مذہب سنت وجماعت کو

نصرت ہے ورنہ دشواری ہو بعد اسکے فرمایا کہ تین شہر روافض سے بہرے ہوئے
ہین سُنی نادر ہین مگر یہ کہ کوئی مسافر ہو ایک تو لہسہ دوسرا قطیف تیسرا بحرین لہسہ
نزدیک مکہ و مدینہ کے ہے اور قطیف دران بر دریا اور بحرین درمیان دریا کے
اور حاکم ان تینون شہرون کا بادشاہ ہرمز ہے وہ لوگ اُسکی رعیت ہین اور وہ سُنی
ہے اور مقطع بہی سنیون سے ہیتا ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تو سُنی ہے اور رعیت
اُسکی روافض ہے وہ کیونکر اُنکو سلامت چہوڑتا ہے جواب فرمایا کہ مفضلہ ہین
حضرت علیؓ کو دیگر صحابہ پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین اہل بدعت ہین اگر
وہ مارے تو کتنون کو مارے حد نہین ہے تینون شہر پُر ہین اور وہ تائب ہونیوالے
نہین ہین بعد اسکے فرمایا کہ بادشاہ مکہ و مدینہ کا بہی رافضی ہے اور اُنکے سر پر مصر
مین خلیفہ ہے وہ سُنی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ اُنسے ولایت کیون نہین کہینچ لیتا ہے
سنی کو ولایت دیدے جواب فرمایا کہ اس جہت سے دور نہین کرتا ہے کہ وہ شریف
یعنے سادات ہین از جہت روے پیغامبر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لحاظ سے اُنکو دور نہین کرتا ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و عمر
و عثمان و اصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین
اور اگر منکر ہون تو لائق قتل کے ہو جائین گو شریف ہی کیون نہون بعد اسکے فرمایا
کہ اُس طرف عرب ملک یمن مین سید سُنی نادر ہے یا کوئی مسافر ولایت خراسان و
ہندستان سے گیا ہو اور اکثر شریف روافض ہین اور سادات خراسان و ہندستان

اور دیگر ولایت کے سب سنی ہین اُنکو روافض اسلئے کہتے ہین کہ رفض ای ترک یعنے
رفض کے معنی ترک کے ہین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزندون مین سے
ایک فرزند تھے اُنہون نے اُنکو امام کیا اور کہا کہ تم حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کو ترک
کرو اور حضرت علی اپنے دادا کو مقتدا کرو مذہب سنت کو چھوڑ دو اون فرزند امام نے
فرمایا کہ مین ہرگز اُنکو دشمن نہیں رکھونگا وہ تو صحابۂ کرام مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کر
ہین اور مذہب سنت کو نچھورونگا فرفضوہ پس اُن لوگون نے امام کو چھوڑ دیا اور
بہوائے نفس ایک مذہب پیدا کیا اور کہا کہ ہم وہ مسائل نکالین گے جو کہ مسائل
مذہب سنت کے برعکس ہونگے اور دین سنت کو اور اُن امام کو چھوڑ دیا اب تک وہ اُسی
مذہب پر ہین پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ
گفتم غریب است بنویسید پس نوشتم

تئیسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس مبارک کا
ذکر نکلا فرمایا کہ جمعے کے دن وقت خطبے کے اور عید کے دن عمامئہ سیاہ اور کپڑے
سیاہ موٹے پہنتے اسی سبب سے خطیب بھی پہنتے ہین اور طرہ یعنے شملہ عمامے کا کبھی تو
آگے ہوتا اور کبھی عقب مین پس پشت بعد اسکے فرمایا کہ صوفیون نے سیاہ لباس اختیار
کیا ہے ایک تو متابعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بات یہ ہے کہ آمین دہونے
کی حاجت نہین ہے مگر ایک مدت مین تا کہ بفراغ خاطر طاعت کرین اور سفید کپڑا

وجہ تسمیہ روافض

لباس سیاہ آنحضرت

جبکہ میلا ہوجاتا ہے تو اُسکے دہونے کی حاجت ہوتی ہے صابون چاہیے پس تشویش
مین پڑین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا ہی پہنتے تہے
کتاب مین مذکور ہے یستحب الثوب الابیض یعنے سفید کپڑا مستحب ہے ایک دن آپنے
ایسا کپڑا پہنا تہا کہ اُسکی قیمت ستائیس اونٹیون کی تہی لیکن اکثر احوال بُرد یعنے موٹا
کپڑا پہنتے تہے پس اگر ہم کسی وقت اچہا کپڑا پہن لین تو روا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوڑہے ہو گئے
تو صحابہ مین سے ہر کوئی دست مبارک کو پکڑتا تہا تاکہ تکیہ ہوجاے جیسے کہ دعاگو کا
ہاتہہ پکڑتے ہین واسطے تکیہ کے اور یہ ہمارے واسطے حجت ہے بعد اسکے فرمایا کہ علم لغت
مین ہے اللبس بفتح اللام کار پوشیدن من ضرب یضرب نظیرہ یلبسون الحق
بالباطل یعنے حق کام کو ناحق سے چہپاتے ہین واللبس بضم اللام جامہ پوشیدن
من حد سمع یسمع نظیرہ فی قولہ تعالی یلبسون ثیابا خضرا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید پس نبشتم **ایضا** روز مذکور مین خانجہان
نے اپنے بہائی کو بہیجا کہ بادشاہ سے لکہا ہوا آیا ہے کہ برادر خان جہان کو معلوم ہو کہ
اس بار ہمکو مہم پیش آ گئی اگر حضرت مخدوم دیر فرمائین یہانتک کہ ہم آئین یا یہہ کہ
یہ بزرگ اُچہ سے بسبب غرض کے اُنکے رکاب سعادت کے ہمراہ آئے ہین اونکے
انعام و ادرار کے اغراض کو پورا کر دے اور جو اُنکا مطلوب ہے وہ اُنکو دیدے تقصیر
نہ کرے تاکہ وہ سلامتی سے مع حصول غرض کے وطن مبارک مین لوٹ جائین برادر

خان جہان نے عرض کیا کہ مخدوم کا کیا اشارہ ہے فرمایا کہ دعاگو بے ملاقات سلطان
کے نہ جائیگا شاید بار دگر ملاقات ہو یا نہو فرزند خان جہان سے کہدو کہ میری طرف
سے بادشاہ کو لکھہ بہیجے کہ دعاگو بہی لشکر منصور مین آئے یا یہ کہ مین یہین رہون یہانتک
کہ بادشاہ مع لشکر منصور بفتح و نصرت لوٹکر آئین کیونکہ ہمارے مخدومون نے سلاطین
کی رعایت کی ہے اور مخلص رہے ہین مین بہی اپنے مخدومون کے رعایت کو نگاہ
رکہتا ہون پس برادر خان جہان لوٹ گیا بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو مین کہتا ہون لیکن سبب
رہنے کا اس شہر مین ایک اور چیز بہی ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچہا کہ کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے یار لوگ
ہین کوئی بیگانہ نہین ہے فرمایا نزدیک آؤ ہم نزدیکتر گئے ہم چند یار تہے فرمایا کہ دعاگو
واسطے چند چیز کے اس شہر مین ٹہیرا ہوا ہے جب تک کہ وہ مرفوع یعنے پوری نہو جائینگی
واپس نہ جائیگا ایک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے وہ میرے واسطے ہدیۂ
رحمانی لائینگے مین منتظر ہون اور بعض یار ونکو بہی پیش کرونگا اور ملاقات کراؤنگا
اور چار مقبرون مین چار رات رہونگا ایک تو مقبرہ شیخ قطب الدین دوسرا شیخ نظام الدین
تیسرا شیخ محمود یعنے حضرت چراغ دہلی اور مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ تم حضرت خضر
علیہ السلام سے ملاقات کروگے بعد ظہر کے دس رکعت ظہر یہ کو ساتہہ تین سلام کے
لازم کرو اور اُسطرف بہی پڑہتے ہین البتہ ساتہہ حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات
ہوگی وہ سر قدر پر مطلع ہین اور اُسکو علم لدنی کہتے ہین جیسا کہ اُنکا قصہ ہمراہ موسیٰ

فا رعایت سلاطین

فا ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

فا صلوٰۃ ظہریہ برای ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

علیہ السلام کے مذکور ہے اور بعض اولیا بہی سر قدر پر مطلع ہوتے ہین جبکہ کمال کو
پہونچتے ہے حق سے ندا سنتے ہین خلق صوت افعَل ولا تفعل کے منتظر رہتے ہین یعنے
یہ کروہ مت کر بعد اسکے فرمایا مین نے عہد کیا ہے کہ جب تک چند معتکف یارون کا
فتح باب نہو جائیگا مین واپس نہ جاؤنگا یہ فقیر شکر بجا لایا کہ مین بہی خدمت مین اربعین
کا معتکف ہون الحمد للہ علی ذلک اور بعض یار جو کہ میرے پاس اربعین کے معتکف
ہوئے ہین وہ میرے ساتھ شب قدر پائین گے امید ہے دعا گو کے رہنے کا سبب
اس شہر مین یہ ہے ورنہ مین چلا جاتا اسی درمیان مین روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سلوک مشروع
و محمود و مکتوب مرید کے ظاہر پر ہے تاکہ اس راہ شریعت کے برکت سے راہ باطن کی
کہ اسکو طریقت کہتے ہین اُسپر کہل جاے جسوقت کہ راہ طریقت کی کشادہ ہوگئی سالک
پر تو یہ بات واجب ہوگئی کہ اگر راہ موافق شریعت کے نہو گی تو اسکو طریقت کی راہ
کچہہ فائدہ نہ دیگی بعد اسکے فرمایا شریعت کیا ہے دنیا مین رہنا اور عقبی کو لینا اول
اتباع ظاہر کا چاہئے کہ ذرہ بہر اُس سے تجاوز نہ کرے کہ جسکو شریعت کہتے ہین تاکہ
اُس اتباع کے ثمرے سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے میسر ہو اُسکو طریقت
کہتے ہین کیونکہ کوئی فاسق یا اہل بدعت یا عاصی گنہ گار کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے بہید
یہ ہے طریقت کیا ہے عقبے مین رہنا اور مولے کے ساتہہ ہونا اور حقیقت دنیا و
عقبے کا ترک کرنا اور محض مولے کو اختیار کرنا ہے ؎ تارکِ دنیا نباشی طالب

فائدہ: خلق صوت افعل ولا تفعل

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

فاسق و بدعتی و عاصی بجائی نرسد

عقبیٰ شوی ہٖ اے عجب گوئی کہ عقبی جاے خانہ راستی ہٖ یہ ساری ترتیب شروع سبق
سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی -

چوبیسوین ماہ رمضان شب چہار شنبہ

کو ایک عزیز نے طعام فاخر افطار کا بہیجا سید الحجّاب نے بہت سے جلآبی اور قطاع
بہی اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے نزدیک جگہہ دی بعادت قدیم اور
خادمون سے فرمایا کہ سب یارونکے حجرون مین پہونچاؤ بعد فارغ ہونے کے کہانے
سے پوچہا کہ سب کو برابر کہانا پہونچ گیا خادمون نے عرض کیا کہ سب نے برابر کھایا
الحمد للہ کہا جیسے کہ اسوقت تفحص فرمایا اسی طرح سب وقت یارون کے تفحص و
اندیشے مین رہتے تہے **ایضا** فرمایا کہ جب آدمی نافرمان ہوجاتا ہے تو شیطان
اُس سے ایمن یعنے بیخوف ہوجاتا ہے اسلئے کہ وہ میرے قبضے مین ہوا اور میرے لشکر
ورعیت سے ہوگیا قولہ تعالی استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولئک
حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون یعنے غالب ہوگیا اُنپر شیطان پس بہلادی اُنسے
اللہ کی یاد وہی لوگ ہین شیطان کا گروہ خبردار بیشک گروہ شیطان کا وہی ہین
ٹوٹا پانیوالے اور شیطان اون لوگونکے وسواس و خیال ہین ہے کہ جو طاعت کرتے ہین

فا — نافرمان آدمی سے شیطان امین ہوجاتا ہے

شب مذکور مین تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا وہ دعا کہ بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اوسکو
پڑہتے تہے جب تمام کرچکے تو ایک عزیز نے مولانا مختار کے یارون مین سے پوچہا

کہ ہر دعا مستجاب ہے جواب فرمایا کہ نص کلام مجید کے حکم کے بناپر مستجاب ہے قولہ تعالے
ادعونی استجب لکم یعنے تم مجھے پکارو مین تمہارے واسطے قبول کرونگا لیکن محدث
مین شیخ عبدالقادر قدس سرہ نے چند شرطین قبولیت دعا کی ذکر کی ہین قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ فانہ لا یستجیب
الدعاء من قلب لاہ وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للدعاء جناحان اکل الحلال
وصدق المقال وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الدعاء یتوقف بین السماء
والارض فاذا صلی علی عرج فی السماء وشرط استجابۃ الدعاء حتی یرفع یدیہ
وان یبدی ضبعیہ اول حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالی سے دعا کرو اور تم
یقین کرنیوالے ہو قبولیت کا پس بیشک قبول نہین کیجاتی ہے دعا دل غافل سے
دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ واسطے دعا کے دو باز و ہین ایک تو حلال کہانا
دوسرے سچ بات کہنا تیسری حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ دعا ٹہیرتی ہے درمیان آسمان
وزمین کے پس جسوقت مجھپر درود بہیجا تو وہ آسمان مین چڑہ جاتی ہے اور شرط قبولیت
دعا کی یہ ہے یہانتک کہ اپنے دونو ہاتہونکو اٹہائے اور اپنے دونو بغلون کو ظاہر کرے

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر اور
اسکی شرح عزیزی مین حدیث اول باین لفظ ہے ادعوا اللہ وانتم موقنون
بالاجابۃ قال العلقمی فیہ وجہان احدہما ان یقول کونوا اوان الدعاء علی
حالۃ تستحقون فیہا الاجابۃ وذلک باتیان المعروف واجتناب المنکر

شرائط قبولیت دعا

الثانی ادعوہ معتقدین لوقوع الاجابۃ لان الداعی ان لم یکن متحققا فی الرجاء لم یکن صادقا واذا لم یکن رجاؤہ صادقا لم یکن الدعاء خالصا والداعی مخلصا وقال بعضہم لابد من اجتماع الوجہین اذ کل منہما مطلوب لرجاء الاجابۃ)

واعلموا ان اللہ تعالی لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ) المراد ان القلب استولی علیہ اشتغل بہ عن الدعاء فلم یحضر التذلل والخضوع والمسکنۃ اللائق ذلک بحال الداعی) ت (فی الدعوات واستغس بہ) لک (فی الدعاء)

عن ابی ہریرۃ (قال الشیخ حدیث صحیح لغیرہ اور تیسری حدیث باین لفظ ہے الدعاء محجوب عن اللہ حتی یصلی) بالبناء للمفعول ای یصلی الداعی)

علی محمد واہل بیتہ (یعنی لا یرفع الدعاء الی اللہ تعالی رفع قبول حتی تصحبہ الصلوۃ علیہ وعلیہم فہو الوسیلۃ الی الاجابۃ وفی الرسالۃ القشیریۃ اختلف الناس فی ان الافضل الدعاء او السکوت والرضاء فمنہم من قال ان الدعاء عبادۃ لحدیث الدعاء ہو العبادۃ ولان الدعاء اظہار للافتقار الی اللہ تعالی وقالت طائفۃ السکوت والجمود تحت جریان الحکم اتم والرضاء بما سبق بہ القدر اولی وقال قوم یکون صاحب دعاء بلسانہ ورضا بقلبہ فیاتی بالامرین جمیعا وآداب الدعاء کثیرۃ منہا تجنب الحرام والاخلاص الی اللہ تعالی وتقدیم عمل صالح وذکرہ عند الشدۃ والتنظف والتطیب والثناء علی اللہ اولا وآخرا والوضوء واستقبال

القبلة والصلوٰة والجثی علی الرُّکَبِ والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه و آله وسلم

اولًا و آخراً و وسطاً و بسط الیدین و رفعهما و ان یکون رفعهما حذو المنکبین

وکشفهما وضمهما والتادب والخشوع والتمسکن وان لا یرفع بصره الی السماء

وان یسأل الله باسماء الحسنیٰ وصفاته العلیا وان یجتنب السجع وتکلفه وان

یتوسل الی الله تعالیٰ بانبیائه والصالحین من عباده وخفض الصوت

والاعتراف بالذنب واختیار الادعیة الواردة عن النبی صلی الله علیه

وآله وسلم وان یدعو لوالدیه واخوانه المومنین وان یحضر قلبه ویحسن

رجاءه وان لا یعتدی فی الدعاء بان یدعو بمستحیل اوما فیه اثم وان لا یحجر وان

یُؤمّن عقب دعائه وان یمسح وجهه بیدیه بعد فراغه وان لا یستعجل بان لا

یستبطئ الاجابة او یقول دعوت فلم یُسْتَجَبْ لی) ابو الشیخ عن علی رضی الله

تعالیٰ عنه (قال الشیخ حدیث حسن لغیره انتهی ما نقلت من شرح

الجامع الصغیر للعزیزی -

چوبیسوین ماہ رمضان روز سہ شنبہ

تعویذ آخر جمعہ ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تعویذ جو کہ آخر جمعہ ماہ رمضان

مین درمیان سنت و فرض کے لکہتے ہین روا ہے جواب فرمایا کہ وقت خطبہ کے کچہ حرکت

نہ کرنا چاہئے جیسے کہ نماز مین مگر جسوقت کہ خطیب ذکر سلاطین کا کرے اُسوقت درست

ہے کہ تعویذ لکہین یا نماز پڑہین یا تسبیح کہین یا ذکر و تلاوت کرین تا کہ ظلمہ کا ذکر کان مین

نہ پڑے اسلئے کہ وہ اُس صفت کے ساتہہ موصوف ہوتے ہین جو مُمنین نہین ہے یہہ
بات فتاوی کامل مین مذکور ہے اذا خطب الخطیب خطبۃ ثانیۃ جُوز ان یصلے او
یذکر اللہ او یسبح حتی لا یسمع ذکر الظلمۃ لانھم یوصفون بما لیس فیھم آور آخر
جمعہ ماہ رمضان مین تعویذ مروی لکہین وہ یہ ہے و لوان قرآنا سیرت بہ الجبال
او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث در روایت و فائدہ تعویذ کہ گفتم
بنویسید **ایضا** یہ حدیث شریف پڑہی اور فرمایا کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنے پورا نہین ہوتا
ہے ایمان مرد کا یہانتک کہ لوگ گمان کرین کہ وہ مجنون ہے لوگونسے مراد یہان
وہ لوگ ہین کہ جنکو حب دنیا کے نشے نے مست کر دیا ہے کہ وہ بسبب اپنی مستی کے
زاہد دنیا کو دیوانہ کہتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ اس دیوانے سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ مؤمن کامل دنیا اور دنیا کے کام سے یکسوئی کرتا ہے
اور آخرت کے اور اسکے کام کے طرف متوجہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہین مقرر وہ دیوانہ ہو گیا
کہ کوئی کام اور کوئی کسب نہین کرتا ہے یہ مراد نہین ہے کہ وہ دیوانہ ہو جاتا ہے اُسکا
تو خود ایمان کامل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من بنویسید
پس نوشتم **ایضا** فرمایا سالک کو چاہئے کہ **ہمیشہ باوضو رہے** اور باوضو
سوئے کیونکہ اگر بے وضو سوئے گا تو وعید ہے من نام بلا طہارۃ شدۃ بابہ ف

لم یفتح لہ قط یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئیگا تو د. وازہ سلوک کا اُسپر بند کر دیا جائے گا
اُسکے واسطے کبھی نہ کہولین گے اور اگر کبھی وضو ٹوٹ جائے اور پانی موجود نہو یا یہ کہ
ہوا سرد ہو تو سالک کو چاہیئے کہ تیمم کر لے اور سو رہے کیونکہ تیمم ہی طہارت ہی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُسطرف دیکھا ہے کہ مشائخ و علمار
اگر اثنائے خواب مین جاگ اُٹھتے ہین تو اُسیوقت تیمم کر لیتے ہین کہ ذرا دیر بھی بے وضو
نہ رہین اور بعض اُنمین سے نزدیک خوابگاہ کے پانی کا برتن موجود رکھتے ہین جسوقت
اثنائے خواب مین بیدار ہوتے ہین تو فی الحال وضو کر لیتے ہین اور دوگانہ تحیت الوضو
کا ادا کرتے ہین اور لیٹ جاتے ہین دعاگو بھی ایسا ہی کرتا ہے پس روے مبارک
برین فقیر آورد ندو فرمودند کہ فرزند من اینکہ گفتم بگیر بیدو بنویسید خدمت کردم **ایضا**
فرمایا کہ سالک کے دل مین جب تک **مدح و قدح خلق** کی مساوی نہو جائیگی
ہرگز کامل نہوگا اور ساتھہ دنیا و آخرت کے مداہنت نہ کرے فرمایا المداھنۃ
فی اللغۃ المیل یعنے مداہنت لغت مین میل ہے مناسب اس ترتیب کے اشعار
عربی فرمائے **س** وما احد عن السُن الناس سالماً ۞ ولو انہ ذالک
النبی المطھر ۞ وان کان صوّاما وباللیل قائماً ۞ یقولون زَرَّاقٌ یُرائی ویمکر ۞
وان کان سِکِیتاً یقولون اَبْکَمٌ ۞ وان کان مِنْطِیقاً یقولون مُھذِرٌ ۞ وان
کان مِقْدا ما یقولون اھوجٌ ۞ وان کان مِفْضَالاً یُقال مُبَذِّرٌ ۞ فلا
تختلف بالناس بالمدح والھجا ۞ ولا تخش غیر اللہ واللہ اکبر ۞ ترجمہ ان اشعار کا

جو کہ صفت سالک مین مخدوم نے تربیت فرمائی ہے یہ ہے کہ مانفی کا ہے یعنے
لوگونکی زبانونسے کوئی شخص سالم نہین ہے اگرچہ پیغمبر پاک ہے کیون نہو چنانچہ
شاعر ساحر کاہن مجنون مسحور لوگون نے اُنکو کہا ہے دوسرا بیچارہ کہان کا ہے اگر وہ
صائم الدہر قائم اللیل ہو تو کہین گے کہ مکار ہے ریا و مکر کرتا ہے سکیت مبالغہ ساکت
کا ہے جیسے صدیق مبالغہ ہے صادق کا یعنے اگر سالک خاموش رہے تو کہین گے
کہ گونگا ہے بات نہین کرتا ہے اور منطیق بہی مبالغہ ناطق کا ہے یعنے اگر وہ بہت سی
باتین کرے تو کہین گے کہ بدگو و شور انگیز ہے اور اگر وہ پیش قدمی کرنے والا ہے
تو کہین گے کہ اہرج ہے یعنے بڑا قتال ہے کیونکہ ہرج کے معنے قتل کے ہین اور اگر وہ
بہت سا دینے والا ہے تو کہین گے کہ مبذر مسرف ہے پس تو اے سالک لوگون کی
مدح و ہجو کرنے کے سبب سے مختلف مت ہو یعنے اپنے رنگ کو مت بدل اور سوا
اللہ کے کسی سے مت ڈر اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اُٹھہ اور تکبیر کہہ اور طاعت
مین مشغول ہو جا بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من این
اشعار عربی بنویسید کہ سالک را لابدے ست پس نبشتم۔

ایضا ٹوپی پہنے کا ذکر نکلا

فرمایا کہ قَلَنسُوَۃُ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قلنسوۃٌ بیضاء یعنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تہے پس سفید ٹوپی پہنا سنت
ہے بعد اسکے فرمایا کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ثلاث قلنسوۃ

احدها بیضاء والثانیۃ بردۃ حبراء سوداء والثالثۃ قلنسوۃ الاذنین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ٹوپیان تہین ایک تو سفید تہی دوسر
سیاہ و سبز یعنے موٹی تہی تیسری گرم گوش اور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا کہ
تہی اور حال یہ تہا کہ خود گرم گوش پہنے ہوئے تہے سردی کا موسم تہا اور سف
اور سرد ہوا مین بہی پہنتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم مع جُبّے کے نماز پڑہتے تہے اور کبہی کبہی ازار سے اور بافوطہ نہ ہوتے تہے
ایک دن آپنے قیمتی جُبّہ پہنا تہا ایک سائل نے سوال کیا اُسی وقت کہینچکر دید
فرمایا کہ مثل اوسکی واسطے میرے دوسرا بنائین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کہ وہ جبہ ہنوز تمام نہین ہوا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات
بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائ
کا لکہ لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ طریقت واسطے
کے ایک سیدہی راہ ہے شریعت سے نکالی گئی ہے جیسے کہ کسی چیز کا مغز
کہینچتے ہین جیسے گیہون سے میدہ پس اصل میدے کی وہی گیہون تہی شر
بیان ہے توحید و معاملات کا اور طریقت طلب کرنا اُس معاملات کی تحق
ہے اور اعمال ظاہر کا آراستہ کرتا ہے ساتہہ اوصاف باطن کے جیسے صفائ
تہذیب اخلاق طبعی کدورتون سے جیسے میل کرنا طرف دنیا کے اور ہوا اور
و شرک خفی و رحقد و حسد و غل و غش و غضب و بغض و کینہ و خصومت و

وحرص و رغبت وطمع و منزلت و ریاست و سری و جاہ و قبول و ثناے مردم اور مانند
اسکے یہ جو مین نے شمار کیا جملہ چوبیس باتین ہین سالک کو چاہئے کہ ان سب کو یاد
کرلے یا صفحۂ کاغذ پر لکھہ رکہے اور ہر روز بے ناغہ دیکھے اور نفس سے محاسبہ لے اسلئے کہ
ان چوبیس مین سے اگر ایک اُسکے نفس مین موجود ہو تو توبہ و استغفار کرے اور
اگر موجود نہو تو حق کا شکر بجا لائے بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نماز شکر اللہ تعالے ادا کرے
یہ جو مین نے کہا جو سالک کہ ان باتون سے صاف تر ہوگا وہ صوفی تر ہوگا اسلئے کہ اس
جملے کے ہر چیز مین تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہے وہی طریقت ہے کہ طارق
رونده راگویند درآداب در سر حقیقت و شارع رونده است در آداب احکام یہ ساری
ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی اور فرمایا فرزند من لکھو کہ تمکو
اور دوسرونکو یہ ترتیب کام آئیگی تو مجھسے روایت کرنا۔

شب چہار شنبہ چھبیسوین ماہ رمضان کو تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرج مائدہ سحور کے یعنے بعد کہا چکنے سحری کے **ذکر عقل و سر کا نکلا** فرمایا کہ سر بالاتر قلب سے ہے اور عقل اُس سے فروتر ہے اور مرتبے
بہی دو ہین ایک علوی دوسرا سفلی اور آدمی بہی دو چیز سے مرکب ہے ایک تو علوی
دوسرے سفلی علوی عبارت اوپر سے ہے اور سفلی نیچے کو کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ سر
چونکہ علوی ہے عالی مرتبہ چاہتا ہے اور سفلی کی طرف نظر نہین کرتا ہے یہ کہ کسی بندیکو
بندگان خدا سے علو ہمت ہوتا ہے اُسی کی قوت باعثہ کے سبب سے ہے اور عقل دونو چیز

۵ عقل کی تعریف اور اسکا تعلق سر سے ولایت و سر کی تعریف

مین مائل ہے علوی کی طرف بہی میل رکہتی ہے اور سفلی کی طرف بہی دنیا اور دنیا کے
کامون کی بہی عقل دیتی ہے اور آخرت اور اُسکے کامون کے بہی عقل دیتی ہی درمیان
دونو کے مشترک ہے لیکن جبکہ یہ عقل اللہ تعالی کی توفیق سے سر کے موافق ہوجاتی
ہے تو اُسی علوی کو چاہتی ہے مقام عقل کا قلب ہے جیسا کہ خبر مین ہے کہ سائل
سلیمان بن داؤد علیہما السلام یا ربّ ما موضع العقل قال فی جوف ابن ادم
یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچہا کہ اے میرے پروردگار عقل کی کون جگہ ہے
فرمایا کہ بنی آدم کے جوف مین اور قلب جوف مین ہے بعد ازان روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند بنویسید این را پس نبشتم۔

مقام عقل کا قلب ہے

بہ پچیسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ارادت و توبہ کا ذکر** نکلا فرمایا عوارف مین ہے
لا یکون المرید مریدا حتی لا یکتب علیہ صاحب الشمال عشرین سنۃً
شیئًا یعنے حق کا طالب نہین ہوتا ہے یہانتک کہ بائین طرف کا فرشتہ بیس برس
اُسپر کچہہ نہ لکہے یہ صفت ہنوز مرید کی ہے بعد اسکے فرمایا مین نے اُس طرف مشائخ
سے پوچہا اور جواب پایا کہ طالب کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ ایسا نہو بعد اسکے
فرمایا کہ اگر مرید یعنے طالب کو کوئی لغزش پہونچے تو اُسی وقت اُٹہے پانی پر جاوے
اور انابت کرے اسلئے کہ سیدہی طرف کے فرشتے بائین طرف کے فرشتونکو منع کرتے
ہین کہ مت لکہو ذرا دیر تک ٹہیر جاؤ شاید وہ انابت کرلے اگر اُسنے جلد تر انابت کرلی

صفت مرید

تو نہایت خوب ہے ورنہ لکھہ لیتے ہین پس چاہئے کہ جسوقت کوئی زلت ہوجائے
تو اُسی وقت رجوع کرے اور چاہیئے کہ یہ زلّت و لغزش عمداً و قصداً نہو اور اگر
بتقدیر الٰہی کچہہ وجود مین آجائے تو اُسی وقت توبہ کرڈالے پہر فرمایا کہ فرزندمن یہ
فائدا لکھہ لو پس مین نے لکہہ لیا **ایضا ر وز مذکور مین** قاضی علاء الدین
صدر جہان نے ایک عزیز کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ مین مشغول ہوا ہون مکاشفہ و کرامت
کچہہ ظاہر نہین ہوتی ہے جواب فرمایا من اشتغل لاجل المکاشفة لا یفتح له
قط وینبغی ان یشتغل فی طلب الله تعالیٰ فیکاشف له بطفیله یعنے جو شخص کہ
واسطے مکاشفہ و کرامت کے مشغول ہوتا ہے تو اُسکو کبہی کچہہ مکاشفہ نہین ہوتا ہے
تو توحق تعالیٰ کا طالب ہو تو اُسکے طفیل مین سب کچہہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایکدن شیخی سیدی احمد کبیر قدس الله سرہ کنارۂ دریا پر کشتی طلب
کر رہے تہے تاکہ سوار ہون اور دوسرے کنارے پر جائین بعض لوگون نے عرض
کیا یا شیخ آپ کے مرید تو دریا کے پانی پر قدم رکہتے ہین اور گزر جاتے ہین جیسے کہ
زمین پر آپ کیون کشتی طلب کرتے ہین شیخ نے اُنکو جواب دیا کہ جس چیز مین کہ استدراج
کا احتمال ہو اُسکی کیا حاجت ہے کہ چند درم کے واسطے ہم اُسکے محتاج ہون اور
نظر کرین مناسب توحق کے ساتہہ مشغول ہونا ہے یہ بہی **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مین مخدوم والد دامت برکاتہ کے پاس ایک درویش
غریب مسافر اُترا اور کہا کہ تمہارے شہر یعنے اُچہ مین مین نے ایک ایسے شیخ کو پایا کہ

دل کے ساتہہ تو حق سے نوحہ گری رکہتا ہے اور تن سے بشاشت ساتہہ خلق کے
رکہتا ہے کیا معظم آدمی ہے وہ شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ ہین بعد ازان
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید بس نشستم۔

ایضاً ذکر اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا

فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامۂ ستبر یعنے موٹا کپڑا پہنتے جب
پہٹ جاتا تو پیوند لگاتے اور اگر نعلین مبارک پہٹ جاتین تو خود سیتے اور نزدیک
اپنے حائک یعنے جامہ باف کے جاتے اور جہد یعنے مشقت کپڑا بننے کی فرماتے پس
مومن کو چاہیئے کہ اپنے رسولؐ کی متابعت کو نگاہ رکہے

شب پنجشنبہ چہبیسوین ۲۶ ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ درم مہر کو نیچے نہ رکہنا چاہیئے ممنوع ہے اسلیئے
کہ اُسمین حروف کے نقش ہین واسطے تعظیم کے بعضے نادان جیسے بازار والے
نہین جانتے ہین تو اُسکو پاؤن کے نیچے رکہتے ہین گنہ گار ہوتے ہین روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بلکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا اسی درمیان مین
حکایت سید صدر الدین محمد بہکری کا ذکر نکلا اونکو
جنون سا ہو گیا تہا پریشان باتین بکتے تہے فرمایا کہ وہ ایک وقت کسی مقام مین
پہونچا اور وہان دعوے کیا کہ مین سید جلال الدین کا رشتہ دار ہون میرے نام
سے کسی اصحاب دول کے لڑکے کا پیغام ہوا انہون نے مجہسے پوچہا تو مین نے کہدیا

کہ ہماری قرابت ہے اور مین کچھہ رنجیدہ نہین ہوا جبکہ اُسنے تکذیب کی تووہ دیوانہ
ہوگیا بسبب کذب کے پس اُنکو معلوم ہوگیا کہ میرا قرابتی نہ تہا بعد اسکے فرمایا کہ تم
گمان مت کرو کہ مین سید صدرالدین سے رنجیدہ ہواہون مین توہرگز کسی سے رنجیدہ
نہین ہوتا ہون وہ توخود ہمارا فرزند ہے جبکہ بادشاہ کے یہان سے کپڑے آئے
تو دعا گوکے پوتون نے اُسکے کپڑے دینے مین تاخیر کی تو اُسنے بُرا کہا مین اُس سے
بہی کچھہ رنجیدہ نہین ہوا لیکن اُس فرزند کو مالی خولیا ہوگیا ہے مین بہت سی دعائین
کرتا ہون اور کچھہ دوا دارو بہی کرونگا ان شاء اللہ تعالی صحت دیگا۔

ستائیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت افطار کے

بندے کو حجرے سے طلب کیا بعادت قدیم جیسے کہ ہربار طلب کرتے تہے نزدیک اپنے
جگہہ دی فرمایا یقین ہے کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے اسلئے کہ کُتا نہین بہونکتا ہے
اور پانی کے قطرے بہی ہین ومن علامات لیلۃ القدر ان یمطر المطر بالتقاطر ولا
یکون کثیرا ولا یصوت الکلب یعنے لیلۃ القدر کے نشانیون سے ہے کہ تقاطر
بارش کا ہو اور بہت نہ برسے اور کُتا آواز نہ کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے اور یاران دیگر سے باین عبارت فرمایا خذ وھا یا سیدی ھذہ اللیلۃ
لیلۃ القدر فاحیوھا ولا تنا موا فیھا یوفقنا و یرزقنا ان شاء اللہ تعالے
اس فقیر سے فرمایا فرزند من آج کی رات کو لومین نزدیک تہا مین نے سُنا شاید کسی
دوسرے یار نے بہی سُنا ہو مجہے جسقدر رہنا مین بیدار رہا اکثر رات بیداری مین

گزری قرآن شریف کا ختم ہوا امام حافظ سورۂ تبت پڑہتا تہا جب فارغ ہوا تو پوچ
کہ ذات لھب کو تو نے سکون لام سے پڑہا یا لام کے زبر سے اُسنے عرض کیا کہ زبر سے
فرمایا کہ اگر کوئی ذات لھب کو سکون لام سے پڑہیگا تو نماز فاسد ہوجائیگی اسلیے
کہ ذات مضاف ہے اور لھب مضاف الیہ ہے جسوقت ختم تمام ہوگیا تو حافظ
بلایا اور کپڑے دئے دعا کی تقبل اللہ منك وجزاك اللہ خیرا اُس رات میں
سو رکعت نماز جیسے کہ اوراد مین مسطور ہے ہمراہ جماعت کے ادا کی بعد نماز تسبیح
تراویح کے اور حضرت مخدوم بعد ادا کرنے ہر دو رکعت کے چند خرقے پہنتے او
اُتارتے تہے مین نے دریافت کر لیا کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے مین نے سُنا تہ
کہ ہر سال ماہ رمضان شب قدر مین خرقون کو ملبوس کرتے ہین اور صبح کے وقت
یارون کو دیتے ہین اسی رات مین تہجد کے وقت سحرے کے وقت اس فقیر کو حجرہ
سے طلب کیا اور بعادتِ قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی عربی زبان مین فرمایا چنانچ
اہل علم نے سمجہہ لیا بایں عبارت یا اصحابی وُرَفقائی ھذہ اللیلۃ لیلۃ القدر
ادرکتہا واثنان من اصحابی ایضًا رایت العجائب فی ھذہ اللیلۃ منہ
نظرتُ الی المکوّنات کلہا فی السجدۃ وکان ذلك فی النصف من ھذہ اللیلۃ
وکنتُ فی اٰخر الصلوۃ تلك اللیلۃ اردتُ ان افتح الصلوۃ واقع فی السجدۃ
ما خالفتُ الامام حتی فرغ الامام ثم وقعتُ فی السجدۃ ودعوتُ فی سجدۃ لـ
دعاء اصحابی الذین اعتکفوا معی ورفقائی الذین جاؤا الیّ من اوطانہم

ثم دعوتُ جمیعَ من تعلق بی ثم دعوتُ جمیعَ اھلِ الاسلام فقمتُ من السجدۃ
کلما قمتُ قامتِ الاشیاءُ المکونات کُلُّھا من السجدۃ وھذا لیس کرامتی بل
ادراک ھذہ اللیلۃ فی کل سنۃ لنا میراث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یعنے اے میرے یارو اور اے میرے رفیقو یہ رات شب قدر ہے مین نے اُسکو پایا
اور دو شخص نے میرے یارون مین سے بہی ہمین نے اسی رات مین عجائب دیکہے
منجملہ اُنکے یہ ہے کہ مین نے ساری کائنات کو سجدے مین دیکہا اور یہ اس رات کے
نصف مین تہا اور مین اس رات آخر نماز مین تہا مین نے ارادہ کیا کہ نماز کو
توڑ ڈالون اور سجدے مین گر پڑون مین نے امام کی مخالفت نہ کی یہانتک کہ امام
فارغ ہوگیا پہر مین سجدے مین گرا اور مین نے اپنے سجدہ مین اُن یارون کی دعا
کی کہ جنہون نے میرے ساتہہ اعتکاف کیا اور اُن رفیقون کی کہ جو اپنے وطنون سے
طرف میرے آئے پہر مین نے دعا کی اُن سب کی کہ جنہون نے مجہسے تعلق کیا پہر سارے
اہل اسلام کی دعا کی پہر مین سجدے سے اُٹہا جسوقت مین اُٹہا تو سارے اشیاے
کائنات سجدے سے اُٹہے اور یہ میری کرامت نہین ہے بلکہ اس رات کا پانا ہر
برس مین ہمارے واسطے میراث ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جبکہ اس
فقیر نے بندگی مخدوم سے یہ سُنا تو مین پانؤن پر گر پڑا فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے
بہی نام لیکر دعا کی ہے اور فرمایا کہ باین عبارت مین نے دعا کی ہے الھی اجعل
ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین لدیک والواصلین الیک

واختم امره بالایمان واجعل عاقبته بالخیر مع الاھل واجعل شیخا کبیرا
واقض حوائجه المشروعة وان تعافی بدنه وان تحسن عمله وحاله وان
تقویه فی سبیلك وان ترزقه العفاف والکفاف وان تجعله محبوبا فے
قلوب المؤمنین وللمتقین اماما وطول عمره بفضلك وکرمك یا مولانا
وسیدنا یعنے اے میرے اللہ تو کر میرے فرزند معنوی سید علاء الدین کو ان لوگون
مین سے کہ جو تیرے نزدیک مقرب ہین اور تجھہ تک پہونچ گئے ہین اور خاتمہ کر اسکے
کام کا ساتھہ ایمان کے اور کر عاقبت اُسکی ساتھہ خیر کے مع گھر والونکے اور کر تو
اُسکو بڑا شیخ اور پوری کر اُسکی مشروع حاجتونکو اور عافیت دے اُسکے بدن کو
اور اچھا کر اُسکے عمل وحال کو اور قوی کردے اُسکو اپنی راہ مین اور عطا کر اوسکو
پرہیزگاری اور روزی اور مومنون کے دلون مین اُسکو محبوب کر اور پرہیزگارونکا
اُسکو پیشوا بنا اور دراز کر اُسکی عمر کو اپنے فضل وکرم سے اے ہمارے مولے اور
اے ہمارے سید بعد اسکے فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے اس عبارت سے دعا
کی مین شرمندہ ہو گیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین کون ہون کہ میرے واسطے
اس قدر دعا فرمائین لیکن یہ اُنکے مکارم اخلاق سے ہے پہر مین نے قدمبوسی
کی مجھے بغل مین لیا اور مین نے بہائی کو بہی قدمبوسی کرائی فرمایا کہ مین نے تمہارے
بہائی کے واسطے بہی دعا کی ہے پس اس فقیر نے اپنے جی مین کہا کہ اونکی دعا
مستجاب ہے خصوصا شب قدر اور حالت سجدے مین پس مین نے دو رکعت

شکر کی ادا کی اس نیت سے کہ انہون نے مجھکو بہی یاد فرمایا جبکہ یاران بزرگ نے میرے
حق مین ایسا کرم مخدوم سے سنا تو اس فقیر کو مبارکبادی دی اور مجھسے مصافحہ بہی
کیا مین نے یہ رباعی پڑہی اور لکہی ہے رہے بنے روم وچارۂ نمی دانم ؛ مگر
کہ صحبتِ مردانِ مستقیم احوال ؛ سزد کہ صدر نشینانِ بارگاہ قبول ؛ نظر کنند بہ
بیچارگانِ صفِ نعال ؛ ہے ہیزمے بودم بچنگل ناگہان ؛ در کرہ آتش فتادم
جملگی آتش شدم ؛ صحبت ایسی اثر رکہتی ہے خصوصًا صحبت اُن بزرگوار قطب عالم
مخدوم جہانیان کی بعد اسکے دو خرقے ایک تو اس فقیر کو دوسرا اس فقیر کے
بہائی کو عطا کیا اور پہنایا اور فرمایا الٰہی توّجہ بتاج الکرامۃ والسعادۃ ووفقہ
بانواع العبادۃ یعنے اے میرے اللہ تو اُسکو کرامت وسعادت کا تاج پہنا اور انواع
عبادت کی اُسکو توفیق دے بعد اسکے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر
کیا ہے ای ثوابہ خیر من عبادۃ احیائہ وادراکہ الف شہر یعنے ثواب اُسکا
ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے بعد اسکے فرمایا قدر کے کیا معنے ہین یعنے تقدیر
الامور والقضایا درمیان شب قدر اور شب برات کے فرق ہے برات کو جو
برات کہتے ہین اسلئے کہ نامے لکہے جاتے ہین اُس رات مین ہر چیز کی برات
لکہی جاتی ہے وذلک قولہ تعالیٰ حٰم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ
مبارکۃ انا کنا منذرین فیہا یفرق کل امر حکیم ای مقتضے تفسیر مدارک مین
دو قول ذکر کئے ہین بقول اول شب قدر ہے اور یہ صحیح ہے اور دوسرے قول مین

فائدہ شب برات

شب برات ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ شب قدر مین کافر بھی سجدہ کرتے ہین فرمایا
حق مین جمادات کے ہے کہ اُنمین حیات پیدا کی جاتی ہے وہ سجدہ مین ہو جاتے
ہین اور آدمیون مین سے سجدہ نہین کرتا ہے مگر اُس آدمی کو کہ معلوم ہو وہ اُنکو
سجدے مین دیکھے تو وہ بھی سجدے مین ہو جاتا ہے بعد اسکے یہ بیت منظومہ کی پڑھی

سجدہ جمادات در شب قدر

ہ ولیلۃ القدر بکل الشہر دائرۃ وعیناھا فادر ای لیلۃ القدر
بکل الشہر من رمضان دائرۃ عند ابیحنیفۃ رضی اللہ عنہ وعندھما معین
کذا السماع لی فی مکۃ یعنے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شب قدر تمام ماہ رمضان
مین گردش کرتی رہتی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالے
کے معین ہے مین نے اُس طرف مکہ مبارک مین سنا ہے آس کل شہر سے مراد تمام
ماہ رمضان ہے نہ تمام سال اگر بات یون ہوتی تو یہ کہتا ولیلۃ القدر بکل سنۃ
دائرۃ دلیل یہ ہے اور مکہ مبارک مین فتوی بھی اسی پر دیتے ہین بعد اسکے روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھ لو پس
مین نے لکھ لیا۔

لیلۃ القدر نزدیک حضرت امام اعظم دائر است و نزدیک صاحبین معین

ایضاً آخر جمعہ ستائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ اذان کے وقت بات نہ کرنا چاہیئے اور اُسکو سننا
چاہیئے اسلئے کہ فتاوے کامل مین ہے استماع اذان مسجد الحی واجب لمن کان
فی البیت وان کان حاضرا فی المسجد لا یجب لان اجابۃ الفعل اولی من القول

اذان و تکبیر کے وقت بات نہ کرے

یعنے مسجد محلے کی اذان کا سُننا واجب ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو گھر مین ہے اور
اگر وہ مسجد مین حاضر ہے تو واجب نہین ہے اسلئے کہ اجابت فعل کی اولی ہے قول
سے اُسنے تو فعل مین اجابت کی اور مسجد مین حاضر ہو گیا یہ بھی فتاوے کامل مین مذکور
ہے کہ التکلم عند الاذان والاقامۃ مکروہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من
تکلم فی الاذان خیف لہ زوال الایمان ومن تکلم فی الاقامۃ منع عن السجدۃ
یوم القیامۃ اذا امروا بالسجدۃ فیسجد المؤمنون تحت العرش یعنے بات کرنا وقت
اذان واقامت کے مکروہ ہے اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان مین بات
کرے تو اُسکے زوال ایمان کا خوف ہے اور جو شخص اقامت مین بات کرے تو وہ
منع کیا جائیگا سجدے سے روز قیامت مین جسوقت کہ وہ سجدہ کا حکم کئے جائین گے
تو سارے مومن سجدہ کرینگے عرش کے نیچے وہ نہ کر سکے گا ہرچند چاہیگا اصلا اُسکی
پیٹھہ نہ جھکے گی گویا میخ ٹھونکدی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند
فرزند من بنویسید این کہ گفتم پس نبشتم **ایضا** نبات یعنے مصری کے برتن
لائے ایک تو واسطے بندے کے اور دوسرا واسطے برادر بندے کے ارزانی فرمایا
اور یارون کو بانٹ دیا اور خود نے بھی کہایا اور فرمایا کہ کہانسی مجھے زحمت دیتی
ہے اور بعض یارون کو بھی نبات کہانسی کو پھاڑ دیتی ہے خادمون سے فرمایا کہ
صحنکین خرید کرو تاکہ عید کے دن کام آئین اُس رات مین دو سوالین ایک تو اس
فقیر کو اور دوسری برادر اس فقیر کو ارزانی فرمائی بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین

افطار قبل از نماز عید فطر مسنون است

نماز عید سے پہلے حاضر ہوتے ہین اور نماز عید فطر سے پہلے افطار کرنا سنت ہے اور عید الضحی مین قربانی کے گوشت سے افطار کرنا سنت ہے دعا گو خطبہ عید الضحی سے پہلے آدمیون کو بہیجدیتا ہے تاکہ قربانی ذبح کردین اور کہانا تیار کرلین جب مین مع یارونکے پہر کر آتا ہون تو اُسی سے افطار کرتا ہون کیونکہ سنت ہے ایک

ذکر شیر خرما

عزیز نے پوچہا کہ مکہ و مدینہ مبارک مین شیر خرما بناتے ہین اور کہاتے ہین جواب فرمایا کہ اگر شیر خرما مسنون ہوتا تو اُس طرف تو خرما کا جنگل بہت ہے ہر گہر مین باندازۂ ہمت شیر خرما بناتے لیکن سنت نہین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ دستِ مالیدہ بہی اُسطرف

مالیدہ

بناتے ہین جواب فرمایا کہ مکہ و مدینے مین یہ رسم نہین ہے یہ رسم دیار ہندستان کی ہی

اٹہائیسوین ماہ رمضان روز شنبہ

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ شارع تو چلنے والا ہے آداب احکام مین اور طارق چلنے والا ہے آداب ہر حقیقت مین مثلاً کپڑے کا نگاہ رکہنا لوث نجاست سے اور بدن کا معصیت سے شریعت ہے اور دل کا نگاہ رکہنا کدورات بشریت سے طریقت ہے اور خاطر کا نگاہ رکہنا غیر خدا ے عزوجل سے حقیقت ہے اور مونہہ طرف قبلے کے لانا شریعت ہے اور دل کے مونہہ کو طرف حضرت حق کے رکہنا طریقت ہے اور اسمین ملازم رہنا حقیقت ہے انبیاء علیہم السلام امت کو شریعت کا حکم دیتے ہین اور خود طریقت کی راہ چلتے ہین واسطے

تخفیف اُنکے اور اپنے کے اگر کسی شخص کو امت مین سے ہمتِ عالی اُسکی یار و مددگار
ہو جائے اور چاہے کہ حقائق کو پہونچے تو وہ سلوک طریقت کو اختیار کرتا ہے تاکہ
درجۂ عوام سے نکلے اور درجۂ خواص مین داخل ہو بعد اسکے فرمایا کہ زکوۃ شریعت
کی دوسو درم شرعی سے پانچ درم شرعی واجب ہین اور زکوۃ طریقت کی دوسو
کے دوسو واجب ہین آور زکوۃ حقیقت کی یہ ہے کہ دل مین جو کچھ غیر اللہ ہے اُسکو
باہر پھینکدے ع یا خانہ جاے رخت بود یا محال دوست ؎ قلب المؤمن
حرم اللہ تعالی وحرام علے حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے مومن کا دل حرم
محترم اللہ سبحانہ ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو
بعد اسکے فرمایا کہ حقیقت شریعت ہے جب تک شریعت کو مضبوط نہ پکڑے گا ہرگز
حقیقت کو نہ پہونچیگا اور حقیقت بجالانا مندوبات کا ہے یعنے مستحبات کا نہ بجالانا
روایات رخصت کا اور حیلے کا اسلئے کہ شریعت مین رخصت وحیلہ جو کہ روا ہے
سو اُسکو واسطے ضعیف حالونکے رکہا ہے اور طریقت مین رخصت روا نہین ہے
اکثر چلنے والے اس سے غافل ہین کیونکہ رخصت وحیلہ ارباب طریقت کا ذنب حال
ہوتا ہے حسنات الابرار سیأت المقربین ای حسنات ارباب الشریعۃ
بالرخصۃ والحیلۃ عند المقربین سیئاتھم اسلئے کہ شریعت والے ساتھہ منیت
کے چلتے ہین اور منیت مین رخصت روا ہے ورنہ گران بار ہون ہلاک ہو جائین
اور طریقت والے ساتھہ ہمت کے سلوک کرتے ہین اور ہمت مین رخصت روا

نہین ہے شارع نے شرع مین دو چیزین رکہی ہین رخصت مین ایک اجرا اور عزیمت
مین دو اجرا اور وہ ہمت ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند و فرمود ند فرزند
من بنویسید کہ این ترتیب ترا کار خواہد آمد کہ دیگرا نرا خواہی کرد اور مشیخت کی شرط
یہی تین علم ہین جسکی مین نے تجھکو تربیت کی اور تو نے مجھسے حاصل کئے جب تک
کہ یہ تین علم یعنے شریعت و طریقت و حقیقت نہون ہر گز وہ مقام مشائخ مین نہ پہونچیگا
اسلئے کہ یہ مقام ارشاد کا ہے جب تک خود نہ جانینگے دوسرے کو کب بتا سکینگے
اور اگر کوئی صالح نیک آدمی ہو اور اُسمین یہ تین علم موجود نہون تو اُسکو ولی نہ کہینگے
جیسا کہ مین نے سُنا ہے کہ ایک جاہل کو شیخ کہتے ہین جو آدمی کو علم شریعت سے
عاجز ہو وہ طریقت و حقیقت کو کیا جانیگا شریعت بمنزلہ میوے کے ہے اور طریقت
و حقیقت بمشابہ مغز کے ہے یہ بات مین نے سلطان سے بہی کہی تہی مین کیا جانون
ہنوز اُسکو شیخ کہتے ہین یا نہین حاضرین مجلس نے کہا کہ اسوقت اُسکو کم کوئی علماء
و فقہاء و اشراف سے شیخ کہتا ہے مگر جہال کہ وہ اُسکو شیخ کہتے ہین بعد اسکے فرمایا
سالک کو چاہئے کہ جن مقامات مین وہ نہ پہونچا ہو اُنکی بات نہ کرے کیونکہ وہ اونکو
نہین جانتا ہے اور اس کہنے مین شہرت طلب کرتا ہے تا کہ خلق جانے کہ یہ سالک
ہے حالانکہ وہ نہین ہے خداے تعالے سے ڈرے مین نے مکہ مبارک مین سُنا ہے
کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ اس بیت کو بہت پڑہا کرتے تہے اور زار زار روتے
اس محل مین وہ بہی روئے اور بار بار پڑہتے تہے **ع** از ہیبتِ آن دو راہ خون

دلِ من ؛ تا خود بکدام رہ بود منزلِ من ؛ قولہ تعالیٰ فریق فی الجنۃ و فریق
فی السعیر یعنے ایک گروہ بہشت مین ہے اور ایک گروہ دوزخ مین بعد اسکے
فرمایا مرید کو چاہیئے کہ پیر کی صحبت کرے اور اُسکے افعال کو لیوے اور اگر یہ دولت
میسر نہ آئے تو جو اَوراد کہ پیر سے مروی ہین اُسی پر کام کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور
اگر خود سے کوئی چیز اختیار کریگا تو وہ ہوائے نفس سے ہوگی اگرچہ رات دن مین
ہزار رکعت ہی کیون نہ پڑہے اور تمام سال ہی کیون نہ روزہ رکہے قولہ تعالیٰ
افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ و نہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماویٰ
یعنے کیا پس نہین دیکہا تونے اُس شخص کو کہ ٹہیرایا اُسنے اپنے ہوا کو معبود اپنا اور رد کا
نفس کو ہوا سے پس بیشک جنت ہی ہے اُسکا ٹہکانا بعد اسکے فرمایا کہ امام شبلی قدس اللہ
روحہ سے پوچہا کہ زکوۃ کیا ہے اُنہون نے فرمایا کہ تم زکوۃ فقہا کا پوچہتے ہو یا زکوۃ
اولیا کا پس زکوۃ فقہا کی تو دو سو درم سے پانچ درم ہین اور زکوۃ درویشون
کی وہ چیز ہے جو کہ موجود ہے بعد اسکے فرمایا کہ قوت القلوب مین مذکور ہے لاتجوز
الذخیرۃ للسالک الا لاجل قضاء الدین لو کان السالک مدیونا و لاجل
انفاق خرج اہلہ ان کان متاہلا یعنے جائز نہین ہے ذخیرہ کرنا واسطے سالک
کے مگر واسطے ادائے دین کے اگر سالک قرضدار ہو اور واسطے خرچ گہر والون کے
اگر عیالدار ہو بعد اسکے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من لکہہ لو غریب ہے تیرے اور
تیرے یارون کے کام آئیگا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین

اس فقیر کے تہی مین سبق سے فارغ ہوگیا **ایضاً** فرمایا کہ فرزند قاضی علاء الدین
صدر جہان نیک مخلص دعاگو کا ہے مین اُسکے واسطے بہی دعا کرتا ہون ستائیسون
رات شب یکشنبہ ماہ رمضان کو وقت مائدہ یعنے خوان طعام کے بندے کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی فرمایا کہ شب قدر مین سارے
اشیاء مکونات سجدہ کرتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کیونکر سجدہ کرتے ہین جواب
فرمایا کہ اُس رات مین واسطے جملہ جمادات کے حیات پیدا ہوجاتی ہے پہر وہ سجدہ
کرتے ہین اور یہ بات علم کلام مین درست یعنے ثابت ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ نزدیک مخدوم بزرگ جد دعاگو دامت برکاتہ کے لکڑی کا پیالہ
تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین مشغول ہوتے تو وہ لکڑی کا پیالہ بھی
اُنکے ساتہہ ذکر مین ہوتا یہ ہے خلق حیات جمادات کی ایک عزیز نے شیخ عارف
صدر الدین سے پوچہا کہ حجرے مین دوسرا اسید نہین ہے اور آواز ذکر کی ایسی
نکلتی ہے جیسے دو آدمی ذکر کرتے ہین شیخ نے فرمایا کہ اُنکے پاس لکڑی کا پیالہ
ہے وہ موافقت کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ پیالہ لکڑی کا اس دعاگو کی میراث
مین پہونچا ہے مین نے اُسکو تبرک رکہا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ شب قدر مین آسمان سجدہ کرتے ہین پس فرمایا کہ آسمان تو جمادات سے
ہین سب سمت بیت المعمور مین سجدہ کرتے ہین جس دن کہ حضرت نوح علیہ السلام
کا طوفان ہوا تو اسکو چوتہے آسمان پر رکہدیا اُس سے پہلے زمین کعبہ مین تہا

ذکر کرنا پیالہ چوبین

ماذی وبرابر خانۂ کعبہ کے ہے ایسا کہ اگر کوئی پتہر اُس جگہہ سے ڈالین تو
بر ے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نزدیک
رکے اُترا ہوا تہا مین نے دیکہا کہ وہ سامنے سے غائب ہوگیا ذرا دیر کے
ن نے پوچہا تو کہان تہا کہا کہ مین واسطے کسی مصلحت کے بیت المعمور
ہا ایک وقت مین چوتہے آسمان پر گیا اور آگیا ایک عزیز نے پوچہا کہ
برس کی راہ کیونکر گیا اور پہر آیا جواب فرمایا کہ اُنپر طے ہو جاتی ہے قدم
تے ہین آسمان کے طبقے مثل نردبان و زینے کے ہوجاتے ہین اور
طے زمین کے ہے یعنے جس طرح زمین کی رگ کہینچ دیتے ہین اسی طرح
رگ بہی کہینچ دیتے ہین یہ بات عقیدۂ نسفی علم کلام کرامت ولی کے
مذکور ہے الکرامۃ حق فیظہر الکرامۃ علی نقض العادۃ
لطیر فی الھواء ویمشی علی الماء ویصعد علی السماء وغیر ذلک
یاء فکل ذلک معجزۃ بنی من الانبیاء فیظھر لواحد من ولی منہ
لی اتباع نبیہ قولا وفعلا وحالا ومن خالف ھذا فلیس بولی
ت حق ہے پس کرامت ظاہر ہوتی ہے خلاف عادت پر سو ولی
تا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور آسمانپر چڑہتا ہے اور جو اُسکے مانند ہے
سب معجزہ ہے پیغمبر کا پس ظاہر ہوتا ہے واسطے ایک کے اوسکی
ولی سے لیکن بشرط پیروی اپنے پیغمبر کے گفتار و کردار و رفتار مین

درجہ مشیخت ولایت سے بالاتر ہے

اور اگر ان تین مین سے ایک کی مخالفت کریگا تو وہ ہرگز ولی نہوگا آور درجہ مشیخت کا
ولی سے بالاتر ہے اور درجہ ولایت کا بالاتر مشیخت سے ہے اور کوئی درجہ
بالاتر درجۂ صدیق سے نہین ہے کیونکہ درجہ صدیق کا درجۂ نبی کے نزدیک ہے
کل من یخطأ بدرجة الصداقة حصل له درجة النبوة وذلك فی
قوله تعالی اولئك الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین وحسن اولئك رفیقا اور ان شہدا سے مراد حاضرین حق ہین
یقال فلان شهد ای حضر بعد اسکے فرمایا کہ صدیق صیغۂ مبالغہ ہے کیونکہ فعّیل
واسطے مبالغے کے ہے وجہ استقاق صدیق کی مین نے دو طرح سُنی ہین ایک
وجہ یہ ہے کہ صداقت سے مشتق ہے وهو ذكر المحبة پس معنی یہ ہونگے کہ
صدیق لوگ خدا کی یاد کثرتِ محبت وصدق سے کرتے ہین دوسری وجہ یہ ہے
کہ مشتق صدق سے ہے وهو كثرة التصدیق پس معنی یون ہونگے کہ بسیار
راست گو داشتن یعنے بہت سچ کہنے والے لیکن وجہ اول متفق علیہ ہے یعنی بہت سے
اسی پر ہین بعد اسکے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
یہ دونو وجہین موجود تہین کثرت محبت بہی تہی اور کثرت تصدیق بہی یہانتک
کہ ایسا ذکر کیا ہے کہ جو کچہہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے انکار
نہ کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا وابوبکر کفرسان ساعیان
لو تقدم فآمنت به ولکنی تقدمت فآمن بی یعنے مین اور ابوبکر دو گہوڑون کے

ین کہ وہ دوڑین اگر وہ آگے بڑہ جاتے تومین اُنپر ایمان لاتا یعنے وہ پیغمبر
تے ولیکن مین آگے بڑہ گیا پس وہ مجہپر ایمان لائے یعنے پیغمبری مجہکو ہوئی
لیہ السلام لوکان[١] من بعدی نبی لکان ابوبکر وقولہ الآخر لو وُزن
ابی بکر مع ایمان جمیع امتی لرجح ومثل ھذا کثیر فی ذات ابی بکر ھو
الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین پس روے مبارک مین فقیر آورد ند
زند فرزند من این فوائد وہر دو وجہ صدیق بنویسید پس نشستم بعد اسکے فرمایا
من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ فرزند من جبکہ تو نے
طریقت کو جان لیا تو تو جان کہ پہلے باطن کو صاف کرنا چاہیئے تاکہ
ہ مشکلات طریقت کا حل اُسکے دل مین پیدا ہو اور جانے کہ اولیاء عالم
ور وہ علم باوجود ولایت کے بہی ہوتا ہے علم یہی طریقت ہے اُسکی طلب
دوڑسے رات دن ظاہر و باطن درگاہِ خداوند عالم پر حاضر رہے ایک وقت
س سے غائب نہو اور زائد علاقون سے اور خلق کے دل دینے سے اعراض
، اور باطن کے صاف کرنے مین اور مراقبے مین مشغول رہے کیونکہ طریقت
رط دل کی جمعیت ہے اسلئے کہ خاطر متصرف حق سے دور ہوتا ہے اگرچہ
مین ہو جسوقت دل جمع ہوگیا تو متقی ہوجائیگا اور نسبت بندے کی درگاہ
ند تعالی پر یہی تقوی ہے قولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
تقی ابعدکم عن التعلقات وافضل الاعمال ثلثۃ قطع العلائق وحفظ الدقا

[١] جامع صغیر بن حدیث شریف یا بن لفظ سے لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب) فیہ اشارۃ الی مزید فضلہ وان البس منہ من خصال الانبیاء حسن ان عن عقبہ ابن عامر) الجہنی (کلب عن عصمۃ بن مالک) وھو حدیث حسن ١٢

وادراك الحقائق وقطع العلائق مثل درس المدارس وختم المقابر
وامامة المساجد وكسب المكاسب وامثالها كل ذلك من العلائق یعنی
بزرگتر تمهارا نزدیک الله کے پرہیزگار تر تمهارا ہے یعنے دور تر تمهارا تعلقات سے

ذکر قطع علائق

اور بہترین اعمال تین ہین علائق کا قطع کرنا دقائق کا نگاہ رکہنا حقائق کا
دریافت کرنا علائق جیسے مدرسون کا درس دینا مقبرون پر ختم پڑہنا مسجدون
کی امامت کرنا پیشہ وری کرنا اور انکی مثل اور یہ سب امور منجملۂ علائق ہین انکو
قطع کرے حفظ دقائق یہ ہے کہ سالک کے دل مین معانی ہوتے ہین ہر لحظہ
اونکو نہ نکالے ادراک حقائق یہ ہے کہ دقائق کی جو کچہہ ماہیت ہے اُسکو دریافت
کرے جس آدمی مین یہ تین خصلتین موجود ہین وہ صوفی ہے اور صوفی سے مراد
مقرب ہے لانه مشتق من الصفة وهی القربة ارباب صفہ کو جو اصحاب
صفہ کہتے ہین سو اسی لئے کہ وہ بنیان طریقت ہین کوئی قربت نہین ہے مگر انا

فضیلت ذکر الله تعالی

جلیس من ذکرنی کفایت ہے یعنے اس سے بڑہکر اور کیا قربت ہوگی کہ الله جلشانہٗ
فرماوے کہ جو شخص مجھکو یاد کرے مین اُسکا ہمنشین ہون پس بنا اس راہ کی ذکر
کو رکہنا چاہئے پہر روے مُبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو
کچہہ تعلق رکہتا ہے مین نے عرض کیا کہ اگر تعلق ہوتا تو دس مہینے کی مدت مین
صحبت مخدوم کی میسر نہ آتی فرمایا الحمد لله کچہہ تعلق نہین ہے تمنے بمراد صحبت
کی ہے بعض یارون سے فرمایا جو کہ دعوی سلوک کا رکہتے ہین تم کیون صحبت کی

غنیمت نہین لیتے ہو اُنہون نے جواب دیا کہ ہم تعلق رکہتے ہین بعض نے کہا امامت مسجد کی بعض نے کہا تعلیم صبیان کی بعض نے کہا ختم مقابر کا بعض نے کہا درس مدارس کا بعض بولے کہ ہم کسب مین مشغول ہین مین نے حق کا شکر ادا کیا اگر مجھکو تعلق ہوتا تو مین کیا کرتا کہ مثل اُنکے نہین ہوتا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغت تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اونتیسوین ماہ رمضان روز یکشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک زائر پہول لایا خادمون سے فرمایا کہ سب کو دو تاکہ سونگہین واسطے مخالفت روافض کے اسلئے کہ وہ پہول کا سونگہنا واسطے روزہ دار کے ناقض صوم جانتے ہین پس جو کوئی اونکی مخالفت کریگا مثاب ہوگا **ایضا** فرمایا نماز پڑہنے والے کو چاہئے کہ نماز کے اندر قرآن شریف کے معانی کو دل مین گزرائے ایسے کہ کوئی چیز معانی سے متروک نہ ہوجائے اور کلام متکلم کی ہیبت اُسکے دل مین جمی ہوئی رہے اور اگر معانی نہین جانتا ہے یعنے عامی ہو تو متکلم کی ہیبت تو ضرور دل مین رہے کہ کلام اُس خداوند کا ہے کہ جسکی صفت متکبر و جبار ہے تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر پادشاہ مجازی طرف نائب غیبت کے یا طرف مقطع کے کوئی فرمان لکہکر بہیجے تو اُسکی اور اُسکے رعایا کے دل مین کسقدر خوف پڑیگا اور سب حاضر ہونگے اور دل کا کان اُسپر رکہین گے کہ دیکہئے کیا حکم ہوگا اور یہ قرآن شریف تو فرمان ہے بادشاہ حقیقی سے طرف

بندون کے ایک حقیقی کتاب ہے اصل اُسمین یہ ہے کہ اُسکی یاد مین رہین اور
اسکو لحظہ بہر غائب نہ جانین بلکہ حاضر جانین قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون، وھو اقرب الیہ من حبل الورید یعنے تو اللہ کو غافل مت
سمجھہ اُس چیز سکیے جو ظالم کر رہے ہین اور وہ قریب تر ہے طرف بندکیے جان کی
رگ سے پس جو ذات کہ اتنی نزدیک ہو کیونکر اُس سے غافل و غائب ہون اور
اُسکا کفران وعصیان اختیار کرین اور حیلہ ورخصت ڈہونڈہین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ کبار سے شیخ جمال الدین
کی صفت سُنی ہے کہ وہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھہ بشاش تازہ رو ہوتے اور
باطن مین حق کے ساتھہ انیس رہتے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حکم ہوا وقل رب زدنی علما تو آپنے فرمایا اللھم اجعل نائحۃ فی قلبی
تعلیما للامۃ یعنے اے اللہ تو میرے دل مین اندوہ عشق اور درد شوق ڈال
سراس معنی کا ہے جو کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ از دوست بیادگار دردے
دارم ٭ آن درد بصد ہزار درمان ندہم ٭ بعد اسکے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے لکھہ لو اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
جان کہ مبتدی کو بعد تحقیق الارادۃ ای الطلب وصحۃ التجرید ای التجرید
من العلائق یعنے بعد تحقیق طلب اور صحت تجرید علائق کے مبتدی کو چاہیئے
کہ ایسا پیر طلب کرے جو کہ پختہ ومشفق وکار دیدہ اور آفات راہ کو پہچانا ہوا ہو

اور اسکی صحبت کا ملازم ہو جائے جیسا کہ تو دعا گو کا ملازم رہتا ہے اور اقل صحبت
ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے اسلئے کہ جو درخت کہ خود رو ہوتا ہے
اسکا میوہ حلاوت و شیرینی نہین دیتا ہے کیونکہ مرید ابتدا مین غلبہ طلب کرتا ہے
اور شوق کی حرارت سے متحیر ہو جاتا ہے اور اپنی صلاح و فساد بہلائی برائی کو
نہین جانتا ہے یہانتک کہ کوئی کامل پیر مرید کے احوال مین تصرف کرے اور
اسکے احوال باطن کو اپنی صفائی انوار سے پہچانے اور نیک و بد سے اسکو آگاہ
کرے اور فوائد کو روزگار مرید کے طرف عائد فرمائے کیونکہ راہ مین خطر بہت ہے
پس پیر مانند بدرقہ کے ہے جو کہ رہبری کرتا ہے تاکہ راہ کے امن و خوف کو پا جائے
اور مقام مین پہونچے مشائخ کبار نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طریقت مین اپنی راے
و فکر پر کفایت کرتا ہے تو وہ ایک بت پرست مغرور ہوتا ہے پس واسطے طلب
کرنے ان معانی کے شیخ کی صحبت چاہیئے اور کم سے کم صحبت ایک چلہ تو ہو جسنے
یہ بہی نکیا وہ اور کیا دعوی کرے اور ارادت سچی چاہیئے کیونکہ ارادت طریقت
مین ایسی ہے جیسے عبادت مین نیت ہوتی ہے پس جسطرح عبادت بے نیت کے
کچہہ قدر نہین رکہتی ہے اسی طرح طریقت مین جو مرید کہ ارادت سے خالی ہے
وہ کوئی مرتبہ حاصل نکریگا بعد اسکے فرمایا کہ سلوک مین جس جگہہ ارادت کا ذکر ہو
معنی اسکے طلب حق کے ہوتے ہین اصل سلوک مین فرزند من اگر تو چاہے کہ
راہ چلی جائے تو پہلے پیش نہاد خاطر یہ بات رکہہ کہ خود سے دست بردار ہو جا

اُسوقت راہ مین قدم رکہہ کیونکہ یہ کام ساتہہ ہمت کے ہے نہ ساتہہ منیت یعنی آرزو
کے قولہ تعالی ام للانسان ما تمنی یعنے کیا واسطے انسان کے ہے جو وہ تمنا
کرے اور درون کو برون سے پہچان اور برون کو درون سے معلوم کر کیونکہ
جب تک یہ معلوم نہوگا سلوک میسر نہوگا اور یہ علم ذوقی ہے من لم یذق لم یدر قال
لن یلج فی ملکوت السموات من لم یولد مرتین اعنی مرة بولادة الطبیعیة
ومرة بولادة المعنویة وهو ملازمة صحبة الشیخ الذی هو نائب النبی
کیونکہ مشائخ صوفیہ پیغمبر کے نائب ہین تصوف کے تین مرتبے رکہے ہین جب تک
کہ تینون جمع نہون تب تک تصوف نہوئی اور کمال کو نہ پہونچے قال المشائخ الصوفیة
التصوف اولہ علم ای بالعلوم الثلثة المذکورة وهی علم الشریعة وعلم
الطریقة وعلم الحقیقة واوسطه عمل واٰخره موهبة یعنے اول مرتبہ
تصوف کا علم ہے نہ یہ کہ مجرد علم شریعت مراد ہے بلکہ تینون علم مذکور کہ جنکی مین نے
تربیت کی اور تو نے مجہسے حاصل کئے اور مرتبہ وسط یعنے درمیان تصوف کا عمل
ہے اور تیسرا مرتبہ موہبت من اللہ ہے لا من الکسب یعنے وہ مرتبہ نرے اللہ کے
دین ہے کسبی نہین ہے اسلئے کہ علم بے عمل کے ناقص ہے اور عمل بے علم کے
ناتمام اور عمل و علم بے موہبت یعنے بخشش حق کی رسم ہے اور آفات مذکورہ جملہ
چوبیس جو کہ مین نے تجہسے بیان کی ہین علم و عمل ان آفتون سے صاف پاک چاہیئے
تاکہ خاصیت اُسکی ظاہر ہو نفس خسیس ہے ایک خشت مین ایک جہان بیجڈالتا ہے

براے تصوف سہ مرتبہ نہادہ اند

بعد اسکے فرمایا اگر مرید یعنے طالب ایک چلہ اپنے پیر کی صحبت مین مشغول ہوجائے جیسا کہ تم ذکر کہتے ہو تو حق تعالی اُسکو مکاشفہ و مشاہدات روزی کرے اول کشف مشاہدہ روے زمین کا ہوتا ہے تمام دنیا کو شرق سے غرب تک معاینہ کرتا ہے بعد اسکے بترک النظر الیہا باطن زمین کا کشف ہوتا ہے جیسے اہل قبور اور زمین کے خزانے اور زمرد و مروارید اور مانند انکے بعد اسکے بترک النظر الیہا مکاشفہ آسمانونکا مشاہدہ ہوتا ہے اور اوپر بہی عرش و کرسی تک جاتا ہے اور بیت المعمور کا طواف کرتا ہے اور بہشت و دوزخ مین پہونچتا ہے قولہ تعالی وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم اوپر سے نیچے آتے ہین گرفتاران دنیا کی طرف نظر کرتے ہین کہ عاجز رہے ہوئے ہین کہتے ہین کاش اگر دنیا کو ترک کرین تو وہ بہی مرتبے پر صاعد ہون یعنے اوپر چلے جائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش کو یہ واقعہ تہا کہا جبکہ مین اوپر سے نیچے آیا تو مین نے گرفتاران دنیا کو دیکہا اونکے حال کی گرفتاری سے شفقت آئی کاشکے وہ بہی بالا ترجائین بعد اسکے لوح کا کشف ہوتا ہے جملہ تقدیرات نظر مین آتی ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو ایک دن مجلس مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کے حاضر تہا اونکی خدمت مین ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور پائبوسی کی بیٹہہ گیا التماس بیعت کا کیا شیخ توبہ کی تلقین اُسکو نہین کرتے تہے وہ الحاح و زاری بہت کرتا تہا ایک عزیز شمس الدین نام جد مادری شیخ الاسلام کے تہے وہ گستاخ تہے اُنہون نے شیخ سے

فائدہ کشف لوح محفوظ

کہا کہ یہ عزیز الحاح کرتا ہے کس واسطے تم تلقین توبہ نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند
آواز سے کہا کہ سب اہل مجلس نے سن لیا ابوالفتح بیچارہ کیا کرے کہ مین لوح محفوظ
مین دیکھہ رہا ہون کہ ہنوز چند گناہ کریگا بعد اسکے مشاہدہ انبیا علیہم السلام کا پھر
مشاہدہ اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا ہوتا ہے آخری مشاہدہ اسی کو کہا ہے بعد اسکے
حق تعالی کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ دل کی آنکھہ سے دیکھتا ہے اور اکثر احوال نماز مین
دیکھتا ہے اور یہ بات اہل سنت وجماعت مین ظاہر ہے قولہ تعالی وان الی
ربک المنتہی اور یہ مرتبہ نہایت کا ہے کہ منتہی اُسوقت کہتے ہین کہ جب اس جگہہ
پہونچتا ہے اور اس بات کو پہونچتا ہے جو کہ مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمائی
ہے الطہارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الطہارۃ عن الکونین
لم یتصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین اگرچہ کام اس جگہہ تک پہونچ جاتا ہے
توبھی خوف مین رہنا چاہئے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے
مکہ مبارک مین مشائخ سے سنا ہے کہ جسوقت شیخ رکن الحق والدین قطب عالم قدس اللہ
روحہ جمعہ و پیر کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتے تو اُسوقت کے مشائخ کے
روبرو یہ بیت پڑہتے اور گریہ وزاری فرماتے **ع** از ہیبتِ آن دو راہ خون
شد دلِ من ؛ تا خود بکدام رہ بود منزلِ من ؛ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر
اور خود بھی روئے اور یار لوگ بھی روئے حزن وخوف ظاہر ہوا بعد اس کے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من لکھہ لو پس مین نے

خوف

لکھہ لیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

شب سی ام ماہ رمضان

کو وقت خوان طعام کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم اپنے نزدیک جگھہ دی نمک منگایا اور فرمایا کہ شیخ نے عوارف مین ایک حدیث جو کہ صحاح سے ہے منجملہ وصایا کے ذکر فرمائی ہے یا علی ابدء بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داء یعنے اے علی تو کہانے مین نمک سے شروع کر اور ختم بہی اُسی سے کر کیونکہ نمک ستر بیمار یونکی دوا ہے۔

فائدہ نمک

تیسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال طالع نہین ہوا ہے رات کو کوئی آیا اور کہا کہ طالع ہوگیا اور چاند نہوا یار و ن نے کہا کہ طالع نہین ہوا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک درویش نے رات کو جبکہ سُنا کہ ہلال عید فطر کا طالع ہوگیا تو مین نے سُنا کہ وہ روتا تہا اور یہ حدیث یاد آئی من فرح بدخول رمضان واغتم بخروجہ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ یعنے جو شخص کہ خوش ہو رمضان کے آنے سے اور غمگین ہو اُسکے جانے سے تو وہ نکلتا ہے اپنے گناہونسے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو اُسکی مان نے **ایضا** فرمایا عالم کو چاہئے کہ عامل ہو اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے کل عالم لم یعمل بعلمہ فہو مسخرۃ الشیطان یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نکرے تو وہ مسخرہ ہے شیطان کا بس عالم کو عمل سے کوئی چارہ نہین ہے

فائدہ خوش ہونا رمضان کے آنیسے اور غمگین ہونا اسکے جانیسے

تاکہ اس تہدید و وعید سے خارج ہوجاے **ایضا** فرمایا فرزند من پڑہو پس مین نے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر بحکم صفا
قرآن شریف اور حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کے اسرار
پر پڑی ان لکل آیۃ ظہراً و بطناً یعنے ہر آیت کے واسطے ایک ظاہر ہے اور ایک
باطن ہے تو وہ طریقہ دل و راہ کا چلے و مرید از راہ رغبت و اعزاز کرد ندانکے اس
درمیان مین تجربہ حاصل ہوا انہون نے اپنے احوال اور مریدون کے احوال سے
مقدمات بنائے اور اُن مقدمات سے نتائج نکالے اور اون نتائج پر احکام رکہے
حکم اول یہ ہے کہ حق تعالے ایک شخص کی آنکہہ کو افعال پر کہولدے
تو وہ نیک کو نیک جانے اور بد کو بد پہچانے اور اُسکے ارادے کو جانے ناگاہ ایک
شخص مقبلان درگاہ سے اور اللہ کا مقبول اقبال کرے یعنے متوجہ ہو اور تبدیل
احوال کا قصد فرمائے پس وہ مقبول اللہ کا اس گرے ہوئے کو اُٹہائے اور اس
گم شدہ کو بغل مین لے اور اُسکو نفس امارہ کے ہاتہہ سے چہوڑائے اور اون مکارہ
و تکالیف کے چنگل سے خلاصی دے **دوسرا حکم** یہ ہے کہ اگر اُسکو کوئی
فتور یعنے کسل و کاہلی پیش آئے اور کوئی قصور معلوم ہو تو براہ لطف اُسکو ترغیب
کرے کیونکہ نفس نے بحکم مجاورت دنیا کے اُسپر غلبہ پایا ہے اور بقضیۂ مصاحبت
اہنائے دنیا کی استعلا ڈہونڈہا ہے **تیسرا حکم** یہ ہے کہ املاک و اموال
سے خلوت کرنیکا حکم دے اور بر مثال احوال ترغیب کرے **چوتہا حکم** یہ ہے

کہ بد رشتہ دارون اور ہمنشینون سے اُسکو منع کرے اور اُنکی باتین سننے سے باز رکھے کیونکہ جس چیز کو مرید سال بہر مین خود سے دور کرتا ہے وہ لوگ گہڑی بھر مین اُسکے دل مین بٹہا دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمراہ نفس کے سہے قولہ تعالے الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین و قولہ الآخر ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطان للانسان خذولا یعنے دوست قیامت کے دن دشمن ہوجائین گے مگر متقی پرہیزگار لوگ اور اُس دن ظالم اپنے ہاتہہ کاٹے گا کہیگا اے کاش مین پکڑتا ہمراہ رسول کے راہ اے میری خرابی کاش مین نہ بناتا فلان کو اپنا دوست البتہ مقرر اُسنے بے راہ کردیا مجھکو ذکر سے بعد اسکے کہ وہ میرے پاس آیا اور ہے شیطان واسطے انسان کے زیان کاری کرنیوالا یعنے وہ دوست میرا بمنزلہ شیطان کے تہا کہ اُسنے خذلان و زیان کاری کی پس جبکہ مرید کو یہ بات محقق ہوگئی تو نفس کو قید مین رکہے اور اُسکو کسی حال مین باہر نہ چہوڑے اور کہے اے نفس اگر اس بار تو باہر ہوگیا تو پہر لانا تیرا دشوار ہے کیونکہ اول وہ نہین جانتا تہا کہ مجھکو اس طلب سے کیا پیش آئیگا اور کیا رنج پہونچیگا اب کہ یہ بلا دیکہہ لی اور آفتون کو جان چکا باگ کہینچ لے اگر تو بعد رنج کے چاہے تو پہر تجھکو نہ لاسکینگے

ع زنہار دلا چو آمدی باز مرو ہ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ہ جب شیخ کو مریدون کی ملازمت سے

معلوم ہو گیا تو اب وہ کسی طرح روا نہ رکھیگا کہ بجز اللہ کے نام کے اور کچھہ زبان سے
نکالے اور بجز اس نام کے کچھہ سنے اور بجز اللہ کی مراد کے اُسکی آنکھہ مین آئے
اور بجز اللہ کے اُسکے نفس سے نکلے یہانتک کہ وہ استغراق مین ایسا ہو جائیگا کہ اگر
اُس مرید صادق سے پوچھین کہ تو کیا کہتا ہے تو وہ کہے اللہ اور تو کہان سے آتا ہے
کہے اللہ اور تو کہان جاتا ہے کہے اللہ اور تو کیا کریگا کہے اللہ اُس سے جو کچھہ
پوچھین تو وہ کہے اللہ اس نام کا استغراق اُسپر ایسا غالب ہوا کہ وہ خود سے فانی
ہو گیا **ع** خصم بے طعنہ زد دوست بے پند داد ؛ عقل ودلم برربود گوش
بریشان نرفت ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این
تمام سبق بنویس با فوائد **ایضا** فرمایا کہ واسطے تزکیۂ نفس کے اور تزکیۂ باطن کے
یہی **کلمہ طیب** ہے طیب پاک کو کہتے ہین جسچیز مین اسکا استعمال کرتے ہین
اُسکو بہی پاک کر دیتا ہے **ایضا** فرمایا کہ بعض سالکون کو جو فتح باب نہین ہوتا
ہے شاید بے وضو سوتے ہین پس سالک کو چاہیئے کہ با وضو سوئے قوله
علیہ الصلوۃ والسلام الطہارۃ نصف الایمان یعنے وضو آدہا ایمان ہے
فرمایا کہ مین نے بیان اس حدیث شریف کا اُس طرف کے محدثون سے عجب
سُنا ہے کہ ہندوستان مین نہین سُنا تہا یعنے جسوقت کہ کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو
وہ دو چیزون کا ماحی ہوتا ہے ایک تو کفر کو مٹا دیتا ہے دوسرے گناہون کو محو
کر دیتا ہے پس مومن جبکہ با وضو رہتا ہے اور [illegible] نہین رکھتا ہے تو وہ سیئات کا

ماحی ہوگا کیونکہ اگر وہ وضو رکہتا ہے تو اس معنی کے بنا پر آدہا ایمان ہوگا جبتک
کہ سالک سے گناہ نہ مٹ جائین گے تب تک اُسکا فتح باب نہوگا کیونکہ مُسیٔ یعنی گنہگار
کسی چیز کو نہین پہونچتا ہے بعد اسکے فرمایا من نام بغیر الوضوء لا یفتح علیہ
ابواب السماء ولا یؤمر بالسجود تحت العرش یعنے جو شخص کہ بے وضو سوتا ہے
تو اُسکے واسطے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاتے اور نہ اُسکے واسطے
عرش کے نیچے سجدہ کرنیکا حکم دیا جاتا ہے پس روسے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند
فرزند من معنی این حدیث بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ مین نے بیان
اس آیت شریف کا **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالے**
سے عجب سُنا ہے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم
ای لدیغ یعنے جسدن کہ نفع نہ دے مال اور نہ بیٹے مگر وہ شخص کہ آوے اللہ
کے پاس دلِ دردناک مارگزیدہ لیکر بعد اسکے فرمایا کہ اُسوقت دعاگو کو روبرو
شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی کے یہ بیت جامع صغیر کی پیش آگئی تو مین نے پڑہ دی

بیت تردّخ فانی قد تعبتُ بنظمہ ۞ وبتّ کما بات السلیم مسہّدا ۞

یعنے صاحب جامع صغیر دیباچے مین کہتے ہین کہ تو راحت کے ساتہہ پڑہنے
اس کتاب کے پس بیشک مین نے رنج دیکہا ہے بسبب نظم کرنے اس کتاب کے
اور مین نے اس طرح شب بسر کی ہے کہ جسطرح دردناک مارگزیدہ رات بسر
کرتا ہے پس روے مبارک بسوے فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فوائد

فائدہ: بیان تفسیر یوم لا ینفع الآیۃ

بنویس بن نشتم **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ **اول** اس کام سلوک کا کہ روز بہار عاشقان و نوروز
اسرار صادقان ہے **تجرید و تفرید** ہے تجرید یہ ہے کہ جو کچھہ تو آج رکہتا ہے
اُس سے آزاد آئے اور تفرید یہ ہے کہ کُل کے خیال مین نہ رہے **ب** امروز
و پریر و دی و فردا ہر جا سے کہ بوذ تو فرد آئی یعنے تو اس سے فرد یعنے تنہا آ
دوسرا کام خلوت ظاہر و باطن ہے ظاہر خلوت یہ ہے کہ موہنہ
طرف دیوار کے لائے اُسوقت تک کہ جان دے اور دنیا کو مع اُسکے اہل کے
چہوڑ دے اور باطن خلوت یہ ہے کہ غیر خدا کے اندیشہ و خیال کو دل سے
دہو ڈالے اور اظہار و اسرار کے غبار کو جہاڑ دے **تیسرا کام** یہ ہے کہ
ایک ذکر اور ایک فکر ہو جائے اور یہ بات قطع علائق سے حاصل
ہوتی ہے کیونکہ دل صاحب علائق کا متفرق ہوتا ہے پس متفرق حق سے
متفرق ہوتا ہے یہ اشارہ ہے طرف اُس چیز کے جو کہ آتی ہے جائے کہ از کار مولے
بر و منفعت و نصیحت دیگر نگنجد و در میانے کہ جز فکر اذکار دیگر نسنجد از کار اغیار
و از کار اسرار حرام بود **چوتہا کام** کم کہنا کم کہانا کم سونا اختیار کرے اسلئے کہ
یہ تینون کام مدد ہین واسطے نفس کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من اس سب کو کہ جو مین نے تجھے تربیت
کی علوم ثلثہ یعنے علم شریعت و طریقت و حقیقت سے لکھہ لے کہ تیرے واسطے لوم

یارون کے واسطے دستور ہوگا پس مین نے لکھہ لیا۔

اونتیسوین ماہ رمضان وقت چاشت

کے اس فقیر نے سارا رسالہ خدمت مین پڑہا جب مین نے تمام کر لیا تو یہ دعا
کی اللھم اھدنا وسددنا والھمنا رشدنا بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا
مین نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند من اس رسالے مین علوم ثلثہ وطرق ثلثہ سب کو
تو نے دریافت کر لیا کہہ کہ اب کیا رہگیا اور انمین عامل خود تو ہے لیکن تجھے چاہیئے
کہ تو طالبونکو ارشاد کرے اور رہونچائے اور اگر کوئی مزاحم ہوئے تو تو میری طرف سے
وکیل ومجاز ہے انکو خرقہ پہنائے مین نے قدمبوسی کی اور یہ مصرع ازخود پڑہا
ع چہ کند بندہ کہ گردن ننہد فرمان را ۞ اور حق مین اس فقیر کے دعا کی اول و
آخر مین درود شریف پڑہا الھی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ بالخیر
وان تجعلہ للمتقین اماما وشیخا کبیرا وان تقضی حوائجہ وتحصل
مقصودہ وان تکفی مھماتہ وان تعافی بدنہ وان تحسن عملہ وحالہ
وان ترزقہ العفاف والکفاف بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا
ہاتہون کو مونہہ پر لائے مین نے قدمبوسی کی۔

تم الجلد الاول من الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم

اعلان

واضح ہو کہ یہہ کتاب الجواب اعنی الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم
نہایت عرق ریزی اور صحت کے ساتھہ بعون باری اس مطبع انصاری
مین طبع ہو کر بموجب ایکٹ بستم ۱۸۶۷ء داخل گورنمنٹ ہو چکی ہے
لہذا سب کی خدمت مین عموماً اور اہل مطابع کی خدمت مین خصوصاً التماس ہے
کہ کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد نفرماوین اور جسقدر جلدین مطلوب ہون
بہ تحصیل قیمت مطبع ہذا سے طلب فرما کر ممنون منت فرماوین۔ اس
گوہر نایاب کی قیمت باوصف اس عرق ریزی اور جانفشانی کی نہایت
قلیل مقرر کی ہے۔ قیمت عہ محصول ۲ فقط

المشتہر

خادم الطلبا [illegible] مالک و مہتمم مطبع انصاری دہلی

جلد دوم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ مسمّیٰ

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمہ

مَلفُوظِ المخدُوم

حسب فرمایش زبدۂ سالکین زمن جناب سید نور الحسن خان صاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دھلی باہتمام

مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

الجلد الثانی من الدر المنظوم

ترجمۂ ملفوظ المخدوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایضاً شب عیدین وقت افطار

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی اور یہ عبارت فرمائی الیوم لنا عید وغداً لنا عید وکل یوم لم نعص اللہ فھو لنا عید